UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232784
UNIVERSAL
LIBRARY

عہدنامجات اقرارنامجات وعطائے [illegible]

وشاہنشاہ انگلستان یا ولیعہدان ملک جگان نوابان وسرداران ہند وغیرہ

ملک ہند وغیرہ

[illegible] عہدنامہ واقرارنامجات وعطائے سند شاہجہانی فرمان بیت کوشتہ اہتمام [illegible] جناب [illegible] کونسل [illegible] کونسل [illegible] کو [illegible] سے اور جس طرح [illegible] شرائط وغیرہ وقتہ فوقتہ اقرارنامہ وعہدنامجات وسند تحریر ہوئے وہ [illegible] اور [illegible] قدیمی [illegible] حالات تاریخی اور اس معیار کے اسلوب بیع لاجواب کہنے کو یا [illegible] غرض [illegible] ایک [illegible] یہ عبرت کا [illegible] سالہائے [illegible] تاریخ کے معاینہ سے معلوم ہوتے ہیں کہ ہند کے انقلابات کا نتیجہ حال میں [illegible] ہے۔ اسکی [illegible] ہند [illegible] ریاست دیکر [illegible] اس نایاب گرانبہا کے ترجمہ کا شائق دیکھا اسواسطے [illegible] ترجمہ [illegible] ہے [illegible] سیشت کہنہ لالا [illegible] کے ساتھ [illegible] کے [illegible] کے [illegible] جلد اول [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

نمبر	بنگال
۱۳	عہدنامہ بعقد قرنامک مرقومہ ۲۴ - ۔۔۔ عطا ہوا میرامپور کا۔
۱۴	عہدنامہ مرقومہ ۶ مارچ ۱۷۶۵ء
۱۵	اقرارنامہ بقولنامہ ساتھ چیتیا اور کاسیا۔
۱۶	اقرارنامہ ساتھ جیتیا کے ۱۷۶۶ء
۱۷	اقرارنامہ ساتھ راجہ چترپور کے ۱۷۶۶ء
۱۸	اقرارنامہ ۔۔۔ سے عطا سے چترپور کے۔
۱۹	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ چترپور کے ۱۷۶۹ء
۲۰	عطا ۔۔۔ اضافات چترپور کی ۱۷۷۳ء
۲۱	ضمیمہ کو کہ بلدہ تصرف چترپور کی
۲۲	ایضاً بقدم ہیرنگ پوتی ۱۷۸۴ء
۲۳	اقرارنامہ ساتھ سردار چترپور کے ۱۷۸۵ء
۲۴	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ سنگھ کے ۱۷۸۶ء
۲۵	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ سنگھ کے ۱۷۸۸ء
۲۶	شرائط ضمنی ۔۔۔ سنگھ کے ۱۷۹۰ء
۲۷	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ مولیم ۔۔۔ کے ۱۷۹۱ء
۲۸	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ سنگھ کے ۱۷۹۲ء
۲۹	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ کے ۱۷۹۳ء
۳۰	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ کے مرقومہ ۱۸۰۲ء
۳۱	ایضاً مرقومہ ۱۸۰۳ء
۳۲	ایضاً باچرا پوتی مرقومہ ۱۸۰۹ء
۳۳	ایضاً باچرا پوتی مرقومہ ۱۸۱۰ء
۳۴	ایضاً ساتھ موسیم ۱۸۳۱ء
۳۵	ایضاً ساتھ ۔۔۔ کے ۱۸۳۵ء
۳۶	پروانہ نام سردار ۔۔۔ نام ۱۸۳۷ء
۳۷	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ پوتی کے ۱۸۴۲ء
۳۸	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ پوتی ۱۸۴۲ء
۳۹	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ پوتی کے ۱۸۴۲ء
۴۰	اقرارنامہ ساتھ ہیرنگ کے ۱۸۴۱ء
۴۱	پروانہ نام سردار ۔۔۔ پوتی کے ۱۸۵۰ء
۴۲	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ کے
۴	اقرارنامہ مرقومہ ۔۔۔ اپریل ۱۸۳۳ء
	اقرارنامہ ۔۔۔ کمپونی ۱۸۴۷ء

نمبر	آسام
۴۵	عہدنامہ ساتھ راجہ سرگی ۔۔۔ کے ۱۸۳۳ء
۴۶	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ سنگھ کے ۱۸۳۳ء
۴۷	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ مرقومہ ۱۸۲۶ء
۴۸	ایضاً مرقومہ ۱۸۳۵ء
۴۹	ایضاً ساتھ کامتی مرقومہ ۱۸۲۶ء
۵۰	ایضاً مرقومہ ۱۸۳۳ء
۵۱	اقرارنامہ ۔۔۔

نمبر	بمبئی
۵۲	عہدنامہ مصلح مرقومہ ۱۸۰۳ء
۵۳	اقرارنامہ ۔۔۔ کو پایادار ۱۸۴۲ء
۵۴	اقرارنامہ ساتھ روپ ۔۔۔ ہوگیا ۔۔۔
۵۵	اقرارنامہ ساتھ آکس کے ۔۔۔
۵۶	ایضاً

نمبر	کچھ بھاؤ
۵۷	عہدنامہ مرقومہ ۱۸۱۹ء

نمبر	سکیم
۵۸	عہدنامہ مرقومہ ۱۸۱۹ء فروری ۱۸۱۹ء
۵۹	عطا ہونا ڈاہ جانک کا یکم فروری ۱۸۳۵ء
۶۰	۔۔۔ نامہ ۱۸۴۶ء

دیکھو پنجاب ۔۔۔ ۔۔۔

نمبر	
۶۱	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ کے ۔۔۔ ۱۸۱۹ء
۶۲	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ کے ۔۔۔ ۱۸۳۶ء
۶۳	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ پور کے ۔۔۔ ۱۸۴۲ء
۶۴	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ مرقومہ ۱۵ جون ۱۸۱۹ء
۶۵	ایضاً مرقومہ ۱۸۴۲ء فروری ۱۸۴۲ء
۶۶	اقرارنامہ ساتھ جشن پور کے ۔۔۔ ۸ جون ۱۸۱۸ء
۶۷	اقرارنامہ ساتھ گوریام مرقومہ ۱۸۴۲ء دسمبر ۱۸۱۶ء
۶۸	اقرارنامہ ایضاً مرقومہ ۱۸۴۲ء جنوری ۱۸۴۲ء
۶۹	اقرارنامہ ساتھ اودے پور کے ۔۔۔ ۱۸ دسمبر ۱۸۶۲ء
۷۰	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ واقع ۔۔۔ بھوم یکم فروری ۱۸۲۱ء
۷۱	اقرارنامہ ساتھ ۔۔۔ کا کول ۱۸۲۱ء

کٹک کے محال خراجی

۷۲	اقرارنامہ ساتھ موہرنج کے یکم جون ۱۸۲۹ء
۷۳	اقرارنامہ ساتھ کیونجر اڈیسہ ۱۶ دسمبر ۱۸۰۳ء

کتاب کے معاملات

۱ اقرار نامہ مطرح ثانی ساتھ کمپنی بخیر اور ایسٹ انڈیا کمپنی ۱۸۰۳ء

۲ عہد نامہ ساتھ نرسنگھ پور کے

۳ اقرار نامہ طرح ثانی ساتھ نرسنگھ پور کے ۱۸۰۳ء

۴ اقرار نامہ ساتھ ہوشنگ آباد کے

۵ اقرار نامہ ساتھ بدہ اور آت ملک کے ۱۸۰۵ء

۶ اقرار نامہ نرسنگھ پور واسطے مرقوفی رحم حق کے

حصہ دوم

۷ عہد نامہ و اقرار نامہ ساتھ جاگیر کے

۸ اقرار نامہ تجارت ساتھ آوا کے ۱۸۲۶ء

۹ اقرار نامہ تصحیح واقعی دست آوا کے ۲۴ فروری ۱۸۲۶ء

۱۰ اقرار نامہ تجارت ساتھ آوا کے ۲۴ نومبر ۱۸۲۶ء

۱۱ اقرار نامہ بابت کیپتولی ۹ جنوری ۱۸۲۵ء

حصہ سوم

عہد نامہ و اقرار نامہ ساتھ ہمسایجات ہمدوستانی مین پنشن والا

۱۲ عہد نامہ ساتھ سیام کے

۱۳ عہد نامہ ساتھ برمنگھم کے ۱۸۲۶ء

۱۴ عہد نامہ ساتھ ٹنگ کے ۱۸۲۱ء

۱۵ اقرار نامہ ساتھ شاہ کوہاٹ کے ۱۸۰۵ء

۱۶ عہد نامہ ساتھ شاہ کوہاٹ کے ۱۸۰۷ء

۱۷ ایضاً ساتھ کوہاٹ کے ۱۸۰۷ء

۱۸ ایضاً بادشاہ برک مرقومہ ۱۸۰۸ء

۱۹ ایضاً ایضاً ۱۸۰۸ء

۲۰ ایضاً ایضاً ۱۸۲۵ء

۲۱ ایضاً ایضاً ۱۸۲۵ء

۲۲ ایضاً ضمیمہ ایضاً ۱۸۲۶ء

۲۳ ایضاً تجارت ساسنگور ۱۸۱۷ء

۲۴ اقرار نامہ ساتھ سلنگور کے ۱۸۱۷ء

۲۵ اقرار نامہ ساتھ رمبو کے مرقومہ ۱۸۳۳ء

۲۶ اقرار نامہ بارزمبو مرقومہ ۱۸۳۳ء

۲۷ اقرار نامہ بنسبت سرحد رمبو مرقومہ ۱۸۳۳ء

۲۸ عہد نامہ سرحد باجوہول مرقومہ ۱۸۳۳ء

۲۹ عہد نامہ باجوہور مرقومہ ۱۸۱۱ء

عہد نامہ ایضاً مرقومہ ۱۸۱۵ء

۳۰ اقرار ساتھ سلطان سنگاپور کے ۱۸۱۹ء

کتاب کے معاملات

۱۰۳ عہد نامہ صلح ساتھ سلطان ٹنگو نگ جوہور کے ۱۸۲۵ء

۱۰۴ عہد نامہ ساتھ سلطان ٹنگو نگ جوہور کے ۱۸۱۵ء

حصہ سوم

۱۰۵ عہد نامہ ساتھ شاہ آچین ۱۸۱۹ء

۱۰۶ اقرار نامہ ساتھ سلطان انگکیمانڈیلی کے ۱۸۲۳ء

۱۰۷ اقرار نامہ بنسبت اجرائے سکہ دہلی اور بعا ملکان کے

لنگات

۱۰۸ اقرار نامہ ساتھ راجہ لنگات کے ۱۸۲۳ء

۱۰۹ اقرار نامہ تجارت ساتھ شاہ سایک کے مرقومہ ۱۸۱۸ء

۱۱۰ ایضاً ایضاً مرقومہ ۱۸۲۳ء

۱۱۱ نقشہ محصول اشیاء آمد برمنت سایک ۱۸۲۳ء

سیام

۱۱۲ عہد نامہ ساتھ سیام کے مرقومہ ۱۸۲۶ء

۱۱۳ عہد نامہ تجارت ایضاً مرقومہ ایضاً

۱۱۴ ایضاً ۱۸۵۵ء

۱۱۵ ایضاً ۱۸۵۶ء

۱۱۶ عہد نامہ ساتھ لگور کے ۱۸۳۱ء

گزارش

ازانجاکہ یہ کتاب لاجواب سب کے واسطے خصوص والیان ملک ہند کے لیے بہت کارآمد اور ہمیشہ بیواسطے والیان ملک اور اونکے وزیر و دیوان معتمد و وکلا تک نہایت مفید ہے علی الخصوص اونکے جنکی سرحد دوسری ریاستوں سے ملتی ہے لہذا خریدار اس یوسف بے مثل کے ہر دل عزیز کی جسکا زمانہ ایک مدت مدید از عرصہ بعید سے مشتاق و آرزومند تھے بصرف کمی ہزار روپیہ کے انگریزی سے اردو میں ترجمہ ہوئی سب سے پہلے عالیجناب سری مہاراجہ والی ملک پٹیالہ دام اقبالہم نے ملازمان ریاست کے لیے کل مجموعہ یعنی ہر قسم جلد بقدر ایک واجباد کے جناب حکیم منشی عبدالنبی خانصاحب منیجر منشی سرکار ممدوح نے درخواست فرمائی جسکے شکریہ سے ہم فخر کرتے ہیں

معہذا شکرگزاری جناب علی القاب راجہ جالندھر صاحب بہادر قائم جنگ بھی قابل فخر ہے کہ جناب ممدوح الیہم خاص سے کل راجہ صاحبان و متعلقہ دار صاحبان ملک اودہ کے لیے قریب تین سو اجلاد مجموعہ ہر قسم خرید فرماوینگے جس سے سب صاحبان مشتری خصال کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جو کہ سرکار ہائی مشرح ذیل خیرخواہ کو عقیدت حاصل ہے لہذا گزارش ہے کہ واسطے کارآمد راج و دیوان و معتمد و وکلا کے جسقدر پہلے فرمانا مد نظر کیا اثر ہوں اونکی بسبت نفاذ حکم فرمایا جاوے تا بعد اونکے ادائے شکریہ سے اعزاز حاصل کیا ورنہ درصورت فروخت ہوجانے اس یوسف جمیل عزیز تمام کے اگر باقی نہ رہیں تو ندامت کا خیال ہے

جے پور	جودھپور	اودے پور	رام پور	حیدرآباد دکن	بروڈہ	گوالیار	بنارس
اجمیر	چھترپور	ریوان	ٹونک	جاورہ	رتلام	اندور	میسور
ٹاجہ	کپورتھلہ	کشمیر	جیند	سرموز ناہن	پردوان		

العبد شکاوت منشی بول کشور مالک کارخانہ مطبع اودہ اخبار مقام لکھنؤ
سنہ ۱۸۶۶ء

انتباہ

اگرچہ اودہ اخبار ریاست سے اس مطبع کا استحاد ہے لیکن مناصل اون رسیدوں سے توقع ہے جنکا ذکر لکھا گیا

ترجمۂ جلد اول

کتاب نایاب

عہدنامجات و اقرارنامجات و عطایای سندہ سرکار شاہنشاہی انگلستان

و ہندوستان با والیان ملک و اجگان و نوابان و رو ساے اندرونی محدود

لفٹنٹ گورنری بنگال

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں چھپا

۱۸۶۶ء

حصہ اول

مصلحنامجات وعہدنامجات واسناد متعلق علاقجات درمیان احاطہ بنگالہ یا متعلق لفٹیننٹ گورنری بنگالہ

بنگالہ

بیچ سنہ ۱۵۹۹ عیسوی کے ایک گروہ منعقد ہوئی کہ ہندوستان سے تجارت شروع کرین اور بتاریخ ۳۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۶۰۰ ع اوس گروہ کو چارٹر یعنی حکمنامہ عطا ہوا کہ صرف اوس گروہ کے صاحب مجاز تجارت ہندہین اور اونکو اختیار پولیٹکل یعنی ملکی و کورپوریٹ یعنے جماعت باندھنے کا ملا اور نام اوسکا یہ قرار پایا یعنے ایک گورنر اور کمپنی یعنے جماعت تجاران لندن مجاز تجارت ہند۔

اس کمپنی کا اول کارخانہ مقام سورت مین مقرر ہوا

بیچ سنہ ۱۶۱۲ ع کے ایک فرمان اونکو شاہنشاہ مغلیہ سے عطا ہوا کہ ملک بنگالہ مین تجارت کیا کرین مگر سوائے لنگرگاہ پیپلی ضلع مہدنا پور کے اور کہین حرکت نکرین اور اہی سبب سے سنہ ۱۶۴۲ ع تک اونکی رسم بنگالے سے نہوئی مگر سنہ مذکور مین ایک کارخانہ اونکا مقام بلاسور مین قرار پایا اور سنہ ۱۶۵۰ ع مین اونکو اجازت ہوئی کہ جہان اونکی مرضی ہو وہان ہندوستان مین

تجارت کیا کرین اور اونکے مال پر محصول نرخ معاہدہ ہوکر یہ قرار پایا کہ سالیانہ ادا کیا کرین۔

بیچ سنہ ۱۶۶۱ء کے بادشاہ چارلس ثانی نے ایک حکمنامہ جدید کمپنی مذکور کو دیا جسمین اوسکے اونکو اختیار حاصل ہوا کہ جس بادشاہ سے باستثنا بادشاہ عیسائی مناسب ہو جنگ کرین یا صلح کرین اور جو کوئی بغیر اجازت تجارت کرتا ہوا اوسکو گرفتار کرکے روانہ انگلستان کا کرین سنہ ۱۶۹۳ء مین ایک اور حکمنامہ اونکو ملا اور اونکو سب ہتیار سابق اکیس برس کی میعاد تک حاصل ہوا بیچ سنہ ۱۶۹۰ء کے ایک اور کمپنی قرار پائی اور اوسکا نام انگلس کمپنی ہوا سنہ ۱۷۰۲ء مین یہ کمپنی جدید شریک کمپنی قدیم کے ہوگئی اور اون دونون کا نام مشترک کمپنی تجاران مجاز تجارت ہند قرار پایا۔

بیچ عہد شایستہ خان صوبہ دار بنگالہ کے انگریزون کو نہایت تکلیف اور دقت ہوئی تھی شایستہ خان نے اونکی اجناس تجارت پر تین روپیہ آٹھ آنہ فیصدی لینا شروع کیا اور اوسکے اہلکاران زبردستی بہت کچھ اونسے لیتے تھے اور کارخانہ داران انگریزونکو بہت تنگ کرتے تھے تا بیچ سنہ ۱۶۸۸ء مین انگریزون نے ارادہ کیا کہ بزور شمشیر اونکی زیادتی سے محفوظ رہین جب یہ خبر شاہجہانشاہ اورنگ زیب کو پہونچی کہ انگریز اس طرح اپنی فوج کے زور سے صوبہ دار کا مقابلہ کیا چاہتے ہین تو وہ نہایت خفا ہوا اور اوس عالم خفگی مین حکم دیا کہ انگریز اوسکے ملک سے نکال دیے جائین مطابق اس حکم کے تمام کارخانے انگریزون کے ضبط اور قرق ہوگئے اور تمام کاروبار اونکا تباہ ہونے کو تھا کہ اس عرصے مین پیغام صلح درمیان آیا اور پھر آشتی ہوگئی۔

بیچ سنہ ۱۶۹۰ء کے عظیم الشان پوتے اورنگ زیب نے جو اوس زمانے مین حاکم بنگالہ تھا اجازت اس امر کی دی کہ وہ اگر چاہین مقامات چتا پوتی و گوبندپور و کلکتہ خرید کرین سند اس اجازت کی شاید موجود نہین ہے مگر یہ امر متعلق تاریخ نویسی ہی نہین کہتا۔

بیچ سنہ ۱۷۵۶ء کے سراج الدولہ صوبہ دار بنگالے کا مقرر ہوا اور یہ شخص اول ہی مخالف انگریزون کا تھا اور گورنر کلکتہ نے ایک تصیلدار ماتحت عموے مرحوم نواب کو جو حاکم ملک

دعا گو کا تھا سپرد اس صوبہ دار کے کیا اسواسطے کہ صوبہ دار مذکور چاہتا تھا کہ اوسکو لوٹے
اس سبب سے سراج الدولہ ظاہر مین بھی ناراض ہوکر کلکتہ پر حملہ آور ہوا اور بتاریخ پنجم ماہ اگست
مقام مذکور کو اپنے قبضے مین لایا اس لڑائی مین ایک سو چھیالیس انگریز گرفتار ہوئے اور
اونکو ایک مکان تنگ و تار مین شب بھر رکھا وہان بباعث خفقان دم کے اکثر اونمین سے
فوت ہوئے صرف تیئیس انگریز زندہ صبح کو اونمین سے ملے بتاریخ دوم ماہ جنوری ۱۷۵۷ء مقام
کلکتہ دوبارہ سخت و تصرف انگریزان مین آیا اور بتاریخ سیزدہم ماہ فروری کلایو صاحب اور ایڈمرل واٹسن
صاحب کے آیا اور بتاریخ سوم ماہ فروری کلایو صاحب نے فوج نواب پر غفلت مین حملہ کیا
اور اوسکو شکست دی نواب نے اب پیغام صلح کا دیا اور بتاریخ ۹ ماہ فروری ۱۷۵۷ء صلحنامہ
نمبر ۱ تحریر ہوا اور نواب نے وعدہ کیا کہ آیندہ وہ استحقاق کمپنی مین مزاحم نہوگا اور اجناس تجارت
اونکی بلا ادائے محصول رہا ہاے بحری و بری سے گذر کرین اور سب کارخانجات مع مال
مغصوبہ واپس دیا جاے اور اہالیان کمپنی کو اختیار رہے کہ مقام کلکتہ کو مستحکم اور جنگی بنائین
اور وہان اپنی ٹکسال مقرر کرین تین روز بعد اس صلحنامہ کے ایک اقرارنامہ بتاریخ مذکور
کہ نواب کے ہمراہ جنگ اور صلح مین رہین گے دستخط ہوا۔

اب درمیان ملک فرانس اور ملک انگریزان کے جنگ شروع ہوئی اور کلایو صاحب
نے مقام چندرنگر پر جو بتصرف فرانسیس تھا حملہ کیا سراج الدولہ نے مدد فرانسیس کی زر اور
فوج سے کی اور چاہتا تھا کہ اونسے اتفاق کرکے بخلاف انگریزان تمام ملک کو آمادۂ پیکار
کرے کہ اس عرصے مین سراج الدولہ کے اپنے اہلکاران مین سازش ہوئی کہ سراج الدولہ کو
خارج از حکومت کرنا چاہیے اور انگریز اس سازش مین شریک ہوئے اور جعفر علیخان کے
ساتھ عہدنامہ نمبر ۲ منعقد ہوا۔

بتاریخ ۲۳ ماہ جون ۱۷۵۷ء جنگ پلاسی واقع ہوئی اور اس لڑائی مین سراج الدولہ
کی فوج بالکل شکست ہوگئی اور کلایو صاحب نے جعفر علیخان کو صوبہ دار بنگالہ مقرر کیا۔

بیچ ۱۷۵۹ء کے شاہزادۂ شاہ عالم اپنے والد شاہنشاہ عالمگیر ثانی سے ناراض
ہوکر دہلی سے چلا آیا اور صوبہ داران ملک اودہ اور الہ آباد سے شرکت کرکے ارادہ فتح کرنے

ملک شرقی کا گیا اور پچاس ہزار فوج جمع کرکے مقام پٹنہ کا محاصرہ کیا۔

میر جعفر شاہزادہ کی فوج کشی سے نہایت ہراسان ہوا اور کلایو صاحب کو اپنی مدد کو طلب کیا کلایو صاحب جسقدر فوج بہم پہنچ سکی اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے مگر قبل از پہونچنے کلایو صاحب کے تمام فوج شاہزادہ منتشر ہوگئی تھی۔

جب کلایو صاحب پٹنے سے واپس آئے تو نواب میر جعفر نے تین لاکھ روپیہ کی جاگیر معاف اونکو دی یعنی اوسقدر روپیہ کی جاگیر معاف اکی جسقدر کمپنی نے بالعوض زمینداری مقام کلکتہ کے وعدہ دینے کا کیا تھا یہ حال فصل خاتمہ جلد اول مین لکھا ہے۔

سنہ ۱۷۵۹ء مین ایک گروہ سات جہاز جنگی کا مقام چنسورا جو ولایت ڈچ مین واقع ہے اتفاقاً آکر دریا کے وہان پر قائم ہوا میر جعفر نے حنفیہ ڈچ کے بادشاہ کو تحریر کرکے یہ جہاز طلب کیے تھے وجہ یہ تھی کہ اوسکو اندیشہ انگریزون سے ہوا تھا اور اوسکا ارادہ تھا کہ بمقابلہ انگریزان اس فوج ڈچ کو موجود رکھے تاکہ انگریز زیادہ زور نکرنے پاوین اور ڈچ کو خود بھی نفع ہندوستان کے نفع مین شریک ہونے کی تھی ہر انگریز سب خائل کرتے تھے یہ حال دیکھکر کلایو صاحب کو اول تو یہ اندیشہ ہوا کہ فوج سے انگریزون کی دوستی ولایت مین ہے اگر اونکی فوج پر حملہ آور ہوگا تو ہوا بھی اوسکے ذمہ ہوگی کہ دوست کی فوج سے بغیر وجہ کے کیون جنگ آور ہوا مگر اوسنے یہ خیال کیا کہ اگر وہ اس فوج ڈچ کو مقام چنسورا مین مقیم رہنے دیگا تو نواب اوسنے ساز کریگا اور انگریزون کی ترقی اور بزرگی مین فتور واقع ہوگا اوسکے رفع کرنے کے واسطے اوسنے بوجہ مخالف ہونے نواب کے ایک حکم اس مضمون کا حاصل کیا کہ جہازان نوواردہ واپس چلے جائین بمجرد اسے اس حکم کے اور بجمیلہ تعمیل کرانے اوسکے کے کلایو صاحب نے اس گروہ جہازان پر یکبارگی خشکی اور تری سے حملہ کیا اور شکست فاش دیکر اونکے جہاز ضبط کرلیے بعد ازین ایک عہد نامہ معتادی بمبرہم دستخط ہوا اوسکی رو سے ڈچ نے وعدہ کیا کہ بقدر فی فوج کشتی کی دہ انگریزون کو دینگے اور انگریزون نے وعدہ کیا کہ اونکے جہاز اور اسباب اونکو واپس دینگے۔

اسی عرصے مین ایک اقرارنامہ بمبرہ درمیان نواب اور ڈچ کے تحریر ہوا اور اوسکی

تصدیق کورنران کونسل کلکتہ نے کی۔

میر جعفر نے بجبال ادا کرنے روپیہ موعودہ کے زیادہ ستمانی شروع کی اور صاحبین نالائق کی حسب حال مین آگیا اب مناسب متصور ہوا کہ اوسکو خارج کرکے اوسکے داماد میر قاسم علیخان کو بجاے اوسکے حاکم مقرر کرین میر قاسم علی مذکور سے بتاریخ ۲۷ ستمبر ۱۷۶۰ء عہدنامہ نمبر ۶ قرار پایا اور اوس عہدنامے کی رو سے مقامات بردوان اور مہدنا پور اور چٹگانو قبضۂ انگریزان مین آئے۔

اب نمیر قاسم اخذ انگریزون مین تکرار ازحد اس امر پر ہوئی کہ کمپنی کے ملازم کیون تجارت بلا ادائے محصول سرکاری کرتے ہین اور شدہ شدہ یہ تکرار جنگ تک پہونچی آخرکار بتاریخ ۱۴ جولائی ۱۷۶۳ء ایک صلحنامہ نمبر ۷ قرار پایا میر قاسم شکستہاے متواتر کھاکر اور انگریزان مقیدین کو قتل کرکے خود ملک اودہ کو فرار ہوگیا اور وہان سے دہلی کو گیا اور ۱۷۷۷ء مین مثل غربا فوت ہوا یعنے وہان کوئی کارنمایان اوس سے نہین ہوا اور اوسکی فوت گمنامی مشہور ہوئی۔

بیچ ۱۷۶۳ء کے میر جعفر نے اقرارنامہ نمبر ۸ تحریر کیا اور وعدہ کیا کہ سواے مبلغان موعودہ سابق پانچ لاکھ روپیہ ماہواری انگریزون کو اوسوقت تک دیگا جب تک لڑائی وزیر اودہ سے جاری رہیگی۔

میر جعفر ماہ جنوری ۱۷۶۵ء فوت ہوا اور اوسکا ولد نجم الدولہ جانشین اوسکا ہوا نجم الدولہ سے عہدنامہ نمبر ۹ قرار پایا اوسکی رو سے کمپنی نے تمام ملک کی حفاظت اپنے ذمے کرلی اور نواب نے ایک یہ بھی شرط کی کہ وہ بصلاح گورنر اور کونسل کے ایک نائب واسطے ارجاع کاروبار ملک کے مقرر کریگا اور اوسکی بدیلی بغیر منظوری کونسل کی نہوگی۔

بیچ ۱۷۶۴ء کے شجاع الدولہ وزیر ملک اودہ نے بجملہ مدد قاسم علیخان مقام بہار پر حملہ کیا مگر شکست فاش پائی اور آخرکار آپ کو سپرد انگریزان کردیا تمام ملک اوسکا سواے مقامات الہ آباد اور کوراہ اوسکو واپس دیا گیا اور یہ دونون مقام شاہنشاہ دہلی کو دیے اور شاہنشاہ نے بالعوض اس خدمت کے دیوانی مقامات بنگالہ اور بہار اور اوڑیسہ کے

کمپنی کو دیے فرمان نمبر ۱ کی رو سے یہ خدمت کمپنی کو ملی اور کمپنی نے وعدہ کر لیا کہ چھبیس لاکھ روپیہ سالیانہ نواب بلا عذر ادا کیا کریگا اور نواب سے وعدہ کیا کہ واسطے مصارف نظامت کے ترپن لاکھ (یا ترپن لاکھ ستاون ہزار) ایک سو اکتیس روپیہ اوسکو مجرا ملا کریگا۔

نجم الدولہ بتاریخ ۲۰ ماہ مئی ۱۷۶۶ء مر گیا اور اوسکا برادر خورد سیف الدولہ بعمر شانزدہ سالگی جانشین اوسکا ہوا اس سے ایک عہدنامہ نمبر ۱ اقرار پایا اس عہدنامے سے اوس نے ثبات اور تصدیق عہدنامجات سابق کی کی اور کمپنی نے وعدہ کیا کہ وہ اوسکی مدد و باب نظامت ملک کے کریگی اکتالیس لاکھ چھیاسی ہزار ایک سو اکتیس روپیہ سالیانہ بطور مدد خرچ اوسکو مجرا ملیگا۔

بیچ ۱۷۷۰ء کے سیف الدولہ مر گیا اور برادر اوسکا مبارک الدولہ نامے بجانشینی اوسکے جانشین ہوا اور اس سے بھی عہدنامہ نمبر ۲ اقرار پایا جسکی رو سے مدد خرچ سالیانہ اکتیس لاکھ (یا اکتالیس لاکھ چھیاسی ہزار) نو سو اکانوے قرار پایا یہ آخر عہدنامہ نواب کے ساتھ ہوا اب صوبہ داری صرف نام کی رہگئی اور کل اختیار کاروبار کا تعلق کمپنی کے ہو گیا بیچ ۱۷۷۲ء کے مدد خرچ سولہ لاکھ روپیہ رہگیا اور یہ اب تک جاری ہے۔

بمضمون عہدنامہ منعقدہ تاریخ ۲۲ فروری ۱۸۳۳ء نمبر ۱۳ فیما بین دولت مدار اور انگریزان کے سرکار گورنمنٹ انگریزی نے مقام سیرام پور کا قبضہ حاصل کیا۔

عہدنامہ نمبر ۱

عہدنامہ اور اقرارنامہ جو ۱۷۶۵ء میں ساتھ سراج الدولہ کے قرار پایا

منصور الملک
سراج الدولہ شاہ قلیخان بہادر
ہیبت جنگ
غلام عالمگیر بادشاہ منصور

ساتھ مرتبہ و خطاب ہیبت

تفصیل مدات درخواست

درخواست اول

کہ کمپنی کی مراحمت درباب اول حقوق کے جو بموجب فرمان اور حسب الحکم کے

عطا ہوئی ہین سنہو اور فرمان اور حسب حکم کے تعمیل قرار واقعی ہو۔

سبب احکام فرمان سے متعلق ہے

کہ جو دیہات بموجب احکام فرمان کے کمپنی کو عطا ہوے ہین مگر اب تک صوبہ دار بون نے نہین دیے ہین اب دیے جائین اور کوئی قسیطرح کی روک ٹوک زمیداران پر نرہے۔

درخواست دوم

کہ تمام اجناس کمپنی انگریزان کا یا جسپر اونکی دستک ہو خشکی اور تری سے مقامات بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین بغیر دینے محصول یا کسیطرح کے جوب کے گذر کیا کرین اور کوئی زمیندار یا چوکیدار یا گذربان وغیرہ اس امر مین اوس سے مزاحم نہو۔

یہ بھی متعلق ہے

درخواست سوم

کہ کمپنی کو سب کارخانجات مقامات کلکتہ و قاسم بازار و ڈھاکہ وغیرہ جو اونسے لے لیے گئے ہین پھر دیے جاون۔

بموجب حکم کے اور اسکا اقرار سنہ ۱۷۶۵ء

کہ تمام مال و اسباب جو کمپنی کا یا اونکے کارخانہ داروں کا اور ملازمین کا اکثر مقامات اور اورنگ سے لیا گیا ہے جیسی حالت مین لیا گیا ہے ایسی حالت مین واپس ہو اور کہ جو مال اونکا تلف ہو گیا ہو یا خراب ہو گیا ہو اوسکا معاوضہ روپیہ سے دیا جاے اور یہ روپیہ بموجب بحکم نیف خانہ نواب کے دیا جاے۔

درخواست چہارم

یہ بھی متعلق ہے

کہ کمپنی کو اختیار رہے کہ مقام کلکتہ کو ایسا مستحکم بنائین جس سے اونکو اپنی حفاظت کا اطمینان ہو اور اسمین مزاحمت یا روک ٹوک نہو۔

درخواست پنجم

یہ بھی متعلق ہے

کہ مقام علی نگر کلکتہ مین ایسی طرح روپیہ بنایا جاے جیسا مرشد آباد مین بنتا ہے اور کہ یہہ روپیہ بموزن اور ایسا ہی اچھا ہے جیسا مرشد آباد مین بنتا ہے اور اس روپیہ پر بٹہ نہ لگے گا۔

بموجب حکم کے اور اسکا اقرار سنہ ۱۷۶۵ء مین کلکتہ مین ایسا روپیہ بنا

درخواست ششم

کہ یہ سب درخواستین بعبارت مستحکم بتصدیق کی جائین بحضوری خدا و رسول کے اور اپنے دستخط اور مہر نواب کی اور اوسکے چند جلیل القدر اہلکارون کی ہو۔

درخواست ہفتم

اور ایڈمیرل چارلس واٹسن اور کرنیل کلایو منجانب قوم انگریزان اور کمپنی انگریزان وعدہ کرتے ہین کہ اس تاریخ سے تمام نزاع اونکا ملک بنگالہ سے موقوف ہوا اور انگریز ہمیشہ آشتی اور دوستی سے ساتھہ نواب کی پیش آینگے اوسوقت تک کہ جب تک شرائط مرقومہ بالا کی تعمیل ہوتی رہے گی اور کوئی خلاف اونکے نہوگا۔

اعزۃ الملک
مراد الدولہ نوازش علیخان بہادر رستم جنگ
غلام عالمگیر بادشاہ منصور

گواہی ہندوستان کی ہمراہ دستخط انگریز

میر جعفر خان بہادر
غلام
عالمگیر بادشاہ منصور

گواہی ہندوستان کی ہمراہ دستخط انگریز

راجہ دولب رام بہادر
غلام
عالمگیر بادشاہ منصور

اقرار نامہ منجانب کمپنی بدستخط گورنر اور کمیٹی مرقومہ ۹ ماہ فروری ۱۷۵۷ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۱۷۰ھ

ہم ایسٹ انڈیا کمپنی روبروے نواب منصور الملک سراج الدولہ شاہ قلیخان بہادر ہیبت جنگ ناظم بنگالہ وبہار واوڑیسہ بدستخط ومہر کونسل اور باقرار واثق اور قول راسخ بیان کرتے ہین کہ کاروبار کارخانجات کمپنی درمیان علاقہ زیر حکم نواب ممدوح بطریق سابق جاری رہے گا اور کہ ہم ہرگز کسی شخص پر بلاوجہ سختی اور تشدد نکرینگے اور کہ ہم ہرگز کسی شخص کو جسکے ذمے کچھ مطالبہ سرکار کا ہوگا اور کسی

تعلقدار یا زمیندار اور خودکاشتہ اور رعایا کو کوئی ناحق نہ دینگے اور کہ ہم بھی خلاف شرائط مقبولہ نواب ممدوح نہ کرینگے اور کہ ہم اپنا کاروبار مثل سابق جاری رکھینگے اور کبھی کسی نہج شرائط مذکورہ سے انحراف نکرینگے۔

پروانہ وو دستک بتاکید شرائط بالا

پروانہ دوستک محررہ سراج الدولہ مرقومہ ۱۰ ماہ رجب

انگریزی کمپنی کے اسباب کی آمد و رفت خشکی اور تری سے اضلاع بنگالہ و بہار و اڑیسہ مین بحفاظت دستک و مہر کمپنی مذکور بفحوائے فرمان شاہی ہے اور فحوائے فرمان ہم بھی منظور کرتے ہین نہ وہ کسی حیلے سے اونکے اسباب کی آمد و رفت مین چوکیات سے مزاحمت بفحوائے فرمان اونسے محصول کاٹ[1] بارہ مخجور وغیرہ لیا جاے اونکو اسباب لانے لیجانے مین اور اونکے آدمیون سے ایک حبہ نلو اور انگریزی کمپنی کے گماشتون سے کسی نہج پر مزاحم نہو بلکہ نگران رہو کہ اونکے کاروبار مین کسیطرح کا ہرج تمھارے علاقجات مین واقع نہوے پانزدہ قطعہ پروانجات قسم محررہ بالا ایک ہی تاریخ مین بنام نواب سراج الدولہ بنام رعایا و زمینداران جاری ہوے۔

[1] کاٹ بارہ محصول کشتی و دیگر

پروانہ بنام نواب صوبہ الملک سراج الدولہ بادرمیت بنگالہ مرقومہ ۱۰ ماہ رجب مطابق ۳۱ مارچ ۱۷۵۷ عیسوی

تمام اسباب انگریزی کمپنی کا جو بفحوائے فرمان شاہی بحفاظت دستک کمپنی مذکور خشکی اور تری کی راہ سے اضلاع بنگالہ و بہار و اڑیسہ مین آمد و رفت رکھتا تھا ہم اوقت سے بلا ادائے محصول و بحقوق عطیہ بمثل سابق اسباب مذکور کی آمد و رفت منظور کرتے ہین لہذا مطابق اوسکے حکم دیتے ہین کہ اب ضرورت اسکی ہے کہ بنام امکاران سرکاری مقامات ڈھاکہ و چٹگانو و جلدیہ و اکبرنگر و سلہٹ و رنگامتی و چتیری و مرشدآباد و پورنیا احکام جاری ہو کہ وہ اپنے اپنے علاقے سے اسباب مذکور کو بلا مزاحمت و طلبی کاٹ بارہ یعنی محصول کشتی و دیگر جنس جو سرکار شاہی سے کسی نسبت ممنوع ہین گذر کرنے دین اور

اونسے ایک جبہ نہ لین اور سیورغال اونکے کارکنان اور ملازمین کو تنگ اور دق نکرین ازسب اسکے
کے عمل مین لاوین۔

بستک بہ نواب سراج الدولہ بہادر مرقومہ ۲۰ جمادی الثانی مطابق ۹ ماہ مارچ
سنہ ۱۷۵۶ سنہ جلوس

بنام جمیع فوجداران وزمینداران وچوکیداران وسرانجامکاران راستہ اطلاع بگاوند وبھیجا
واوڑیسہ آنکہ۔

تمام اسباب انگریزی کمپنی کا جو بعنوانسے فرمان شاہی بمحافظت بستک کمپنی مرحوم
خشکی اور تری کی راستے اطلاع نہ کرونگا بالعین آمد وفت رکھتا تھا ہم اسوقت سے بشل سابق
اونکی نسبت حکم معافی محصول دیتے ہین اور اونکے حقوق سابق کو منظور کرتے ہین جو اب
بمحافظت وبستک انگریزی جاتا آتا ہو بشل سابق اوسکو گذر کرنے دو اور اوس سے مزاحم نہو اور نہ
محصول کات بارہ یا اور کوئی محصول جو بعنوانسے فرمان شاہی بنسبت انکے ممنوع ہے اونسے
وصول کرو اور نہ ایک جبہ بھی اونسے لو اور نہ اونکے ملازمین کو تنگ کرو اس بارہ مین تاکید سمجھ
جانکر حسب الحکم عمل مین لاؤ۔

پروانہ نواب سراج الدولہ بنام ہنوربل کمپنی در تعمیر دارالضرب در مقام کلکتہ

یکم ماہ شعبان سے چار آفتاب کا سکہ جاری ہوا ہے اور تمام کچالون مین یہ
چار آفتاب کا سکہ ڈھالا جاتا ہے خبردار ہو اور ایک دارالضرب مقام کلکتہ بنام علی نگر تعمیر کرو
اور جو نقرہ اور طلا تمہارے قوم کے لوگ لاتے ہین اوسکی مہر اور روپیہ وہان ڈھالو
مگر وزن اوسکا مطابق وزن مہر اور روپیہ دارالضرب مرشد آباد کے ہو بنام علی نگر
یعنے کلکتہ تم اپنا روپیہ ڈھالوگے اور وہ بالعوض محصول زمین وغیرہ لیا جائیگا اور کوئی
شخص اوسپر بٹہ نہ لگانے گا اور نہ بٹہ طلب کرے گا صرف خیال رہے کہ دوسری قوم
کے طلا اور نقرہ کا سکہ تم یہان نہ ڈھالوگے

اقرارنامہ جو فیما بین کرنیل کلایو صاحب نمبر ۲ اور نواب صاحب کے بتاریخ ۱۲ ماہ فروری سنہ ۱۷۵۷ع

مطابق ۱۲ جمادی الاول کے تحریر ہوا۔

مین کرنیل کلایو ثابت جنگ بہادر سپہ سالار فوج انگریزی مقیم بنگالہ قصیہ بیان کرتا ہون بحضور خداوند حضرت مسیح کہ فیما بین نواب سراج الدولہ اور انگریزون کے صلح ہے انگریز بمطابق شرائط عہدنامے کے جو نواب صاحب کے ساتھ کیا گیا ہے کاربند ہونگے اور جب تک نواب صاحب اپنی شرائط کے مطابق کام کرینگے اوس وقت تک انگریز اونکے دشمن کو اپنا دشمن تصور کرینگے اور جب کبھی طلب مدد کرینگے تو ہر قسم کی مدد جو طیعہ اختیار مین ہوگی دیجاے گی۔

نمبر ۳

عہدنامہ جو جعفر علیخان کے ساتھ ہوا

مین خدا اور رسول کی قسم پر کہتا ہون کہ مین جب تک زندہ ہون اس عہدنامے کے مطابق کام کرونگا۔ یہ الفاظ جعفرخان کے خاص دستخط سے ہین۔

میر محمد
جعفرخان بہادر
غلام عالمگیر بادشاہ

عہدنامہ جو ایڈمیرل اور کرنیل کلایو صاحب ثابت جنگ بہادر اور گورنر ڈویک صاحب اور مسٹر واٹس صاحب کے ساتھ ہوا۔

شرط اول

یہ کہ جو شرائط ہنگام صلح ساتھ نواب سراج الدولہ منصور الملک شاہ قلیخان بہادر ہیبت جنگ کے قرار پائے ہین اون شرائط کے مطابق مین اقرار کرتا ہون کہ کاربند ہونگا۔

شرط دوم

یہ کہ دشمن انگریزون کے میرے بھی دشمن ہین خواہ ہندوستانی ہون اور خواہ یورپ والے۔

شرط سوم

یہ کہ تمام اسباب اور کارخانجات فرانسیس والون سے کہ جو اعلان ہونگا کہ پیشتر از دہم ہے اور بہار اور اوڑیسہ مین واقع ہین سب قبضہ انگریزان مین رہینگے اور ہم ہرگز اونکو ان تینون اضلاع مین قیام کرنے کی اجازت نہ دینگے۔

شرط چہارم

یہ کہ بجاے نقصان جو انگریزی کمپنی کو بباعث نواب کے نے اپنے اور لوٹنے کلکتہ کے حاصل ہوا ہے اور جو فوج کے رکھنے سے اونکا خرچ ہوا ہے ہم اونکو ایک کرور روپیہ دینگے۔

شرط پنجم

یہ کہ بالعوض اسباب انگریزان مقیم کلکتہ جو لٹگیا ہے ہم اقرار کرتے ہین کہ پچاس لاکھ روپیہ اونکو دینگے۔

شرط ششم

یہ کہ بالعوض اسباب ہندو و مسلمان اور دیگر رعایا ساکنان کلکتہ کا غارت ہوگیا ہے بیس لاکھ روپیہ دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

یہ کہ بالعوض اسباب جو ارمنی لوگ ساکنان کلکتہ کا غارت ہوا ہے ہم اقرار کرتے ہین کہ سات لاکھ روپیہ دینگے اور تقسیم اس کل روپیہ کی جو بنا مزد اقوام انگریز اور ہندو اور مسلمان وغیرہ دیا جائیگا منحصر اوپر ایڈمیرل اور کرنیل کلایو صاحبان بہادر کی راے پر اور کونسل کی راے پر رہے گی وہ جسکو مناسب تصور کرینگے روپیہ دینگے۔

شرط ہشتم

یہ کہ درمیان خندق کے جو گرد حدود کلکتہ کے واقع ہے اکثر قطعات زمین زمینداران کے ہین علاوہ اونکے ہم انگریزی کمپنی کو جہاں سو گز زمین باہر خندق مذکور کے عطا کرینگے

شرط نہم

یہ کہ تمام زمین جو بیچانب جنوب کلکتہ تا بمقام کلپی واقع ہے زمینداری انگریز کمپنی کی مین تیار کی جائیگی اور تمام عمال اوس مقام کے زیر حکم اونکے تصور ہونگے اور محاصل اوسکا بمثل دیگر زمینداران کمپنی ادا کیا کرینگے۔

شرط دہم

یہ کہ جب کبھی ہم انگریزی مدد طلب کرینگے تو ہم اونکے مصارف خورد و پوش کے متحمل ہونگے

شرط یازدہم

یہ کہ ہم کوئی قلعہ جدید نیچے ہوگلی کے متصل دریا نے گنگ تعمیر نہ کرینگے۔

شرط دوازدہم

یہ کہ جب مین حکومت ان تینون اضلاع پر مامور ہونگا تو مبلغان مذکورۂ بالا بلا عذر اور ایمانداری کے ساتھ ادا کرونگا۔ مرقومہ ۱۲ ماہ رمضان سنہ ۴ جلوس

شرط مستزاد

شرط سیزدہم

یہ کہ بشرطیکہ میر جعفر خان بہادر تصدیق شرائط مذکورۂ بالا کی کرین اور قول و قسم سے تمام شرائط کے جو ہم منجانب نوبیل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار دیتے ہین پابندی منظور کرین تو ہم از روے انجیل اور روبرو ے خدا کے وعدہ کرتے ہین کہ ہم میر جعفر خان بہادر کی مدد دہی تمام فوج سے درباب حاصل کرنے صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کے کرینگے اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ اوسکے دشمنون کے مقابلے مین بھی بشرط استدعا ہم اوسکی مدد کرینگے اگر وہ بہنگام خطاب پانے نوابی کے تمام شرائط مذکورۂ بالا پورا کرین۔

یہ شرط کمپنی کے کواغذ مین نہین پائی مگر بصفحہ ۱۲ اپنڈکس کتاب مسٹر مرحوم ٹیل مین درج ہے اور چونکہ کوئی وجہ شبہ کی نسبت صداقت اوسکے پائی نہین جاتی لہذا یہ شرط بھی آخر عہد نامہ نواب میر جعفر کے درج کی گئی۔

اسناد و پروانجات بتائید عہدنامۂ بالا

اول سند عام بہ جعفر علیخان

بنام جمیع حاکمان و متصدیان حال و استقبال و جمیع نائبان و فوجداران زمینداران و چودھریان و قانونگویان وغیرہ ملازمین سرکار مقیم اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ معلوم کرو کہ بموجب فرمان اوجسب الحکم شاہی کے انگریزی کمپنی تمام قسم کے جیوب اور محاصل سے مستثنا ہوئی ہے اسواسطے ہم بھی ارشاد کرتے ہین —

کہ جو کچھ اسباب تجارت کمپنی کے گماشتے اپنے کارخانجات یا دیگر مقامات سے لائین یا وہان لیجائین خواہ براہ تری یا خشکی اور اونکے پاس دستک کسی اونکے مالک کارخانہ کی ہو تم اونسے کچھ طلب نکرو اور نہ اونسے کچھ اوس اسباب کے عوض بنام بھنسالی محصول لو معلوم کرو کہ اونکو کل اختیار خرید و فروخت کا ہے تم اونکو مانع یا مزاحم نہوسکو نہین چاہیے کہ اونسے ستی یا منکہان یا کوئی اور محصول جو زمینداروں سے لیا جاتا ہے کمپنی کے گماشتون سے طلب کرو کمپنی کے گماشتے خود بلا مداخلت دلال لوگون کی خرید و فروخت کرینگے اور اگر اونکی مرضی ہو کی تو دلالون کو دخل دینگے تمکو لازم ہے کہ اونکی اعانت خرید و فروخت مین کرو جہان وہ خرید و فروخت کرین جو کوئی ان احکام کے خلاف کرے کا اوسکی سزا دہی کا اختیار انگریزون کو ہے اگر کچھ اسباب کمپنی کا چوری جائیگا تمکو برامد کرنا ہوگا یا اوسکی قیمت ادا کرنی ہوگی اگر کسی سوداگر یا کسی اور شخص کے ذمے واجبی روپیہ کمپنی کا ہوگا تمکو لازم ہے کہ روپیہ مذکور تم کمپنی کے گماشتون کو اونسے دلواؤ تمکو سچا ہیے کہ تم اونکی کشتیون کو روکو بحیلہ وصول کرنے کاٹ بارہ یا دیگر محاصل کشتی اور یہ بھی معلوم کرو کہ کشتیان کمپنی کی ذاتی ہون یا اوسکے گماشتون نے بکرایہ لی ہون کسی پر محصول نہ لیا جائیگا اگر کسی سند کی نقل ہمراہ قاضی کمپنی کے پاس ہو تو تم اوسکو معتبر سمجھو اور اصل سند اونسے طلب نکرو اگر کوئی قرضدار کمپنی کا روپوش یا فرار ہوجائے تو تم اوسکو اپنے پاس پناہ نہ دو اور نہ اونکو عوض عدالت پیش کرو بلکہ اونکو گرفتار کرکے سپرد کمپنی کے گماشتون کے کرو فوجداری کا خرچ وغیرہ مصارف فوجداران جبکی مالغت حضور بادشاہ سے ہے تم انگریزون سے یا اونکے گماشتون سے

یا رعایا سے تعلق نکرو اگر انگریزی کمپنی کسی مقام پر ضلع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین سوائے کارخانجات قدیم کے کوئی نیا کارخانہ بنایا چاہے تو تم اونکو چالیس بیگہ زمین دو اگر کوئی جہاز انگریزی بباعث سخت ہوا کے طوفانی ہو جاے یا شکستہ ہو جاے تو جہان تک ممکن ہو تم مدد کر کے اسباب اور سواران جہاز کو بچاؤ اور اسباب اونکا کلہ اکرادن کو دلواؤ اور جو چیز کہ وغیرہ محصول جو حضور بادشاہ سے منع ہو گیا ہے طلب نکرو۔

ایک لکسال مقام کلکتہ مین مقرر ہوئی ہے اوسمین جو مہر یا روپیہ بنے گا اور برابر وزن بارہ بتقدار مرشد آبادی روپیہ اور مہر کے ہوگا وہ خزانہ شاہی مین جائز ہوگا جو کچھ یہ تحریر ہوا ہے اوسکی تعمیل کرو اور موجب ہمارے لکھنے کے کاربند ہو اور ہر سال سند جدید طلب نکرو فقط

محررہ ۲۰ ماہ شوال سنہ ۲۴ جلوس مطابق ۲۱ ماہ جولائی سنہ ۱۷۸۴ع

پروانہ دوم بدستخطی جعفر علیخان بابت اجازت لکسال

بنام ہمہ سرکاران قوی اقبال تجاعت و فیروزی دستگاہ سپہ سالاران و ملک التجاران انگریزی کمپنی ہمیشہ در حمایت شاہنشاہی باشند۔

ایک لکسال مقام کلکتہ مین مقرر ہوئی ہے تم اوس مین نقرہ اور طلا کے روپیہ اور مہر بناؤ و زمان اور عیار اور کار بار سکہ مرشد آباد کے ہوگا اور تمام کلکتہ اوسمین نقش ہوگا یہ سب روپیہ اور مہر اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین جاری و رائج ہوگا اور خزانے مین جائز تصور کیے جاینگے اور کسور وغیرہ سے محفوظ رہینگے۔

مہر شد وی عالمگیر بادشاہ غازی شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مبارت جنگ بتاریخ ۱۱ شہر ذیقعدہ سنہ ۲۴ جلوس

پروانہ سوم بابت عطایات زمین

۱۱۷۰
عالمگیر شاہنشاہ غازی
فدوی
میر محمد جعفر علیخان بہادر شجاع الملک
حسام الدولہ نہایت جنگ سے مخلوص

زمیداران چودھریان تعلقداران مقدمان رعایا متوطنان چکلہ ہوگلی و دیگر مقامات بنگالہ بہشت زمین معلوم کرو کہ زمینداری چودھرایت اور تعلقداری مقامات مندرجہ فہرست ذیل کے بموجب عہدنامے کے مشہور اور نامی گرامی انگریزی کمپنی کو کہ شان اور رونق تجارت کی اونسے ہے عطا ہوئی کمپنی مذکور ہمکا لحاظ رکھے گی کہ بموجب رسم اور رواج ملک کے حکمرانی کریں اور اونسے کسی درجہ بھی انحراف نکریں اور بہبودی رعایا مدنظر رہے تمپر فرض ہے کہ تم وجہ نالش کی رعایا سے کمپنی کو ندو اور وہ ایسی رعایت سے حکومت کرینگے کہ ہر روزہ ترقی کاشتکاری کی ہوگی اور تمام بدنظمی رفع ہوگی اور شراب خواری اور دیگر کردار زشت موقوف ہونگے اور محاصل شاہی بروقت سرکار میں پہونچے گا اور اسنے مقامات جو جو بجانب مغرب کلکتہ کے آزوے دریاے گنگ واقع ہین وہ کمپنی سے علاقہ نہین رکھتے تمکو معلوم ہوا سے زمیداران وغیرہ کہ تم ماتحت کمپنی کے ہو اور جسطرح وہ تم سے پیش آئین خواہ بطور نیک یا بد تمکو اوس بموجب رہنا ہوگا یہ ہمارا حکم محکم ہے

پرگنہ نگرا	معوعت محال	پرگنہ دکھن ساگر
پرگنہ خاصپور		حصہ پرگنہ کلکت
پرگنہ مدنیل		حصہ پرگنہ پکیان
پرگنہ اختیارپور		حصہ پرگنہ مین پور
پرگنہ برجتی		حصہ پرگنہ امیرآباد
پرگنہ عظیم آباد		حصہ پرگنہ محمدامین پور
پرگنہ مدگوچا		ملنگ محال
پرگنہ چاکلہ		پرگنہ ہتیاگڈھ
حصہ پرگنہ شاہپور		پرگنہ میندا
شاہنگر		حصہ پرگنہ اکبرپور
حصہ پرگنہ گڈہ		حصہ پرگنہ بلیاٹی
پرگنہ کاری چوری		حصہ پرگنہ بندراری

مرقومہ پنجم ربیع الثانی سنہ جلوس بہ اسکے مطابق شاید ۲۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۶۵ء ہوگی)

نواب کے دستخط سے لفظ نقطہ لکھا ہے۔

مہاراجہ دولت رام نائب کے دستخط سے لفظ ملاحظہ شد لکھا ہے

مہاراجہ رائے بلیو نصیر پرویس کے دستخط سے یہ الفاظ لکھے ہیں

پنجم ربیع الثانی سنہ جلوس ۷ درج دفتر شاہی شد

راجہ کنہیا رام دیوان بنگالہ کے دستخط سے یہ الفاظ لکھے ہیں

پنجم ربیع الثانی سنہ جلوس ۷ درج کتاب دیوانی شد

پروانہ چہارم دستخطی جعفر علیخان بابت شور

اب بوسیلہ ازنیل کلہ یو صاحب کے تمام زمین شور ضلع بہار کی شروع سال بنگالہ ۱۱۷۵ سے انگریزی کمپنی کو بجاے خواجہ محمد وحید کے عطا کی گئی اسواسطے بنام تمہارے لفافہ حکم ہے کہ تم اوسکے گماشتوں کا دخل تمام زمین شور ضلع مذکور پر دیواو دوار شورہ ساز ون کو حکم دو کہ کوئی ایک پیسا بھر شورہ بھی کسی اور شخص کے ہاتھ فروخت نکریں اور تم کمپنی مذکور سے نذرانہ مقررہ کا روپیہ بابت زمین مذکور کے وصول کرو۔

منظور

سنہ پنجم بابت زمینداری زمین شور پرسیل ایسٹ انڈیا کمپنی عطیہ مہر نواب امیر الدولہ سپہ محمد صادق خان بہادر اسد جنگ دیوان صوبہ بنگالہ المعروف بہ نواب میرن

بنام متصدیان حال و استقبال و جمیع ہرہان و قانونگویان و ساکنان و فراعین متمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام وغیرہ متعلق بہشت زمین یعنی صوبہ بنگالہ معلوم کردہ

کہ باعث فرد سوال دستخطی شان ریاست و نظام شجاع الملک سمام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ ناظم صوبہ مذکور و فرد حقیقت و مچلکہ دستخطی مطابق اوسکے مضمون جنکی آئین منفصل

تحریر ہین کا زمینداری پرگنات مضمولہ بالا بعوض مبلغ بست ہزار یکصد ویک روپیہ پیشکش وغیرہ بکا شاہی
موجب خلاصہ سکے ماہ پوس سنہ ۱۱۶۴ بنگالہ ملک التجاران انگریزی کمپنی کو دیا ہے مطلب سے عطا ہوئی کہ
وہ مطابق رسم و رواج ملک سب بندوبست کا رہا کرینگے اور کسی وجہ سے اوسکی احتیاط اور
کسی خلاف سے پہلوتہی نکرینگے اور کہ وہ وقت مقررہ پر حق سرکار ادا کیا کرینگے اور کسی خوش خوش
رعایا اور اقوام زمیندار سے پیش آئینگے کہ پرگنے کی بہبودی اور ترقی ہو گی اور کہ وہ دیوان عمیل کو
اس علاقے مین رہنے نہ دینگے اور شایع جاوے کی کسی حفاظت کرینگے کہ مسافر بلا و سواس اور
خلش کے آمد و رفت کیا کرین اور کہ اگر اتفاق سے کسی شخص کا مال چوری جائیگا تو وہ مال و مجرم کو پیدا
کر دینگے اور مال مالک کو واپس کرا دینگے اور مجرم کو سزا کو پہنچا دینگے اور اگر آدمی مال و مجرم
پیدا نہو گا تو وہ زمیندار مسروقہ کے ہونگے اور کہ وہ نگہبانی اس امر کی کرینگے کہ کوئی مجرم کسی
مجرم کا یا شراب خوری کا اونکے علاقے مین نہو گا اور حسب قاعدہ وہ بعد سال کے استعفا دینگے
اور کہ حساب زمینداری موافق قاعدے کے سال بسال دفتر خانہ سرکاری مین دیا کرینگے اور جو
محاصل حضور شاہنشاہ پشت پناہ زمین و زمان سے ممنوع ہین اونکو وہ طلب نکرینگے ۔

اب بتصدی وغیرہ پرویس ہے کہ وہ کمپنی مذکور کو زمینداروی حق علاقجات عملیت کا
تصور کرین اور جو حقوق زمینداری ہوتے ہین وہ اونکے تعلق تصحیح اور اس بارہ مین موافق اسکے
بدل تعمیل کرین ۔ محررہ یکم ربیع الثانی سنہ جلوس

اب خلاصہ محولہ تحریر ہذا رقم پذیر ہو

تفصیل خلاصہ

بلحاظ فرد سوال و استخطی شان ریاست و انتظام شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر
معاونت جنگ ناظم صوبہ و فرد حقیقت و مچلکہ و استخطی مطابق اوسکے مضمون جنکا فصل اسمین درج ہے
کا زمینداری قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام متعلق بہشت زمین یعنی صوبہ بنگالہ بعوض بست ہزار
یکصد ویک روپیہ پیشکش وغیرہ سرکار شاہی ماہ پوس سنہ بنگالہ ۱۱۶۴ ملک التجاران انگریزی کمپنی کو عطا ہوا

موضعات محال	محال	جمع بست	محال قسمت

مقدار انکی بموجب فرد دستخطی قانونگویان صوبہ کے ہو

دستخط بقلم خاص

سند دی جاے

خلاصہ فرد سوال

زمینداری قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام وغیرہ متعلق بہشت زمین یعنی صوبہ بنگالہ ملک التجاران انگریزی کمپنی کو عطا ہوئی کمپنی مذکور کی درخواست یہ ہے کہ رعایا مطمئن ہوگی جب تک اونکو سند عنایت نہوگی اسواسطے اونکی درخواست ہے کہ سند حضور سے مرحمت ہو اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ بست ہزار یکصد و یک روپیہ پیشکش وغیرہ سرکار شاہی گذرانین گے اس بارہ مین کیا حکم حضور ہے

نوعیت محال

محال دروبست محال قسمت

وع وع

مقدار بموجب فرد دستخطی قانونگویان صوبہ کے

وع

۱۰ ر ۱۲ گنڈہ ۳ کوڑی

تفصیل قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام وغیرہ دستخطی راے رایان کے ہے

بیچ اضلاع چکلہ ہوگلی کے

نوعیت محال

محال دروبست محال قسمت

وع

تعداد روپیہ

وع

۱۴ ر ۱ گنڈہ ۱ کوڑی

قسمت	شرح تقسیم	شرح محال	تعداد روپیہ	سرکار
پرگنہ کلکتہ	۱۶ ر	قسمتیہ	وع ۶ ۳ گنڈہ	ست گام
			حصہ کمپنی وع ۸ ر ۱ گنڈہ ۱ کوڑی	حصہ رام کانت وع ۸ ر ۲ گنڈہ ۳ کوڑی
پرگنہ مگرا	۱۶ ر	ایضاً	وع ۱۳ ر ۱۶ گنڈہ ۱ کوڑی	ایضاً
پرگنہ خاصپور	۱۶ ر	دروبست	وع ۱۳ ر ۱ گنڈہ	،،
پرگنہ مدنمل	۱۶ ر	،،	وع ۵ ر ۲ گنڈہ	،،

قسمت	شرح تقسیم	شرح محال	تعداد روپیہ	سرکار
پرگنہ سری ہٹی	۱۶ سر	دروبست	سہ مالہ عہ ۴ سر ۱۳ لکھ ۳ کروڑی	منسلک گام
پرگنہ اختیار پور	۱۶ سر	ایضاً	معہ ماہ عہ ۱ سر ۵ لکھ	ایضاً
پرگنہ دکھن ساگر	۱۶ سر	״	سہ ۴ لکھ ۲ کروڑی ۷ سر	״
پرگنہ شاہ نگر	۱۶ سر	״	ماہ ۱۱ ۷ سر ۱۶ لکھ	״
پرگنہ عظیم آباد	۱۶ سر	״	عہ سر	״
پرگنہ گدہ	۱۶ سر	״	معہ اعا عہ ۹ سر ۱۵ لکھ	سلیم آباد
پرگنہ مودا گوچا	۱۶ سر	״	ربیعہ لما عہ ۱۰ سر	״
پرگنہ بیجا گلی	۱۶ سر	״	ماہ عہ سہ ۴ سر ۵ لکھ	״
پرگنہ کاری چری	۱۶ سر	״	حاری ۸ سر	״
پرگنہ مان پور	۱۶ سر	مقسمتیہ	سہ ماہ عہ ۱۰ سر ۱ لکھ ۲ کروڑی	״
		حصہ کمپنی	حصہ رام کشت	
		سہ لما عہ ۳ سر ۱ لکھ	ربیعہ ۹ سر ۱۸ لکھ	
پرگنہ پیکان	۱۲ سر	״	لما عہ ۱۰ سر ۹ لکھ ۳ کروڑی	״
پرگنہ امید آباد متصل چت پور	۳ سر	״	سہ ماہ عہ ۱۰ سر ۹ لکھ	״
پرگنہ جریبی شہر و دیہہ سمدپور	بلا تقسیم	״	سہ ماہ عہ ۱۱ سر ۸ لکھ	״

قسمت	شرح تقسیم	شرح محال	تعداد روپیہ	سرکار
پرگنہ محمد امین پور ۱۰ بہرہ خاص	بلا تقسیم	قسمت	ماسوا ۱۵ ر ۱۰ اگنڈ	سلیم آباد
پرگنہ ۰ ۰ ب نمک و موم	〃	〃	عما ۱۳ ر اگنڈ	〃
پرگنہ ہتیا گڈہ	۱۶ ر	دروبست	عما ۷ ر ۱۹ اگنڈ ۳ کوڑی	〃
پرگنہ میدا	۱۶ ر	〃	عما ۱۴ ر ۱۰ اگنڈ	〃
پرگنہ اکبر پور	۱۶ ر	〃	عما ۱۵ ر ۱۱ اگنڈ	〃
پرگنہ شاہ پور	۱۶ ر	〃	عما ۱۲ ر ۲ اگنڈ ۳ کوڑی	〃
پرگنہ ابوالفتح جہانگیر نگر	بلا تقسیم	قسمت	عما ۱۲ ر ۸ اگنڈ ۲ کوڑی	〃
قسمت پرگنہ ابوالفتح فوجداری پیشکش کونکو	+	۴ محال	عما ۱۱ ر ۱۶ اگنڈ ۳ کوڑی	
		محصول بھرے معاف	عما ۱۰ اگنڈ ۳ کوڑی	
سایر ہتیا گڈہ میدا مدخل مودا گوچا متعلق کوٹ اختیار پور	۱۳ ر ۱۱ اگنڈ	قسمت	عما ۰ ر	

قسمت پرگنہ بہلیا بسزاری سرکار سلیم آباد بنام صاحب مگ پیچ اضلاع چکلہ بردوان کے
مشتمل اوپر موضع بہلا و تمام زمین بسجانب شرق دریاے گنگ

تقسیم

۱۰

محال قسمتیہ

تعداد

اعشار لمالرعے
۱۱ سر ۲ گنڈہ ۲ کوڑی

دستخط خاص ہدین مضمون کہ

بعد داخل ہونے مچلکہ اور ضامنی کے حسب ضابطہ سند عطا ہو

مضمون فرد حقیقت

بلحاظ فرد سوال و دستخطی شان ریاست و انتظام شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر
مہابت جنگ ناظم صوبہ مضمون جسکا اسمین مفصل مندرج ہے کا زمینداری قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ
سرکار ست گام وغیرہ متعلق بہشت زمین یعنی صوبہ بنگالہ بعوض بست ہزار یکصد و یک روپیہ
پیشکش وغیرہ سرکار شاہی ملک التجاران انگریزی کمپنی کو عطا ہوا اور کمپنی مذکور نے مچلکہ اور
ضامنی داخل کیا اور درخواست واسطے سند کے گذرانی اسمین حضور کا حکم محکم کیا ہے۔

موضع محال

دربست قسمت

ع ع ع

تعداد روپیہ موجب فرد دستخطی قانونگو صوبہ کے

ع ع ع ع ع ع
۱۰ سر ۲ گنڈہ ۳ کوڑی

دستخط خاص ہدین مضمون

مالخط ہین گذری

مضمون چکلہ تاریخ ـــــ ندارد

ہم انگریزی کمپنی اقرار کرتے ہین کہ چونکہ کا زمینداری قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار
ست گام وغیرہ متعلق ہشت زمین یعنی صوبہ بنگالہ بعوض مبلغ بست ہزار یکصد و یک روپیہ پیشکش
وغیرہ سرکار شاہی ماہ پوس سنہ بنگالہ ۱۱۶۴ ہمکو اس مطلب سے عطا ہوا ہے کہ ہم مطابق رسم و
رواج ملک حسب مناسب کاربدہون اور کسی وجہ سے اوسکی احتیاط اور لحاظ سے پہلو تہی نکرین
اور کہ وقت مقررہ پر حق سرکار ادا کیا کرین اور ایسی خوش وضعی سے رعایا اور اقوام رذیل سے پیش
آئین کہ پرگنے کی بہبودی اور ترقی ہو اور کہ ہم دزدان وغیرہ کو اپنے علاقے مین رہنے ندین اور
شارع عام کی ایسی حفاظت کرین کہ مسافر بلا وسواس و خلش کے آمد و رفت کیا کرین اور اگر خدانخواستہ
کسی شخص کا مال چوری جاے تو ہم مال و مجرم کو پیدا کرکے مال مالک کو دلادین اور مجرم کو سزا کو
پہونچائین اور اگر ہمسے مال و مجرم پیدا نہو تو ہم ذمہ دار مال مسروقہ کے ہون اور ہم نگہبانی اس امر
کی کیا کرینگے کوئی شخص مجرم کسی جرم کا یا شراب خوری کا ہمارے علاقے مین نہو اور حسب قاعدہ
ہم بعد سال کے استعفا دیا کرین اور حساب زمینداری موافق قاعدے کے سال بسال دفتر خانہ
سرکاری مین دیا کرین اور جو محاصل حضور شاہنشاہ پشت پناہ زمین و زمان سے ممنوع ہین اونکو ہم
طلب نکرین لہذا یہ چند کلمہ بطریق چکلہ وقت از نامہ لکھدیے کہ وقت پر کام آوے

فقط

موعب محال

	جربت	قسمت
	ع	ع

تعداد جمع

ع ہامضاف جرکلہ

۱۰ ۲ گنڈہ ۳ کوڑی

دستخط خاص ہدین مضمون کہ
منظور ہوا

تفصیل محاصل کی خلاصہ مطابق مین درج ہے

مضمون مشکہ حاضر نمائی تاریخ

مشکہ فلاں

اقرار کرتا ہوں کہ جو کاز میندار ی قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام وغیرہ متعلق بتسلط
یعنے صوبہ بنگالہ ملک التجاران انگریزی کمپنی کو عطا ہوا ہے میں سرکار مذکور کا ضامن
ہو کر اقرار کرتا ہوں اور لکھہ دیتا ہوں کہ کمپنی مذکور حاضر رہوں گا کاز میندار ی سرانجام دینگے اور
اگر وہ حاضر نہوں تو میں اونکو حاضر کرونگا اور اگر احیانا حاضر نکر سکوں تو میں ذمہ دار اونکے
کام کا ہونگا واسطے یہ چند کلمے بطریق مشکہ حاضر ضامنی لکھدیئے کہ وقت پر کام آوے فقط

بشرائط ضامن

مضمون اقرار نامہ پیشکش وغیرہ سرکار شاہی

حساب پیشکش وغیرہ وعہودہ جو واسطے حاصل کرنے سند زمینداری قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ
سرکار ست گام وغیرہ بنام ہم انگریزی کمپنی کے بابت ۱۱۶۵ بنگالہ

پیشکش وغیرہ

عدد ما عدص

پیشکش سرکار نذرانہ صوبہ داری

عدد ما عدص

حق وزیر

روپیہ زمینداری

۱۰ سر گنڈہ سکورکی

سند ششم بابت معافی یا لگذاری شہر کلکتہ وغیرہ بنام

انوربیل ایسٹ انڈیا کمپنی مہر نواب علاء الدولہ سید محمد صادق خان بہادر اسد جنگ دیوان
صوبہ بنگالہ

جمیع متعلقہ یان حال و استقبال و زمینداران و چودھریان و تعلقداران و قانونگویان موضع گوبندپور وغیرہ متعلق اضلاع پرگنہ کلکتہ واقع بہشت زمین صوبہ بنگالہ معلوم کرو

کہ لحاظ فرد سوال دستخطی شان ریاست و انتظام شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ ناظم صوبہ و نیز بلحاظ فرد حقیقت و مچلکہ دستخطی مذکور مضمون جنکے اسمین مفصل درج ہین آمدنی مواضع مذکورۂ بالا کی جو متعلق کارخانجات ملک التجاران انگریزی کمپنی کے ہین جنکی تعداد آٹھہ ہزار آٹھہ سو چھبیس روپیہ کسرے زیادہ ہوتا ہے یکم ماہ ربیع الثانی بموجب خلاصہ کے معاف اور واگذار ہوئی اس غرض سے کہ وہ اپنے کارخانجات اور لنگرگاہان متعلقہ کی حفاظت اور انتظام سرانجام کرین لہذا مستصدیان وغیرہ کو لازم ہے کہ اونسے مواخذہ زر آمدنی مذکور نکرین اور کسیطرح اور کسی حالت مین اونسے مزاحم نہوکر اوپر زیادتی نکرین تاکید سمجھے مرقومۂ تاریخ بالا

خلاصہ سے تحریر ہوا

یہ حکم دستخطی رائے رایان کا ہے

خلاصہ

بلحاظ فرد سوال دستخطی شان ریاست و انتظام شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ ناظم صوبہ اور فرد حقیقت اور مچلکہ دستخطی خان ممدوح مضمون جنکا اسمین مفصل درج ہے آمدنی مواضع گوبندپور وغیرہ واقع اضلاع پرگنہ کلکتہ وغیرہ متعلق بہشت زمین صوبہ بنگالہ اور متعلق خالصہ شریفہ اور جاگیر سرکار جو متعلق کارخانہ ملک التجاران انگریزی کمپنی کے ہے اور جسکی تعداد آٹھہ ہزار آٹھہ سو چھبیس روپیہ کسرے زیادہ ہے آخر فصل اردیل یعنی شروع فصل خریف ۱۱۶۴ سنہ بنگالہ بنام ملک التجاران مذکور معاف و واگذار ہوئی

مواضع و محال

وصف رقم

مواضع محال وصف رقم

تعداد آمدنی بموجب قرارداد دستخطی قانونگویان صوبہ کے

و مستوفا خاص بمضمون کہ

سند عطا ہو

نمونہ فرد سوال

ملک التجار ان انگریزی کمپنی بیان کرتے ہیں کہ جو کارخانہ تجارت پرگنہ کلکتہ متصل کنارہ دریاے شور کے واقع ہے اور ہمیشہ زمینہ وسیعہ دیہات اسمیں رہتا ہے اسواسطے اونھوں نے ایک تالاب پانی کا کارخانہ مذکور کے گرد بنا رکھا ہے اور ایک خندق چہار طرف بفاصلہ گز کے بنا لی ہے اور مواضع گوبندپور وغیرہ واقع پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست کام وغیرہ متعلق بہشت زمین صوبہ بنگالہ ماتحت خالصہ شریفہ وجاگیر سرکار متعلق اونکے ہے وہ چاہتے ہین کہ ایک سند معافی محاصل کی اونکو عطا ہو اسمین حضور کا کیا حکم ہے۔

مواضع ——— محال بعہد بازار

جمع جمع

آمدنی بموجب فرد دستخطی قانونگویان صوبہ کے

سالانہ

۴ ر ۳ گنڈہ ۲ کوڑی

موضع گوبندپور وغیرہ متعلق پرگنہ کلکتہ مواضع قسمتیہ ۷۶ م

سب ملکر چھہ وتین ثلث مواضع ہوتے ہین تعداد زر سالانہ ۱۴ ر ۱ گنڈہ ۳ کوڑی

قریہ قسمت گوبندپور	موضع بہشت آنہ	تعداد زر	سالانہ ۱۱ ر ۱۶ گنڈہ ۲ کوڑی جاگیر مین ہے
قریہ قسمت مرزاپور	موضع بہشت آنہ	تعداد زر	سالانہ ۱۰ ر ۷ گنڈہ ۳ کوڑی
قریہ قسمت گنیش پور واقع حویلی کلکتہ	موضع بہشت آنہ	تعداد زر	سالانہ ۱۳ ر ۹ گنڈہ ۱۲ کوڑی
قریہ قسمت چورنگی جاگیر	موضع بہشت آنہ	تعداد زر	سالانہ ۸ ر ۲ گنڈہ ۱۰ کوڑی
قریہ قسمت دہلانہ	موضع بہشت آنہ	تعداد زر	سالانہ ۱۱ گنڈہ ۲ کوڑی
قریہ قسمت جیلاگولندا	موضع بہشت آنہ	تعداد زر	سالانہ ۲ ر ۳ گنڈہ

قریہ قسمت دہلیا وانگی جاگیر	موضع بارہ آنہ	تعداد زر	۱۵ر۱۰ گنڈ ۳ کوڑی
قریہ قسمت انہٹی جاگیر	موضع شش آنہ	تعداد زر	۱۳ر۱۶ گنڈ ۱ کوڑی
قریہ سلدہ جاگیر	موضع سالم	تعداد زر	۱۳ر۱۱ گنڈ
قریہ قسمت بہاری برجی	موضع شش آنہ	تعداد زر	۴ر۶ گنڈ
قریہ کیپور پیرا جاگیر	موضع سالم	تعداد زر	۵ گنڈ
قریہ قسمت بھاری سیرام پور جاگیر	موضع چہار آنہ	تعداد زر	۵ر۲ گنڈ ۱ کوڑی

قسمت موضع دلہنٹ وغیرہ متعلق پرگنہ پکیان

موضع ۴۰ مواضع قسمتیہ سب چندہ موضع ایک ربع مواضع نالصہ تعداد زر ۴ر۲ گنڈ

قریہ قسمت دلہنٹ	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۱۰ر۱۲ گنڈ ۱ کوڑی
قریہ قسمت سہ مالہ وتی	موضع شش آنہ	تعداد زر	۷ گنڈ ۱ کوڑی
قریہ قسمت گوبند پور	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۳ر۱۳ گنڈ
قریہ قسمت چورنگی	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۷
قریہ قسمت مرزا پور	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۸ر۸ گنڈ ۱ کوڑی
قریہ روکل کدریا	موضع سالم	تعداد زر	۱۲ر۱ گنڈ
قریہ قسمت دکھن بیکیپارا	موضع دو آنہ	تعداد زر	۹ر۱۵ گنڈ
قریہ قسمت دہیلا وانگی	موضع چہار آنہ	تعداد زر	۱۳ر۶ گنڈ

قریہ متمت انشی	موضع دہ آنہ	تعداد زر	۱۸ مہ عہ ۱۰ سر ۱۲ گنڈہ
قریہ متمت جیلا کولنڈا	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۱۸ مہ عہ ۲ سر ۱۲ گنڈہ ۲ کوڑی
قریہ متمت بہاری برجی	موضع دہ آنہ	تعداد زر	۱۸ مہ عہ ۲ سر ۲ گنڈہ
قریہ متمت بہاری سیرام پور	موضع بارہ آنہ	تعداد زر	ماہ عہ ۱۲ سر ۲ گنڈہ

موضع شملہ وغیرہ متعلق پرگنہ بالان پور

سہ موضع سالم خالصہ		تعداد زر	سالانہ عہ ۱۵ سر ۱۱ گنڈہ
قریہ شملہ	موضع سالم	تعداد زر	سالانہ عہ ۱۵ سر ۱۳ گنڈہ ۲ کوڑی
قریہ پاکھنڈ	موضع سالم	تعداد زر	سالانہ عہ ۴ سر ۳ گنڈہ ۲ کوڑی
قریہ آدنکمو	موضع سالم	تعداد زر	لوعہ ۱۱ سر ۱۴ گنڈہ

موضع شہر کلکتہ وغیرہ متعلق پرگنہ آیرآباد

سات ہی چھہ مواضع ومحال		تعداد زر	سمت عہ ۱۰ سر ۱۱ گنڈہ
قریہ شہر کلکتہ	موضع سالم	تعداد زر	سالانہ عہ ۱۳ سر ۲ گنڈہ ۲ کوڑی
قریہ متمت سوتالوتی	موضع دہ آنہ	تعداد زر	سالانہ لوعہ ۹ سر ۴ گنڈہ ۲ کوڑی
قریہ متمت دکھن پکپارا	موضع چہاردہ آنہ جاگیر	تعداد زر	اعالانوعہ ۲ سر ۲ گنڈہ
قریہ برجی	موضع سالم جاگیر	تعداد زر	سالانہ عہ ۷ سر ۲ گنڈہ ۲ کوڑی
قریہ سیرام پور	موضع سالم جاگیر	تعداد زر	۱۲ سالانہ عہ ۱۵ گنڈہ ۲ کوڑی

بازار سوتانوتی	محال خالصہ	تعداد زر	۱۲ سے ۲ گنٹہ
بازار گوبند پور	محال خالصہ	تعداد زر	۱۱ سے ۲ گنٹہ ۱۲ سے ۲ گنٹہ ۱۲ کوڑی
قریہ متمت ابواب فوجداری شہر کلکتہ وغیرہ		تعداد زر	۳۱ سے ۱۰ گنٹہ ۱۲ کوڑی

دستخط خاص بدین مضمون

چونکہ بچلکہ حسب قاعدہ داخل ہوا سند عطا ہو

یہان فرد حقیقت اور بچلکہ منجانب کمپنی لکھے ہین مگر چونکہ وہ بعینہ ویسے ہی ہین جیسے سابق ہمراہ سند زمینداری داخل ہوے ہین لہذا یہان پر دوبارہ لکھنا ضروری متصور نہوا فقط

نمبر ۴

بنام خدائے پاک

تمام جنسے یہ متعلق ہے یا جنکو آیندہ اس سے کچھ غرض ہوگی معلوم کرین کہ

عمدۃ العمائد اور نہایت قابل ادب صاحب پریسیڈنٹ اور کونسل فورٹ ولیم اور عمدۃ العمائد اور نہایت قابل ادب صاحب ڈائرکٹرز اور کونسل فورٹ گسٹیوس نے واقع ممالک ہذا نے بترغیب خواہش دلی بابر رفع کرنے تمام فساد اور رسم اور نا اتفاقی جو ملک بنگالہ مین واقع ہوئی ہین اور بہ نیت دوبارہ قائم کرنے اس کلی اپنے اپنے علاقجات اور آبادی مین صاحبان مندرجۂ ذیل کو اختیار کلی دیکر نامزد کیا کہ بمقام گوالپٹی مین کہ بمقام اجماع قرار پایا ہے جمع ہون

منجانب عمدۃ العمائد اور نہایت قابل ادب پریسیڈنٹ اور کونسل فورٹ ولیم کے صاحبان رچارڈ بیچر اور جان کوک جو کونسل گورنمنٹ کے ہین

منجانب عمدۃ العمائد اور نہایت قابل ادب صاحبان ڈائرکٹرز اور کونسل گسٹیوس کے صاحبان جان بشپ اور جان چالس کہ جو ممبر پولیٹکل کونسل کے اور ڈپارٹمنٹ جسٹس کے ہین

ان صاحبان سنے تمام مطالب جو اس نامہ نامے مین ضرور الاندراج ہونگے بخوبی تکرار باہمی

حکام بالادست سے تنبیح کر لیے ہین اور خوب خوض کر کے ایک تجویز قرار پائی نتیجہ جسکا رفع فساد
خشکی و تری بموجب شرائط صدرجہ ذیل کے ہوگا

درخواست منجانب انگریزان

شرط اول

صاحب ڈائرکٹر اور کونسل چینسورہ کے صاحب پریسیڈنٹ
اور کونسل فورٹ ولیم کو بابت زیادتی کے جو
حاکمان جہاز ڈچ سے اوپر جھنڈہ انگریزی کے ہوئی
ہے اور بابت روک دینے جہاز انگریزی کے
جنمین سے اکثر اونھون نے عبور دریا کرتے ہوئے
گرفتار کر لیے ہین اور اکثر جہازونکو دریا مین عبور کرنے
نہین دیا اور یہ امر خلاف عہدنامہ اور برعکس دوستی
جو دنیا مین دونون ولایتون کے جاری ہے واقع ہوا
ہے اور بابت اکثر مورچے اعتنائی کے جو جہازہای
ڈچ سے ظہور مین آئی ہین جو وجہ مناسب راضی کرین

شرط دوم

صاحبان ڈائرکٹر اور کونسل چینسورہ کے معاوضہ
نقصان کمپنی اور متعلقان کا بابت تمام نقصانی
جو اونکے حاکمان جہاز سے خواہ اونکے حکم سے
یا بغیر اونکے حکم کے ہوئی ہے ادا کرین اور
جو ہمارے جہاز یا سائبان یا دیگر اسباب اب اونکے
پاس موجود ہو اوسکو فوراً واپس دین۔

جوابات منجانب ڈچ

جواب شرط اول

صاحب ڈائرکٹر اور کونسل چینسورہ کے صاحبان
چونکہ صاحبان موصوفین ہمیشہ راہ راستی پر ہین اسواسطے
جو کچھ زیادتی یا نکرانیا ہین واقع ہوئی ہو اور جو باعث
رنجش خاطر دونون ولایتون کے ہوا ہو اوس سے
اونکو نہایت رنج ہوا اور جو کچھ زیادتی یا بے اعتنائی
جھنڈہ انگلیزی کی نسبت ہوئی ہو وہ اونکی لاعلمی سے ہوئی
ہو اور اوسکا اونکو نہایت رنج و افسوس ہو
یہ امور غالب کہ سواران کشتی سے اور اونکی غلطی سے
واقع ہوئی ہین اس اظہار افسوس اور بیان واقعی سے
امید ہو کہ صاحبان گورنر اور کونسل سے راضی ہو جائینگے

جواب شرط دوم

چونکہ جہازہای ڈچ کا بھی بہت نقصان ہوا ہے اسواسطے
معاوضہ نقصانی پر حجت زیادہ موجب سختی متصور ہے مگر
جو اسباب وغیرہ موجود ہو وہ بخوشی واپس دیا جائیگا
صاحبان گورنر اور کونسل اس جواب کو بخط انصاف
ملاحظہ کرین درصورت اونکے اصرار کے ہم اوسکے
راضی ہین کوشش کرینگے۔

مقام گوا رہمی مرقوم یکم دسمبر ۱۷۵۹ء

دستخط ارچاڈ دیچر
جان کوک

دستخط جان لشنگٹن
جان ہی کسٹ

درخواست منجانب ڈچ

شرط اول

صاحبان انگریز اپنے دوست نواب کو واپس کراوین اور یا اوسکو فہمایش کرین کہ اپنے مقام پر رہے اور ہمکو کچہ تکلیف ندے اور ہمارے سرحد آبادی کو قبول اور منظور اور دستخط نواب کے کراوین کیونکہ وہ حاکم ہے ورنہ اوسیقدر شرائط کو قبول اور منظور کرے جو متعلق اوس سے ہوئین اور آیندہ اوس سے تعلق رکہینگے۔

شرط دوم

آیندہ فیما بین ہمین کچہ خیال تکالیف وغیرہ کا نہ ہوگا جو ایام فساد مین واقع ہوے ہین نرہے اور یقین وثیق دوستی اور وفاداری کا ہوکر رہم تجارت بذریعہ حاکمان فیما بین جاری ہو اور کچہ خیال دشمنی یا عناد کا طرفین مین کسی حیلے سے باقی نرہے طرفین ایک دوسرے کی رہنمائی اور بہبودی مین کوشش کرینگے اور صریحہ یا حیلہ کسی کی مدد نہ کرینگے جو اسمین سے کسی کی تکلیف کا باعث ہوتا ہو۔

جواب منجانب انگریز

جواب شرط اول

ہمنے اول ہی ناظم کو بخوبی فہمایش کی ہے اور اب بھی کرینگے تاکہ وہ اپنی فوج یہانسے ہٹالے جب ملازمین ڈچ گورنمنٹ اوسکے احکام کے تعمیل کردین۔

شرائط جو فیما بین انگریز اور ڈچ کے قرار پائے ہین وہ شامل عہدنامے کے جو گورنمنٹ ہوگلی ناظم کے ساتھ حاکم تصور کرکے کیا چاہتے ہین نہین ہوسکتی۔

جواب شرط دوم

اوس درجہ تک یہ منظور ہے کہ جس مین ہماری دوستی ناظم ملک مین رخنہ نہ پڑتا ہو اور اسکا لحاظ اوسوقت تک رہیگا جب تک دوستی فیما بین بادشاہان فریقین کے ملک یورپ مین قائم رہے۔

شرط سوم

چونکہ جو کچھ سابق ہوا ہے بطریق جنگ نہین ہوا اسواسطے ہماری فوج اور ملاح قیدیان جنگ تصور نہین کیے جا سکتے اور اسی سبب سے شرطیہ رہائی اونکی نہونی چاہیے بلکہ وہ لوگ بطور نظر بند چند روز رہے اب اونکی رہائی باعزت و حرمت ہونی چاہیے —

شرط چہارم

ہم بلا مزاحمت اپنے مقامات مین رہین اور ہماری تجارت اور حقوق اور مراتب وغیرہ مین تخلل نہو —

شرط پنجم

تمام آدمی اور مقبوضات اور مقامات اور زمین اور مکانات اور کشتیان کمپنی کی اور اونکے متعلقین کی آزاد تصور کیجائین اور جس حالت مین لی گئی ہین اوسی حالت مین روبرو کے خاص عہدہ داران طرفین کے واپس کیجائین

شرط ششم

صداقت ان شرائط کی منظوری ڈائرکٹر یا حاکم بالادست طرفین کے بعد اونکے قابل عملدرامد ہونے کے ہوگی —

شرط ہفتم

آخرکار طرفین شرائط بالا کی تعمیل مین کاربند رہین

جواب شرط سوم

ہم امیران اور سپاہیان فوج کو اپنے قیدی نہین سمجھتے بلکہ قیدیان ناظم اور ہم اوسوقت اونکی رہائی کرادینگے جسوقت گورنمنٹ ہوگلی اپنا عہدنامہ ناظم سے ختم کر لیگے ہان مگر وہ لوگ رہا ہوکر واپس نہونگے جو ہماری نوکری منظور کرینگے یا خواستگار حفاظت انگریزی کے ہونگے —

جواب شرط چہارم

ہمنے کبھی صاحبان فوج کو اونکے حقوق اور مراتب واجبی مین ہرج نہین ڈالا ہے اور آیندہ بھی ہمارا ارادہ ایسا نہین ہے —

جواب شرط پنجم

تمام کشتیان وغیرہ جو ہمارے قبضے مین ہین اوسوقت بفوراً واپس ہونگی جسوقت ہماری درخواستین سب پوری ہونگی یا اطمینان کلی اونکے پورے ہونے کا منجانب ڈائرکٹران و کونسل ہوگلی کے دیا جاے گا —

جواب شرط ششم

منظور

جواب شرط ہفتم

اس دفعہ کی ضرورت نہین معلوم ہوتی

منقام گوارہٹی بتاریخ یکم دسمبر ۱۷۵۹ء

مہر (دستخط) بشیرچ صاحب
مہر (دستخط) اکسٹ صاحب

منقام گوارہٹی بتاریخ ۳ ماہ دسمبر ۱۷۵۹ء

مہر (دستخط) رچارڈ بیچر صاحب
مہر (دستخط) جان کوک صاحب

منظور ہوکر تجویز ہوا کہ جو زبان فرانسیس میں منضبط منقول عہد نامجات میں لکھی گئی ہے اور بعد ازین تعمیل شرائط مذکورہ مین لکھی جاویگی تو اوس سے کوئی دلیل یا اظہار کمال کسی پنج کا حاکمان بالادست طرفین کے تصور نکرین بلکہ اس امر کو رواج حاکمان بالادست پر منحصر رکھین جنکا رواج ہے کہ سوائے زبان فرانسیس کے اور زبانون مین بھی اس قسم کے عہدنامجات اور شرائط تحریر کرتے ہین اور منظور کرتے ہین۔

کوئی شرط جو علیحدہ تحریر ہوکر اس عہدنامے مین نتھی ہوگی، وہ ویسی ہی تصور ہوگی جیسی شرائط مندرجۂ عہدنامہ ہین۔

تصدیق

ہم سب جنکے دستخط ہوئے ہین روبروے حاضرین کے اور معرفت افسران طرفین یعنے ایک جانب کے رچارڈ بیچر صاحب اور جان کوک صاحب کونسلی فورٹ ولیم کے اور دوسرے جانب کے جان بشیرچ صاحب اور جان چارلس کسٹ صاحب ممبران پولیٹکل کونسل اور ڈپارٹمنٹ جسمیں قلعہ گستاوس کے شرائط مذکورۂ بالا کو جو واسطے اس علم مقامات طرفین کے حاکمان بالادست کے قرار پائے ہین منظور کرتے ہین اور ہم منظور اور تصدیق اونکی بنام اور منظوری ہمارے طرفین کے حکام ولایت یورپ کے کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ شرائط مذکورہ کی تعمیل فوراً اور ایمانداری سے منجانب طرفین اس نظر سے ہوگی کہ جسقدر بدگمانی اور بدانتظامی اب تک واقع ہوئی ہین وہ رفع ہوان اور ماورا اسکے ہم ان شرائط کو مشتہر کرینگے تاکہ جو ہمارے طرفین کے متعلق ہین وہ بھی اوس سے آگاہ ہوکر ہر امر مین لحاظ رکھین تاکہ آیندہ جو کوئی امر مخل دوستی اور وداد کے جواب طرفین مین قائم اور جاری ہے ہو اوس سے احتراز کرین۔

بگواہی اس تحریر کے ہمنے روبروے حاضرین صرد دونون کمپنیون کی اس کاغذ پر لگائی

منقام ہوگلی بتاریخ چہارم ماہ دسمبر ۱۷۵۹ء

منقام کلکتہ بتاریخ ۸ ماہ دسمبر ۱۷۵۹ء

مہر فوج

دستخطا ای سیڈنہم صاحب

بی ایل ورنٹ صاحب

ایم سنگ صاحب

جی ایل ڈی شلوبشپن صاحب

ایس ڈی ہوگ صاحب

بی ڈبلو فالک صاحب

مہر کمپنی

دستخط رابرٹ کلایو صاحب

سی سمیک ہیم صاحب

ڈبلو الیف فرنک لینڈ صاحب

جی رئیڈ میولول صاحب

ڈبلو میکنٹ صاحب

طوس بوڈیم صاحب

ڈبلو بی سمنر صاحب

ڈبلو میک گوایر صاحب

نمبر

عہدنامہ فیما بین فوج اور نواب کے ہوا بتاریخ ۲۳ ماہ اگست سنہ ۱۷۶۰ عیسوی

عہود اور شرائط جو امتیاز نامزد کردہ ڈائرکٹراور کونسل فوج ایسٹ انڈیا کمپنی مقام بنگالہ نے منجانب کمپنی مذکور منظور کیے ہین اور جنکی اجازت نواب جعفر علیخان شجاع الملک بہادر مہابت جنگ نے اونکو دی اور بااقرار طرفین منظور ہی وغیرہ صاحب پریذیڈنٹ اور کونسل فورٹ ولیم نے بھی کی۔

شرط اول

ڈائرکٹراور کونسل فوراً بمقام چنسورا اور دیگر کارخانجات نے تمام ولایتی آدمی جو ایک سو پچیس نفر سے زیادہ ہون روانہ اپنی ولایت کے کرین اور ایک سو پچیس نفر موجب عہدنامے کے یہان رکھین اور جو لوگ زائد ہون وہ بمقام کلپی یا فلٹا تا روانگی ولایت جہازون پر رہین اور جب اونکی روانگی کا موقع ہو فوراً روانہ مٹیا یا ہون۔

شرط دوم

اگر اونھون نے کوئی کارخانہ جدید بنایا ہو یا خندق وغیرہ کو زیادہ عریض یا عمیق عہدنامۂ نواب سے کیا ہوگا تو وہ سب اصلی حالت پر کردیے جائینگے۔

شرط سوم

اگر اونھون نے اتواب اپنی زیادہ کرلین ہون یا سامان جنگ زیادہ ضرورت کا رخانجات سے مجتمع کیا ہوگا تو وہ بھی اوسیطرح جیسا شرط اول مین بسنبت ولایتی آدمیون کے درج ہے یہانسے روانہ کیا جائیگا۔

شرط چہارم

سوائے ایک جہاز یورپ کے دوسرا جہاز مقامات کلپی یا فلٹا یا میاپور سے آگے بغیر خاص اجازت نواب کے نلا ئینگے۔

شرط پنجم

افسران فوج منجانب ڈائرکٹراور کونسل اب مجدداً منظور اور تصدیق اون شرائط عہدنامہ کی کرتے ہین جو فیما بین انگریزان منجانب نواب اور ڈائرکٹر اور کونسل مذکور بتاریخ ۳۰ ماہ دسمبر ۱۷۵۹ء کے ہوئے ہین اور خاص کر اوس شرط کا زیادہ لحاظ رہیگا جو درباب تعداد نفری سپاہ قرار پائی ہے یعنی ملک بنگالہ مین اونکی سپاہ کی نفری ایک سو پچیس نفر ولایتی سے زیادہ نہوگا۔

شرط ششم

ڈائرکٹر اور کونسل مذکور جب نواب کی مرضی ہوگی ایک اپنا افسر ہمراہ افسر انگریزی کے دیکر اپنی سپاہ اور سامان کا ملاحظہ مقامات چنسورا اور دیگر کارخانجات مین گرا دینگے یا جو کوئی اور تدبیر فیما بین گورنر اور کونسل فورٹ ولیم اور ڈائرکٹر اور کونسل چنسورا کے قرار پائی جس سے نفری اور سامان مذکور کے موافق عہدنامے کے ہونے کا اطمینان ہو وہ کیا جائیگا تاکہ گورنر اور کونسل فورٹ ولیم جو نواب سے ذمہ دار امنیت ملک کے ہین اطمینان حاصل کرین اور اسی سبب سے نواب اصرار ملاحظہ نکرینگے۔

شرط ہفتم

دیوان نواب راجہ رایان امید رائے منجانب نواب عہد کرتا ہے کہ اگر ڈائرکٹر اور کونسل مذکور شرائط مذکورہ بالا پر قائم رہینگے تو اونکی امداد درباب اونکی حقوق اور آزادی اور استحقاق تجارت مین بفرمانے فرمان شاہی کیجائیگی۔

شرط ہشتم

آیندہ کوئی محصول یا رقم جدید اونسے نہ لیجائیگی بلکہ اوس پیشکش سے بھی وہ بری ہون گے جو صوبہ دار پٹنہ بنظر تجارت مشورہ اونسے لیتا تھا کیونکہ یہ انصاف سے بعید ہے کہ ڈائرکٹر اور کونسل مذکور اوس شے کا محصول آپ دین جسکی وہ تجارت آپ نہین کرتے۔

شرط نہم

اونکے جہاز اور کشتیان دریا مین بلا مزاحمت آمد و رفت کیا کرینگے مگر جو عہد شرط چہارم مین قائم ہوئی ہے اوسکا لحاظ رہیگا اور اونکے نوکران و گماشتگان اور قلی اور چپراسی اور قاصد وغیرہ بھی اونکے مقامات مقررہ تک بشرط اونکے پاس ہونے پروانہ دستخطی وہنری کمپنی یا ڈائرکٹر یا کوئی عہدہ دار یا ملازم با اختیار کے کوئی فوجدار یا جاگیردار یا چوکیدار یا داروغہ یا کوئی اور افسر شاہی کوئی رقم نلیگا۔

شرط دہم

بفحوائے فرامین شاہی جو ڈچ کمپنی کو حضور شاہنشاہ سے حاصل ہوئے ہین کمپنی مذکور سب اشیا کی تجارت اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین بلا مزاحمت کرے گی مگر شورہ منوع ہے کیونکہ تجارت مشورہ نواب نے صرف انگریزون کے اختیار مین رکھی ہے۔

شرط یازدہم

نواب کے حکم سے اونکے سکہ کا حساب ٹکسال کریم آباد مین ہوا کریگا اور جو زیادہ ہوگا وہ اونکو دیا جایا کریگا اور آیندہ کو اوسکا حساب کتاب ٹکسال مذکور سے بلا مزاحمت یا تکرار کے ہوگا اور جو اصلی آمدنی ہوگی وہ بلا تامل اور کسور کے اونکو ملا کرے گی۔

منمقام فورٹ ولیم بتاریخ ۲۳ ماہ اگست سنہ ۱۷۶۰ عیسوی

چونکہ شرائط مذکورۂ بالا کی تصدیق نواب نے اور ڈائرکٹر اور کونسل چنسورا نے کی ہم بھی یعنے گورنر اور کونسل فورٹ ولیم اسے صحیح کرتے ہین۔

منمقام فورٹ ولیم بتاریخ ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۶۰ عیسوی

دستخط ہنری وین سنارٹ صاحب

دستخط جان کولوڈ صاحب

دستخط ولیم بی ہمفر صاحب

دستخط ٹی رٹیڈ ہولویل صاحب

دستخط ڈبلیو منک کوایر صاحب

دستخط ایس ورلسٹ صاحب

دستخط ایس ایل سمسٹہ صاحب

دستخط کلنک سمسٹہ صاحب

نمبر ۶

عہدنامہ فیمابین نواب میر محمد قاسم خان اور کمپنی

مہر کمپنی

مہر میر محمد قاسم خان بہادر

وو بقبول عہدنامجات ایک ہی مضمون کے تحریر ہوئے اور طرفین مین تقسیم ہوے اومین شرائط مندرجہ ذیل تحریر ہین جو فیما بین میر محمد قاسم خان بہادر اور نواب شمس الدولہ دین بتاریخ صاحب گورنر اور کونسل کے درباب کاروبار انگریزی کمپنی کے قرار پائین تاحین حیات میر محمد قاسم خان بہادر کے اور قیام کارخانجات انگریزی کمپنی کے اس ملک مین یہ عہدنامہ قائم رہے گا خدا شاہد درمیان ہمارے ہے کہ شرائط مشروحہ ذیل کے خلاف کسیطرح کوئی فریق نکرے گا۔

شرط اول

نواب میر محمد جعفر خان بہادر اپنے مرتبے پر قائم رہینگے اور تمام کاروبار اونکے نام سے سرانجام پائیگا اور آمدنی یعنی زر نقد معمول اونکے اخراجات کے واسطے دیا جائیگا۔

شرط دوم

بنابت صوبہ داری بنگالہ اور عظیم آباد یا بہار اور اوڑیسہ وغیرہ کی منجانب نواب کے میر محمد قاسم خان بہادر کو عطا ہوگی اور اونکو کل اختیار انتظام امور اصلاح مذکورہ کا حاصل رہے گا اور بعد وفات

نواب کے یہ صوبہ دار ہونگے۔

شرط سوم

فیما بین ہمارے اور میر محمد قاسم خان بہادر کے دوستی اور یکجہتی مستحکم قائم ہوئی ہے اونکے دشمن ہمارے دشمن ہین اور اونکے دوست ہمارے دوست تصور کیے جائینگے۔

شرط چہارم

ولایتی افسر اور تابعان فوج انگریزی مستعد امداد کرنے نواب کے انتظام امور ملک مین رہینگے اور ہر ایک کار متعلقہ نواب مین حتی الوسع کوشش اور رعایت کرینگے۔

شرط پنجم

واسطے اخراجات کمپنی اور فوج کے اور نیز واسطے صرف جنگ وغیرہ کے زمین بردوان اور مہدنا پور اور چٹ گانو علیحدہ ہوکر دیجائیگی اور سند مختر ہوکر ملے گی کمپنی ان تینون علاقجات کا نفع نقصان برداشت کریگی اور ہم کچھ اور سوائے انکے طلب نکرینگے۔

شرط ششم

نصف چونہ جو مقام سلہٹ مین پیدا ہوتا ہے تین سال تک گماشتگان کمپنی سرکاری لوگون سے بموجب نرخ مقام مذکور کے خرید کرینگے اور کاشتکار اور ساکنان اضلاع مذکور کا کچھ نقصان نہوگا

شرط ہفتم

تنخواہ سابق جو چڑھی ہوئی ہے بموجب قسط بندی جو رای رایان کے ساتھ قرار پائی ہی ادا ہوگی اور جواہرات جو رہن ہین واپس لیے جائینگے۔

شرط ہشتم

ہم کسی کاشتکار سرکاری کو انگریزی کمپنی کی زمین مین آباد ہونے دینگے اور نہ کاشتکار کمپنی کو اجازت آباد ہونے کی زمین سرکاری مین دیجائیگی۔

شرط نہم

ہم کسی متعلق سرکار کو زمین یا کارخانہ کمپنی مین حفاظت نہ دینگے اور نہ حفاظت کسی متعلق کمپنی کو زمین سرکاری مین دیگی جائیگی اور جو فراری ہوکر طرفین کے پاس آئیگا وہ حوالہ کردیا جاویگا۔

شرط دہم

تدابیر جنگ یا صلح شاہزادہ سے اور بہم پہونچانا روپیہ کا اور ختم کرنا ان دونون معاملونکا میزان عقل مین سنجیدہ ہوکر جو ضروری متصور ہوگا وہ کیا جائیگا اور اسطرح اوسکی تدبیر باتفاق راے طرفین کے ہوگی کہ شاہزادہ اس ملک سے ہٹنا دیا جاے اور قدم آگین نہ رکھنے پاوے آیا شاہزادہ کے ساتھہ صلح ہو یا نہو ہمارا عہدنامہ جو میر محمد قاسم خان بہادر کے ساتھہ ہوا ہے وہ بنہایت ایزدی ہم ملحوظ رکھینگے جب تک انگریزی کارخانجات اس ملک مین جاری ہین

مرقومہ ۱۷ ماہ صفر ۱۱۷۴ ہجری مطابق ۲۷ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۶۰ عیسوے

دستخط میر محمد قاسم خان

اسپر تاریخ ۱۸ ماہ صفر ۱۱۷۴ ہجری مہر ہوئی اور شرائط منظور ہوئین

سند تائید عہدنامہ بالا

بہر نواب سفیر الملک ممتاز الدولہ نصرت جنگ میر محمد قاسم خان بہادر

بنام جمیع زمیداران و قانونگویان و متعلقداران کاشتکاران مزروعان و سرداران دیہات پرگنہ بردوان وغیرہ زمینداری راجہ تلک چند واقع اضلاع صوبہ بنگالہ معلوم کرین کہ

چونکہ شریر لوگون نے واسطے غارتگری اموال رعایا اور تباہی ملک شاہی کے دست درازی کی ہے اس سبب سے پرگنہ وغیرہ مذکور انگریزی کمپنی کو بابت جزو خرچہ کے اور واسطے اداے تنخواہ پانصد سواران انگریزی اور دو ہزار پیادگان انگریزی اور آٹھہ ہزار سپاہ کی جو وہ لوگ واسطے حفاظت ملک ملازم رکھینگے عطا ہوئے ہین افسران مذکورہ بالا کو چاہیے کہ بخوشی اور رضامندی اون لوگون کے پاس جنکو انگریزی کمپنی مقرر کرے حاضر ہوکر مالگذاری اپنی ادا کرین اور اونکے احکام کی تمام امور مین تعمیل کرین کارکلکٹران انگریزی یہ ہوگا کہ وہ زمیدارون اور کاشتکاران کو برقرار رکھینگے اور محاصل زمین قسط وار وصول کرینگے اور ماہ بماہ اوسکو جمع کیا کرینگے تاکہ ادائے اخراجات کمپنی اور ادائی تنخواہ سپاہیان مذکورہ بالا ہوا کرے اور وہ سب بخوشی تمام ہر وقت مستعد اور آمادہ بہبودی کارباد شاہ مین سرگرم رہین اسکی تعمیل تمام ہو۔ مرقومہ ۲۴ ماہ ربیع الاول سنہ یک مطابق یکم ماہ کاتک سنہ ۱۷۶۰ بنگلہ

واضح ہو کہ سند چکلہ مہدنا پور واقع اضلاع صوبہ اڑیسہ اور سند تھانہ اسلام آباد مع چٹگانو
متعلق صوبہ بنگالہ بھی حرف بحرف بمطابق سند مرقومہ بالا کے ہین —

سند دوم بنام نواب ظہیر الملک بالقابہ

بنام وارن ہیسٹنگ صاحب بہادر مناسب سلامت معلوم کرکے

چونکہ انگریزی کمپنی ایک تاجر کا نام رکھتی ہے کرتے ہین اور ریاست ملک نہ ملنے چونہ سنگین کے
تعمیر قلعہ کے ہین اونکو نہایت دقت ہوتی ہے اس سبب سے حکم ہوتا ہے کہ جسقدر چونہ وہان
بنتا ہو اوسکا نصف شرح رائج المقام خاشتہ کر ان انگریزی کمپنی کو تین سال تک دیا کرو تاکہ توقف
تعمیر قلعہ مذکور مین نہو اور باقی نصف چونہ کا مین ارسال کیا کرو اس بارہ مین تاکید خاکسار حسب الحکم
عمل مین لاوے فقط مرقومہ ۴ ربیع الاول سنہ ایک مطابق ۴ ماہ کاتک سنہ ۱۱۷۶ بنگالہ

عہد نامہ شرائط جو قرار پایا مین گورنر اور کونسل عدالت ولیم کے جانب انگریزی ایسٹ انڈیا
کمپنی کے اور نواب شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ کے سنہ ۱۷۶۳ء
میرا منعقد ہوا —

کمپنی کی مہر	مہر نواب میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ بالقابہ

منجانب کمپنی

ہم اقرار کرتے ہین میر محمد جعفر خان بہادر کو دوبارہ صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ پر
میر محمد قاسم خان کو معزول کرکے منصوب کرینگے اور جو اسباب خزانہ جواہر آلات وغیرہ میر محمد قاسم خان کا
ہمارے ہاتھ لگے گا وہ ہم نواب ممدوح کے حوالہ کرینگے —

منجانب نواب

شرط اول

جو عہدنامہ مین نے سابق بروقت اجلاس کرنے گدی نظامت پر کمپنی کے ساتھ کیا ہے اور جسمین شرط یہ ہے کہ کمپنی اپنے کمپنی اور گورنر اور کونسل کی عزت اور شہرت رکھون گا اور بمقتضاے جگہے پروانجات واسطے اجراے کاروبار کمپنی جاری ہوے تھے اب مین عہد مذکور کو منظور اور تصدیق کرتا ہون —

شرط دوم

مین بھی کمپنی کو چکلہ ہاے بردوان ومدنا پور وچٹ گانو جو سابق عطا ہوے ہین واسطے صرف اخراجات فوج عطا کرکے تصدیق اوسکی کرتا ہون —

شرط سوم

مین تصدیق اور اسے حکام ادن حقوق کا کرتا ہون جو بمقتضاے زمان واکثر کو اتمد حسب الحکم انگریزونکو بخشے گئے ہین یعنی اپنے وستکات کے ذریعے سے بلا راسیطرح کے محصول یا محسوب کے تمام قلمرو ہندوستان مین ہر ایک اشیا کی تجارت کرین صرف نمک کی جسپر محصول عشر فیصدی کا اوپر روپنو کے بازخ بازار ہوگلی کے لیا جائیگا

شرط چہارم

مین کمپنی کو نصف شورہ جو ملک بورنیا مین پیدا ہوتا ہے دیتا ہون اور نصف ہمارے کام آئیگا اور گماشتگان کمپنی اوس نصف کو بمقام کلکتہ لیجا ئینگے اور مین کسی دوسرے شخص کو خریداری اس جنس کی اوس ملک مین نکرنے دونگا —

شرط پنجم

چکلہ رسلہٹ مین پانچ برس تک شروع سنہ ۱۱۷۶ بنگلہ سے ہمارے فوجدار اور کمپنی کے گماشتے متفق ہوکر چونہ تیار کرادینگے اور تیاری چونہ مین جو صرف ہوگا نصف نصف ادا کرینگے اور بعد تیاری جس قدر چونہ تیار ہوگا اوسکا نصف کمپنی کو ملے گا اور نصف ہمارے کام آئیگا —

شرط ششم

مین بارہ ہزار سوار اور بارہ ہزار پیادہ ان تینون اضلاع مین رکھونگا اور اگر ضرورت زیادہ فوج کی پڑیگی تو برضی گورنر اور کونسل حسب ضرورت فوج زیادہ کیجی یکی نظر انسکے فوج ہمیشہ بروقت طلب ہماری ہمراہ رہیگا۔

شرط ہفتم

جہان کہین ہمارا دربار مقرر ہوگا مرشد آباد یا کسی اور جگہ مین ہم گورنر اور کونسل کو اوسکی اطلاع دینگے اور جسقدر فوج کی ضرورت ہوگی واسطے بندوبست امور ضروری کے ہوگی اوسکی درخواست ہم کرینگے اور اوسقدر فوج ہمکو اونسے ملیگی اور ایک انگریز ہمارے پاس واسطے امورات فیمابین ہمارے اور کمپنی کے رہیگا اور ایک شخص ہماری طرف سے گورنر اور کونسل کلکتہ کے پاس رہا کریگا۔

شرط ہشتم

جو پروانجات سابق قاسم علیخان سے جاری کیے ہین کہ دو برس تک کسی تجارت سے محصول نہ لیا جائیگا وہ بمنسوخ ہون اور محصول مثل شاہد قدیم تجارون سے لیا جاوے۔

شرط نہم

مین روپیہ یکسال کلکتہ کو برابر روپیہ مرشد آباد کے بلا کسوریہ وغیرہ کے چلنے کا حکم دیتا ہون اور اگر کوئی اوسپر بٹہ طلب کریگا سزایاب ہوگا۔

شرط دہم

تیس لاکھ روپیہ واسطے اخراجات اور نقصان کے جو انکو جنگ اور موقوفی خرید و فروخت کے سبب سے عاید ہوا ہے دونگا اور دیگر اشخاص کا بھی نقصان مین دونگا بشرطیکہ روبرو گورنر اور کونسل اونکا نقصان پایہ ثبوت کو پہونچے کہ اس ملک کی تجارت کے سبب اونکا نقصان ہوا اور اگر مین یہ روپیہ نقد نہ دے سکون تو مین زمین بالعوض روپیہ کے دونگا۔

شرط یازدہم

جو مین نے سابق طوع کے ساتھ عہدنامہ کیا تھا اوسکو مین مجدداً منظور اور تصدیق کرتا ہون۔

شرط دوازدہم

اگر فرانسیس لوگ اس ملک مین آئین تو مین اونکو تجارت قلعہ بنانے کی نہ ہوگا اور نہ فوج رکھنے کی نہ زمین لینے کی اور زمیداری وغیرہ کی مگر وہ تجارت مثل سابق اگر کرین وہ محصول سرکاری ادا کرین۔

شرط سیزدہم

چند قواعد مجاز مین تجویز ہونگے جنکی رو سے تمامہ تکرار یا مقدمات جو انگریز یا گماشتگان غیرہ کے اور ہمارے ملکارون مین مختلف مقامات اس ملک مین ہونگے فیصلہ پائینگے۔

بعد وقت اسکے جسنے یعنے گورنر اور کونسل نے ہمارے دستخط اور مہر کمپنی کی ایک جانب اسپہ کر دی اور نواب مذکور نے اپنے دستخط اور مہر دوسری جانب کر دیے اور رہنے نیمابین مین ایک ایک نقل ایکدیگر کو دی۔ مقام کلکتہ تاریخ ۱۰ ماہ جولائی سنہ ۱۷۶۳ع

دستخط ہنری ونسٹارت صاحب

دستخط جان کارنیک صاحب

دستخط ولیم بلیر صاحب

دستخط وارن ہیسٹنگ صاحب

دستخط رینلد الف مرسیت صاحب

دستخط جوان صاحب

درخواست جو جانب نواب میر محمد جعفر خان بہادر صدق عہد نامہ بالا گذری اور جسکو کونسل نے منظور کیا۔

درخواست اول

مین نے پہلے ہی اپنے کل مال سے کمپنی کو اطلاع دی ہے اور اوسکے جواب مین اکثر تحریرات پر اطمینان اور تشفیات میرے پاس آئے اب پھر درخواست کرتا ہون کہ آپ ہماری اس دوستی اور اتفاق کا حال بطور مناسب کمپنی کو اور شاہ انگلستان کو تحریر کرین

اور مجھے اونکے تحریری جوابات حاصل کراوین تاکہ میرا اوس جانب سے اطمینان کلی ہوجاے
کہ آیندہ فیمابین ہمارے اور انگریزون کے کوئی امر شکستگی عہد کا نہوگا اور ہر اک پوبزا اور
کونسل اور سردار انگریزی جو یہان موجود ہین یا جو آیندہ یہان آوینگے وہ سب مجھسے خوش
اور راضی رہین اور میرے دوست بنے رہین۔

درخواست دوم

چونکہ تمام صاحبان انگریزنے میری دوستی نسبت کمپنی کے تحقیق جانکر مجھے مستقل نظامت پر
کیا ہے تو میری درخواست یہ ہے جو کچھ مین آیندہ اونکو تحریر کرون اونکو وہ صحیح تصور کرکے
اپنی رضامندی اور سپردین اور سخنان غرض گویان پر میری نسبت گمان بدنکرین تاکہ تمام بیشتر
امور بخوبی انصرام پاوین اور فیمابین ہمارے کوئی امر اتفاقی اور رنجش کا واقع نہو۔

درخواست سوم

کسی میری رعایا کو جو پناہ گیری کے واسطے کلکتہ یا کسی اور مقام واقع اضلاع تمھارے
مین فرار ہوکر وارد ہو اوسکو کوئی صاحب انگریز پناہ نہ دے بلکہ بروقت طلب ہمارے حوالہ
کردے اور مین اپنے فوجداروں کو اور عاملون کو تاکید تمام کرونگا کہ وہ ہر طرح کی مدد گماشتگان
کمپنی کو بھیجکر انجام امور کارخانجات کے دینگے اور اگر کوئی گماشتگان مین سے خلاف کام
کرے تو اوسکو ایسی سزا ملے کہ اورون کو اوس سے عبرت ہو۔

درخواست چہارم

مقامات متصلہ کلکتہ سے ہوگلی تک اور اکثر مقامات سرحدی ہر دو مقام مذکور اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ جب کوئی نالش ہوتی ہے تو سپاہی پاس تعلقداران رعیت و گماشتگاران ہمارے کے
جاکر کارسرکارین فتور ڈالتے ہین لہذا آپ حکم تاکیدی جاری کیجیے کہ ہرگز چپراسی وغیرہ
سب نالش کسی شخص کی کلکتہ سے ہمارے تعلقداران و گماشتگاران کے پاس نہ بھیجے
بلکہ اگر ایسا ہو یعنی کوئی نالش درپیش ہو تو اوسکی اطلاع ہمکو کیجاے یا ہمارے نائب
فوجداری ہوگلی کو خبر دیجاے تاکہ ملک نقصان اور اتلاف سے بچ رہے اور اگر کوئی تجار
متعلق بخش بندر یا عالم گنج جواب کلکتے مین رہتا ہو اور چاہے کہ ہوگلی مین واپس آکر آباد ہو

اور اپنا کارخانہ بطور سابق پھر مونگلی مین قائم کرے تو کوئی اوس سے مزاحم نہو۔ مقام چندرنگر اور کارخانہ فرانسس کرنیل کلایو صاحب نے چھوڑ دیا اور ہنسے سپرد امیر بیگ خان کے کیا ہے اسواسطے حکم جاری ہو کہ کوئی انصاحب انگریزون کے ان مقامون پر حکمرانی نکرین کیونکہ مثل سابق وہ پھر ہمارے لوگون کے سپرد ہوا ہے۔

درخواست پنجم

جب کبھی مین درخواست فوج کی گویا اور کونسل سے کرون فوراً وہ فوج مدد کی واسطے میرے پاس بھیجدی جاے اور اونکے اخراجات مجھسے طلب نہون۔

یہ درخواستین نواب شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مبارت جنگ پانچ دفعات مین فرج ہوئین اور ہم یعنی پریسیڈنٹ اور کونسل انگریزی کمپنی کے منظور کرکے اپنی دستخط کرتے ہین بمقام فورٹ ولیم تاریخ ۱۰ ماہ جولائی ۱۷۶۳ع

دستخط ہنری ون سیارٹ صاحب

دستخط ولیم بلیزر صاحب

دستخط جان کارنیر صاحب

دستخط وارین ہیسٹنگ صاحب

دستخط رچرڈ ولف میہیو صاحب

دستخط ہیو واٹ صاحب

نمبر ۸

تحریر نواب میر محمد جعفر خان بابت پانچ لاکھ روپیہ ماہانہ بنابر اخراجات فوج ۱۷۶۴ع

حساب مبلغان مقررہ بنابر اخراجات انگریزان و فوج و توپخانہ و بھرتی سواران کے جو ہر مہینہ پس و پیش بموجب رقومات مفصلہ ذیل شروع ماہ صفر سنہ جلوس مطابق ۳۱ ماہ جولائی ۱۷۶۴ع تا جنگ و فساد زر وغیرہ دیا جائیگا۔

صنع بنگالہ مین بمقام مرشد آباد۔ ۵ لکھ

متعلق بہار مین بمقام مُنگیر دولکھ کل صدیک

مرقومہ ۹ ربیع الاول سنہ ۵ جلوس مطابق ۱۶ مارچ سنہ ۱۷۶۵ عیسوی

مکرر یہ کہ

جو روپیہ بابت حسابات سابق کے کمپنی کا میرے ذمے باقی رہیگا وہ بھی اس روپیہ مین شامل ہو جائیگا یعنی اسکے ساتھہ وہ بھی ملیگا۔

شرائط عہدنامہ و اقرارنامہ جو فیمابین گورنر اور کونسل موزت ولیم بنجاب انگلشیریہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے اور نواب نجم الدولہ کے قرار پائے۔

منجانب کمپنی

ہم گورنر اور کونسل اقرار کرتے ہین کہ نواب نجم الدولہ کو صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کی دلوادینگے اور ساتھہ فوج کمپنی کے اونکی مدد بخلاف اونکے دشمنون کے کرینگے اور ہم ہر وقت اسقدر فوج تیار اور آمادہ رکھینگے جسقدر واسطے حفاظت اضلاع مذکورہ کے کافی متصور ہوگی اور چونکہ ہماری فوج بہ نسبت اور فوج کے جو نواب جمع کر سکتا ہے زیادہ تر معتبر ہوگی اور اوسکا خرچ بھی اوسکی فوج مین کم ہوگا اسواسطے اوسکو ضرورت زیادہ فوج رکھنے کی نہوگی صرف اسقدر فوج اونکی رہے جو دفاتر سرکاری کی حفاظت کے واسطے اور تحصیل مال کے واسطے کافی ہوگی۔

اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ بلحاظ اسکے کہ نواب اخراجات جنگ مقابلہ شجاع الدولہ یعنے پانچ لاکھہ روپیہ ماہواری جو اوسکے والد نے مقرر کیا ہے دیتا رہے گا تو جو کچھہ روپیہ حضور بادشاہ سے واسطے ہماری مدد دہی کے ہمکو ملیگا وہ ہم نواب کو واپس کر دینگے۔

منجانب نواب

بلحاظ اسکے کہ گورنر اور کونسل نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مدد کرکے ہمکو صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کی جو اب تک ہمارے والد مرحوم نواب میر جعفر خان کے نامزد تھی دلوادینگے اور ہماری مدد بمقابلہ ہمارے دشمنون کے کرینگے لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ شرائط مندرجہ ذیل کی

تعمیل اور اوسکا حفظ بدل وایمان کرونگا۔

شرط اول

جو عہدنامہ میرے والد نے ہنگام آغاز نظامت کمپنی کے ساتھ کیا تھا اور اسمین عجب کیا تھا عزت اور وقار کمپنی کا اور اونکے گورنر اور کونسل کا اوسیقدر رہے گا جیسا اوسکا اُنمین عزت اور وقار ہے اور کمپنی مذکور پروانہ واسطے اجرائے تجارت کے نیلے تھے وہی عہدنامہ جہان تک شرائط ذیل سے متعلق ہے مین بھی التصدیق کرکے منظور کرتا ہون

شرط دوم

چونکہ بار انتظام بہت ہے اور بنظر رفاہ ملک اور اجرائے کاروبار کمپنی مجکو لازم ہے کہ ایک شخص تجربہ کار میرے پاس ہر وقت واسطے صلاح اور مشورہ کے موجود رہا کرے اسواسطے مین اقرار کرتا ہون کہ بصلاح گورنر اور کونسل ایک ایسا شخص بطور نایب صوبہ میرے پاس مقرر ہو اور وہ ماتحت میرے رہ کر کل اختیار کاروبار کا رکھیگا اور چونکہ محمد رضا خان نایب دہا کہ میرے پسند ہے اور گورنر اور کونسل نے بھی اوسکو پسند کیا ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ یہ منصب اوسکو دیا جاے اور مین بغیر مرضی صاحبان موصوفین کے اوسکو برطرف نکرون گا اور اگر بعد ازین کچھ تبدیلی اس عہدے مین مناسب متصور ہو تو محمد رضا خان بشرطیکہ اونسے کاروبار انتظام متعلقہ اپنے کو بدیانت اور امانت سرانجام دیا ہو تو وہ اپنی حالت مین پھر اپنے علاقہ نیابت ڈھاکہ رہنمین اختیارات سے جواب اوسکو حاصل ہین مامور کیا جاے۔

شرط سوم

کار تحصیل محاصل سرکار ماتحت نائب صوبہ کے دو یا کئی عہدون مین جیسا مناسب متصور ہوگا منقسم ہوگا اور چونکہ مجکو عہدہ بارہ اطمینان کلی اوپر محبت اُنکے مزیدون کے ہے اور اونکو میرے فائدے اور رتبے کا نہایت خیال ہے اسواسطے میری مرضی یہ ہے کہ مین بھی ہر طرح اپنی رضامندی کے عہدہ بات نسبت اوسکے ظاہر کرون لہذا میری خوشی یہ ہے کہ برطرفی اور بحالی متصدیان اون صیغہ جاتی تحصیل کی اور مامور کرنا اونکا اضلاع مختلفہ مین منظوری گورنر اور کونسل ہوا کریگا اور بدیں خیال کہ میرے منصب کے آدمی اکثر اعتبار اپنے متعلقین اور متوسلین کی عرض

معروض پر کونسلے مین اوسکی سبب سے اکثر امور مخالف واقعہ اونسے سرزد ہوسکتے ہین میری عین خوشی یہ ہے کہ گورنر اور کونسل کو اجازت عام اس امر کی ہو کہ اگر کوئی نالائق آدمی کو کوئی کام سپرد ہو تو وہ اونکی تقرری مین عذر پیش کرسکے وہ اوسکی تبادلہ یا جہان کہین میرے افسر یا رعایا پر کچھ سختی ہوتی ہو اوسکو ظاہر کرین اور مین اونکی اسپر بیباق پر لحاظ رکھونگا تاکہ ملک بخوشی اسلوبی اور آئین شایستہ سرانجام پاوین اور میری رعایا ہر جگہ خوش وخرم رہے اور اونکی دادرسی ہو۔

شرط چہارم

مین منظور کرتا ہون کہ بابت ادای خرچ اونکی سپاہ کے بمکلہ بردوان ومدنا پور وچیتگانو جن حقوق کے ساتھ میرے والد مغفور نے مین اونھین حقوق کے ساتھ بعہد مقررہ بنام کمپنی دیے جاوین اور ماورا اسکے میرے والد نے پانچ لاکھ روپیہ ماہواری اونکی اخراجات فوج کے واسطے قرار کیا ہے مین اوسکو بھی منظور کرتا ہون کہ اوسوقت تک خزانے سے ماہواری دیا جاے جب تک ضرورت اسقدر فوج کشیر کی نہ رکھینگے ہو اور جب کمپنی کو موقع کم کرنے فوج کا ہوگا تو گورنر اور کونسل سمجھ کر بے اوسقدر روپیہ کی تخفیف کیجو دینگے جسقدر فوج مین جواب واسطے حفاظت اضلاع متحدہ کے ضرور رہے ہوگی اور چونکہ فوج کمپنی کو مین برابر اپنی فوج کے تصور کرتا ہون اور اسکا اعتبار بھی اوسیقدر میرے نزدیک ہے جسقدر اپنی فوج کا ہوتا ہے تو مین صرف بقدر ضرورت ہمراہی اور تحصیل زر کے سپاہی رکھونگا اور باقی فوج انگریزی میری مدد معاون ہے۔

شرط پنجم

مین تصدیق کرکے منظور کرتا ہون کہ جو بموجب فرامین اور حسب الحکم متواترہ کے انگریزونکو استحقاق تجارت بذریعہ اونکے ایسی دستکات کے دیا گیا ہے وہ قائم رہے اور اونکے دستکات کی موجودگی مین کسیطرح کا محصول اشیاء تجارت پر نہ لیا جائیگا صرف نمک کی تجارت مین دو روپیہ اٹھ آنا فیصدی اوپر تعداد مندرجہ رونہ کے یا اوپر نرخ بازار ہوگلی کے لیا جائیگا۔

شرط ششم

مین کمپنی کو اجازت دیتا ہون کہ نصف شورہ جو ملک پورنیا مین پیدا ہوتا ہے خرید کر کے معرفت اپنے گماشتگان کے بمقام کلکتہ بھیجا کرین اور نصف باقیماندہ ہمارے فوجدار واسطے خرچ ہمارے عملہ وغیرہ کے لیا کرین اور مین کسی دوسرے کو اجازت خرید کرنے شورہ کی اس ملک مین نہ دونگا۔

شرط ہفتم

بیچ چکلہ سلہٹ کے کہ ٹھیکہ سے پانچ برس تک ہمارے فوجدار اور گماشتگان کمپنی دونون ملکر جو پتہ تیار کرا دین اور جو پتہ تیار ہی چونہ مین ہو نصف نصف ادا کرین اور جب چونہ تیار ہو جاوے نصف ہمارے کمپنی کو دیا جاوے۔

شرط ہشتم

ہر چند کہ بندرگاہ مقام ریگران اضلاع مین ہوگی مگر مین اقرار کرتا ہون کہ دفتر و کتب سکا ہمیشہ مقام مرشد آباد رہیگا اور کاروبار ایسے عام سے سرانجام پاویگا اور یہ مقام دارالحکومت مثل سابق رہیگا اور جہان مین جاؤن میری خوشی یہ ہے کہ ایک انگریز ہمیشہ میرے ہمراہ رہے اور جو کام یا امر فیابین ہمارے اور کمپنی کے ہو اوسکا طے کرے اور ہماری جانب سے بھی ایک وکیل ہمیشہ حاضر رہے کلکتہ مین اور گورنر اور کونسل سے ملاقات کرتا رہے۔

شرط نہم

مین حکم دیتا ہون کہ جو روپیہ کلکتہ مین بنتا ہے وہ برابر بھیجا کرے مرشد آباد چلا کرے اور اوسپر کچھ بٹہ نہین لیا جاویگا اگر کوئی بٹہ اوسپر طلب کرے تو اوسکو سزا دیجائیگی اور سالانہ نقصان ضرب جو بوقت اجرائے سکہ جدید پڑتا ہے باعث نقصان عظیم ملک ہوگا اسواسطے بعد خوض و تامل بسیار جو کچھ آئندہ بصلاح گورنر اور کونسل اس باب مین قرار پائیگا اور اس نقصان کے رفع کرنے کے واسطے تجویز ہوگا وہ عمل مین آئیگا۔

شرط دہم

نہین اجازت نہین دیتا کہ کوئی انگریزی میرا ملازم ہو اور اگر فی الحال کوئی ملازم سابق ہو تو وہ

برخاست کیا جائیگا۔

شرط یازدہم

چو قسط بندی میرے والد نے بابت ادای زرتقصانی جو مساوگذشتہ مین خامہ ہوئی ہے مقرر کی ہے مین اوسکو بوقت مقررہ ادا کرونگا اور اس کام مین درنگ یا تساہل نہوگا۔

شرط دوازدہم

مین منظور کرتا ہون کہ جو عہدنامہ میرے والد نے صاحبان کمپنی کے ساتھ کیا ہے مین اوسکے مطابق کاربند ہونگا۔

شرط سیزدہم

اگر ذاتس والے اس ملک مین آئین تو مین انکو اجازت تعمیر قلعجات و ملازم رکھنے فوج کی اور لینے زمین و زمیندارہی وغیرہ کی مذرنگا مگر مثل سابق وہ تجارت کرین اور محصول ادا کرین

شرط چہاردہم

واسطے فیصلہ منازعات فیما بین گماشتگان انگریزی اور ہمارے ملازمین بمقامات مختلفہ کے بعد ازین کچھ قاعدہ تجویز ہوگا۔

بتصدیق ان شرائط کے گورنر اور کونسل مذکورین نے اپنے دستخط ایک طرف اسکے مع مہر کمپنی کردی اور نواب ممدوح نے ایک طرف اپنے دستخط اور مہر کردی۔

نقل مطابق اصل

دستخط ولیم بینٹنک

یادداشت

یہ عہدنامہ صاحب پریسیڈنٹ اور کونسل فورٹ ولیم نے بتاریخ ۲۰ ماہ فروری ۱۷۶۵ء تصدیق کیا اور نواب ممدوح نے تاریخ ۵ ماہ مسطور۔

نمبر ۱

فرمان اول شاہ عالم بادشاہ بمادہ عطیہ دیوانی صوبجات بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کمپنی ۱۷۶۵ء

درین اوان مسرت توامان فرمان واجب الاذعان شرف نفاذ پاتا ہے کہ بنظر اتحاد

وخدمات عالی ہمت عمدۃ العمائد نامور آور جنگ آوران مدد ویان وفادار دیرینہ خواہان دیانت دار لائق عنایات شاہی کمپنی انگریزی کے مابدولت نے دیوانی صوبجات بنگالہ بہار واوڑیسہ شروع فصل ربیع ۱۱۷۲ بنگالہ سے بطور معافی والطمغا بلا شرکت غیرے وبلا ادائے محصول دیوانی جو دربار مین داخل ہوتا تھا اونکو عطا کی چاہیے کہ کمپنی مذکور اوس رقم سے لاکھ روپیہ سالانہ کے ضامن ہو جو محصول شاہی بابت صوبجات مذکور کے ہے اور جو مجمع الدولہ بہادر نے مقرر کیا اور قرار اس امر کا کرے کہ روپیہ مذکور بروقت مقررہ داخل سرکار شاہی ہوگا اور چونکہ اس امر کے سرانجام کے واسطے کمپنی کو فوج کثیر بابر حفاظت اضلاع وغیرہ رکھنی ہوگی ہم دو روپیہ جو بعد ادائے محصول شاہی وخرچ نظامت فاضل رہیگا اونکو عطا فرمائے ہین لازم کہ ہماری اولاد شاہی ووزرا خطیب وامرایان عالی مرتبت وامران جلیل ومتصدیان دیوانی ومنتظمان امور سلطنت وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ہمہ تن مصروف ہوکر تعمیل حکم شاہی کرین اور عہدہ مذکورہ قبضہ کمپنی مذکور مین نسلاً بعد نسل دوام ومستدام رکھین اور اونکو معزولی وبرطرفی سے مصئون جانکر کسیطرح سدراہ امنکے نہون اور اونکو ادائے تمامی رقومات دیوانی وپیشکش وغیرہ شاہی سے محفوظ جانین اس بارہ مین حکم شاہی محکم ومستحکم سمجھکر اسخراف نکرین فقط۔

تاریخ ۴ ماہ صفر سنہ جلوس مطابق ۱۲ اگست سنہ ۱۷۶۵ء

مضمون ضمن

برطبق مضمون اوس کاغذ کے جسپر ہمارے دستخط خاص ہوے ہین احکام شاہی مابدولت کے شرف نفاذ پاتے ہین بنظر استحقاق خدمات عالی ہمت عمدۃ العمائد نامور آور جنگ آوران مدد ویان وفادار وخیر خواہان دیانت دار لائق عنایات شاہی انگریزی کمپنی کے مابدولت نے دیوانی اضلاع بنگالہ وبہار واوڑیسہ شروع فصل ربیع ۱۱۷۲ بنگالہ سے بطور معافی والطمغا بلا شرکت غیرے وبلا ادای محصول دیوانی جو دربار مین داخل ہوتا تھا اس شرط پر اونکو عطا کی کہ وہ اوس رقم سے لاکھ روپیہ سالانہ کی ضامن ہون جو محصول شاہی اضلاع مذکور کا ہے اور جو نجم الدولہ بہادر نے مقرر کیا ہے اور بعد ادائے محصول شاہی واخراجات نظامت جو کچھ فاضل رہے وہ بھی مابدولت نے کمپنی مذکور کو عطا کیا۔

دیوانی صنعت بنگالہ

دیوانی صنعت بہار

دیوانی صنعت اڑیسہ

صنعت اول

فرمان شاہ عالم بادشاہ بابت دیوانی ضلع بنگالہ سنہ ۲۶ جلوس مطابق ۱۷۸۵ عیسوی

درین اوان مسرت توامان فرمان واجب الاذعان شاہی شرف نفاذ پاتا ہے کہ بنظر استحماد وخدمات عالی ہمت عمدۃ العمائد نامآور جنگ آوران فدویان وفادار خیر خواہان دیانت ورزلائق عنایات شاہی انگریزی کمپنی کے مابدولت نے بطور معافی والتمغا بعنوانے صنعہ اکے شروع ربیع سنہ ۱۱۷۲ ہ بنگالہ سے خدمت دیوانی خالصہ شریفہ ضلع بنگالہ بہشت زمین مع جاگیر شرطیہ انوسکے بلاشرکت غیرے عطا کی لازم کہ ہماری اولاد شاہی وزرا وخطیب وامرایان عالی مرتبت وافسران جلیل ومتصدیان دیوانی ومنتظمان امور سلطنت وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ہمہ تن مصروف ہو کر تعمیل امر ہمارے حکم شاہی کی کرین اور خدمت مذکور نسلاً بعد نسل ودوام واستدام قبضہ کمپنی مذکور مین رکھین اور اونکو معزولی وبرطرفی سے مصئون جانکر کسیطرح سدراہ اونکے نہون اور اونکو ادائے جمع وقوات محاصل دیوانی وپیشکش شاہی وغیرہ سے محفوظ جانین اس بارہ مین حکم شاہی محکم اور مستحکم جانکر انحراف نکرین فقط بتاریخ ۲۴ ماہ صفر سنہ ۲۶ جلوس مطابق ۱۱ ماہ اگست سنہ ۱۷۸۵ ع

مضمون یمن

برطبق مضمون اوس کاغذ کے جسپر مابدولت کے دستخط خاص ہوے ہین مابدولت بسمت خدمت دیوانی خالصہ شریفہ ضلع بنگالہ بہشت زمین کے مع جاگیر شرطیہ بطور معافی وانعام عالی ہمت عمدۃ العمائد نامآور جنگ آوران فدویان وفادار وخیر خواہان دیانت ورزلائق عنایات شاہی انگریزی کمپنی کو بلاشرکت غیرے شروع ربیع سنہ ۱۱۷۲ بنگالہ سے عطا کی — مقام فورٹ ولیم بتاریخ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۷۶۵ ع

نقل مطابق اصل

دستخط الگزینڈر کیمبل صاحب ایس ایس سی

ضمیمہ ب

علیحدہ علیحدہ فرمان بعبارت بالا بابت عطیہ دیوانی اضلاع بہار و اوڑیسہ عطا ہوئی۔

فرمان دوم شاہ عالم بادشاہ متضمنہ عطیہ بردوان و دیگر مقبوضات کمپنی بصنلع بنگالہ ۱۱۷۶ھ

درین آوان مسرت توامان فرمان واجب الاذعان شاہی شرف نفاذ پاتا ہے کہ چکلہ ہاے بردوان و مہدنا پور و چٹ گانو و نیز بست و چہار پرگنہ کلکتہ وغیرہ زمیداری عالی ہمت عمدۃ المعاند نام آور جنگ آوران جذویان وفادار و خیر خواہان دیانت دار لائق عنایات شاہی انگریزی کمپنی جو میر محمد قاسم مرحوم اور میر محمد جعفر خان مغفور کے وقت مین کمپنی مذکور کو عطا ہوے ہین مابدولت بنظر اتحاد کمپنی مذکور جو شنود ہو کر شروع فصل ربیع سنہ ۱۱۷۲ بنگالہ سے بطور معافی و استمغا بلا شرکت غیرے منظور فرماتے ہین لازم کہ ہاری اولاد شاہی و وزرا خطیب و امرایان عالی مرتبت و افسران جلیل و متصدیان دیوانی و منتظمان امور سلطنت و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ہمہ تن مصروف بتعمیل اس حکم شاہی کے ہو کر اضلاع و پرگنجات مذکورہ بالا قبضہ کمپنی مذکورہ مین سلاً بعد سل و دوام و استدام رکھین اور اونکو معزولی و برطرفی سے مصئون جانکر کسیطرح سر راہ اونکے شئون اور اونکو تمام متعلم کے محاصل اور پیشکش وغیرہ سے محفوظ جانین اس بارہ مین حکم شاہی محکم اور مستحکم سمجھکر اس سے انحراف نکرین فقط

بتاریخ ۲۴ ماہ صفر سنہ ۲۶ جلوس مطابق ۱۲ ماہ اگست ۱۷۶۵ع

مضمون ضمن

فدویان و ما

دیوانی اضلاع بست اوس کاغذ کے جسپر مابدولت کے دستخط خاص ہوے ہین مابدولت کے غیرہی و بلا ادای محصول نفاذ پاتے ہین کہ چکلہ ہاے بردوان و مہدنا پور و چٹ گانو و نیز بست و چہار رقم ۲۴ لاکھ روپیہ سالانہ کی کمپنی جو میر محمد قاسم مرحوم اور میر محمد جعفر خان مغفور کے وقت مہادر نے مقرر کیا ہے اور بعد ادائے کمپنی مذکور بطور معافی و استمغا بلا شرکت غیرے مابدولت وہ بھی مابدولت نے کمپنی مذکور کو عطا کیا۔

چکلہ مہدنا پور

چکلہ جیٹ کانون

بست وچہار پرگنہ کلکتہ وغیرہ زمیداری انگریزی کمپنی

مقام فورٹ ولیم ۳۰ ماہ ستمبر ۱۷۶۵ء

نقل مطابق اصل

دستخط الگزینڈر کیمبیل صاحب ایس سی

سوم عہدنامہ فیمابین شاہ عالم بادشاہ و کمپنی

نواب نجم الدولہ اقرار کرتے ہین کہ وہ منجملہ آمدنی بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کے مبلغ بیس لاکھ روپیہ سالانہ بلا کسور پٹہ وغیرہ بادشاہ کو باقساط ماہواری تعدادی عساکر ۱۱ ماہ بماہ ادا کیا کرین گے اور قسط اول یکم ماہ ستمبر سنہ حال سے شروع ہوگی اور انگریزی کمپنی بنظر اسکے کہ بادشاہ نے بخوشنودی مزاج دیوانی بنگالہ وغیرہ کی اونکو عطا فرمائی ہے وعدہ کرتے ہین کہ وہ ضامن اس روپیہ کے بوقت مقررہ ادا ہونیکے ہونگے یہ روپیہ ماہ بماہ کارخانہ پٹنہ سے راجشتاب کو یا جس کسیکو بادشاہ مناسب بالقصد فرما کر نامزد فرمادینگے دیا جائیگا اور وہ شخص مبلغان مذکورکو دربار مین ارسال کریگا لیکن دستہ تیکہ کوئی دشمن بریگانہ علاقہ نواب مذکور پر حملہ آور ہوگا تو جسقدر روپیہ نقصانی کا بسبب اس حملے کے ہوگا وہ اس آمدنی سے مجرا لیا جائیگا۔

بلحاظ اسکے کہ نجف خان شامل فوج انگریزی ہوگیا اور جنگ گذشتہ مین بادشاہ کی خدمتگاری کی ہے تو بادشاہ بخوشنودی مزاج دو لاکھ روپیہ سالانہ اوسکو عطا فرمائین اور یہ روپیہ ماہ بماہ سجھتہ ساوی وسکو دیا جاوے اور اول ماہ کا روپیہ وسکو یکم ستمبر سنہ حال سے دیا جاوے اگر اوسکی ادا ہونے مین تفاوت واقع ہو تو انگریزی کمپنی جو مقرر اس ادا کے ہین آمدنی علاقہ بنگالہ سے جو بادشاہ کے یہان داخل ہوگا مجرا لیکر اوسکو دینگے اور اگر علاقہ بنگالہ پر حملہ کسیکا ہوا اور اوس باعث سے اوسکی مجرا لیجاوے اوس نقصانی کے موافق نجف خان کے روپیہ سے بھی لی ہوگی فقط بتاریخ ۱۹ ماہ اگست سنہ ۱۷۶۵ء

مقام فورٹ ولیم ۳۰ ستمبر ۱۷۶۵ء

نقل مطابق اصل

دستخط الگزینڈر کمبیل صاحب ایس سی

چہارم عہد نامہ فیما بین نواب نجم الدولہ وکمپنی

بادشاہ نے بخوشی وخوشنودی مزاج انگریزی کمپنی کو دیوانی بنگالہ وبہار واوڑیسہ مع آمدنی اضلاع مذکور بطور معافی ہمیشہ کے واسطے بشرائط مندرجہ عطا فرمائی ہے اور جنمین کی ایک شرط یہ ہے کہ جو کچھ خرچ نظامت کا ہوگا وہ آمدنی مذکور سے ادا ہوگا۔ اور معلوم ہو جنکو یہ تعلق رکھتا ہے کہ مین لکھتا ہون کہ بابت صرف سالانہ نظامت کی مبلغ ۳۲۰۰۰۰ بتیس لاکھ روپیہ کافی ہوگا اور مین یہ روپیہ منظور کرتا ہون کہ حسب تفصیل ذیل مجھے ملا کرے یعنی مبلغ ۱۶۰۰۰۰ بابت خرچ میرے خانگی اخراجات اور ملازمین وغیرہ کے اور مبلغ ۱۰۰۰۰۰ بابت خرچ سواران سپاہی وپیادہ وتوپچیان وبرقندازان وغیرہ جو واسطے سواری ورتبہ وغیرہ کے ضروری ہونگی ملے گا بشرطیکہ یہ خرچ آیندہ ضروری متصور ہو مگر اس قدر سے کبھی زیادہ خرچ نہوگا اور چونکہ مجکو کمال اعتبار معین الدولہ پر ہے مین چاہتا ہون کہ اسکے [illegible] کا خرچ بتعلق اوسکے رہے یعنے یہ مبلغ ۳۲۰۰۰ حسب تفصیل بالا اوسکی معرفت [illegible] یہ اقرارنامہ ہر کت خدا یتعالی مجھے امید ہے کہ بلا تفاوت اوسوقت تک جاری رہیگا جب تک کارخانجات انگریزی کمپنی ملک بنگالہ مین قائم رہین فقط

مقامات فورٹ ولیم ۳۰ ستمبر ۱۷۶۵ع

نقل مطابق اصل

دستخط الگزینڈر کمبیل صاحب ایس سی

نمبر ۱۱

شرائط عہد نامہ واقرارنامہ فیما بین گورنر اور کونسل فورٹ ولیم منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی ونواب سیف الدولہ۔

منجانب کمپنی

ہم گورنر اور کونسل وعدہ کرتے ہین کہ نواب سیف الدولہ کو صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ دلوادینگے اور کمپنی کی فوج سے اونکی حفاظت بخلاف اور ملکے دشمنونکے کرینگے

منجانب نواب

شرط اول

جو عہدنامہ میرے والد نے ہنگام شروع نظامت کمپنی سے کیا ہے اور آج مین یہ اقرار ہے کہ عزت اور توقیر کمپنی اور گورنر اور کونسل کی مثل عزت اور توقیر اپنے کے تصور کرینگے اور جو عہدنامہ میرے بھائی نواب نظام الدولہ سے ہوا ہے وہ عہدنامجات جہان تک اصل مطلب اونکا ہے حرفاً و معناً مین تصدیق کرکے منظور کرتا ہون —

شرط دوم

بادشاہ نے بحسب شفوذی مزاج دیوانی بنگالہ و بہار اور اوڑیسہ کی بطور معافی دوامی انگریزی کمپنی کو عطا فرمائی ہے اور مجھے چونکہ اعتبار کلی اونکا اور اونکے ملازمین آبادان اس ملک کا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اونسے ہرگز کوئی امر ایسا نہوگا جس سے میرے مرتبہ یا عزت یا خاندہ مین یا ملک کی بہبودی مین تخلل واقع ہو لہذا مین بنظر حسن انتظام کا صوبہ داری و بخیال ترقی عزت و حرمت اپنے اور کمپنی کے اقرار کرتا ہون کہ حفاظت اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کی اور رکھنا فوج کا متعلق کا اونکے اختیار مین رہے بعوض اونکے ادا کرنے روپیہ مفصلہ ذیل کے یعنی شاہ عالم بادشاہ کو بموجب قسط ماہواری مقررہ عہدنامہ کے یعنی اور مجد سیف الدولہ کو مبلغ سالانہ حسب تفصیل ذیل یعنی مبلغ بابت میرے مصارف خانگی و ملازمین وغیرہ کے مصارف ضروری کے اور زر باقیماندہ مبلغ بابت خرچ سپاہی و چپراسی و برقندازان وغیرہ ضروری سواری کے مگر کسی نہج سے اس رقم سے زیادہ خرچ نہوگا —

شرط سوم

نواب معین الدولہ جو بصلاح گورنر اور صاحبان کونسل کے نائب اضلاع مقرر ہوا ہے اور

اختیار انجام امور بشراکت واتفاق راے مہاراجہ دولب راے اور جگت سیٹھ کے اوسکے تعلق ہے وہ اپنے عہدہ پر باختیار سابق بحال رہیگا اور چونکہ مجھے بھی اوسکے اوپر زیادہ اعتبار ہے مین یہ بھی اوسکے سپرد کرتا ہون جو مبلغ سہ لاکھ روپیہ ماہوار مجھ کو خرچ نظامت ملیگا وہ اوسکے معرفت مصارف مذکورہ بالا مین خرچ ہوا کرے۔

یہ عہدنامہ ببرکت خدا یتعالی مجھے امید ہے کہ جب تک کارخانجات انگریزی ملک بنگالہ مین قائم ہین بلاتفاوت جاری رہیگا فقط تاریخ ۱۹ ماہ مئی سنہ ۱۷۶۵ء

دستخط ولیم بولٹس صاحب

دستخط ایچ ورلسٹ صاحب

دستخط ہنڈرولف سیرت صاحب

دستخط ایچ دالس صاحب

دستخط کلاڈ رسل صاحب

دستخط ولیم الڈرسی صاحب

دستخط ملکس کلسال صاحب

دستخط چارلس کلویر صاحب

نمبر ۱۲

عہدنامہ مبارک الدولہ

مہر کمپنی

دستخط بی بیبر صاحب سکرٹر

بشرائط عہدنامہ واقرارنامہ فیمابین گورنر اور کونسل فورٹ ولیم منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی ونواب مبارک الدولہ بتاریخ ۲۱ ماہ مارچ سنہ ۱۷۶۵ء

منجانب کمپنی

ہم گورنر اور کونسل وعدہ کرتے ہین کہ نواب مبارک الدولہ کو صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ دلوادینگے اور کمپنی کی فوج سے اونکی مدد بخلاف اونکے تمام دشمنون کے کرینگے۔

منجانب نواب

شرط اول

جو عہد نامہ میرے والد نے بنگام شروع نظامت کمپنی سے کیا ہے اور اوسمین یہ اقرار ہے کہ عزت اور توقیر کمپنی اور گورنر اور کونسل کی مثال عزت اور توقیر اپنی کے تصور کرینگے اور عہد نامجات میرے برادران نواب نظام الدولہ اور سیف الدولہ سے ہوے ہین وہ عہد نامجات جہان تک اصل مطلب اوسکا ہی حرفاً حرفاً و معناً معناً مین تصدیق کرکے منظور کرتا ہون۔

شرط دوم

بادشاہ نے بخوشنودی مزاج دیوانی بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کی بطور معافی دوامی انگریزی کمپنی کو عطا فرمائی ہے اور مجھے چونکہ اعتبار کلی اونکا اور اونکے سپاہ آبادان اس ملک کا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اونسے ہرگز کوئی امر ایسا نہوگا جس سے میرے رتبہ یا عزت یا فائدے مین یا ملک کی بہبودی مین تخلل واقع ہو لہذا مین بنظر حسن انتظام کار صوبہ داری و بخیال ترقی عزت و حرمت اپنے اور کمپنی کے اقرار کرتا ہون کہ حفاظت اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کی اور رکھنا فوج مکتفی کا اونکے اختیار مین ہے بعوض اونکے ادا کرنے روپیہ مفصلہ ذیل کے یعنی شاہ عالم بادشاہ کو بموجب قسط ماہواری مقررہ عہد نامہ کے ۲۶ لاکھ اور مجد مبارک الدولہ کو مبلغ ۱۶ لاکھ سالانہ حسب تفصیل ذیل یعنی مبلغ ۱۶ لاکھ بابت میرے مصارف خانگی و ملازمین وغیرہ مصارف ضروری کے اور باقیماندہ مبلغ ۹ لاکھ بابت خرچ سپاہی و چپراسی و برقندازان وغیرہ ضروری سواری کے مگر کسی نہج سے اس رقم سے زیادہ خرچ نہوگا۔

شرط سوم

نواب معین الدولہ جو بصلاح گورنر اور صاحبان کونسل کے نایب اختیار مقرر ہوا ہے اور اختیار سرانجام امور بشراکت واتفاق راے مہاراجہ دولب رای اور جگت سیٹھ کے اوسکے تعلق ہے وہ اپنے عہدے پر باختیارات سابق بحال رہے گا اور چونکہ مجھے بھی اوسکے اوپر زیادہ تر اعتبار ہے میں مصارف مبلغ ۔۔۔ روپیہ مذکورہ بالا کا بھی اوسکے سپرد کرتا ہوں کہ وہ مصارف مذکورہ بالا میں یہ روپیہ صرف کیا کرے یہ عہدنامہ ببرکت خدائے تعالی بلا تفاوت ہمیشہ جاری رہیگا بتاریخ ۲۱ ماہ مارچ ۱۷۶۵ع

بدستخط جان کارنیر صاحب

بدستخط رچارڈ ویچ صاحب

بدستخط ولیم الڈرسی صاحب

بدستخط کلاڈ رسل صاحب

بدستخط چارلس فلوئیر صاحب

بدستخط جان رمنڈ صاحب

بدستخط فرانسس ہیر صاحب

بدستخط جارج فیکل صاحب

بدستخط طامس لین صاحب

بدستخط رچارڈ بارول صاحب

نقل مطابق اصل

بدستخط ولیم واین صاحب سکرٹر

نمبر ۱۳

عہدنامہ ساتھ ڈنمارک کے مرقومہ ۲۲ فروری ۱۷۶۳ عیسوی

عہدنامہ بابت انتقال علاقجات ڈنمارک واقع ملک ہندوستان فیما بین شاہ ڈنمارک

وہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بتوسط پیٹر ملیس صاحب کونسل اوف سٹیٹ گورنر علاقجات شاہ ڈنمارک واقع ہندوستان نایٹ اوف دی اور ڈر اوف نبرگ بذریعہ اختیارات جو اونکو تاریخ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۷۴۱ء شاہ ڈنمارک سے حاصل ہوے تھے اور گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل لفٹنٹ جنرل ڈی رایٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل ہندوستان وہنوربل فرڈرک ملٹ ممبر کونسل وہنوربل میجر جنرل سر جارج پالک جی سی بی ممبر کونسل بذریعہ اختیارات جو اونکو ہنوربل سیکرٹ کمیٹی اوف ڈرکورٹ اوف ڈائرکٹرس سے بتاریخ یکم ماہ جولائی ۱۷۴۲ء حاصل ہوے تھے واقع مقام کلکتہ تاریخ ۲۲ ماہ فروری ۱۷۴۵ء

بنام خدای پاک ولاشریک

شرط اول

شاہ ڈنمارک اقرار کرتے ہین کہ وہ تمام علاقجات ڈنمارک واقع ملک ہندوستان مع تمام متعلقات ومال شاہی جو اوسمین ہے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو بعوض مبلغ ۴ لاکھ روپیہ سکہ کمپنی کے انتقال کردینگے اور یہ روپیہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ جب یہ عہدنامہ تصدیق ہوجاے گا تو یا بمقام کلکتہ اور یا بمقام لندن بذریعہ بل میعادی ایک ماہ کے سکہ ولایت مین بموجب عرض بازار ولایت دو شلنگ فی روپیہ یا جسقدر نقد اور جسقدر بل بنرخ مذکورہ بالا شاہ ڈنمارک کو منظور ہوگا ادا کرینگے۔

شرط دوم

علاقجات اور مال شاہی مذکورہ بالا حسب تفصیل ذیل ہین۔

اول شہر ٹرنکمبار واقع کنارہ کورومنڈل کوسٹ مع اضلاع متعلق اوسکے اس علاقہ کے عوض دو ہزار پانچ سو سکہ طلا جو قریب ۴۰۰ روپیہ سکہ کمپنی کے ہوتے ہین راجہ تنجور کو سالانہ دیا جائیگا۔ تفصیل عمارات ومال شاہی اوسمین حسب تفصیل ذیل ہین۔

۱ قلعہ ڈنسبورگ مع تعمیرات متعلقہ وسیزدہ ضرب اتواب برنجی جو قلعہ مذکور کے بروج پر چڑھی ہین مع دیگر سامان موجودہ۔

ب مکان گورنمنٹ واقع روبروے قلعہ

ج مکان سیر گورنر بمقام موضع پوریار

د باغ گورنر مع بنگلہ باغ واقع موضع ہٹالی

ر مکان ہسپٹل مع باغ ملحقہ واقع شہر

س مکان ڈاکٹر صاحب واقع شہر

ص مکان ماسٹر اُنڈنٹ واقع کنارہ

ط دو مکان خشتی گودام

سوائے جایداد مذکورہ بالا کے تمام شارع عام اور پل اور بدرہ و انہار و اشجار و دیگر جایداد غیر منقولہ شاہی ہر قسم مع جایداد منقولہ متعلقہ مکانات و فانوس و دیگر اسباب جو کارسرکار مین آتا ہے منتقل ہونگے مگر اسباب اور جایداد منقولہ مکان گورنمنٹ اس انتقال مین شامل نہین ہین۔

دوم شہر زنزرک ناگپور معروف سیرام پور واقع ضلع بنگالہ جسمین بیگلر ضلع شامل ہے اور یہ بھی فنزرک ناگپور کہلاتی ہے اور اضلاع سیرام پور واکنا و پیاری پور جن اضلاع کی عوض مبلغ ۱۷۰۰۰۰ سکہ کمپنی سالانہ زمینداران میور اچھلی کو دینا ہوگا ان اضلاع کے شامل جایداد حسب تفصیل ذیل ہے۔

ا مکان گورنمنٹ

ب مکان سکتر و دفتر خانہ

ج مکان کچہری مع جیلخانہ

د عبادتخانہ جو بنام عبادتخانہ بنیس مشہور ہے

ر بازار جسمین ۱۳۰ گھوٹہ زمین کم و بیش ہے اور بجانب شمال مکانات گودام بنے ہین مع دو مکان گودام بجانب مغرب۔

سوائے اسکے اور زمین جو ہے اوسمین گودام وغیرہ رعایا کے بنے ہین اور رعایا سالانہ محصول زمین ادا کرتے ہین۔

س دومکان خشتی پہرہ واقع کنارۂ دریا۔

سوائے جایداد مذکورہ بالا کے شارع عام و پل وغیرہ و نہر جو موضع پیارہ پور کے کھیتوں سے نکل کر موانع متصلہ مین گذر کر دریا مین شامل ہوجاتی ہے مع تمام جایداد غیر منقولہ شاہی ہر قسم و جایداد منقولہ جو واسطے کارخانہ جات کے اور زخانہ عام کے ہے۔

سوم قطعہ زمین واقع بلاسور جو سابق کارخانہ تھا اسمین بغیر گھاٹ زمین محصولی شامل ہے

شرط سوم

عبادتخانہ زمین و عبادتخانجات جروزلم و بیتلہم واقع ترنگبار اور رومن کیتلک چرچ اور دیگر عبادتخانجات واقع مقام فرلور و رومن کیتلک چرچ واقع سیرام پور و سیرام پور کا مدرسہ و ہسپتال ہندوستانی بذریعہ باشندگان تیار اور مقرر ہونے ہین لہذا یہ مکانات مع اسباب و اشیاء متعلقہ منقولہ و غیر منقولہ از آن اون لوگون کے ہین اور اس انتقال مین شامل نہین

شرط چہارم

تمام ساکنین علاقجات مذکورہ بالا خواہ ولایتی خواہ ہندوستانی جواب اوسمین آباد رہینگے وہ زیر حمایت قوانین عامہ برٹش انڈیا کے شمار کیے جاینگے اور اونکے حقوق مذہبی خواہ ذاتی خواہ عارضی جیسے سخت حکومت دنمارک کے تھے وہ سب اوسی حال مین شمار کیے جاینگے جس حال مین اوس قسم کے حقوق ہندوستان مین موجود ہین۔

تمام مقدمات تنازعات جو ہنگام تعجیل اس عہدنامہ کے عدالتہاے دیوانی مین زیر تجویز ہون وہ اوسی قاعدے کے بموجب فیصلہ پاینگے جو جاری ہے تاہنگامیکہ ضرورت اوسکے تبدیل کرنے کی پیدا نہو۔

وہی قاعدہ بعد شروع عہدنامہ ہذا مقدمات اپیل مین بھی مرعی رکھے جاینگے مگر کوئی مقدمہ منفصلہ عدالت دیوانی جسکا اپیل بموجب قاعدۂ مجاریہ کے میعاد مقررہ اپیل مین پیش نہوا ہوگا قابل سماعت تصور نکیا جائیگا اور نہ کوئی مقدمہ جسکا فیصلہ بموجب قاعدے کے ہوچکا ہو بعد شروع عہدنامۂ ہذا پھر قابل سماعت متصور ہوگا۔

شرط پنجم

بموجب عہدنامہ ہذا کے کچھ تخلل تجارت حال مین یا جو تجارت رعایا شاہ ڈنمارک آیندہ بیچ مقامات لنگرگاہ ہندوستان مین کوئی واقع نہوگا اور نہ تجارت زیادہ شرائط محدودہ پر بہ نسبت اوسکے قرار دیجائیگی جو درحالت جاری رہنے فرضہ شاہ ڈنمارک علامحات منتقلہ پر قرار پائین —

شرط ششم

بورڈ نا دریان مقام کوپنہگن کو اختیار حاصل رہے گا کہ کوشش ارباب مشتہر کرنے انجیل کے اور تبدیل مذہب کرنے ہندوستانیون کے کرکے مذہب عیسائی جاری کرین اونکو اوسقدر امداد ویگی جسقدر اس قسم کے پادریان انگریزی کو ہندوستان مین بموجب قاعدہ محاربہ رواج ملک دی جاتی ہے اور جو استحقاق اور اختیارات مدرسہ سیرام پور کو بعنوانے چارٹر یعنی حکم شاہی مرقومہ ۲۳ ماہ فروری ۱۸۱۳ء عطا ہوے ہین اونمین دست اندازی نہوگی بلکہ اوسی صورت سے قائم وجاری رہیگی گویا وہ بعنوانے چارٹر سرکار انگریزی عطا ہوے ہین الامطیع قانون عام ہندوستان کے رہینگے —

شرط ہفتم

سرکار ڈنمارک وعدہ کرتے ہین کہ جو دعاوی پنشن وغیرہ اشخاص علاقجات مذکورہ کی ہونگے وہ خود سرکار موصوف ادا کریگی اور ایسٹ انڈیا کمپنی ایسے اخراجات کے متحمل نہوگی ہان البتہ زر سالانہ زمین بعنوانے مضمون شرط دوم راجہ تنجورا وزمینداران سورٹھپلی کو ادا کرینگے

شرط ہشتم

جو روپیہ کہ خزانہ شاہی کا نہین ہے مگر حکام کورٹ اوراردٹس کے پاس یا کسی اور حاکم دیوانی کے پاس موجود ہوگا وہ ایسے حکام انگریزی کے سپرد کیا جائیگا جنکو گورنر جنرل ہند یا جاہس کونسل تجویز کرینگے اور وہ اوسی قاعدے کے بموجب صرف ہوگا جو رواج ملک ایسے روپیہ کے واسطے ہوگا —

شرط نہم

عہدنامہ حال جسمین یہ شرط ہین بتصدیق کیا جائیگا اور بقول مصدقہ بمقام کلکتہ بیچ عرصہ

چھ مہینے کے یا اس سے کم عرصے مین اگر ممکن ہوا تو ہر دو فریق کو حاصل ہونگے۔

واقع مقام کلکتہ تاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۴۳ عیسوے

دستخط پی ہنس صاحب
دستخط ایچ ہاڑوچ صاحب
دستخط الیف ملٹ صاحب
دستخط جارج پالک صاحب

اشخاص جنکے دستخط تحت مین درج ہین واسطے لینے نقول مصدقہ عہدنامہ فیابین شاہ ڈنمارک اور ہنیوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کی بابت انتقال علاقجات ڈنمارک واقع ہندوستان مع تعمیرات و دیگر جایداد متعلق انکے بنام ایسٹ انڈیا کمپنی بعوض دس لاکھ روپیہ مقام کلکتہ تاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۴۳ء تحریر ہوا تھا جمع ہوے اور نقول مذکور تمام و کمال پڑھے گئے اور ہر دو فریق نے اپنی اپنی نقل پر دستخطی ایک دوسرے کو حسب قاعدہ مروجہ دی۔

بگواہی اوسکے یہ سند دستخط اور مہر ہوئی

واقع مقام کلکتہ بتاریخ ۱۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۴۳ عیسوے

منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی

دستخط ٹی ایچ میڈک صاحب (مہر)
دستخط الیف للٹ صاحب (مہر)
دستخط سی ایچ کیمرن صاحب (مہر)

منجانب شاہ ڈنمارک

دستخط ایل لنڈہارڈ صاحب (مہر)

کچھار

راجہ گوبند چندر کچھار والا ۱۸۱۳ء مین بجاے اپنے بھائی کشن چندر کے گدی نشین ہوا اور ۱۸۱۸ء مین مرہیت سنگھ نے منی پور سے آکر حملہ کیا اور شروع ۱۸۲۳ء تک یہ مقام موقع فساد و پیمان جی سنگھ منی پور والہ کا رہا بعد ازان گمبھیر سنگھ غالب آیا بعد ازین عرصہ قلیل گذرا تھا کہ برھما والون نے آکر اس مقام کچھار پر حملہ کیا اور جنگ اول برھما مین جو انگریزون سے ہوئی تھی برھما والے خارج اس مقام سے کیے گئے اور راجہ اصلی گوبند چندر حسب شرائط مندرجہ عہدنامہ نمبر ۴ کے اپنی گدی پر پھر قائم ہوا راجہ گوبند چندر کی حکومت علاقہ کوہی مین تولارام نے خلل ڈالکر خود حاکم اس نواح کا ہوا اس تولارام کا باپ کچھادین نامی خدمتگار راجہ کشن چندر مرحوم کا تھا راجہ مذکور نے اوسکو ایک خدمت کوہستان مین عطا کی تھی وہ شخص سرکش ہوکر منحرف ہوا اور گوبند چندر نے اوسکو ہلاک کیا اسوقت مین تولارام مذکور جسپر اسون مین راجہ کا نوکر تھا یہ حال سنکر وہ فراری ہوکر کوہستان مین چلا گیا اور ہرچند گوبند چندر نے کوشش کی مگر اوسکو خارج ازکوہستان نکر سکا ناچار ہوکر اوسنے واسطے رفع مناد ملک راجہ گوبند چندر نے وہ علاقہ کوہستان جسپر تولارام قابض تھا تولارام کے سپرد کیا۔

بیچ ۱۸۳۳ء کے گوبند چندر قتل ہوا اور چونکہ کوئی اولاد صلبی متبنی اوسکی نہ تھی تو علاقہ اوسکا سوائے اوسکے جو تولارام کے قبضے مین تھا شاں علاقہ انگریزی کیا گیا۔

بیچ ۱۸۳۳ء کے تولارام بجرم قتل گرفتار ہوا مقدمہ یہ تھا کہ اوسنے دو شخصون کے جنھون نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا تھا حکم قتل دیا تھا مگر اس جرم مین وہ مطیع حکومت انگریزی نہ تھا اور بیچ ۱۸۳۴ء کے اوس سے ایک عہدنامہ نمبر ۵ کیا گیا بموجب اوسکے تولارام نے مغربی علاقہ اپنا چھوڑکر علاقہ مشرقی اپنے پاس رکھا۔

بیچ ۱۸۴۳ء کے جب تولارام بہت مسن اور ضعیف ہوا تو اوسنے اپنا علاقہ سپرد اپنے دو متبنون نکل رام اور برج ناتھ نامی کے کر دیا اور تولارام مذکور ۱۸۵۰ء مین فوت ہوا اور ۱۸۵۳ء مین نکل رام ایک لڑائی مین جو دشمونا گونسے ہوئی تھی قتل ہوا اور ملک اور تسلط جو دراصل ہنگام وفات گوبند چندر کے نکل گیا تھا گورنمنٹ انگریزی نے دوبارہ لے لیا۔

اوپر سرحد جنوبی کچھار کے علاقہ لوشائی کوکی والون کا واقع ہے یہ قوم نہایت جنگ آور ہے اور ۱۸۷۱ء مین کوکے قوم کو جنوب سے نکال کر کچھار مین پہونچایا اسوقت مین تمام کاروبار ملکی یعنی پولیٹکل اس نواح کا سپرد کرنیل لسٹر صاحب کے تھا اور اس صاحب نے ایسی ہوشیاری سے قوم کوکی کو سپاہ مین نوکر رکھکر تادیب کی اور بجا بلہ قوم لوشائی کوکی جنھون نے بعض موقع پر غارتگری کی تھی اور اونکی سے ادہی واجب تھی لیکر ایسا اونکے دلون پر اثر پیدا کیا کہ اوس روز سے پھر اونھون نے کبھی تکلیف حاکم کو نہین دی اور قوم کوکی جو ہمارے علاقے مین آکر آباد ہوے تھے اب بآرام تمام یہان بسر کرتی ہین اور اون کے لڑکے ہماری فوج مین بھرتی ہوتے ہین اور بہت کام کے اور ارزان یعنی کم تنخواہ کے سپاہی پولیس اس ضلع مین ہین اور قوم لوشائی کو ایک اور قوم کوہی پوتی نامے جو انسے قوی تر ہین بہت تنگ کر رہی ہے اور اونکو اور بھی شمال مین نکالتے جاتے ہین اب اکثر پیغام اونکے راجہ کیطرف سے ہمارے پاس آتے ہین کہ اونکی مدد نباویں اور سامان جنگ سے کیجاے اور درخواست اونکی یہ بھی ہے وہ اگر ہمارے ملک مین بطور رعیت آباد ہون اونکے پیغامبرونکی ہمیشہ خاطرداری ہوتی ہے مگر درخواست مدد مین ہمیشہ انکار رہتا ہے اور یہ وعدہ ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنا علاقہ چھوڑکر ہمارے ملک مین پناہ گیر ہون گے تو اون کی حفاظت کیجاویگی بشرطیکہ وہ راضی اسپر ہون کہ مطیع ہمارے قوانین کا اونکو ہونا ہوگا آمدورفت قوم لوشائی سے اب اکثر ہوتی ہے بنگالی تجار اونکے علاقے مین جاتے ہین اور روم اور عاج وہانسے بعوض نمک اور پارچہ وغیرہ کے لاتے ہین تجاران ہیزم بھی اب قطع درختان جنگل مین اونسے مزدوری کراتے ہین اور درخت اونسے کٹوا کر براہ آب نالہ ہاے کوہی بارک تک لاتے ہین یہہ صورت بہت مدت تک رہنے والی نظر نہین آتی چند سال گذرے کہ جنوبی علاقہ ہمارے مین بہت اندیشہ اونسے رہا کرتا تھا اور آمدورفت بالکل اونسے نہ تھی۔

گورنمنٹ انگریزی کا کوئی عہدنامہ پٹروالون سے نہین ہوا ہے

راجہ پٹرا ایک خاص حالت مین رہتا ہے یہان تک کہ ماورائے علاقہ کوہی جو بنام

پڑا آزاد مشہور ہے اوسکے پاس بہت زمیداری علاقہ پڑا میدانی مین بھی ہے اوسکی گدی نشینی
سحکم گورنمنٹ انگریزی ہوتی ہے اور وہ نذرانہ بالعوض دیتا ہے اور اوسکی گدی نشینی منحصر اوپر
تقرری جوب راج یعنی ولیعہد کے ہے اور تقرری ولیعہد کی راجہ خود اوسوقت تک نہین کرتا
جسوقت تک وہ خود معرفت گورنمنٹ انگریزی کے گدی نشین نہ ہوا ہو راجہ حال کی گدی نشینی
معرفت گورنمنٹ انگریزی کے ۱۸۴۳ء مین ہوئی پڑا آزاد جو مشہور ہے وہ گورنمنٹ انگریزی
سے یا اوسکے کسی سابق کے حاکم سے معاف اونکو نہین ملا ہے اور نہ بموجب کسی دستاویز
گورنمنٹ کے اونکے پاس ہے یہ لوگ کبھی بادشاہان مغلیہ کے بھی مطیع نہین ہوئے۔

نمبر ۱۴

عہدنامہ قرار دادہ فیما بین ڈیوڈ سکوٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی
وراجہ گوبند چندر نراین راجہ کچھار معروف بہ رہا۔

شرط اول

راجہ گوبند چندر نراین اپنی طرف سے اور اپنے وارثان کیطرف سے عہد کرتے ہین
کہ وہ اتفاق ہنوربل کمپنی کے ساتھ رکھینگے اور اپنی کچھار یعنی رہا کو اونکی حفاظت مین
سپرد کرتے ہین۔

شرط دوم

راجہ بذات خود انتظام ملک کرینگے اور حکومت عدالتہاے انگریزی کی اوسمین نہوگی مگر
راجہ مذکور عہد کرتے ہین کہ جو صلاح گورنر جنرل بہادر یا جلاس کونسل دربار بہبودی رعایا اونکو
دینگے اوسکو وہ منظور کرکے جو بدنظمی امور ملک مین واقع ہوئی ہوگی اوسکو رفع کرینگے۔

شرط سوم

ہنوربل کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ملک کچھار کو دشمنان بیگانہ سے محفوظ رکھینگے اور جو
نااتفاقی فیما بین راجہ و دیگر ریستاروے کا آئیگی اوسکو رفع کرینگے اور راجہ مذکور اقرار
کرتے ہین کہ وہ اونکی نصیحت پر کاربند ہونگے اور کسی دوسرے حاکم سے خط کتابت بجز وسیلہ

انگریزی جا ہی نکریں گے۔

شرط چہارم

بنظر وعدہ امداد و حفاظت کے جو شرط بالا مین درج ہے اور بلحاظ دیگر سبب کے راجہ اقرار کرتے ہین کہ شروع ۱۲۳۳ بنگالہ سے دس ہزار روپیہ سالیانہ وہ ہنوربل کمپنی کو دیا کرینگے اور کمپنی ممدوح وعدہ کرتے ہین کہ وہ تجویز پرورش سلیمان منی پور عرصہ قلیل گذرا کہ جو قابض ملک کچھار تھے کر دینگے۔

شرط پنجم

اگر راجہ اپنا وعدہ مندرجہ شرط بالا پورا نکرے تو ہنوربل کمپنی کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اسقدر آمدنی کا علاقہ ملک کچھار سے اپنے قبضے مین واسطے ہمیشہ کے لاوین کہ آیندہ نکاسی زر موعودہ کی ہوتی رہے۔

شرط ششم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ باصلاح حکام انگریزی مقیم ملک کے وہ تمام امور انتظام پولیس و محصول و نمک علاقہ سلہت مین کیا کرے گا۔

بمقام بدیر پور بتاریخ ۶ ماہ مارچ ۱۸۲۴ء مطابق ۲۴ ماہ پھاگن ۱۲۳۰ بنگالہ یہ کاغذ قرار پایا

دستخط ڈی اسکوٹ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل

مہر راجہ گوبند چندر

نقل مطابق اصل
دستخط ڈی اسکوٹ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۵

شرائط جو تولارام نے بتاریخ سوم ماہ نومبر حسب الحکم گورنمنٹ مرقومہ ۱۶ اکتوبر ۱۸۳۴ء منظور کین۔

شرط اول

تولارام تمام دعاوی و حقوق علاقہ واقع درمیان مویر بردونگ وڈونگ و کیوپولی دریا سے

دست بردار ہوگیونکہ اس علاقے سے اوسکو گوبندرام اور درگارام نے خارج کردیا تھا۔

شرط دوم

تولارام کے پاس علاقہ مفصلہ حدود ذیل رہیگا جو سابق اوسکے قبضے مین تھا یعنی وہ علاقہ جسکی حد غربی دریاے ڈینک ہے اور اسکی ایک لین یعنی حد بعد ازین قرار پائیگی جو باری فوردو یعنی دریاے ڈینک سے ایک مقام تک برلب دریاے جمن ہوگی اور یہ حد درمیان زراعت سیل دہرم پور اور ڈبوکا اور باجیٹی کے ہوگی مگر یہ دونون مقام یعنی ڈبوکا اور باجیٹی حد سے باہر ہونگی اور علاقہ مذکور کی حد شمالی دریاے جمن اور ڈینک ہونگے اور شرقی حد ڈیسرا دریا ہوگا اور جنوب و مغرب کی حد کوہ ناکا اور دریاے موہر ہوگا اور وہ وعدہ کرتا ہے کہ یہ علاقہ وہ ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے اپنے پاس بقصور کریگا اور سالانہ خراج چار جوڑہ دندان فیل دیا کرے گا اور فی دندان فیل وزن مین پینتیس سیر کا ہوگا۔ یہ خراج بعد ازین مبدل بہ نقد ہوکر چار سو نوے روپیہ سالانہ مقرر ہوا۔

شرط سوم

تولارام اپنے حین حیات گورنمنٹ انگریزی سے پچاس روپیہ ماہانہ بعوض علاقہ خارج شدہ کے اور بصحواے شرائط بالا کے پائیگا۔

شرط چہارم

گورنمنٹ انگریزی کو اختیار حاصل ہوگا کہ جہان چاہین مقامات فوج علاقہ تولارام مین قرار دین اور اگر بضرورت گذر فوج اوسکے علاقے مین سے ہو تو تولارام وعدہ کرتا ہے کہ وہ باربرداری اور رسد وغیرہ فوج مذکور کو حتی الامکان بہم کردیگا اور اوسکو اجرت اور قیمت اسکی ملیگی۔

شرط پنجم

تمام جرائم خفیفہ جو علاقہ تولارام مین واقع ہونگے اونکی تحقیقات اور سزادہی وہ خود کریگا مگر تمام جرائم سنگین جو سرزد ہونگے وہ تمام سپرد عدالت انگریزی قریب تر کے ہونگے اور تولارام وعدہ کرتا ہے کہ ایسے جرائم سنگین کی اطلاع وہ دیا کرے گا اور

کوشش گرفتاری مجرمان مین بدل کرے گا۔

شرط ششم

تولارام کوئی چوکی پرمٹ برلب دریاہاے حدود ہی اوسکے علاقے کے قائم نکریگا

شرط ہفتم

تولارام کسی رئیس قرب وجوار پر بلا اجازت گورنمنٹ انگریزی کے فوج کشی نکرے گا اور اگر اوسپر کوئی حملہ آور ہوگا تو اوسکی اطلاع وہ گورنمنٹ انگریزی کو دیگا اور اوسکی مدد ایسے موقع پر فوج انگریزی کرے گی بشرطیکہ حکام انگریزی پر یہ ثابت ہوگا کہ حملہ اوسکے اوپر بے وجہ ہوا ہے۔

شرط ہشتم

رعایا کو ممانعت نہوگی اور اونکو اختیار ہوگا جہان چاہین حدود علاقہ کے اندر یا باہر جاکر آباد ہون۔

شرط نہم

اگر ان شرائط کے بموجب مین نکرون تو گورنمنٹ انگریزی کو اختیار رہوگا کہ میرے علاقے پر قابض ہون۔

دستخط تولارام سینا پتی

دستخط گواہان

بابو رام منتری براہموکان

ہبی رام معتمد اربودھا

مادہو رام راجہ کن

دستخط فرانسس خکنس صاحب

اجنٹ گورنر جنرل

جنتیا و کوسیا اقوام کوہی

علاقہ کوہی کوسیا و جنتیا کا اب تحت حکومت ایک اسسٹنٹ کمیشن ملک آسام کے ہے قریب تیس ہزار کے تجارت اجناس طرفین کی ملک آسام سے ہوتی ہے اور جو علاقہ میدان بنگالہ مین واقع ہے اوسمین قریب ساڑھے دس لاکھ کے ہوتی ہے منجملہ اوسکے سات لاکھ کی تجارت اون اجناس کی ہوتی ہے کہ یہان سے اور ملکون مین بھیجی جاتی ہین کل محاصل ہین و دیگر جوب اور ٹکس وغیرہ ۱۸۷۴ء مین مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ تھا۔

اول عہدنامہ نمبر ۱۶ جنتیا والون سے ۱۸۳۵ء مین ہوا تھا راجہ رام سنگہ نے کچہ مدد جنگ برہما مین کی مگر اوسکے علاقے کی حفاظت کی گئی اور راجہ نے وعدہ کیا کہ وہ سرکار انگریزی کے ہمراہ رہیگا پھر ۱۸۳۵ء کے تحقیق ہوا کہ راجہ راج اندر سنگہ نے بعالم ولیعہدی اپنے ۱۸۳۲ء مین انگریزی باشندگان علاقہ کے بچہ ہای خرد سال واسطے قربانی کرنے کے چوری کرائے یا اونکے چوری جانے مین چشم پوشی کی اسواسطے گورنمنٹ نے اوسکا علاقہ جو بیدا مین واقع تھا ضبط کرلیا بعدازین راجہ نے بنجوشی علاقہ کوہی بھی حوالہ کرکے پنشن نقدی پانصد روپیہ ماہوار کی قبول کی۔

آبادی کوہستان جنتیا کے سب زن و مرد قریب ۳۰ نفری ہے اور کوہستان کوسیا کی ۲۰ نفری ملک کوسیا مین وسط علاقہ خرو و کلان ہین منجملہ اونکے پانچ علاقہ مفصلہ ذیل بشکست آزاد کہلاتے ہین۔

تفصیل اون پانچون کی یہ ہے چراپونجی کھیرم شنگ سنگرم شیونگ جو نیس ان پانچون علاقے کے ہین وہ خود کل اختیار ملکی و مالی و فوجداری اپنی رعایا پر رکھتے ہین اور سرکار انگریزی کا بجز دو علاقہ چراپونجی اور کھیرم کے اور کسی علاقہ کے رئیس سے عہدنامہ نہین ہوا ہے مگر یہ رئیس بھی مجرم پناہ گیرندہ کو حوالہ سرکار کردیتے ہین اور جو احکام جاری ہوتے ہین اونکی تعمیل کرتے ہین اور سرکار بھی اون رئیسون سے اوسیطرح پیش آتی ہے جسطرح راجہ چراپونجی سے آتی ہے۔

عہدنامہ نمبر ۱۷ دیوان سنگھ راجہ چراپونجی سے بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۲۹ء منعقد ہوا تھا اور اوسی تاریخ راجہ مذکور نے دوسرا عہدنامہ نمبر ۱۸ تحریر کرکے کچھ زمین واسطے چھاونی چراپونجی کے سرکار کو دی اور اوسکی حوض زمین ضلع سلہٹ مین لیجی قبول کی۔

اوسی سال مین عہدنامہ نمبر ۱۹ سرداران بونگ پونجی سے قرار پایا اور اونھون نے وعدہ کیا کہ وہ مطیع دیوان سنگھ کے رہینگے۔

بیچ ۱۸۳۳ء کے برادر زادہ راجہ مذکور موسومہ سنگھ نامی گدی نشین ہوا بعد اوسنے عہدنامہ نمبر ۲۰ تحریر کرکے کچھ زیادہ زمین واسطے چھاونی چراپونجی کے دی اور ۱۸۴۱ء مین بموجب عہدنامہ نمبر ۲۱ و نمبر ۲۲ کے اوسنے تھیکہ استمراری کوہستان کو بایں کا سرکار انگریزی کو دونون مقامات چراپونجی اور بونگ پونجی کا دیا بعد وفات صوبہ سنگھ کے رام سنگھ گدی نشین ہوا اور اس راجہ نے عہدنامہ نمبر ۲۳ تحریر کرکے تصدیق عہدنامجات سابق کی کی۔

ہنگام وفات سنگ مانک راجہ کھیرم کے رئیسان اور سرداران علاقہ نے اوسکے برادر زادہ کے بیٹے سمی ریون سنگھ کو گدی نشین کیا اور اوسکی منظوری بھی اونکو دی گئی اوس سے ایک عہدنامہ بمضمون عہدنامہ نمبر ۲۶ کے جو بیس علاقہ ننگکلاو سے لکھایا گیا تھا قرار پایا

باقیماندہ بیس علاقہ جو مطیع کہلاتے ہین حسب تفصیل ذیل ہین اور اونکا دارالحکومت ننگکلاو ہے

ننگ کلاو	موہلیم	مرتولو	راموراجو چیلا	دوانا تھلوبین	موسیورام	موون پونجی
مہارام	ملی پٹ	بہاول	سیمی پونجی	لنکھان پونجی	موبانگ	لوبوسوچھو
جیرنگ	سیانگ	مونولونگ پونجی	مونونگ پونجی	تکسم پونجی		

علاقہ ننگکلاو

بیچ ۱۸۲۶ء کے بنظر جاری کرنے تجارت درمیان سلہٹ اور آسام کی عہدنامہ نمبر ۲۴ راجہ تیرتھ سنگھ سے قرار پایا اور جب راجہ مذکور نے دیکھا کہ اوسکو حمایت سرکار انگریزی کی حاصل ہوتی ہے اوسنے برضامندی اطاعت منظور کی۔

بیچ ۱۸۲۶ء کے تیرتھ سنگھ نے علانیہ شراکت بیچ قتل دو افسران انگریزی اور قریب ساٹھ نفر رعایا انگریزی کے کی تھی اس سبب سے جنگ شروع ہوئی اور بعد جنگ عظیم بمقابلہ تیرتھ سنگھ اور

اوسکی ہمراہی رئیسان کوہستانی کی راجہ تیرتھ سنگھ نے اپنے تئین حوالہ سرکار انگریزی کردیا اور سزاے حبس دوام اکر جلپیگانہ ڈھاکہ مین مقید رہا اوسکے عوض اوسکے برادرزادہ رجن سنگھ کو جب تاریخ ۲۹ مارچ ۱۸۴۴ء گدی نشین ریاست کیا اور اوس سے ایک جدید عہدنامہ نمبر ۲۹ منعقد ہوا۔

رجن سنگھ مذکور نے مقروض از حد ہوکر علاقہ سپرد حیدر سنگھ کے اس شرط پر کیا کہ قرض اوسکا ادا کرے اور کچھ تنخواہ ماہواری اوسکو دیتا رہے۔

حیدر سنگھ ۱۸۶۳ء مین فوت ہوا اب تکمرار باب گدی نشینی کے فیما بین رجن سنگھ مذکور اور ہرسنگھ ہوا ایک رشتہ دار عورات خاندان حیدر سنگھ تھا واقع ہوئی اسی اثنا مین کہ معاملہ ہنوز فیصلہ نہین ہوا تھا کہ رجن سنگھ فوت ہوا اور چونکہ برجنگھ کو اکثر رؤسا و مصاحبان نے اول ہی منظور نہین کیا تھا اور اوسکا دعوی خاندان راجہ تک نہین پہونچتا تھا اسواسطے سرکار نے علاقہ ضبط کیا حکام ولایت نے اس جنبش کو نامنظور فرما کر حکم صادر فرمایا کہ بصلاح امکان (جنکو بنتر کہتے ہین) اور بصوابدید رؤسا خاندان کوئی راجہ ضرور گدی نشین کرنا مناسب ہے بمقتضاے اس حکم کے جب اور کوئی وارث قرار نہ پایا تو ناچار ریاست سپرد برجنگھ مذکور کے ہوئی اور اوسکے اولاد کے واسطے نسلاً بعد نسل قرار پائی اور چند شرائط مندرجہ عہدنامہ نمبر ۳۶ فیما بین مقرر ہوئین

علاقہ مولیم

بعد فتح علاقہ مولیم ۱۸۲۹ء مین راجہ برمانک نے کہ راجہ علاقہ کھیرم مشہور تھا موجب عہدنامہ نمبر ۲۷ کے علاقہ جنوبی و شرقی اوسیان المعروف دریاے بوکا پانی سرکار انگریزی کے حوالہ کیا پیچ ۱۸۳۳ء کے یہ تجویز قرار پائی تھی کہ علاقہ مذکور واپس راجہ فرمانروا کردیا جاے مگر یہ تجویز عمل مین نہین آئی۔

پیچ ۱۸۶۰ء کے رئیسان مولیم نے ایک درخواست بخلاف راجہ نرسنگھ کے گذرانی چونکہ راجہ مذکور سے کوئی راضی نہ تھا اور اوسنے تمام رواج ملک کو خراب کردیا تھا اور ہمیشہ مدہوش بادہ نوشی سے رہتا تھا اسواسطے ۱۸۶۱ء مین اوسکو خارج کرکے بصلاح اور پسند رئیسان ملک کے میلی سنگھ کو بجاے اوسکے گدی نشین کیا اس راجہ سے عہدنامہ نمبر ۳۸

لکھا یا گیا ہے رئیس ننگکلو سے لیا گیا تھا

رئیسان توپوسوچھا — سیانگ — موفلنگ پوپنجی لکسم پوپنجی — سے کوئی عہدنامہ نہین ہوا رئیس موبانگ سے بتاریخ ۲۴ ماہ جون ۱۸۲۹ء اور رئیس دوانا توین سے بتاریخ ۵ ماہ جنوری سنہ ۱۸۳۱ء اقرارنامے ہوے تھے عہدنامجات جو دیگر رئیسان سے عمل مین آئے ہین سنہ ۱۸۲۶ء سے سنہ ۱۸۳۲ء تک مین درج ہین اور غیر ایک عہدنامہ رئیسان و سرداران سوباپرپنجی سے لکھا یا گیا تھا جب یہ علاقہ ۱۸۲۶ء مین فتح ہوا تھا پھر ۱۸۳۲ء کے جب دھابر سنگھ راجہ بھاول گدی نشین ہوا تو اون سے بھی ایک عہدنامہ بمثال عہدنامہ ننگکلو کے تحریر کرایا گیا تھا

سمت مغرب کوہستان کوسیا کے علاقے کا رواج ہے مگر آب و ہوا یان کی ایسی خراب ہے کہ کچھ رسم آمد و رفت اون سے نہین ہے جو کارولوگ ہمارے علاقہ سے متصل ہین وہ بطور محاصل بالعوض جرمانہ جرائم سرکار کو کچھ دیتے ہین باقی علاقہ کا رو کا آزاد و متصوبے یہ کارولوگ ہمیشہ ہمارے علاقہ سرحدی پر غارتگری کیا کرتے تھے اور جو اونکے ہاتھ لگتا تھا اوسکا رکات کر لیجاتے تھے اور اپنے سرداران گذشتہ کے نام سے قربانی اونکی کرتے تھے اسلیے اب یہ تجویز ہوئی ہے کہ اونکی سزادہی کے واسطے فوج بھیجی جاتی ہے اور جن بازارون مین وہ آکر خرید و فروخت کرتے ہین وہ مسدود کیے جاتے ہین۔

نمبر ۱۶

عہدنامہ جو راجہ رام سنگھ جینتیا والہ کے ساتھ ہوا تھا

عہدنامہ جو فیما بین ڈیوڈ سکوٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ رام سنگھ حاکم جی جینتیا پر علاقہ جینتیا کے ہوا تھا۔

شرط اول

راجہ رام سنگھ اقرار کرتا ہے کہ وہ اتفاق ہنوربل کمپنی کے ساتھ رکھیگا اور وہ علاقہ جینتیا کو زیر حمایت اونکے کرتا ہے دوستی اور اتفاق ہمیشہ فیما بین ہنوربل کمپنی اور راجہ کے جاری رہیگا

شرط دوم

انتظام ملک کا سب باختیار راجہ کے رہیگا اور عدالتہاے انگریزی مقرر ہونگے راجہ ہمیشہ

بہبودی رعایا مدنظر رکھیگا اور جو قدیم رواج حکمرانی ملک ہے اوسکو قائم رکھیگا مگر درصورتیکہ کوئی بدنظمی اتفاقیہ ظہور مین آئے وہ اقرار کرتا ہے کہ اوسکی درستی حسب صلاح گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل عمل مین آئیگی۔

شرط سوم

ہنوربل کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ علاقہ جینتیا کو دشمنان بیرونی سے حفاظت مین رکھینگے اور جو تکرار یا نزاع دیگر علاقجات سے واقع ہوگی اوسکا تصفیہ کرینگے اور راجہ وعدہ کرتا ہے کہ اسیے فیصلے کے مطابق وہ کاربند ہوگا اور وہ سرخود کسی علاقہ غیر سے خط کتابت و ارباب امور ملکی کے بغیر رضامندی گورنمنٹ انگریزی نکریگا۔

شرط چہارم

درصورت مصروفیت ہنوربل کمپنی کے بیچ لڑائی شرق دریاے برہم پتر کے راجہ اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنی کل فوج سے مدد کریگا اور جو امداد اعانت اوسکے حیطہ اختیار مین ہوگا اور جس سے کسی قسم کی کمک جنگ مذکور مین ہوگی اوس سے وہ ہرگز دریغ نہین کریگا۔

شرط پنجم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ بشورہ حکام انگریزی مقیم ضلع سلہٹ وہ تمام تدابیر عمل مین لائیگا جو درباب انتظام سپاہ محالات جوڈیشل افیون و نمک کے ضروری متصور ہونگے یہ عہدنامہ بتاریخ ۱۰ ماہ مارچ ۱۸۲۴ء مطابق ۲۸ ماہ پھاگن سنہ ۱۷۴۵ بنگالہ بمقام راجہ گنج منعقد ہوا۔

دستخط ڈی اسکوٹ صاحب

ایجنٹ گورنر جنرل

(مہر) مہر و دستخط راجہ رام سنگھ جینتیا والہ

تتمہ شرط عہدنامہ جو فیما بین ہنوربل کمپنی اور راجہ رام سنگھ جینتیا والہ کے ہوے تھے راجہ رام سنگھ وعدہ کرتا ہے کہ جو لڑائی اب ملک آسام مین درمیان ہنوربل کمپنی کے فوج اور راجہ آوا کے شروع ہوئی ہے اوسمین راجہ بذات خود فوج کشی کریگا اور دشمن پر جانب شرق

کو اہٹی سے حملہ آور ہوگا اور منپور بل کمپنی اقرار کرتے ہین کہ جب تک آسام فتح ہوگا تو ہمین سے جسقدر علاقہ مکتفی بالعوض کوشش راجہ کے مناسب معلوم ہوگا دیا جائیگا۔

دستخط ڈی سکوٹ صاحب (مہر) مہر و دستخط راجہ رام سنگہ

ایجنٹ گورنر جنرل جیتیتا والہ

نمبر ۱۷

ترجمہ شرائط عہدنامہ جو ۱۸۲۹ء مین فیما بین دیوان سنگہ راجہ جیراپونجی مع اوسکے اہلکاران وغیرہ کے اور مسٹر ڈیوڈ سکوٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اضلاع سرحدی مشرقی و شمالی کے منعقد ہوا۔

چونکہ راجہ کی بصارت جاتی رہی اسواسطے راجہ صوبہ سنگہ نے اپنی نشانی منجانب راجہ دیوان سنگہ کو اسپر کی ہے

نقل مطابق اصل ہے دستخط ایچ کنشہ موہر دار

بنام منپور بل کمپنی

نمبر ۵ بمقام چراپونجی بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۸۲۹ء عہدنامہ تحریری راجہ دیوان سنگہ مع اوسکے اہلکاران وغیرہ و دیگر قوم کوسیا ساکنین چراپونجی کا ۱۸۲۹ء مین بمضمون ذیل ہوا تھا مطابق ۱۲۳۹ بنگالہ کے پیش ہوا:

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہمارا معاملہ منپور بل کمپنی کی کیا کرینگے بشرطیکہ حفاظت ہمارے ملک کی وہ کیا کرین اور اس اقرارنامے کو منظور کرکے لکھدیتے ہین کہ ہمارا ملک زیر حمایت منپور بل کمپنی کے ہوا۔

شرط اول

ہم اپنے ملک کا انتظام خود بمدد اہلکاران موافق رسوم و مزاج قدیم و رسم دیرین ملک کیا کرینگے

اور رعایا کو راضی اور خوش رکھینگے اس باب مین عدالتہای ہنورابل کمپنی کو کچھ مداخلت نہوگی مگر درصورتیکہ کوئی مجرم علاقہ گورنمنٹ انگریزی کا ہمارے ملک مین پناہ گزین ہوگا تو ہم حسب طلب اوسکو فوراً گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ مذکور کے کردینگے۔

شرط دوم

اگر ہم سے اور کسی راجہ علاقہ غیر سے کچھ تکرار ہوجائے اور اوسکی تحقیقات مناسب متصور ہو تو جو صلاح اور رائے گورنمنٹ کی طرف سے ہمکو ملے گی اوسکی تعمیل اور متابعت ہم کرینگے اور بغیر ہم کسی راجہ سے جنگ بغیر اجازت ہنورابل کمپنی کے نکرینگے۔

شرط سوم

اگر اس ملک کو ہمستان مین کسی سے لڑائی کمپنی کی ہوگی تو ہم فوراً مع فوج کے وہان جاینگے اور گورنمنٹ کی مدد کرینگے۔

مسٹر ڈیوڈ سکاٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بموجب اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ اگر تم بموجب شرائط بالا کے کاربند ہوگے تو گورنمنٹ بخوبی تمہارے ملک کی حفاظت کریگی اور اگر تکرار فیابین تمہارے اور کسی راجہ علاقہ غیر کے واقع ہوگی تو گورنمنٹ اوسکا تصفیہ کرادیگی اور بابت تمہارے خدمات مذکورہ شرائط کے تکمیل انعام مناسب ملیگا اس مراد سے یہ عہدنامہ طرفین نے دستخط کیا۔

مرقومہ ۱۰ ستمبر مطابق ۲۶ ماہ بھادون سنہ ۱۲۲۱ بنگالہ

دستخط ڈبلیو کریکرافٹ صاحب

اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۸

ترجمہ عہدنامہ جو سنہ ۱۸۲۹ع مین ساتھ دیوان سنگھ راجہ چراپونجی کے منعقد ہوا تھا

چونکہ راجہ کی بصیرت جاتی رہی تھی

اسواسطے راجہ بھوبہ سنگھ نے بالعوض رجب
دیوان سنگھ کے اپنے دستخط اسپر کیے

بنام ویڈ و اسکاٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۶

بمقام چراپونجی تاریخ ۱۱ ستمبر ۱۸۲۹ء مطابق ۲۷ بھادوں ۱۲۳۶ بنگالہ

عہدنامہ تحریری دیوان سنگھ راجہ چراپونجی کا ۱۸۲۶ء میں بمضمون ذیل منعقد ہوا

کے پیش ہوا تھوڑی زمین مجھے واسطے تعمیر مکانات دفاتر وغیرہ سرکاری کے اور واسطے مکانات صاحبان کے درکار ہوئی میں اس زمین کو بھی شامل کرکے اس عہدنامے میں درج کرتا ہوں —

شرط اول

واسطے تعمیر مکانات مذکورۂ بالا کے میں زمین بجانب مشرق چراپونجی کے جسکی ایک جانب کھائی ہے اور دوسری جانب سمٹاوڈی دریا واقع ہے اور یہاں بانس منجانب گورنمنٹ لگا دیے گئے اگر اور زمین درکار ہوگی تو اس مقام سے مشرق کیطرف دیجائیگی مگر جسقدر زمین اپنے علاقے سے میں دونگا اوسکے عوض اوسیقدر زمین متصل مقامات پندنا اور کمپسنی گنج کے درمیان حدود ضلع سلہٹ کے مجھے ملیگی —

شرط دوم

میں ایک ہاٹ یعنی بازار بیچ موضع برالی کے اوس مقام پر جو میں نے ضلع مذکور میں خرید کیا ہے مقرر کرونگا اور اوس ہاٹ میں کل اختیار میرا رہیگا اور وہاں کے مقدمات سب میں حسب رواج اپنے ملک کے فیصلہ کرونگا اور اوسمیں مجھے کچھ ضرورت استصلاح یا استصواب عدالتہائے ہنور بل کمپنی کے نہوگی ماورا اوسکے زمین مذکور ضلع مسطورہ سے خارج ہوکر بطور معافی شامل علاقہ کوسیا کے متصور ہوگی اور اگر کوئی مجرم جسنے کوئی جرم علاقہ گورنمنٹ کیا ہو آکر زمین

مذکور مین یتیم ہو تو مین حسب الطلب اونکے اوسے گرفتار کرکے حوالہ اونکے کرونگا۔

شرط سوم

اگر کبھین میرے علاقہ مقامات کوہستانی چراپوبجی مین سنگ چونہ معلوم ہوگا تو مین طلب کسی معاوضہ کے گورنمنٹ کو موافق ضرورت کے لینے دونگا۔

شرط چہارم

اگر کوئی تکرار یا نزاع فیما بین بنگالیون کے ہوگی تو اوسکا تصفیہ تم کروگے اور اگر کوسیا والونسے تکرار ہوگی تو مین اوسکا فیصلہ کرونگا اور اگر تکرار فیما بین بنگالی اور کوسیا والے کے ہوگی تو اوسکا فیصلہ باتفاق رای میرے اور ایک صاحب منجانب ہنوربل کمپنی کے ہوا کریگا

اس مراد سے مین نے یہ عہدنامہ کیا ہی فقط بتاریخ ۱۰ ماہ ستمبر مطابق ۲۶ ماہ بھادون سنہ ۱۲۳۶ بنگالہ

دستخط ولیو کریکرافٹ صاحب
اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۹

ترجمہ اقرارنامہ جو سنہ ۱۲۲۹ ہجری مسمیان اوجی اور مان سنگہ اور دیگر ساکنین بیرنگ پوبجی اور اوسکے ماتحت راضع نے داخل کیا۔

دستخط اوجی کوسیا وار
دستخط مان سنگہ
دستخط جیرکھا کوسیا والہ
دستخط رام سنگہ
دستخط کال[illegible] عرف کمدہ راے
دستخط رام راے

بنام ہنوربل کمپنی

اقرارنامہ تحریر مسمیان اوجی اور مان سنگہ ساکنان بیرنگ پوبجی اور جیرکیا اور رام سنگہ

ساکنان اونچلی پونچی اور کلپ راے اور رام راے ساکنان یامد ہ پونچی بمضمون فیل ۱۸۲۹ء مین داخل ہوا

ہم کو اعتبار گورمنٹ کوسیا والون کا نہین ہے وہ لوگ بخلاف گورنمنٹ جنگ آرا ہوے ہین ہم شامل ہنوہبل کمپنی ہوکر یہ اقرارنامہ داخل کرتے ہین

اول یہ کہ

ہمنے گورنمنٹ سے جنگ نہین کی ہے اور نہ آیندہ ہم ہنوربل کمپنی کے لوگون سے دشمنی کرینگے اور ہم جو کوسیا والہ کہ فراری ہوکر یہان آیگا اور اوسکے گرفتاری کا اشتہار جاری ہوگا گرفتار کرکے حوالہ گورمنٹ کرینگے۔

دوم یہ کہ

اگر کوئی کوسیا کا فراری اشتہاری آکر پناہ گیر ہمارے علاقے مین ہوگا اور ہم اوسکو گرفتار کرکے حوالہ گورمنٹ کے نکردین یا ہم اوسکو پوشیدہ اپنے پاس رکھین اور یہہ امر ثابت ہوجاے تو ہم کچہ عذر نکرینگے اونکو اختیار ہے ہمارے علاقے کو جلادین۔

مرقومہ ۱۸۲۶ء دوم ماہ نومبر (بعد ماہ کے صرف نون کا حرف لکھا ہے مگر چونکہ ماہ انگریزی ہونا چاہیے کہ ۱۸۲۹ء انگریزی مین اسلیے غالب کہ ماہ نومبر ہو)

ہم یہہ بیان کرتے ہین کہ ہم اطاعت احکام دیوان سنگہ راجہ چراپونجی کی کرینگے اور کوئی امر بغیر رضامندی اور منظوری اوسکے نکرینگے۔

دستخط ڈبلیو کریکرافٹ صاحب
اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۲۰

ترجمہ اقرارنامہ جو مینابین راجہ صوبہ سنگہ اور اہلکاران وسرداران ودیگر باشندگان کوسیا حال ساکنان چراپونجی کے ۱۸۳۳ء مین تحریر ہوا

دستخط راجہ صوبہ سنگہ
ودیگران بارہ اقوام وسردار کوسیا والہ ساکنین چراپونجی

بنام منیوبل کمیٹی

اقرارنامہ تحریری راجہ صوبہ سنگھ و ہمکاران و سرداران و دیگر گوسیاں والہ ساکنان چراپونجی نے ۱۲۳۴ بنگالہ مین اس مضمون سے پیش کیا۔

چونکہ زمین جو راجہ دیوان سنگھ نے بحین حیات اپنے منیوبل کمیٹی کو بعوض عہدنامہ جو اوس سے کیا تھا واسطے تعمیر مکانات صاحبان و بیاران کے دی تھی اب مکتفی نہین معلوم ہوتی اس واسطے کہ اب عیاسہ کاریہان آکر بکثرت آباد ہوتی ہے ہم اسواسطے موافق درخواست مسٹر ڈیوڈ سکوٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے اور زمین منجانب جنوب و شرق زمین مذکورہ کے تا بہ داس کوہ اور دریا بموجب شرائط سابق جو راجہ مرحوم کے منظور کیے تھے گورنمنٹ کو دیتے ہین اور یہ اقرارنامہ لکھدیتے ہین کہ ہم بموجب شرائط مندرجہ عہدنامہ راجہ مرحوم کے تعمیل کرینگے اس مراد سے یہ اقرارنامہ لکھدیا مرقومہ ۱۹ ماہ اکتوبر ۱۸۳۰ عیسوی مطابق ماہ کاتک ۱۲۳۷ بنگالہ۔

دستخطی سی روبرٹسن صاحب

ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۲۱

ترجمہ ٹھیکہ کوہستان کویلہ یعنی انکشت کا فی واقع چراپونجی جو صوبہ سنگھ راجہ نے ۱۸۴۰ء مین سرکار انگریزی کو دیا۔

بنام پولیٹکل ایجنٹ چراپونجی

ٹھیکہ استمراری بمضمون ذیل صوبہ سنگھ راجہ چراپونجی نے دیا تھا۔

مین بموجب اس تحریر کے ٹھیکہ استمراری واسطے آیندہ کے کوہستان اوسیدر واوکسان ولوکریم نامی کا جو میرے علاقہ چراپونجی مین ہین اور جہان انکشت کوہی پیدا ہوتا ہے حسب شرائط مندرجہ ذیل کے گورنمنٹ کو دیتا ہون اس کے مطابق تعمیل ہونی چاہیے۔

دوم یہ کہ

ہین اطمینان خاطر ایک روپیہ منیجر ہن کو دیئے کے واسطے جو کو بہاے مذکورہ بالا سے نکلیگا گورنمنٹ سے لیا کرون گا اس تعداد سے زیادہ مین کبھی طلب نکرونگا اور میری رعایاے کوہیا کو کوپلہ نکالنے سے گورنمنٹ منع نکرینگے اور لینے گورنمنٹ کچھ خراج نہ لینگے اور وہ لوگ ہمسے درباب اپنے خراج کے طے کرینگے مگر سواے رعایاے مذکور کے اور کسیکو اجازت کوپلہ نکالنے کی ان پرگنہ سے بغیر اجازت گورنمنٹ کے نہ دیجائیگی اور نہ مین کسی غیر کو اجازت کوپلہ نکالنے کی دینے کا اختیار رکھتا ہون —

دوم یہ کہ

گورنمنٹ کو اختیار رہے کہ بعد اس تحریر کے جہانسے چاہین بموجب شرائط اس پٹہ کے کوپلہ نکالین کوئی عذر جدید اس بارہ مین پیش نہوگا اور اگر ہوگا تو وہ رد ہونے کے قابل ہوگا —

سوم یہ کہ

سواے مقامات مذکورہ بالا کے گورنمنٹ کو اختیار رہے جہان میرے علاقے مین کوپلہ معلوم ہو وانسے بموجب شرائط اس پٹہ کے نکالین — اس مزید سے مین نے یہ ٹھیکہ استمراری دیا ہے مرقومہ ۲۰ ماہ اپریل سنہ ۱۸۰۰ع مطابق ۱۲۰۷ بنگالہ

مہراجہ بستخط راجہ صوبہ سنگھ

گواہان سوبیر سنگھ کو سیا ساکن چراپونجی

چترا سنگھ کو سیا ساکن ایضا

چاندر اسے دیا شیا ساکن ایضا

بنسی سنگھ برقندازدفتر

نمبر ۲۲

ترجمہ کاغذ ٹھیکہ انکشت بیرنگ یونجی جو سنہ ۱۸۰۰ع مین سرداران موضع مذکور نے

گورنمنٹ انگریزی کو دیا تھا اور صوبہ سنگہ راجہ چراپونجی نے اوسکی تصدیق کی
مین صوبہ سنگہ راجہ ساکن چراپونجی اس کاغذ کے مضمون سے آگاہ ہوکر شرائط مصرحہ پٹہ
جو سرداران بیرنگ پونجی نے دیا تصدیق کرتا ہون - مرقومہ ۲۰ ماہ اپریل سنہ ۱۸۳۳ مطابق
۹ ماہ بیساکھ سنہ ۱۲۴۰ بنگالہ

(مہر راجہ) دستخط راجہ صوبہ سنگہ

بنام پولیٹکل ایجنٹ چراپونجی

ٹھیکہ استمراری بمضمون ذیل بیراہ سنگہ اور رام راے سرداران کوسیا ساکن بیرنگ پونجی
متعلق علاقہ چراپونجی نے دیا -

ہم بموجب اس تحریر کے ٹھیکہ استمراری واسطے آیندہ کے تمام مقامات اس پونجی کے
جنمین کویلہ پیدا ہوتا ہے اور جسمین بعد ازین موجودگی کویلہ کی معلوم ہوگی بموجب شرائط اس
پٹہ کے دیتے ہین -

اول یہ کہ

ہم گورنمنٹ سے بحساب فیصد من کویلہ جو اس پونجی کے مقامات سے وہ نکالین گے
ایک روپیہ لیا کرینگے اور اس سے زیادہ کبھی طلب نکرینگے اور خاص علاقے کے کوسیا لوگونکو
گورنمنٹ کویلہ نکالنے سے منع نکرینگے وہ لوگ گورنمنٹ کو کچھ خراج نہ دینگے اور ہمسے بابت خراج
کویلہ کے طی کرینگے مگر کوئی غیر شخص بغیر رضامندی یا اجازت گورنمنٹ کے کویلہ یہان سے
نہ نکالے گا اور نہ ہمکو اختیار حاصل ہے کہ کسی غیر شخص کو اجازت کویلہ کھودنے کی دین -

دوم یہ کہ

گورنمنٹ کو اختیار رہے کہ بعد ازین جہانسے چاہین بموجب شرائط پٹہ کے کویلہ نکالین اور
ہم کوئی عذر جدید پیش نکرینگے اور اگر پیش کرین تو وہ قابل رد ہونے کے ہوگا

سوم یہ کہ

سوائے مقامات مذکورہ بالا کے گورنمنٹ کو اختیار رہے کہ بموجب شرائط پٹہ کے جہان

اور گلین اوفکو لیہ معلوم ہووہا نسنے نکالین اس مراد سے ہنے یہ ٹھیکہ استمراری دیا۔

مرقومہ ۲۰ اپریل ۱۸۳۰ء مطابق ۹ ماہ بیسا کھ ۱۲۴۷ بنگالہ۔

دستخط بیرہ سنگہ ورام رائے

سرداران کوسیا

گواہان سومیر سنگہ کوسیا ساکن چراپونجی

چترا ہ سنگہ ساکن ایضاً

چاندرا سے دہاشیا ساکن ایضاً

بنسی سنگہ برقنداز دفتر

نمبر ۲۳

ترجمہ اقرارنامہ جورام سنگہ راجہ چراپونجی نے ۱۸۳۵ء میں داخل کیا

مہر راجہ دستخط راجہ رام سنگہ

بنام ہنوربل کمپنی

اقرارنامہ تحریری راجہ رام سنگہ اور اوسکے اہلکاران اور سرداران اور دیگر امرا رقوم کوسیا ساکن چراپونجی ۱۸۳۵ء میں بمضمون ذیل داخل ہوا۔

جو میں ہنگام وفات عموے راجہ دوبہ سنگہ مرحوم راجہ اس علاقے کے جانشین اوسکا ہوا اور اوسکے راج پر قابض اور متصرف ہوا پرنسپل اسسٹنٹ کمشنر چراپونجی کے مجھے اقرارنامہ جدید بمضمون عہدنامجات جو میرے بزرگون نے تحریر کیے ہین طلب کیا اور چونکہ تمام شرائط جو میرے ماسبق راجاون نے یعنی راجہ دیوان سنگہ مرحوم نے بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۸۲۹ء اور راجہ صوبہ سنگہ مرحوم نے بتاریخ ۱۹ ماہ اکتوبر ۱۸۳۰ء منظور کیے ہین وہ مجھے بھی قبول اور منظور ہین لہذا مین اونکی تعمیل کرتا رہونگا۔ مرقوم ۱۹ ماہ مئی ۱۸۳۵ء مطابق ۸ جیٹھہ ۱۲۴۲ بنگالہ

بقلم بھیرون ناتھہ دہان

آج کی تاریخ راو ہاکشن دت مختار اور بھیرون ناتھہ دہان نے منجانب راجہ رام سنگہ کے بذریعہ خط راجہ مذکور کے پیش کیا۔ تاریخ ۱۶ ماہ مئی ۱۸۳۵ء مطابق ۴ ماہ جیٹھہ ۱۲۴۲ بنگالہ

دستخط سی کی ہرسن صاحب
پرنسپل اسسٹنٹ کمشنر
معینہ کوہستان کوسیا و منیپور

نمبر ۲۱۴

شرائط عہدنامہ جو فیابین مسٹر ولیم ہکوٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل منجانب منیپور کمپنی و تیرتھ سنگھ الشیلی معروف دھولہ راجہ یعنی راجہ سفید سردار نگلو کے منعقد ہوئے تھے۔

شرط اول

راجہ تیرتھ سنگھ حاکم نگلو مع اوسکے توابعین علاقجات کے بصلاح و رضامندی اپنے سرداران اور لشکری اور سرداران وغیرہ کے جو کونسل مین جمع ہین بخوشی و رضامندی اپنے اقرار کرتا ہے کہ مین تابع منیپور کمپنی کے رہونگا اور اپنے ملک کی محافظت کمپنی کے سپرد کرتا ہے

شرط دوم

راجہ مذکور اقرار کرتا ہے کہ وہ فوج کو بلا مزاحمت کسی قسم کے درمیان آسام اور سلہٹ کے اپنے علاقے مین سے آمد و رفت کرنے دیگا۔

شرط سوم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ جو مصالح واسطے تیاری شارع عام کے اوسکے علاقے مین درکار ہوگا وہ قیمت لیکر سرانجام کردیگا اور بعد تیاری کے جو ضرورت اوسکی مرمت کی ہوا کرے گی وہ کیا کرے گا۔

شرط چہارم

ایجنٹ گورنر جنرل منجانب منیپور کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکے علاقے کو دشمنان بیرونی سے محفوظ رکھینگے اور اگر کوئی رئیس اوسکو تکلیف یا ایذا پہونچائیگا وہ اوسکی تحقیقات کرینگے اور اگر دریافت ہوگا کہ رئیس مذکور نے بلا وجہ یہ امر کیا ہے تو راجہ کو مدد کامل ملے گی اور راجہ اقرار اس امر کا کرتا ہے کہ جو فیصلہ صاحب کردینگے وہ اوسکو منظور کریگا اور کسی رئیس غیر سے امورات ملکی مین بغیر رضامندی گورنمنٹ انگریزی کے تحریرات نکریگا۔

شرط پنجم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ درصورتیکہ ہنوربل کمپنی کسی حاکم سے جنگ آور ہونگے تو وہ مع اپنے ہمراہیونکے خدمتگزاری تامقام کلیار علاقہ اسام کریگا اور گورنمنٹ سے اونکو صرف خوراک کا خرچہ ملے جب وہ کوہستان سے باہر یعنے صاف میدان مین خدمتگزاری کرین۔

شرط ششم

راجہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنی رعایا پر بموجب آئین ملک کے حکمرانی کریگا اور اونکو خوش اور راضی رکھیگا اور کاروبار ملک کو حسب رواج قدیم بلا مداخلت گورنمنٹ انگریزی سرانجام دیگا اور اگر کوئی شخص علاقہ ہنوربل کمپنی مین مصدر کسی جرم کا ہوکر اوسکے علاقے مین پناہ گیر ہوگا تو وہ اقرار کرتا ہے کہ اوسکو گرفتار کرکے سپرد اونکے کردیگا۔

مرقومہ مقام گواہٹی ۳۰ ماہ نومبر ۱۸۲۶ء مطابق ۱۶ اگہن سنہ ۱۲۳۳ بنگالہ

ترجمہ مطابق اصل کے ہے

دستخط ڈی اسکوٹ صاحب

اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۲۵

۱۸۳۴ء

ترجمہ شرائط اقرارنامہ جو راجہ رجن سنگھ نے ہنگام گدی نشینی راج ننگکاو بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ روبروے اجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی ومشرقی کے پیش کیا۔

بنام کپتان فرنسس جنکنس صاحب

اجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی ومشرقی

منجانب ہنوربل کمپنی

نمبر ۳۰ اقرارنامہ تحریری رجن سنگھ ساکن ننگکلو نے بمضمون ذیل لکھا

جو گورنمنٹ نے مجکو راج تیرتھ سنگھ مرحوم پر قائم کیا اسواسطے مین شرائط ذیل تحریر کرکے اقرار کرتا ہون کہ مین ہرگز خلاف ورزی اوسنے نہ کرونگا اور میرے منتری یعنی اہلکار بھی اونکے

مطابق کاربند ہونگے۔

شرط اول

مجھے کچھ عذر نہین جسقدر زمین جہان ہنوربل کمپنی پسند کرے واسطے بنانے راستے کے درمیان ضلع سلمٹ اور زمین مسطح ملک آسام کے لین۔

شرط دوم

مجھے کچھ عذر نہین جہان ہنوربل کمپنی ضرورت سمجھے زمین واسطے تعمیر ملہا و بنگلہ ہای صاحبان اور مکانات گودام اور فصیل اور برج وغیرہ سپاہیان کے واسطے زمین دے اور یہ سب تعمیرات تیار کرے۔

شرط سوم

مین اور میرے منتری مزدور اور کاریگر واسطے تعمیر اور مرمت تعمیرات مذکورہ بالا کے بلا عذر بروقت ضرورت بہم کردینگے۔

شرط چہارم

جب کبھی ضرورت تعمیر کی اس علاقے مین ہوگی جو مجھے گورنمنٹ نے دیا ہے تو مین اور میرے منتری فوراً اسباب مفصلہ ذیل اونکو سرانجام کردینگے اور کچھ عذر اس باب مین نکرینگے

تفصیل اسباب

اینٹ ـــــ تعمیر پتھر ـــــ سل ـــــ چونہ ـــــ ہمیہ سوختنی ـــــ اور جو کچھ اس علاقے مین ممکن ہوگا فوراً بہم کردیا جائیگا۔

شرط پنجم

مین اور میرے منتری مکان اور کاہ وغیرہ واسطے گاے اور بیلون کے جو ہنوربل کمپنی ہمارے علاقے مین پہنچینگے بہم پہونچایا کرینگے اور مین ذمہ دار اونکے نقصانی کا ہونگا۔

شرط ششم

اگر کوئی مجرم علاقہ ہنوربل کمپنی سے مفرور ہوکر میرے علاقے مین آئیگا مین فوراً اوسکی گرفتاری مین مدد کرونگا۔

شرط ہفتم

مین مطابق شرائط بالا کے عمل کرونگا اور اگر کچہ خلاف ورزی اونسے ہوگی تو جو جرمانہ اجت گورنر جنرل مناسب تصور کرینگے اور مجہپر اور میرے منتزیون پر کرینگے وہ منظور ہوگا

شرط ہشتم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین شرائط بالا کے مطابق عمل کرونگا اور ایک سال تک تیس روپیہ مہینا لیا کرونگا یہ روپیہ باعث میری رعایا کے آکر پھر آباد ہونے کا بلا وقت صرف کسی قسم کے ہوگا اور یہ ماہواری میری بعد ایک سال کے موقوف ہوجائیگی بعد ازان مین انتظام اپنی بسر کرنے کا جیسے سابق تھا کرونگا۔ مرقومہ ۲۹ ماہ مارچ ۱۸۳۳ء مطابق ۱۹ چیت ۱۸۹۰ بکرمی

ہم راے من اور اوجر ساکنین ننگ بری اور اورام ساکن میرنگ اور اوتیب ساکن موتھر اور اوبوشان ساکن سنگ بنیگ اور اوسیب انگ دیو ساکن کنچی اور اوچان ساکن موتی اور اوسیت ساکن تونگ سے منتری راجہ کے مقرر ہوے ہین ہم شرائط مقبولہ راجہ کو منظور کرتے ہین اور ہمکو وہ دا اونکے تعمیل کے اور جوابدہ اونکی خلاف ورزی کے ہونگے۔

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط ایچ انگلس صاحب
اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ کوہستان کوسیا

نمبر ۲۶

شرائط جو راجہ ننگلاوا اور اوسکے مابعد جانشینون کے واسطے مقرر ہوئین۔

شرط اول

کہ راجہ اپنے تئین زیر حکم و اختیار افسر پولیٹکل مقیم چراپونجی تصور کرے اور جو تکرار یا نزاع فیمابین اوسکے اور دیگر سرداران کوسیا کے واقع ہووہ اوسکو افسر مذکور کے سپرد کرے اور اوسکو بخوبی سمجہنا چاہیے کہ اوسکی تقرری بذریعہ گورنمنٹ انگریزی کے ہوئی ہے اور گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ اونکو اور اپنی رعایا کو خوش اور راضی نرکھیگا تو وہ اوسکو

معزول کرکے دوسرے کو اوسکی عوض مامور کرسکتے ہین۔

شرط دوم

راجہ کو ضلع ننگکلو مین رہنا چاہیے اور اوسکو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ دربار عام مین تمام مقدمات اپنے علاقہ ننگکلو کی رعایا کے بامداد اور صلاح اپنے منتریون اور سردارون اور دیگر بڑے آدمیون کے حسب رواج ملک فیصلہ کرے اور یہ مقدمات باختیار پولیس کے ہونگے اور تمام مقدمات جنمین انگریز اور ساکنان میدان یا دیگر علاقجات کوسیا کے شامل ہون اونکا فیصلہ اور تحقیقات معرفت پولیٹکل افسر مقیم جراپونجی کے ہوگی۔

شرط سوم

راجہ کو تمام احکام پولیٹکل افسر مقیم جراپونجی کی تعمیل کرنی ہوگی اور ہنگام طلب تمام مجرمان پناہ گرفتہ مقدمات سول اور پولٹکل جو ضلع ننگکلو مین پناہ گیر ہون یا رہتے ہون حوالہ کردینگے۔

شرط چہارم

راجہ کو چاہیے کہ جب افسران انگریزی طلب کرین تو وہ کیفیت مفصل ضلع ننگکلو اور اوسکے باشندون کی داخل کرے اور ہر طرح کی مدد بیخ ظاہر کرنے پیداوار علاقہ کے کرے اور ہر قسم کی مدد اور حفاظت جو اوسکے اختیار مین ہو افسران گورنمنٹ کو اور مسافران اور ساکنین انگریزی کو جو اوسکے علاقے مین گذرین دیا کرے اور اوسکو چاہیے کہ کوشش بلیغ بیخ تسہیل اور ترقی خط کتابت اور تجارت فیمابین باشندگان علاقہ اور رعایاے انگریزی اور باشندگان دیگر علاقجات کوسیا کے کرے۔

شرط پنجم

گورنمنٹ انگریزی تقرری مقامات چھاؤنی و آسایش بیماران فوج اپنے اختیار مین رکھتے ہین کہ جہان مناسب ہو قرار دین اور جو زمین مقامات مذکورہ کے واسطے یا کسی کارسرکار کے واسطے مطلوب ہو اوسکو بطور خراجی اپنے قبضے مین لائین اور جہان ضرورت ہو راستہ اور شارع عام تیار کرین اور ان سب امور مین وقت ضرورت راجہ مدد کامل کرکے

شرط ششم

راجہ اپنے علاقے کی زمین جنگل اوس جمع پر یا اون شرائط پر لوگون کو دی جاوے اوسوقت مین علاقۂ انگریزی مین رائج ہون۔

نمبر ۲۷

ترجمۂ شرائط قبولیت جو ہنوربل کمپنی کو برمانک راجہ کھیرم نے سنہ ۱۸۳۰ء مین دی۔

دستخط برمانگ

راجہ کھیرم

بنام ڈبلیو ایسکوٹ صاحب

ایجنٹ گورنر جنرل

میرا ملک ہنوربل کمپنی نے بباعث میری لڑائی کرنے کے اور اونکا نقصان عظیم کرنیکے ضبط کر لیا مین اب حاضر ہوکر اپنے تئین حوالہ ہنوربل کمپنی کے کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ مین اونکی تابعداری کیا کرونگا اور شرائط ذیل جو اونھون نے میری نسبت تجویز کیے ہین اونکو مین منظور کرتا ہون۔

شرط اول

اوس قطع زمین کو جو بجانب جنوب اور مشرق دریاے اومیام کے واقع ہے ہنوربل کمپنی کو دیتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ بغیر حکم ایجنٹ گورنر جنرل کے وہان کی رعایا سے مین متعرض نہونگا۔

شرط دوم

مین برضامندی باقیماندہ علاقہ کو جو بموجب سند عطیہ ہنوربل کمپنی کے بطور اونکے متوسل اور فرمانبردار کے اپنے قبضے مین رکھونگا اور وہانکے امورات کو حسب رواج قدیم سرانجام دونگا مگر مقدمات قتل مین مجھے اختیار اجرائے حکم کا بغیر اجازت ایجنٹ گورنر جنرل کے نہوگا اور ایسے مقدمات کی رپورٹ صاحب موصوف کو مین کیا کرونگا۔

شرط سوم

جب کوئی فوج منجانب ہز میجسٹی کمپنی کی میرے علاقے مین گذر کرے تو مین رسد جو اس علاقے مین بہم ہو سکتی ہے اونکو دونگا تاکہ اونکو کسیطرح کی تکلیف نہ ہو اور اوسکی قیمت گورنمنٹ سے مجھکو ملے گی اور مین پل وغیرہ جب حکم ہوگا بنوا دونگا اور مصارف اونکا مجھے ملیگا۔

شرط چہارم

درصورتیکہ کوئی سردار کوہستانی منجانب ہز میجسٹی کمپنی سے لڑائی کرے تو مین اپنی ہمراہی سپاہ ملک کی لیکر گورنمنٹ کی فوج کے ساتھ رہونگا اور گورنمنٹ میری سپاہ کو خرچ خوراک دیگی

شرط پنجم

مین نے اپنا دعوی سرحد قدیم بیش ڈومواریا کا چھوڑا اور اقرار کرتا ہون کہ آیندہ میرے علاقے کی سرحد اندری ندی تک قائم رہے گی اور مجھے کچھ زمین متصل بازار سونا پور کے بعوض تجارت کے ملیگی۔

شرط ششم

مین اقرار کرتا ہون کہ مبلغ صد روپیہ جریمہ منجانب کمپنی کو بابت خرچہ کے جو اونکو سابق ہوا تھا اور اب بیچ سرکرنے میرے علاقے کے ہوا ہے دونگا۔

شرط ہفتم

اگر تیرتھ سنگھ راجہ یا اوسکے کوئی ہمراہیون مین سے جو منجانب کمپنی کے دشمن ہین میرے علاقے مین آویگا تو مین فوراً گرفتار کرکے حوالہ کمپنی کے کرونگا اور یہ بھی مین اقرار کرتا ہون کہ کوئی مجرم علاقہ منجانب کمپنی کا اگر میرے علاقے مین پناہ گیر ہوگا تو مین اوسکو بھی گرفتار کرکے حوالہ کردونگا۔

اس مراد سے مین نے اس اقرارنامے کو دستخط کیا مرقومہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۳۳ء مطابق ۳ ماہ ماگھ سنہ ۱۲۳۶ بنگالہ۔

نمبر ۲۸

اقرارنامہ ملی سنگھ جو سنہ ۱۸۶۱ء مین ہوا تھا

مین ملی سنگھ راجہ مولیم واقع کوہستان کوسیا جو حاکم مولیم کا مقرر ہوا ہون بموجب اس تحریر کے

منظور کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ مین حسب شرائط مندرجہ ذیل کا پابند ہونگا۔

شرط اول

مین اپنے تئین زیر حکم اور اختیار پولیٹیکل افسر مقیم چراپونجی کے متصور کرتا ہون اور جو کارروائیان مین میرے اور دیگر رئیسان کوسیا کے واقع ہونگی اوسکی اطلاع افسر مذکور کو مین کرونگا اور مین بخوبی سمجھتا ہون کہ میرا قیام اور حکومت کے باختیار گورنمنٹ انگریزی کے ہے اور اونکو اختیار حاصل ہے کہ وہ مجھے معزول کرکے دوسرے رئیس کو بجاے میرے مقرر کرین اگر مین اپنی جاہا رضامی اور خوشی سے نہ ہون۔

شرط دوم

مجھے ہمیشہ علاقہ مولیم مین رہنا ہوگا اور مین تمام مقدمات سول اور حقیقت مقدمات فوجداری موجد اختیار پولیس سے باہر ہون اور میری رعایا مین ہونگے حسب رواج ملک و بصلاح میرے مشیرون اور سرداران اور دیگر رئیسون کے فیصلہ کرونگا مگر جن مقدمات مین کوئی انگریز یا ساکن حلقہ میدان یا ساکن علاقہ کوسیا ایک فریق ہوگا اونکا فیصلہ پولیٹیکل افسر مقیم چراپونجی کرینگے

شرط سوم

جو احکام پولیٹیکل افسر مقیم چراپونجی میرے نام صادر کرینگے اونکی تعمیل مین کیا کرونگا اور جو کوئی سول یا پولیٹیکل جرم میرے علاقہ مولیم مین اگر پناہ گیر ہوگا یا سکونت اختیار کریگا اوسکو بدست طلب گرفتار کرکے حوالہ حکام مقیم مقام طلب کرونگا۔

شرط چہارم

جب کبھی افسران گورنمنٹ طلب کرینگے تو مین مفصل کیفیت علاقہ مولیم اور اوسکے باشندونکی داخل کرونگا اور مین ہمیشہ کوشش بیچ تزاید رفاہ و آسایش رعایا کرونگا اور جسقدر میرے اختیار مین ہوگا مدد اور حفاظت افسران گورنمنٹ و مسافران و ساکنین کے جو میرے علاقے مین آمد و رفت کرینگے کیا کرونگا اور مین جہد بلیغ بیچ تسہیل خط کتابت اور تجارت فیما بین باشندگان اس علاقے کے اور رعایا انگریزی و ساکنین دیگر علاقجات کوسیا کے کرونگا۔

شرط پنجم

گورنمنٹ کو اختیار رہے کہ جہان ضرورت ہو مقامات چھاونی سپاہ و قیام ہمارا ان سے
دیگر مقامات ضروری بطور لاخراجی میرے علاقے کی زمین پر تیار کریں اور جو زمین واسطے
کا سرکار کے ضرورت ہو ولین اور جہان مناسب ہو شارع عام میرے علاقے مین بنوا دین
اور ان سب امور مین مدد کامی ضرورت پر دونگا ۔

شرط شش ششم

مین زمین جنگل وغیرہ خراب علاقہ معلوم مین اوسی جمع پر دونگا جو جمع اوسوقت مین علاقہ
گورنمنٹ انگریزی مین مقرر ہو ۔

گواہان دستخط بورجوم منتری ولیم
دستخط جاتا کویا ساکن بنارس کرسک پوکھی
دستخط بورکھاتا کونڈا ساکن چراپونجی
دستخط سلمان مترجم

نمبر ۱۲۲

باجلاس مسٹر جی بی شیڈول قائم مقام پرنسپل اسسٹنٹ کمشنر
چونکہ یہ اقرارنامہ بذات خود اون لوگون نے جنکے متعلق تھا پیش کیا لہذا
حکم ہوا کہ
ایک نقل اس اقرارنامے کی کتاب اقرارنامجات مین رکھی جائے اور یہ اصل اقرارنامہ شامل نتھی
کے رہے مرقومہ ۹ مارچ ۱۸۶۱ مطابق ۲۷ چیت ۱۲۶۷ بنگالہ
دستخط جی بی شیڈول
اسسٹنٹ کمشنر

نمبر ۲۹

ترجمہ اقرارنامہ جو اودے سنگھ راجہ مریو نے ۱۸۲۹ عیسوی مین تحریر کیا ۔
دستخط اودے سنگھ راجہ مریو

بنام ڈیوڈ سکوٹ صاحب جنٹ گورنر جنرل

چونکہ مین اور رسنگھ راجہ مریوا سابق سرکشی پر ہوا ہوں کمپنی کی تھی اور مین اسکے ساتھ لڑا تھا اب مین خود بخود بہبودی اپنے حاضر ہوکر یہ اقرارنامہ پیش کرتا ہون کہ مین پھر کبھی آیندہ سرکشی یا فساد یا لڑائی گورنمنٹ کے لوگون سے نہ کرونگا اور اگر ایسا کرون تو مستوجب اوس سزا کا ہونگا جو سرکشون کی نسبت تجویز ہوئی ہے۔

شرط اول

میرا علاقہ اب زیر حکومت گورنمنٹ کے رہیگا اور مین رعایا کو راضی رکھونگا اور امور ملکی حسب دستور سر انجام دونگا۔

شرط دوم

جو مقدمات میرے علاقے مین ہونگے اوسکا تصفیہ سب رواج مستمرہ کرونگا لیکن اگر کوئی مقدمہ سنگین مثل قتل وغیرہ واقع ہوگا تو مین اوسکی اطلاع آپ کو دونگا اور دیگر امور مین حسب الحکم آپکے تعمیل اور کارروائی کرونگا۔

اس مراد سے مین یہ اقرارنامہ لکھدیا ہون۔ تاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۸۲۹ء مطابق ۲۰ اسون یعنی کوار ۱۸۳۶ بکالہ۔

گواہان رام سنگھ دیانیا ساکن چیرالوکچی
دیوان سنگھ دیانیا ساکن الھیا

نمبر ۳۰

ترجمہ اقرارنامہ زبیر سنگھ راجہ رامگڑھ جو ۱۸۲۹ء مین تحریر ہوا

نمبر ۱۴ بمقام نگکلوت بتاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۸۲۹ء مطابق ۱۸۳۶ بکالہ کے داخل ہوا

دستخط زبیر سنگھ
راجہ علاقہ پائن

اقرارنامہ تحریری زبیر سنگھ راجہ علاقہ رامگڑھ بمضمون ذیل ۱۸۲۹ء مین تحریر ہوا۔

مین اور میرے اہلکار اور رعایا تابعداری ہزمیجسٹی کمپنی منظور کرکے اقرار کرتے ہین کہ جو احکام

نسبت ہمارے علاقے کے وقتاً فوقتاً جاری ہونگے اونکی تعمیل ہم کیا کرینگے۔

شرط اول

بباعث ہمارے لوگون کے برسر پاش ہونے کے فوج گورنمنٹ نے آکر ہمارا ملک لیا اسواسطے مین اقرار کرتا ہون کہ جو خرچ اونکا اس مہم مین ہوا ہی وہ مین اپنی رعایا کو ہی سے تحصیل کرونگا۔

شرط دوم

مین تمام مقدمات خفیفہ ہمیرے علاقہ مین واقع ہونگے اونکا فیصلہ حسب مزاج اردوے پنچایت سے کیا کرونگا مگر تمام مقدمات قتل وغیرہ جو ہونگے اونکی رپورٹ کیا کرونگا اور مجرم گرفتار ہوکر سپرد ہونگے اونکی تحقیقات اردوے قاعدہ مستمرہ کو بستان ہوا کریگی۔

شرط سوم

مین اپنی رعایا پر ظلم وزیادتی نکرونگا اور اونکو بیجا تکلیف اور رنج نہ دونگا۔

شرط چہارم

مین اور میرے ماتحت ہرگز لڑائی یا نکا ہمہوزبل کسی سے نکرینگے اور اگر ہم کرین تو جو سزا سرکش لوگون کو ملتی ہے اوسکے ہم مستوجب ہونگے۔

شرط پنجم

مین اپنے لنگ دیوون کو اونکی منظوری اور رضامندی سے بحال اور برطرف کرونگا اور تمام امورین بصلاح رعایا کارروائی کرون گا۔

شرط ششم

جب کبھی کوئی لڑائی درمیان کوہی لوگونکے اور گورنمنٹ کی ہوگی تو مین مدد گورنمنٹ کی نج اپنی فوج سے کرونگا۔

اس مراد سے مین نے یہ اقرارنامہ تحریر کیا مرقومہ ۲۷ ماہ اکتوبر سنہ حال مین نے علیحدہ بندا خراجات کا جو مین ادا کرونگا داخل کیا ہے۔

دستخط ولیم کریگر وف اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۳۱

ترجمہ اقرارنامہ جو ۱۸۳۳ء مین اوہان سردار اور اوکیانک لنگدیو اور اوہان سردار اور اومی سردار علاقہ رام رئی نے داخل کیا۔

دستخط اوہان سردار

دستخط اوکیانک لنگدیو

دستخط اوہان سردار

دستخط اومی سردار

علاقہ رام رئی

نمبر ۳۴ مورخہ ۱۸۳۳ء
بتاریخ ۱۲ فروری ۱۸۳۳ء
داخل ہوا

بنام ایجنٹ گورنر جنرل بہادر

اقرارنامہ تحریری اوہان سردار ساکن سوجیر پوبخی اور اوکیانک لنگدیو ساکن نونک کانک پوبخی اور اوہان سردار ساکن کھندزنگ اور اومی سردار ساکن اوم شام کا درباب رام رئی کے بضمولیل داخل ہوا۔

آج کی تاریخ ۱۲ برو سے صاحب کمانڈنگ اونر کمپتان لسٹر صاحب کے حاضر ہوکر ہم بموجب اس تحریر کے برضا و رغبت خود یہ اقرارنامہ بشرائط مندرجہ ذیل داخل کرتے ہین۔

مرقومہ ۱۲ ماہ جنوری ۱۸۳۳ء مطابق ۹ ماہ ماگھ ۱۲۳۹ بنگالہ

شرط اول

ہم زیر حمایت گورنمنٹ کے ہین اپنی تابعداری کا اقرار کرتے ہین۔

شرط دوم

اگر کوئی مقدمہ قتل یا اور سنگین مقدمہ اس ملک مین واقع ہو تو اوسکی تحقیقات گورنمنٹ کرینگے اسمین ہم راضی اور خوش ہین اور جو سزا اوسمین ہوگی وہ بھی بتجویز گورنمنٹ ہوگی۔

شرط سوم

اگر کوئی علامت نزاع کے فیما بین ہمارے لوگون کے اور دیگر اقوام کے ظاہر ہو تو

ہم بموجب ہدایت گورنمنٹ کے کاربند ہونگے اور اگر ہم مین اور دیگر اقوام مین کچہ تکرار ہوگی تو جو فیصلہ گورنمنٹ کردینگے وہ ہمکو منظور ہوگا۔

شرط چہارم

جو قرضہ گورنمنٹ کا تعدادی میں ۱۸۱۵ء ہمارے ذمہ تھا وہ آج کی تاریخ ادا ہوگیا اور ہم اب وعدہ کرتے ہین کہ مبلغ ۱۲ ہزار سالانہ ماہ کاتک جہان گورنمنٹ تجویز کرے ادا کیا کرینگے اور بعد ادخال زر مذکور رسید حکام گورنمنٹ سے حاصل کرینگے۔

شرط پنجم

اگر ہم کسی ان شرائط مین سے انحراف کرین تو گورنمنٹ جو مناسب اور واجب بقصور کرے ہماری نسبت عمل مین لائے ہمکو اوسمین کچہ عذر نہوگا۔

اس مراد سے ہمنے یہ اقرارنامہ برضا و رغبت خود تحریر کیا

گواہان رام سنگہ جمعدار

بوجورام دباشیا

نمبر ۳۲

ترجمہ اقرارنامہ جو گورنمنٹ کو واہادادان یعنی سرداران چیلاپونجی سنہ ۱۸۲۹ء مین دیا

دستخط شمنی واہادادار

دستخط ہرسنگہ واہادادار

دستخط سومین اور اوکسان واہادادان

ساکنین چیلاپونجی

بنام منرو بل کمپنی

اقرارنامہ تحریری شمنی ہرسنگہ سومین اور اوکسان واہادادان چیلاپونجی و دیگر بارہ دیہات متعلقہ کا۔

چونکہ ایک جنگ کوہستان مین ہوئی اور ہم شامل گورنمنٹ نہین ہوے اور نہ حاضر ہوکر اسواسطے فوج ہمارے ملک کو بھی روانہ ہوکر آئی اب ہم حاضر ہوکر یہ اقرارنامہ دیتے ہین اور اسکے موجب کاربند ہونگے

شرط اول

چونکہ ہمسے یہ قصور ہوگیا اسواسطے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم باقساط گورنمنٹ کو اپنے بارہ دیہات سے تحصیل کرکے مبلغ معہ اداکرینگے اور اوسکی ادائی کے ہم چاروں شخص ذمہ دار ہین۔

شرط دوم

جو سنگ چونہ دریاے بوکاہ کے کنارے پر جو ہمارے علاقے مین واقع ہی موجود ہے اوسکو گورنمنٹ بلاقیمت جہان چاہے اور جسقدر چاہے لیجاے مگر کسی اور مقام سے سنگ چونہ وہ نلینگے۔

شرط سوم

اگر کوئی شخص کسی معاملے مین ہو مقام سلمت یا کسی اور مقام پر اور اگر یہان پناہ گیر ہو تو بوقت طلبی حکام ضلع ہم اوسکو گرفتار کرکے حوالہ اونکے کردینگے۔

شرط چہارم

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم کبھی ہنوربل کمپنی سے تکرار یا لڑائی نکرینگے اور نہ اون راجاؤنسے جو دوستی گورنمنٹ سے رکھتے ہین۔

شرط پنجم

اگر احیاناً ہم مین اور اون راجاؤن مین کچھ تکرار باہم ہوجاے تو گورنمنٹ اوسکی تحقیقات اور تصفیہ کرینگے۔ اس مراد سے ہمنے یہ اقرارنامہ تحریر کیا۔

مرقومہ ۳ ستمبر مطابق ۱۹ ماہ بھادون سنہ ۱۲۳۶ بنگالہ۔

نمبر ۳۳

ترجمہ عرضی واہاواران یعنی رئیسان چیلاپونجی بنام پولیٹکل ایجنٹ کوہستان کوسیا

مرقومہ سنہ ۱۸ بدرخواست امدادبیج حاضر ہوسنے اول شخصون سکے اونکے دربار مین جو اونکی حکومت سے انحراف کرتے ہین اور کبھی کہ اپیل مین جو حکم بنا رہتی اونکے حکم کے ہوتا ہے صاحب موصوف دینگے اسکی تمیس کرینگے اور نیز امدادبیج اون نالشات کے جو خلاف اونکی کارروائی کے لوگ کرتے ہین —

دستخط مشی واہادادار
دستخط ہرسنگہ واہادادار
دستخط لارسنگہ اورسونارای واہادادارن
دستخط اوکانک اوربھیی واہادادارن
ساکنان چیلاپونجی

مہر ہرچہارواہادادارن چیلاپونجی

بعرض میر ساند — کہ قبل از تصرف کرنے ہنوربل کمپنی کے

اس کوہستان کو ہم چارون شخص چارون مہدہ واہادادار موضع چیلاپونجی پر مقرر تھے اور جو مقدمہ ہمارے روبرو پیش ہوتا تھا اوسکی تحقیقات کرکے حق رسی مظلومون کی کرتے تھے اور جب ہنوربل کمپنی نے قبضہ اس علاقے پر کیا تو ہمکو بتوسط لفٹنٹ ڈبلیو ہسکوٹ صاحب مرحوم نے بحال رکھا اور ہم حسب دستور قدیم حق رسی مظلومون کی کرتے رہے لیکن عرصہ دو یا تین سال کا گذرتا ہے کہ بعضے کوہیا لوگ جو نافرمانبردار اور بدنیت ہین اور کچھ اقتدار بھی رکھتے ہین باہم متفق ہوکر اپنی مطلب براری کرتے ہین اور غربا پر ظلم اور زیادتی کرتے ہین اور اگر مظلوم ہمارے پاس نالشی ہوتے ہین اور ہم اپنی سپاہ وغیرہ کی معرفت اونکو طلب کرتے ہین تو وہ علانیہ بمقابلہ پیش آتے ہین اور ہمکو سخت سست اونکے روبرو کہتے ہین اور اگر ہم اوپر کسی عالیہ کو بھی طلب کرتے ہین تو جنکے مقدمے ہمارے روبرو زیر تجویز ہون تو وہ لوگ اونکی حمایت کرکے ہمارے آدمیون کو مار کر نکال دیتے ہین اور مدعا علیہا کو چھین لیتے ہین اور اس طرح غریب مظلومان پر نہایت سختی ہوتی ہے اسکا حال سابق بھی ہمنے کئی مرتبہ عرض کیا ہے اور جو ایسے لوگ ہین کہ غربا کو تنگ کرتے ہین حضور کو بھی معلوم ہین اغلب یہ ہے کہ اگر اسکا انسداد

اور کچھ تدارک نہوا تو آیندہ جملہ مجرمانہ اور قتل اکثر واقع ہونگے اور ملک مین خرابی اور بدنظمی واقع ہوگی جسکی جوابدہی ہمسے غیر ممکن ہوگی اور اگر ایسا ہوا تو ناحق ہم چارون مستوجب عذاب الیم درگاہ خداوندی سے ہونگے کیونکہ جو کام غربا کی حق رسی کا ہمارا ہے وہ اگر بباعث چند لوگون کے جنکے دوست اور رشتہ دار اس علاقے مین بہت ہین نہوسکتا تو سوائے عذاب کے اور کیا نتیجہ ہمکو ملیگا اور چونکہ حق رسی غربا اور امنیت ملک بغیر حضور کی اعانت کے نہین ہوسکتا ہم اسواسطے عرضہ سا ہین اور یہ عرضی باتفاق رضامندی باہمی پیش کرتے ہین کہ حضور ان لوگون کو جو ہمارے علاقے مین ہین اور ہمارے احکام کا مقابلہ کرتے ہین طلب فرماکر تحقیقات اسکی فرماوین اور حسب درخواست ہمارے جنکو ہم طلب کرتے ہین اور وہ باعذر اون لوگون کے یا خود متمردی سے حاضر نہون تو اونکے احضار دربار مین مدد فرماوے اور اگر کوئی شخص ہمارے حکم سے ناراض ہوکر حضور مین اپیل یا استغاثہ دائر کرے یا اگر ہم کسی پر ظلم اور زیادتی کرین اور وہ حضور مین نالشی ہو تو ہم اقرار کرتے ہین کہ حضور تحقیقات فرماکر جو حکم اس بارہ مین صادر فرماینگے ہم اوسکے برخلاف کبھی کاربند نہونگے بلکہ بلا عذر اوسکی تعمیل کرینگے اور بغیر اعانت اور مدد حضور کے ہمارے علاقے مین صورت حق رسی نا پیدا ہوگی آیندہ حضور کے اختیار ہے۔

مرقومہ ۳۰ ماہ بیساکھ سنہ ۱۲۱۵ بنگالہ موافق ۱۴ مئی سنہ ۱۸۰۸ع

باجلاس کرنیل لٹلہ صاحب پولیٹکل جنٹ پیش ہوکر

حکم ہوا کہ

درخواست داماداران منظور کیجاتی ہے پروانہ اس مضمون کا بنام اونکے جاری ہو کہ اگر کوئی شخص بعد ازین کسی پر ظلم یا زیادتی کرے اور مظلوم داماداران کے روبرو نالشی ہوا اور مدعا علیہ جسنے ظلم کیا ہو حسب طلب اونکے ازراہ متمردی یا نافرمانبرداری اونکے دربار مین حاضر نہوا تو اونکو لازم ہے کہ اوسکو مع گواہان جنکے روبرو وہ ظلم ہوا وہ ظلم اونکے مقابلہ اونکے حکم کا کیا ہوا اور مدعی کو مع اوسکے گواہان کے چراپونجی مین روانہ کرین اوسوقت حکم مناسب جاری ہوگا فقط

المرقوم ۱۶ ماہ مئی سنہ ۱۸۰۸ع مطابق ۴ صبیہ سنہ ۱۲۱۵ بنگالہ

دستخط الیف جی سٹر صاحب

پولیٹکل ایجنٹ

نمبر ۳۴

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ اہدورسنگھ راجہ وسنام پونچی واقع ۱۸۳۱ء

دستخط اہدورسنگھ راجہ

بنام پولیٹکل جنٹ شمالی و مشرقی حصہ

اقرارنامہ تحریری راجہ اہدورسنگھ ساکن موسنام پونچی مصنمون ذیل

میرا گانو منجانب گورنمنٹ انگریزی تاراج اور خاک سیاہ ہوگیا اور اب ویرانہ ہے میں اب اقرار کرتا ہوں کہ میں فرمانبرداری گورنمنٹ کی کرونگا اور یہ اقرارنامہ اس مراد سے داخل کرتا ہوں کہ پھر اپنے گانو میں آباد ہوں اور اپنے اپنے مکانات پھر تعمیر کرکے بطور رعایا کے گورنمنٹ سکونت کریں اور جو احکام وقتاً فوقتاً نسبت ہمارے حضور صادر فرماوینگے اونکی تعمیل کیا کرینگے۔

اگر کوئی دشمن گورنمنٹ میرے علاقے میں یا قریب میرے علاقے کے آئیگا اور مجھے خبر اوسکی ہوگی تو میں تدابیر اوسکی گرفتاری کی کرونگا اور اسی موقع پر میں اطلاع کپتان ٹومسنڈ صاحب کو کیا کرونگا اور اگر کوئی خبر لائق تحریر ایک مہینے کے عرصے تک نہ واکریگی تو میں بعد ماہ خود صاحب کے پاس حاضر ہوا کرونگا۔

اگر اس عہدنامہ کے خلاف وزری کروں تو جو حکم حضور میری نسبت مناسب متصور فرماویں اوسکی تعمیل بلاحجت اور عذر کے کرونگا۔

مرقومہ ۱۷ دسمبر ۱۸۳۱ء مطابق ۳ پوس ۱۸۸۸ بکرماجیت

گواہان دیوان سنگھ دباشیا ساکن چراپونجی

اومی کوسیا ساکن ایضاً

نمبر ۳۵

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ سوکاف راجہ علاقہ مہرام روبروے پولیٹکل ایجنٹ چراپونجی واقع ۱۸۳۹ء

بنام میجر لسٹر صاحب پولیٹکل ایجنٹ گورنر جنرل

بمقام کچہری

مین راجہ سونگاف ساکن علاقہ مہرام نے بلاد بنہور بل کمپنی سے لڑائی کی اور اوسکے بہت آدمی ضائع کیے اور اوسکا خرچ بھی بہت ہوا اور مین بخوف جان فراری ہوکر جنگل مین متواری ہوا تھا اقبال کرتا ہون کہ مجھسے بڑا قصور ہوا مگر اب مین عذرخواہی قصورات سابقہ کی اپنی طرف سے اور اپنے کوسیا والون کی طرف سے کرکے یہ اقرارنامہ لکھدیتا ہون امید یہ ہے کہ مجھے اجازت پھر اپنے علاقے مین بطور رئیس رہنے کی ہوجاے تو مین شرائط ذیل پورے کرونگا۔

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ میں تابعداری گورنمنٹ کی کرونگا اور اپنے علاقے مین بطور سرزد مامور گورنمنٹ رہونگا مین حسب رواج قدیم اپنے علاقے کے مقدمات فیصلہ کرونگا مگر کسیکی نسبت حکم قصاص نہ دونگا۔

شرط سوم

اگر فوج گورنمنٹ میرے علاقے مین گذر کرے تو مین اوسکے ہمراہ رہ کر سامان رسد ضروری اوسکے واسطے کرونگا اور قیمت واجبی لونگا۔

شرط چہارم

اگر کچھ فساد ملک کوہستانیہ مین ہو تو مین بشرط حکم نام اپنے کوسیا والون کو ہمراہ لے کر گورنمنٹ کے ساتھ رہونگا اور جب تک ضرورت میری ہمراہی کی ہوگی ہمراہ رہونگا اس عرصے مین میری سپاہ صرف زرخوراک گورنمنٹ سے لیگی۔

شرط پنجم

اگر کوئی مجرم قتل یا کمبختی میرے علاقے مین آکر پناہ گیر ہوگا تو مین حسب الحکم اوسکو گرفتار کرکے حوالہ کرونگا۔

شرط ششم

بعوض قصور سابق کے مین دو ہزار روپیہ بطور جرمانہ گورنمنٹ کو دونگا مگر یہ روپیہ ایک مہینے کے عرصے مین تاریخ امروزہ سے داخل کرونگا۔

شرط ہفتم

مین راجہ چاند مانک اور راجہ برمانک علاقہ مولیم پوچنی کو اپنی طرف سے ضامن دیتا ہون کہ شرائط اس عہدنامے کے پورے کرونگا اور نیز مین اپنے برادر زادہ راجہ سوانگ کو مولیم پوچنی مین رکھونگا اور وہ وہانسے تمام احکام جو میرے علاقے کی نسبت جاری ہونگے تعمیل کیا کریگا۔

اس مراد سے مین نے یہ اقرارنامہ لکھدیا

المرقوم ۱۳ فروری ۱۸۳۹ء مطابق ۳ پھاگن ۱۷۶۰ بنگالہ

نمبر ۳۶

ترجمہ پروانہ پولیٹیکل ایجنٹ کوہستان کوسیا بنام اودیپ سنگہ راجہ دربارہ تقرری اسکے اوپر راج علاقہ مہرام بنام دھولہ راجہ واقع ۱۸۶۰ء

دستخط الیف جی اسٹرصاحب

مہر دفتر

پولیٹیکل ایجنٹ

بنام اودیپ سنگہ دھولہ راجہ ساکن رونگ تھونگ پوچنی علاقہ مہرام سلوکرو

واضح ہوتا ہے کہ اودیپ سنگہ دھولہ راجہ علاقہ مہرام کا مرگیا اور تمنے درخواست دی تھی کہ ہم اوس علاقے مین راجہ مقرر ہون اسوجہ سے کہ علاقہ زیر حکومت تمہارے عموے سونگاف دھولہ راجہ مرحوم کے تھا اور تمہاری درخواست کے ہمرد لیف عرضی ادمن منتری اور راجہ اولارسنگہ اور دیگر لوگون کی تھی کہ وہ اس امر مین راضی اور خوش ہین مگر حکم اخیر اس سبب سے ملتوی رہا تھا کہ رام سہاے کالا راجہ لونگ لینگ پوچنی والے نے بھی کہ وہ بھی اوسی علاقے مین واقع ہے دعوی اسکا مبنی اوپر اوسکے عموے رام سنگہ کالا راجہ مرحوم کے قائم ہونگے پیش کیا تھا اور اوسکے دعوی کی اعانت اوجیت لنگدیو اور اوکسان سردار اور بعض بعض اور شخصون نے کیا تھا اور اپنی رضامندی اوسکے راجہ ہونے کی نسبت بذریعہ عرضی کے ظاہر کی تھی مگر چونکہ اب تم اور راجہ رام سہاے دونون آپمین راضی ہوگئے اور دونون

نے راضی نامہ اس مضمون کا پیش کیا کہ دونون راجہ ہای مہرام یعنی کالاراجہ اور دہولہ راجہ مین کالاراجہ ماتحت دہولہ راجہ کے رہیگا اور تحقیقات اور تصفیہ مقدمات راج کے دونون باتفاق کیا کرینگے اور جو نفع علاقے مین سے ہوگا وہ دونون تقسیم کرلوگے اور تمنے اوسمین یہ بھی لکھا ہے کہ تم راجہ بجاے دہولہ راجہ کے رہوگے اور کالاراجہ کو اپنے ماتحت رکھوگے اور جو امور راج طلب ہونگے وہ تم اور کالاراجہ دونون باتفاق راے کیا کروگے اور اگر ایسا کوئی مقدمہ باتفاق راے دونون کے فیصلہ نہوگا تو اوسکا فیصلہ ناجائز متصور ہوگا اور رام سہاے کالاراجہ مذکور نے اپنی رضامندی اور باب اپنے ماتحت رہنے کے ظاہر کی ہے اور یہ بھی تحریر کیا ہے کہ مثل سابق تمام مقدمات ریاست باتفاق دونون کے فیصلہ پائینگے اور جو امر اس سے بموجب نہوگا وہ ناجائز تصور کیا جائیگا سواے اسکے تم دونون حسب دستور قدیم نفع علاقے کو آپسمین تقسیم کرلوگے اور جو نقصان ہوگا وہ بھی دونون منظور کروگے اور تمنے اوسکے بیان سے اپنی رضامندی ظاہر کی اور یہ درخواست کی کہ ایک پروانہ تقرری راج کا تمکو سلے اسواسطے تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم راجہ بجاے دہولہ راجہ علاقہ مہرام مقرر کیے گئے اب تمکو لازم ہوگا کہ بموجب شرائط اقرارنامہ دونون کے تمام امور راج کا فیصلہ کیا کرو اور جو تمھارے راے مین قرین انصاف ہوا کرے وہ کیا کرو اور رام سہاے کالاراجہ کو اپنے ماتحت تصور کرو اور دونون ملکر جو کام ہوا کرے اوسکا سرانجام کیا کرو سواے اسکے تمکو متابعت احکام منورہل کمپنی جو وقتاً فوقتاً بنام تمھارے صادر ہون گے فوراً کرنی ہوگی اور شرائط مندرجہ عہدنامہ فریقین تمکو لحاظ رکھنا ہوگا

المرقوم ۲۸ ماہ ستمبر ۱۸۰۵ع مطابق ۱۴ ماہ آسون یعنی کوار ۱۸۶۱ بنگالہ

نمبر ۳۷

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ اوکسان راجہ اور اوہان لوکا راجہ ملی پونجی واقع ۱۸۳۲ع

دستخط اوکسان راجہ

دستخط اوہان لوکا راجہ

بنام اجنٹ گورنر جنرل

ہم اوکسان راجہ اور اوہان لوکا راجہ ساکن ملی پنچی آج روبرو سترہاری انگلس صاحب کے اوپر کنارہ دریاے جادوکٹا کے حاضر ہوکر اپنی رضامندی اور خوشی سے یہ اقرارنامہ بمضمون مندرجہ ذیل داخل کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ ان شرائط کے خلاف کوئی امر نہوگا اور حکام کے احکام کی تعمیل کیا کرینگے۔

شرط اول

اگر کوئی کوسیا والا کسی منپوری کمپنی کے آدمی کو قتل کرے یا اوسکیطرح کی اذیت پہونچائے درمیان دریاے دہولی بجانب مغرب اور مقام کھاگوراہ چراہ بجانب مشرق ہم فوراً مجرم کو گرفتار کرکے حاضر کردینگے اور معاوضہ نقصان کا کرینگے۔

شرط دوم

ہم اقرار کرتے ہین کہ دشمنان منپوری کمپنی کو پناہ اور مدد اور رسید نہ دینگے اور اگر ہمکو اطلاع کسی ایسے دشمن کی ملیگی تو ہم اوسکی اطلاع انسران گورنمنٹ کو بذریعہ داروغہ داران کے کرینگے۔

شرط سوم

ہم دشمنان گورنمنٹ کو اپنے ملازم نہ رکھینگے یا بر نگاہ مین جواب پھر مقرر ہوگا آنے نہ دینگے

شرط چہارم

جب کبھی ہمکو کوئی صاحب یاد کریگا فوراً بروقت اطلاع یابی اوسکی خدمت مین حاضر ہونگے اور اگر ہم کوئی شرط اسکی اوا نکرین تو جو حکم ہماری نسبت حکام تجویز کرین اوسکو ہم منظور کرینگے اس مراد سے ہمنے یہ اقرارنامہ تحریر کردیا۔

المرقوم ۲۱ ماہ نومبر ۱۸۳۲ء مطابق ۷ اگہن ۱۲۳۹ بنگالہ

گواہان محمد منصور ساکن موضع نئی گنگ پرگنہ مہرام

بوبا راے ساکن پرگنہ بورالیہا موضع موگیر گنگ

بوٹی دبا شیا ساکن پرگنہ چورگنگ

نمبر ۳۸

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ اوپہار راجہ بہادل پونچی واقع ۱۸۳۲ عیسوی

مہر
اوپہار راجہ

بنام اجنٹ گورنر جنرل

مین اوپہار راجہ ساکن بہادل پونچی نے آج کی تاریخ برضا و رغبت اپنے اور بغیر جبر و تعدی کے یہ اقرارنامہ روبرو کپتان ٹونسنڈ صاحب کے مقام چراپونچی مین بمضمون مندرجہ دفعات ذیل داخل کیا اور وعدہ کرتا ہون کہ اوسکی کسی شرط کے خلاف نہوگا اور جو صاحب حکم دینگے اوسکی تعمیل کرونگا۔

شرط اول

اگر کوئی کوسیا والا کسی منہور بل کمپنی کے آدمی کو درمیان حدود علاقہ جکے اوہان چرا یا ہاتھی کھیدا مغرب کے جانب اور دہولی ندی یا کنارہ غربی دونگدونگیا مشرق کی طرف واقع سے قتل کرے یا کسیطرح ایذا پہونچائے تو مین فوراً مجرم کو پیدا کرونگا اور معاوضہ نقصانی کا کرونگا۔

شرط دوم

مین کسی دشمن منہور بل کمپنی کو پناہ یا مدد یا رسد نہونگا اور جب کبھی مجھے خبر اونکی ملیگی تو اوسکی اطلاع گورنمنٹ کو بذریعہ دوارہ داروغہ کے کرونگا۔

شرط سوم

مین کسی دشمن منہور بل کمپنی کو سیمی کے ابہنگ مین آمد و رفت نکرنے دونگا جب ابہنگ پھر قائم ہوگا۔

شرط چہارم

جب کوئی صاحب مجھے طلب کریگا مین فوراً بوصول حکم تحریری حاضر ہونگا اور

اگر مین خلاف شرائط ہذا عمل کرون تو جو حکم حکام میری نسبت صادر فرمائینگے مین اوسکی متابعت کرونگا۔ اس مراد سے مین نے یہ اقرارنامہ لکھدیا۔

مرقومہ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ع مطابق ۲۷ اگہن ۱۲۳۹ بنگالہ

گواہان کربی رام حال ساکن چیر کوماہ
احضر محمد ساکن پرگنہ مہرام موضع توکی گنج
رحمت دوارہ دار ساکن گھاسی گنج
رمضان دوارہ دار ساکن پرگنہ مہرام موضع قاضی گنج
رباعی دوارہ دار ساکن چور گنج

نمبر ۳۹

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ رنیانگ کوسیا ساکن سینی پونجی اور اہمول سنگہ کوسیا ساکن لنکھوم پونجی اور لالو کوسیا ساکن موڈون پونجی واقع ۱۸۳۳ع

دستخط رنیانگ کوسیا
دستخط اہمول سنگہ کوسیا
دستخط لالو کوسیا

ضامن بابت اس اقرارنامے کے۔

مین صوبہ سنگہ کوسیا ساکن تنجور پونجی اس اقرارنامہ کو برضامندی اپنے پیش کرتا ہون اس مراد سے کہ مین ضامن بابت تعمیل ان شرائط کے ہون اور ذمہ دار ہون کہ کسی شرط کے خلاف نہو گا۔

دستخط صوبہ سنگہ کوسیا

بنام اجنٹ گورنر جنرل

ہم رنیانگ کوسیا ساکن سینی پونجی اور اہمول سنگہ ساکن لنکھوم پونجی اور لالو کوسیا ساکن

موڈون پوبنجی آج کی تاریخ روبرو مسٹر ہاری ٹکلس صاحب کے بمقام چام ٹولہ حاضر ہوکر برضامندی اور خوشی اپنے یہ اقرارنامہ داخل کرکے اقرار کرتے ہین کہ ہم ذمہ دار ہین اگر کوئی کوسیا کسی ہنوربل کمپنی کی رعایا کو درمیان سلیمان پور علاقہ جام ٹولہ بجانب مغرب اور کسما پیر گنج اور آلوکھاٹی علاقہ بیرون گنج بجانب مشرق کے قتل کرے اور اگر وہ کوئی اور زیادتی کرینگے تو ہم مجرم کو حاضر کردینگے۔

ہم کسی دشمن ہنوربل کمپنی کو پناہ یا مدد یا رسد نہ دینگے اور اگر ہمکو اونکی اطلاع ملیگی تو ہم اوسکی اطلاع افسران گورنمنٹ کو کرینگے۔

ہم کسی ہنوربل کمپنی کے دشمن کو اپنے بازار موڈون مین آنے نہ دینگے۔

جب کوئی صاحب ہمکو طلب کریگا ہم بلا عذر حاضر ہوا کرینگے اور اگر ہم کسیطرح ان شرائط کے خلاف کرین تو جو حکم تمہاری نسبت حکام مناسب تجویز فرمائینگے وہ ہمکو منظور ہوگا۔

اس مراد سے ہمنے یہ اقرارنامہ لکھدیا۔

مرقوم ۲۶۔ نومبر سنہ ۱۸۳۲ء مطابق ۱۲ ماہ اگہن سنہ ۱۲۳۹ بنگالہ

گواہان پران کشت فیوسوم ساکن موضع کوریا موضع پردیا کامول
ہری پرشاد داس ساکن قصبہ سلہٹ محلہ املکہو بیا
دوودال چند داس ساکن سلہٹ حال وارد چٹک

نمبر ۴۰

ترجمہ اقرارنامہ جو سنہ ۱۸۳۲ء مین چھیڑا ساد ہوسنگہ راجہ ضلع جیرنگ نے داخل کیا

اقرارنامہ تحریری چھوڑا ساد ہوسنگہ راجہ علاقہ برجیرنگ پوبنجی جو سنہ ۱۸۳۲ بنگالہ مین بمضمون ذیل داخل ہوا۔

بباعث میری اجازت چاہنے کے کہ مین اپنے دیہات برجینگ اور چھوٹا جیرنگ اور پتھور کھالی پر جو میرے قبضے مین ہین قائم رہون اور اوسمین وعدہ یہ مینے کیا تھا کہ مین آمد اور پل جو کوہستان مین ہین اونکی حسب الحکم مرمت کرونگا میرے نام پروانہ نمبری ۴۹۴ مرقومہ ۱۸ چیت سنہ گذشتہ کے صادر ہوا کہ ایک اقرارنامہ داخل کرو لہذا بتابعت حکم مذکور مین اب یہ اقرارنامہ داخل کرکے وعدہ کرتا ہون کہ مین پل اور رستہ اور گھاٹ وغیرہ کوہستان اور دیگر مقامات کی مرمت بغیر لینے قیمت کے کرونگا اور بالعوض اس خدمت کے قیون مواضع مذکورہ بالا میرے قبضے مین رہینگے اور اگر مین خلاف سے یہ کام نکرون اور پل اور رستہ وغیرہ مرمت سے درست نرہین تو جو حکم حضور میری حیثیت مناسب متصور کرین اوسکی متابعت مین کرونگا اس مراد سے مین نے یہ اقرارنامہ داخل کیا۔ مرقومہ ۱۰ ماہ جون ۱۸۴۱ع مطابق ۲۰ جیٹھ سنہ ۱۸۹۸ بکرماجیت

چونکہ سادھو سنگھ راجہ نے بذات خود آکر یہ اقرارنامہ داخل کیا لہذا
حکم ہوا کہ
اقرارنامہ منظور ہوکر داخل دفتر ہو۔ المرقوم ۱۰ جون ۱۸۴۱ع مطابق ۲۰ جیٹھ سنہ ۱۸۹۸ بکرماجیت

نمبر ۱۴۱

ترجمہ پروانہ جو صاحب پرنسپل اسسٹنٹ کمشنر ان جارج کوہستان کوسیا وجیتیا نے بنام اوجی سکر وچونک لاسکر کے سنہ ۱۸۴۱ع مین اس مضمون سے جاری کیا کہ دونون ایک ایک سال تک کاروبار جو سرداران مولونگ پونچی کا پیش ہو بطور جانشین اپنے والد ظفر لسکر مرحوم کے جو سردار مقام مذکور کا تھا کیا کرین۔

دستخط سی کی بدسن صاحب
(مہر دفتر)
پرنسپل اسسٹنٹ کمشنر
ان جارج کوہستان کوسیا وجیتیا

بنام اوجی لسکر و چونگ لالسکر ساکن مولونگ پوبخی معلوم کرد

چونکہ تمنے ہنگام وفات ظفر لسکر سردار علاقہ مولونگ کے اپنے تئین پسران سردار مرحوم بیان کیا اور یہ درخواست گذرانی کہ ہم دونون بھائیون کو اجازت ہو کہ کاروبار وہان کا ایک ایک سال تک اپنی اپنی باری سے کیا کرین لہذا تمکو بجاے ظفر لسکر مرحوم کے مقرر کیا جاتا ہے اگر کوئی اور دعوی مضبوط لائق سماعت بابت علاقہ مذکور کے پیش نہو اور تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ بموجب شرائط اقرارنامہ کے جو تمنے سابق داخل کیا ہے تم سردار مرحوم کا کام جو تمپر فرض ہے باری باری سے ایک ایک سال کیا کرو اسمین غفلت نکرو۔

المرقوم ۲۵ ماہ مارچ ۱۸۲۰ء مطابق ۱۳ چیت ۱۸۶۳ بنگالہ

نمبر ۴۲

ترجمہ اقرارنامہ جو سرداران و رعیان ساکنان علاقہ مفتوحہ سوپار پوبخی مع دیہات متعلقہ نے ۱۸۲۹ء مین داخل کیا۔

دستخط اومست کہنی ساکن سوپار پوبخی

دستخط اوہن کہئی ساکن نوگرونگ

دستخط اودور کوسیا ساکن نوسکن

بنام مسٹر ڈیوڈ سکوٹ صاحب جنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۹

بمقام گواہٹی بتاریخ ۱۲ ماہ نومبر ۱۸۲۹ء داخل ہوا۔

اقرارنامہ سرداران و رعیان و ساکنان سوپار پوبخی و نوگرونگ پوبخی اور نوسکن پوبخی نے ۱۸۲۹ء مین بمضمون ذیل داخل کیا۔

ہمارے دیہات کے لوگون نے دشمنی کرکے منپور بل کمپنی کی رعایا کو قتل کیا اور گورنمنٹ نے ہمارے دیہات پر قبضہ کرلیا ہم اب اسواسطے بمقام موسمی پوبخی حاضر ہوکر یہ اقرارنامہ اپنی طرف سے اور اپنے اون دیہات کے لوگون کیطرف سے اس مراد سے داخل کرتے ہین کہ ہم تابعداری منپور بل کمپنی کی بطور اونکی دیگر رعایا کے کیا کرینگے اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جو احکام ہماری نسبت صادر ہونگے اونکی ہم تعمیل کیا کرینگے۔

شرط دوم

ساکنان دیہات مذکورہ بالا نے بلاسبب رعایائے گورنمنٹ سے لڑائی کرکے اونکو قتل کیا ہم بجائے دینے جرمانہ نقد کے بموجب اس تحریر کے نصف چونہ کا پتھر اچھا اور برا جسطرح کا اون تینوں دیہات مین ہوتا ہے تقسیم کردیتے ہین نصف ہم لیا کرینگے اور نصف ہم گورنمنٹ کو دیتے ہین اس مراد سے ہمنے یہ اقرارنامہ لکھدیا۔

المرقوم ۲۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۲۹ع مطابق ماہ کاتک سنہ ۱۸۳۶ بنگالہ

گواہان

سومیر گوی ساکن چراپونجی

رام دولاے ساکن ایضاً

ابال سنگھ گری ساکن ایضاً

دستخط ڈبلیو کریکرافٹ صاحب

اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

منی پور

قریب ۱۷۱۴ء تک کے تاریخ منی پور مین کوئی امر زیادہ تر دلچسپ نہین مگر سنہ مذکور مین غریب نواز حاکم ہوا اور اوسنے کئی مرتبہ برہما والون پر حملہ لیکن فتحیابی کیا مگر کوئی فتح ایسی نہین کی جسمین وہانکا قیام اوسکو ہوتا۔

غریب نواز کے تین بیٹے تھے ایک شام ساہی دوسرا اوگت ساہی اور تیسرا اچھت ساہی مسمے اوگت ساہی نے اپنے والد اور برادر کلان کو قتل کیا مگر اوسکے برادر کوچک بھرت ساہی نے اوسکو نکال دیا اور خود حاکم ہوگیا اور دو سال تک حکومت کی اوسکے بعد گروشام پھر شام ساہی گدی نشین ہوا گروشام نے اپنے بھائی جی سنگہ کو اپنے ہمراہ متفق کیا اور دونون حکمرانی ایک بعد دوسرے کے کرتے تھے تا وقتیکہ قریب ۱۷۶۴ء کے گروشام نے فوت کی اور اوسکا بھائی جی سنگہ حاکم کل ہوا۔

بعد مرگ غریب نواز کے برہما والون نے منی پور پر حملہ کیا اور جی سنگہ نے مدد انگریزون سے طلب کی اور ایک عہدنامہ بتاریخ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۷۶۲ء قرار پایا جسمین دوست اور دشمن ایک کے دوست اور دشمن دوسرے کے قرار پائے جو فوج منی پور کی مدد کے واسطے بھیجی گئی تھی وہ واپس طلب ہوگئی اور ماہ اکتوبر سال دوم گروشام نے بھی اوس عہدنامے کی جو جی سنگہ نے کیا تھا تصدیق کی اور عہدنامہ کو جزوی تبدلات کرکے منظور کیا ان عہدناموں کی نقل موجود نہین ہے۔

اس سال سے معلوم ہوتا ہے کہ رسم خط کتابت، فیما بین انگریزون کے اور منی پور کے موقوف ہوگئی ہنگام وفات جی سنگہ کے ۱۸۰۱ء مین علاقہ پچیس سال تک باعث نزاع اور پرخاش فیما بین پسران جی سنگہ کے خراب اور تباہ رہا مگر جب اول مرتبہ جنگ برہما شروع ہوئی اسوقت ایک عہدنامہ گمبھیر سنگہ پسر جی سنگہ کے ساتھ قرار پایا اور اس عہدنامہ کی رو سے جو مشہور بنام عہدنامۂ یندابو تھا اور جسکا حال عہدنامہ آدام قومہ ۲۴ ماہ فروری ۱۸۲۶ء جو حصہ دوم کتاب ہذا مین درج ہے تحریر ہے گمبھیر سنگہ مذکور حاکم مطلق قرار پایا دونون پہاڑ جو درمیان شرقی اور مغربی کنارہ دریا نے مارگ پر واقع ہین شامل علاقۂ منی پور ۱۸۳۳ء مین جب

شرائط عہدنامہ نمبر ۴۳ کے ہوگئی اور بعد جنگ برہما کے دریائے نگتھی سرحد مشرقی گمبھیر سنگھ قرار پائی مگر برہما والون نے اسپر تکرار کی اور گورنمنٹ انگریزی نے بنظر رضاجوئی برہما والون کے کیولوکی گھاٹی واپس برہما والون کو دلادی اور شرقی سرحد منی پور کے دامن شرقی کوہ یوناڈونگ قرار دی اور راجہ کو بموجب عہدنامہ نمبر ۴۴ کے پانصد روپیہ ماہوار بطور معاوضہ نقصانی دینا منظور کیا۔ بعد وفات گمبھیر سنگھ کے ۱۸۳۴ء مین اوسکے لڑکے معصوم کونر سنگھ نامی نے گدی نشین کیا اور خود بطور کارپرداز راجہ کے ۱۸۴۴ء کے رانی نے تجویز قتل نر سنگھ نابکار کی مگر یہ تجویز قبل از وقوع ہونیکے ظاہر ہوگئی اس سبب سے رانی مع اپنے معصوم لڑکے کے علاقے سے بھاگ گئی اور نر سنگھ گدی نشین ہوا اور ۱۸۵۰ء تک حکمران رہ کر مرگیا۔

اوسکی جگہ اوسکا بھائی دیوندر سنگھ گدی نشین ہوا اسکو چندر کیرت سنگھ پسر گمبھیر سنگھ نے جواب سن تمیز کو پہونچ گیا تھا نکال دیا ان دونون مین نزاع اور پرخاش قائم ہوئی جس سے ملک کی امنیت مین تخلل واقع ہوا اور انگریزی مداخلت بھی معرض تخلل مین ہونے کو تھی گورنمنٹ نے وعدہ حمایت اعانت چندر کیرت سنگھ کا اور سزا دہی فریق ثانی کا جو بخلاف اوسکے ہوگیا۔

رقبہ منی پور کا ۸۰۰۰ میل مربع کا ہے اور باشندے اوسمین ۲۵۰۰۰۰ آدمی ہین علاقے کی مع ۲۰۰۰۰ سالانہ ہے اور اسمین سے کچھ گورنمنٹ انگریزی کو نہین ملتا۔

خط کتابت گورنمنٹ انگریزی کی منی پور سے بذریعہ ایک پولیٹکل ایجنٹ کے قائم ہے اول تقرری ایجنٹ کی ۱۸۳۵ء مین ہوئی تھی۔

نمبر ۴۳

ترجمہ شرائط جو راجہ گمبھیر سنگھ منی پور والے نے منظور کین جب انگریزی گورنمنٹ نے وعدہ کیا کہ وہ علاقہ منی پور کے شامل دونون پہاڑ جو درمیان مشرقی اور مغربی کنارہ دریائے بارک پر واقع ہین۔ مرقومہ ۱۸ ماہ اپریل ۱۸۳۳ء

گورنر جنرل اور سوپریم کونسل ہندوستان تحریر ذیل کرتے ہین کہ بسبب دونون پہاڑون کے جنکا نام کالانا گا پہاڑ اور نون جی پہاڑ ہے اور جو درمیان کنارہ مشرقی اور مغربی دریائے بارک کے

واقع ہین بعبور بل کمپنی اپنا دعوی چھوڑتے ہین اور یہ دونون پہاڑ راجہ کو دیتے ہین اور جو علاقہ درمیان دریاے جیری اور مغربی کنارہ دریاے بارک ہے اوسپر راجہ کی سرحد قائم کرتے ہین شرطیکہ راجہ تمام شرائط مندرجۂ ذیل کو قبول اور منظور کرے۔

اول یہ کہ راجہ بعبور وصول کرنے تحریر کے اپنا تھانہ مقام چندرا پور سے برخاست کرکے بکنارۂ مشرقی دریاے جیری کے قائم کرے۔

شرط دوم

راجہ ستدراہ تجارت جو فیما بین دونون ملکون کے تجاران بنگالی اونتی پوری کرتے ہین نہون وہ زیادہ محصول تجارت نلین اور خود کسی شے تجارت سے متمتع نہو۔

شرط سوم

راجہ ناگلونگو جو کالاناگا اور نون جی پہاڑون پر رہتے ہین علاقہ کچھار مین بازاران بنگالی اور اودہر سن مین اپنے ملک کی اجناس مثل ادرک اور روئی اور سیاہ مرچ وغیرہ لانے سے جو وہ ہمیشہ لاتے ہین مانع نہو۔

شرط چہارم

بنسبت راستون کے جو مشرقی کنارہ دریاے جیری سے شروع ہوکر براہ کالاناگا اور کویون گھاٹی منی پور تک ہے بعد اونکے تیار ہوجانے کے راجہ مرمت اونکی کرتا رہے تاکہ نرگاوان باربرداری بلاوقت موسم گرما و سرما مین آمد و رفت کرسکین سوائے اسکے اگر افسران انگریزی تیاری راستہ مین واسطے اہتمام کے جائین تو راجہ اونکی تحریرات پر عمل کرے۔

شرط پنجم

بنسبت آمد و رفت کے جو فی الحال درمیان گورنمنٹ انگریزی اور راجہ کے جاری ہے اگر اسمین ترقی ہو تو باعث بہتری ہے اور ملک اور راجہ کے واسطے بھی مفید ہی اسواسطے بغرض اسکے کہ اسکا اہتمام جلدی ہو راجہ سے جب گورنمنٹ انگریزی طلب کرین تو وہ ناکام فرد

واسطے امداد طیاری راستہ کے دین۔

شرط ششم

درصورت ہونے لڑائی بہاوالوں سے اگر فوج انگریزی منی پور کو روانہ ہو خواہ بغرض حفاظت ملک مذکور خواہ واسطے جانے پیشتر مقام منگچی سے مہاراجہ حسب الطلب گورنمنٹ انگریزی کے سپاہی متعدد واسطے لیجانے اسباب اور سامان جنگ کے دین۔

شرط ہفتم

درصورت واقع ہونے کسی واردات کے اوپر سرحد مشرقی علاقہ انگریزی کے راجہ حسب الطلب گورنمنٹ انگریزی کی مدد فوج سے کرینگے۔

شرط ہشتم

راجہ ذمہ دار تمام سامان جنگ کا ہے جو اوسکو گورنمنٹ انگریزی سے ملیگا اور واسطے اطلاع گورنمنٹ انگریزی کے ایک بند اوسکا سامان کا جو خرچ ہوا ہو ہر مہینے پاس افسران انگریزی متعلقہ فوج مذکور بھیجا کرینگے۔

مہر

مین سری جوت کمبھیر سنگھ منی پور والا تمام شرائط درج کاغذ ہذا کو جو سوپرنٹنڈنٹ کونسل نے بھیجا ہے منظور کرتا ہوں

مرقومہ ۱۸ ماہ اپریل ۱۸۳۳ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جورج گورڈون صاحب لفٹنٹ

ایجنٹ فوج کمبھیر سنگھ

نمبر ۴۴

اقرارنامہ بابت معاوضہ کپوگھاتی کے

میجر گرنٹ صاحب، اور کپتان ہیمیرٹن صاحب نے حسب ہدایت رابٹ ہنوبل گورنر جنرل باجلاس کونسل کپوگھاٹی کو حوالہ کمشنران ملک برہما جو علاقہ آوا سے گئے تھے کردی اور اب مضمون ذیل تحریر کرتے ہین —

شرط اول

یہ کہ یہ ارادہ سوپریم گورنمنٹ کا ہے پانصد روپیہ سکہ ماہواری راجہ منی پور کو دیا کرینگے اور یہ مہینا تاریخ ۹ - ماہ جنوری ۱۸۳۴ء سے شروع ہوگا کیونکہ اس تاریخ کو کھاٹی کپو حوالہ کی گئی اور یہ تاریخ عہدنامہ دستخطی کمشنران انگریزی اور برہما سے واضح ہوتی ہے —

شرط دوم

— یہ کہ یہہ بخوبی سمجھنا چاہیے کہ اگر کسی وجہ سے بعد ازین یہ علاقہ جو حوالہ آوا کے ہوا ہے پھر منی پور کو دیا جاے تو یہہ جو ماہواری گورنمنٹ انگریزی سے دی گئی ہے وہ تاریخ واپسی سے موقوف ہو جائیگی —

دستخط ایف جی گرنٹ میجر
دستخط آر بولیو ہیمیرٹن کپتان
} کمشنران

مقام لنگتا بال منی پور تاریخ ۲۵ - ماہ جنوری ۱۸۳۴ء

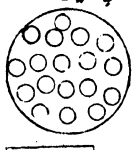

مہر

آسام

اول عہدنامہ جو کسی منجملہ رئیسان آسام کے ساتھ ہوا تھا وہ راجہ سورگ دیو کے ساتھ ۱۶۹۳ء مین نمبر ۴۵ درباب تجارت کے ہوا تھا مگر گورنمنٹ نے ہرگز اوسکو تصدیق اور منظور نہین کیا اس سبب سے کہ راجہ کی حکومت اسقدر مضبوط نہ تھی کہ اوسکے شرائط کی تعمیل ہوتی

بعد ازین ملک مین بے انتظامی اور بدنظمی ایسی ہوئی کہ کسی سے ضبط اور ربط ملک کا نہو سکتا لہذا برہما والون نے اوسپر تسلط کر لیا جب اول جنگ برہما شروع ہوئی تو انگریزون نے اوسپر حملہ کیا برہما والون نے اول نہایت تظلم اور تعدی یہان کی تھی مگر اب تمام علاقے سے نکالدیے گئے اور علاقہ اب بالکل ویران تھا اور تسلط انگریزان مین اوسی حالت ویرانی مین آیا۔

بیچ ۱۸۳۳ء کے علاقہ اپر آسام راجہ پورندر سنگھ کو حسب عہدنامہ نمبر ۴۶ کے دیا گیا اس راجہ کی حکومت ملائم اور کمزور تھی اور اوس سے ادای خراج سرکاری علاقہ کی آمدنی سے ادا نہو سکا اور اس سبب سے مقروض ہوگیا اور ناچار ہوکر اوسنے ظاہر کیا کہ وہ شرائط پورے نہین کر سکتا گورنمنٹ نے اس سبب سے علاقہ ضبط کر کے لے لیا۔

اقوام کلان اوپر سرحد اپر آسام کے مٹوک اور کھامپتی اور سنگپھو ہین۔

برسینا پتی یعنی سردار قوم مٹوک نے ماہ مئی ۱۸۲۶ء عہدنامہ نمبر ۴۷ کیا اور بغیر رضامندی اوسکے اوسنے بزرگی اور حکومت گورنمنٹ کی منظور کی اور وعدہ کیا کہ جب لڑائی کہین ہوگی تو وہ تین سو سوار دیا کریگا کل انتظام ملک اوسکے اختیار مین رہا مگر جرائم سنگین کی تحقیقات اوسکے اختیار مین ندی۔

ماہ جنوری ۱۸۳۵ء جو شرط دینے سواران کی ہنگام جنگ قرار پائی تھی اوسکے عوض بموجب عہدنامہ نمبر ۴۸ کے بقید روپیہ ۱۰۰۰ سالانہ مقرر ہوا۔

ماہ نومبر ۱۸۳۹ء جب برسینا پتی مرگیا تو اوسکے جانشین نے انکار بتعمیل شرائط عہدنامہ سے کیا اور گورنمنٹ انگریزی نے ملک کو ضبط کر کے پنشن واسطے اہالیان خاندان کے تجویز کردی

بیچ ۱۸۲۶ء کے جینا مٹوک والون سے عہدنامہ ہوا تھا ویسا ہی عہدنامہ نمبر ۴۹ رئیس کھامپتی مقیم سدیا سے ہوا ماہ جنوری ۱۸۳۹ء کو کھامپتی والون نے دغابازی سے تمام سدیا پر حملہ کیا اور اگرچہ شکست کھائی اور منتشر ہوئے مگر بالکل قلع قمع نہ انکا اور سوقت تک نہین ہوا

جب تک اکثر سپاہی انگریزی قتل ہوئے اور خود [illegible] گرفتار ہوئے مسٹر پلنگل ایجنٹ بنگالہ کے چند کہا مپتی والون نے ۱۸۳۳ء مین حاضر ہوکر عہدنامہ منظور کرنا قبول کیا۔

۔ ماہ مئی ۱۸۳۳ء مین عہدنامہ منظور کرنے قوم سنگپو کے ساتھ بھی ہوا تھا یہ قوم بھی ۱۸۱۸ء مین ہمراہ کہا مپتی ہوکر آمادہ سازش اور فساد ہوئی تھی۔ مگر اوسکی نسبت حکم ہوا تھا کہ شرائط معقول کرکے حاضر ہون کوئی عہدنامہ تحریری اونسے پھر نہین لیا گیا اکثر اقوام سنگپو مطیع و امین نابو ہوگئے ہین اور اصلی قوم آسام سے فرار ہی ہوکر مقام ہوکونگ حلاقہ ابر برہما مین آباد ہوئے ہین۔

نمبر ۴۵

ترجمہ انتظام جدید تجارت جو مہاراجہ سرگ دیو آسام والے نے بتاریخ ۲۸ ماہ فروری ۱۸۳۳ء مین مسٹر جنکنس کے حاصل کیا

مہاراجہ سرگ دیو جو بخوبی واقف اون فوائد کا ہے جو اوسکو بامداد گورنمنٹ انگریزی حاصل ہوئے ہین اور چاہتا ہے کہ نہ صرف قیام دوستی اور اتحاد طرفین کا جیسا کہ ہے رہے بلکہ وہ فوائد ترقی پاکر رعایای بنگالہ اور آسام کو بھی نصیب ہون اسواسطے بصلاح کپتان ولسن صاحب سفیر گورنمنٹ انگریزی مقیم دربار مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ جو ترکیب بدتجارت کی اب تک جاری ہے وہ موقوف ہوکر اوسکی عوض ترکیب مصرحہ دفعات ذیل اختیار کیے جائین اور یہ دفعات آیندہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت رفاہ رعایای طرفین ترمیم اور تبدیل ہوا کرینگے۔

شرط اول

آیندہ فیمابین رعایاے بنگالہ اور آسام کلیتہً ازادی تجارت ہوگی اور سب قسم کا اسباب اور اجناس غریبہ کی تجارت حسب شرائط اور ترکیب مندرجہ دفعات ذیل ہوا کریگی۔

شرط دوم

واسطے تسہیل اس تجارت کے فیمابین رعایاے طرفین کے رعایاے بنگالہ کو بنظر تعمیل شرائط مندرجہ ذیل اجازت ہو کہ اپنی کشتیان محمولہ اجناس تجارت لیکر تابہ آسام آیا کرین اور اجناس کو جہان چاہین اور جس طرح چاہین فروخت کیا کرین اور انہی محصول سوے مندرجہ دفعات ذیل کے اور کچھ نہ لیا جائے

شرط سوم

محصول مقررہ واسطے تمام اجناس کے خواہ یہان آوین یا یہانسے جائین لیا جاے

اور محصول حسب ذیل فراز دیا جائے۔

بابت اجناس جو یہاں آوین

اول یہ کہ ملک بنگالہ پر محصول دس روپیہ فیصدی بحساب قیمت تخمینی لیا جاوے اور یہ محصول خواہ مخواہ بحساب چار سو روپیہ فیصد من وزنی معمولہ سکہ فی سیر کے ہوگا۔

دوم یہ کہ بانات یورپ کے پارچہ سوتی بنگالہ کا اور قالین باجات سیسہ آہن انگریزی مرزا اسلحہ جواہرات مصالح و دیگر اجناس جو ملک آسام مین آئین اون پر بھی وہی محصول دس روپیہ فیصدی زر قیمت بیجک پر لیا جائیگا۔

سوم یہ کہ اسلحہ جنگی اور دیگر سامان جنگی ناجائز تصور ہوگا اور قابل ضبطی کے گردانا جائیگا مگر جو سامان جنگی واسطے فوج کمپنی مقیم آسام کے آئیگا یا اور جو شے خوردنی یا پوشیدنی واسطے آرام فوج مذکور کے آئیگی وہ سب بلا محصول آئیگی۔

بابت اجناس جو یہاں سے باہر جائین

اول یہ کہ محصول تمام اجناس پر جو یہاں سے باہر جائین باستثنا اون اجناس کے جنکا ذکر بعد ازین ہوگا بحساب دس روپیہ فیصدی معاملہ حساب ذیل کے لیا جائیگا۔

دھوتی مگہا کی	فی من	معمولہ سکہ فی سیر کے	۵
سوت مگہا	ایضاً	ایضاً —	۵
سیاہ مرچ	ایضاً	ایضاً —	۰
عاج یعنی ہاتھی دانت	״	״ —	۵
کٹنا لاکھہ	فی من	بحساب معمولہ سکہ فی سیر —	۱۰
چپڑا اور چوری بیل لاکھہ		ایضاً ایضاً —	۲
مجیٹھ		ایضاً ایضاً —	۱۰
روئی		ایضاً ایضاً —	۰

دوم یہ کہ تمام اجناس پر جو یہاں سے باہر جائین اور فرد بالا مین جسکا ذکر نہین ہے باستثنا اجناس مفصلہ ذیل کے اوسیقدر محصول لیا جائیگا جسقدر اوپر ذکر ہو چکا ہے اور یہ محصول اوسی

اجناس مین لیا جائیگا نقد نہین لیا جائیگا اور جنکا محصول اوپر مقرر ہو چکا ہے اور کا محصول سطح تجاران کو بہتر معلوم ہو لیا جائیگا یعنی خواہ نقد دین خواہ جنس دین اور اگر ایسا اتفاق ہو کہ بنگالہ یا آسام مین قحط غلہ کا ہو جاوے تو چانول اور ہر قسم کا غلہ جو آوے یا جاوے گا اوسکا محصول لیا جائیگا

شرط چہارم

اگر کوئی شخص یا اشخاص کا فریب و رباب مغالطہ وہی محصول سرگ دیو کی پایا جاوے تو وہ مستوجب ضبطی اجناس جنکا محصول ہضم کیا چاہتا تھا ہوگا اور آیندہ ہمیشہ کے واسطے تجارت کرنے سے محروم کیا جائیگا۔

شرط پنجم

واسطے تحصیل محصول کے مختار مقرر ہون اور چوکیات محصول فی الحال دو مقام پر ایک چوکی قندھار اور دوسری چوکی کواہٹی پر مقرر ہون۔

شرط ششم

مختاران مقررہ قندہار چوکی کا یہ کام ہوگا کہ وہ محصول تمام اجناس کا جو باہر سے آدین اور جو یہانسے باہر جاوین یعنی پیداوار ملک جو جانب مغرب گواہٹی کے جائین لیا کرینگے اور اوسکی ذمہ دار رہینگے اور وہ تمام کشتیان جو یہان کو آوین یا یہانسے باہر جاوین اونمین جا کر تمام اجناس کو دیکھین اور اونکے مالکون سے محصول قرار دے کر اونکو رونہ دین اور رونہ مین بتعداد اور وزن ہر شے کا درج ہوگا اور اوسکی ایک نقل فی الفور مختاران چوکی گواہٹی کے پاس بھیجدینگے پھر وہ کشتیان بذریعہ اوس رونہ کے گواہٹی اور اوس سے آگے تک جا سکین گی۔

شرط ہفتم

مختاران مقررۂ گواہٹی کا یہ کام ہوگا کہ وہ بھی محصول تمام اجناس کا جو باہر جائین اور پیداوار ملک شمالی اور جنوبی مین لیا کرینگے اور نہ محصول تمام اجناس کا جو باہر جائین اور پیداوار ملک شرقی تا بمقام نوگونگ ہون لیا کرینگے اور وہ بھی ذمہ دار رہ محصول کے ہونگے اور تمام کشتیان جو وہان آئین اونمین جا کر وہ بھی اجناس دیکھکر رونہ مالکون کو دینگے اور اوسکی نقل مختاران مقررہ قندہار چوکی کے پاس فورا بھیجدینگے اور یہ مختاران قندھار چوکی بروقت آنے اسباب کے پھر

اجناس کا ملاحظہ کرینگے تاکہ ایسا نہو کہ تجاران گواہٹی سے قندھار چوکی تک آتے راستے مین سے کچھ اوسمیں سے جو روزنہ مین داخل نہو رکھہ لین۔

شرط ہشتم

تاکہ مختاران کو ترغیب توجہ اپنے کام کی ہو اونکو معاوضاً بلحاظ آمدنی محصول دیا جاے اور بالفعل بارہ روپیہ فیصدی زر آمدنی پر اونکا مقرر کیا جاے اسمین اونکا سب خرچ ضروری ہونا ممکن ہے۔

شرط ہفتم

مختاران آپسمین ایک دوسرے کے ضامن ہون اور اونمین ایک تجیرہ ہوجاے اور ضمانت نامہ سرگ دیو کے پاس رہین اور اسکی ہی صرف اونسے ضمانت نہ لی جاے کہ وہ کوئی بدمعاملگی دربارہ زر محصول کے نکرینگے بلکہ یہ بھی اوسمین درج ہوگا کہ وہ کسیطرح تجارت مین شرکت نکرینگے۔

شرط دہم

نقل حساب مختاران تاریخ ۱۰ ماہ یا قبل اسکے پیش ہوا کرین اور زر محصول اوس شخص کو ہر چہارم حصہ ماہ مین یعنی ہر ہفتہ مین دیا جائیگا جسکو سرگ دیو مقرر کرے۔

شرط یازدہم

بعد ازین بابت وزن کرنے اجناس آمد و رفت کے یعنی جو جنس یہانسے باہر جاے اور جو یہان باہر سے آئے اوسکے وزن کرنے کے واسطے چالیس سیر کا من اور لوہے سکہ کا سیر مقرر رہے۔

شرط دوازدہم

چونکہ اکثر وقت پولیٹکل یعنی متعلق ملک ہر دو گورنمنٹ کو باعث حکم عام دینے بابت آباد ہونے رعایاے بنگالہ کے ملک آسام مین ہوگی اسواسطے کوئی انگریزی تجار آباد ہونیوالا کسی قسم کا بغیر اجازت گورنمنٹ انگریزی اور سرگ دیو کے ملک آسام مین آکر آباد نہوگا۔

شرط سیزدہم

چونکہ کپتان ولش صاحب صفیر انگریزی نے بخیال اسکے کہ سرگ دیو نے تمام سد راہ تجارت

جواب تک بھی دیوے اپنی رائے اسطرح ظاہر کی ہے کہ جو کوئی باشندہ بنگالہ خلاف ورزی قواعد آسام کرے گا یا ان شرائط کے خلاف کریگا تو وہ اوسکو سزا دینگے اور اس موجب سرگ دیو بھی وعدہ کرتا ہے کہ اگر اوسکی رعایا مین سے کوئی خلاف اسکے کریگا یا تجارت کا سد راہ ہوگا یا ان قواعد کے خلاف جو واسطے ترقی تجارت کے تجویز ہوے ہین کاربند ہوگا تو وہ بھی اوسکو سزا دے گا۔

شرط چہاردہم

نقول ان شرائط کے ہر ایک شارع عام ملک آسام مین چسپان کی جائے تاکہ کوئی شخص بعد ازین ناواقفیت اپنی ظاہر نکر سکے اور کپتان ولش صاحب سے درخواست کی جائے کہ وہ ایک نقل اسکی بذریعہ اپنے دفتر کے بخدمت گورنمنٹ ارسال کرین۔

مہر مہاراجہ سرگ دیو

دستخط طامس ولش صاحب کپتان

نمبر ۴۶

عہدنامہ و شرائط جو فیما بین مسٹر طامس کیمپبل رابرٹسن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و مشرقی منجانب ہنوربل کمپنی اور راجہ پورندر سنگہ حال ساکن گواہٹی علاقہ آسام کے قرار پائین

شرط اول

سرکار کمپنی راجہ پورندر سنگہ کو وہ جزو علاقہ آسام دیتے ہین جو اوپر کنارہ جنوبی دریاے برہم پتر کے اور بجانب شرق دریاے دہن سری کے واقع ہے اور کنارہ جنوبی سے بجانب مشرق ایک نالہ کے جو ٹھیک بجانب مشرق بسونا تھہ کے واقع ہے۔

شرط دوم

راجہ پورندر سنگہ اقرار کرتا ہے کہ وہ صد روپیہ سکہ راجہ مہری سالیانہ ہنوربل کمپنی کو دیا کریگا۔

شرط سوم

راجہ پورندر سنگہ اقرار کرتا ہے کہ وہ اوس علاقے مین جو اب اوسکو ملا ہے مثل راجگان آسام سزای گوش تراشی وبینی بریدگی وچشم برآوری کی اور دیگر سزاہای انقطاع اعضام ندیگا اور جرائم خفیفہ کے واسطے سزاے سنگین کبھی تجویز نکریگا بلکہ اکثر اوسیطرح کا انتظام اور سزا دیا کریگا جیسا ملک ہنوریل کمپنی مین جاری ہے اور راجہ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ غورت کو اپنے علاقے مین سستی نہونے دیگا۔

شرط چہارم

راجہ پورندر سنگہ اقرار کرتا ہے کہ وہ فوج انگریزی کو اپنے علاقے مین سے گذر کرنے دیگا اور قیمت واجبی ایکر اونکی رسد وغیرہ ضروریات کا بھی سرانجام کردیگا۔

شرط پنجم

مقام جو ہات یا کسی اور مقام جہان چھاؤنی مستقل فوج انگریزی کی قرار پائی گی اوس مقام کے انتظام مین راجہ کچھ دست اندازی نکریگا تمام مقدمات چھاؤنی کے صاحب افسر انگریزی فیصلہ کرینگے۔

شرط ششم

درصورتیکہ کوئی دستہ فوج مقام سدیا یا کسی اور مقام مین مقرر ہو تو راجہ پورندر سنگہ اقرار کرتا ہے کہ جو ضرورت رسد وباربرداری وغیرہ وہان درکار ہوگی اوسکا بندوبست کرونگا۔

شرط ہفتم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنے ملک کے انتظام کے باب مین صلاح اور مشورہ پولیٹکل اجنٹ مقیم زیر آسام پر اور نیز صلاح اجنٹ گورنر جنرل پر حسب شرائط اس اقرار نامی کے کاربند ہوگا

شرط ہشتم

راجہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ کسی رئیس علاقہ غیر سے خط وکتابت یا کسی اور طرح کی آمد ورفت نہ کریگا اور نہ اوسنے کچھ کوئی ٹھیکہ یا اقرار کریگا ہر ایک ایسے امر مین وہ پولیٹکل اجنٹ یا اجنٹ گورنر جنرل سے مشورہ لے گا اور وہ اوسکو اپنی رای اور مشورہ دینگے۔

شرط ہفتم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ جب ایجنٹ گورنر جنرل یا پولیٹکل ایجنٹ کسی مجرم فراری کو جو اوسکے علاقے مین پناہ گیر ہوا ہوگا اوس سے طلب کرینگے وہ فوراً حوالہ اونکے کردیگا اور اگر کوئی اوسکا مجرم متعلق کمپنی کے علاقے مین یا کسی اور علاقے مین فراری ہوکر پناہ گیر ہوگا تو وہ اوسکی اطلاع صاحبان موصوفین کو کیا کریگا۔

شرط دہم

اس عہدنامے سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ راجہ پورندر سنگھ کو کچھ اختیار اوپر علاقہ موارا یا سخت حکومت برسپلناپتی کے حاصل نہین ہے۔

شرط یازدہم

یہ امر مشہور ہے کہ پیداوار افیون جو آسام مین کثرت سے ہوتی ہے اوس سے بہت قباحت باشندون کو ہوتی ہے اسواسطے راجہ اقرار کرتا ہے کہ جو تدابیر اس قباحت کے دور کرنے کو علاقہ متعلق کمپنی مین عمل مین آئیگی ویسی ہی تدابیر وہ بھی اپنے علاقے مین کریگا

بصورتیکہ راجہ ان شرائط پر قائم رہے گا تو گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ راجہ کی حمایت بخلاف دشمنان بیرونی کے کرینگے لیکن اگر خدانخواستہ وہ اسنے انحراف کریگا یا باشندگان علاقہ کو جو اوسکو تفویض ہوا ہے تنگ کریگا یا اونپر ظلم کریگا تو گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہوگا کہ چاہین تو راجہ کے عوض دوسرا شخص مقرر کرکے علاقہ اوسکے سپرد کرین اور یا علاقہ کو اپنے قبضے مین لاوین۔

مرقومہ دوم ماہ مارچ ۱۸۳۳ء مطابق ۲۰ ماہ پھاگن سنہ ۱۲۳۹ بنگالہ۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط بی سی روبرٹسن صاحب

ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۴۷

بتاریخ ۱۳ ماہ مئی ۱۸۲۶ء

ترجمۂ قبولیت برسنیاپتی

برسنیاپتی نے بحضور مسٹر اسکاٹ صاحب قبولیت ذیل کو منظور کیا

مین مٹی برسنیاپتی مٹوک کا جو ذیل مین ہے لکھتا ہون ماہ

پیک دو متعلق پھوکن اور برواہ اور برہمن اور اور ونکے ماتحت ہوے ہین ایک سو ساٹھ گوت ہین اور میرے اپنے دو سو ساٹھ گوت ہین منجملہ انکے ملک گوت میرے اپنے لکسو کہین اور گیارہ ہزاری کیا ہون کے ہین —

۵ — سکیا

۱۵ — برا کینی

۴۲ — راج سمیلیا (یہ چانول لاتے ہین)

۵ ناول

کل ۱۲۰

بعد نہا انکے تین سو گوت باقی رہے منجملہ اونکے ماف جنگی ہین اور ماف مزدور اور حسب رواج ملک مین یہ حاضر کرونگا مال دوال تیال اور درخواست سرکار طلب کرینگے اوسکی قیمت لیکر وہ بھی بہم کرونگا ان لوگون پر میری حکومت رہیگی انکے مقدمات کی تحقیقات اور فیصلہ کرونگا لیکن مقدمات قتل وڈکیتی اور مجروحی شدید وزدے زیادہ ہے مین مین تحقیقات کرنے کے حضور مین بھیجدونگا اور جو حکم ہوگا اوسکی تعمیل کرونگا یہ قبولیت جب تک دوسری قبولیت داخل نہو قائم رہے گی —

دستخط برسنیاپتی

گواہان

جیتوڑی و والیا گدادھر

دستخط مختصر مسٹر اسکاٹ صاحب

سند بر سیناپتی کی

از طرف اجنٹ گورنر جنرل بنام متی بربر سیناپتی ۔

۔ بنام تمھارے نفاذ حکم ہے کہ تم اپنے اور رسیا کے کام کے واسطے پیک رکھکر تین سو پیک سپردسرکار کردو مگر منجملہ انکے تمکو بیس نفر واسطے تمھارے ذاتی کام کے اوپر تمھارے عیال واطفال وغیرہ کے دیتا ہون اور مابقی ۱۸۰ نفر تم ہمیشہ تیار رکھو۔

المرقوم ۱۳ ماہ مئی سنہ ۲۲ ع

ایک اور سند اسی تاریخ اور اسی مضمون کی موجود ہے اور اوسمین بیس نفر کو مستثنا نہین کیا مگر سند بالا آخری ہے۔

نمبر ۴۸

ترجمہ اقرارنامہ جوتی پربر سیناپتی نے بتاریخ ۲۳ ماہ جنوری سنہ ۲۳ ع روبرو پولیٹکل اجنٹ زیر آسامہ کے منظور کیا۔

شرط اول

مین اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے دعوی بابت موضع سکھوا جو باعث نزاع فیما بین سدیا کھاؤ کو ہا مین اور میرے تھا دست بردار ہوتا ہون اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ میرے علاقے کے حدود حسب تفصیل ذیل ہونگے بجانب شمال دریاے برہم پتر بجانب مغرب دریاے پوری دہنگ جو سرحد فیما بین میری اور راجہ پورندر سنگھ کے علاقے کے ہے بجانب مشرق دریاے دبرو اور نالہ مڑانکری جو اوسمین شامل ہوجاتا ہے اس نالہ کے شروع سے ایک لین تراشی جائے تاکہ اوسکو دریاے پوری دہنگ سے شامل کردے اس لین تراشی کے واسطے لفٹنٹ سلیون صاحب کمیشنر مقرر کرین اور مین بھی ایک شخص مقرر کردونگا۔

جو مین درمیان نالہ بہل جان اور نالہ گوروجان کے جو دونون نالہ مڑانکری مین شامل ہوتے ہین واقع ہے وہ میرے قبضے مین تصور کیجائے گی اور جو خط لین تراشی مذکورہ بالا کے واسطے مقرر ہونگے وہ ان دونون نالون کے درمیان بھی ایک لین تراشین گے

تاکہ دونون ملکون مین اور سرحد قائم ہو یہہ حدود میرے علاقے کے ہین اور جو سوال و جواب روپیہ کے لیا ہین میرے اور گورنمنٹ انگریزی کے ہوے ہین اونسے کچھ واسطہ یہ حدود نہین رکھتین۔

شرط دوم

جو درخواست گورنمنٹ انگریزی نے بابت دینے زیادہ روپیہ پنجہالہ واسطے اخراجات ملک کے یا دینے دس ہزار روپیہ سالیانہ کے جیسا مین نے ماتحتی گورنمنٹ آسام مین اقرار کیا تھا کی ہے اوسکو مین منظور نہین کرسکتا لیکن اگر گورنمنٹ انگریزی مجھسے تین سو سپاہی کنٹنجنٹ نہ لین تو مین اونکے عوض ایک ٹکس بحساب فی نفر مبلغ ۷ر کے جو کل ۱۱۱۷ر سالیانہ ہوتا ہے دیا کرونگا اور مین وعدہ کرتا ہون کہ سپاہ مذکور کے اسطہ بھی اگر وہ چاہین تو مین دی دونگا اور جو اقرار مین نے کپتان ٹرفول صاحب سے بابت دینے مبلغ ۱۰۰۰ سالیانہ کے بالعوض پیک لوگون کے جو آپر آسام سے ۱۸۲۹ء مین جب وہ حاکم وہانکے تھے فراری ہوگئی تھی کیا ہے اوسکو مین پورا کرونگا اور یہ بھی مین وعدہ کرتا ہون کہ جو پیک راجہ پورندر سنگھ کے علاقے سے دو سال گذشتہ مین بھاگ گئے ہین اونکو بھی مین دونگا مین اونکا شمار کرادونگا اور اگر اونکے شمار مین کچھ شبہہ ہو تو مجھے منظور ہے گورنمنٹ انگریزی کسی افسر کو واسطے شمار کرنے کے مقرر کرین۔

دستخط متی بربر سینا پتی

گواہان

چھیما کومین کامپتی ساکن سیبا۔

سادی مان جمعدار ساکن موزنگ

گلاب سنگھ جمعدار ساکن بسوناتھ

گوپی سرما دولا سوبا بوراساکن جوڑہاٹ

نمبر ۴۹

ترجمہ قبولیت سدیا کھاداگوہین

سالان سندیا کھاداگوہین اقرار ذیل کرتا ہی

مین کھاداہ ہدا موضع سدیا کا اسواسطے مقرر کیا گیا ہون کہ خدمت کمپنی کی کرون اور اس تحریر سے مین اسے منظور کرتا ہون جو بارہ سرنگ ماتحت میرے ہین اونمین ملاف گوت تین پیکون کے ہین اور کہامپتی کے یہان ملاف ہین اور ایک پوا اور دوم کے بارہ گوت اور ایک پوا ہین کل اسکا ۱۳ گوت اور دو پوا ہوے منجملہ اونکے سرنگ برواہ کے پاس ایک گوت اور ایک پوا ہے اور آٹھ گوت سکسو کے اور میرے اپنے دس گوت اور ایک پوا اسواسطے رنت مورا کے ہین اور نیز کہامپتی اور دوم کے براے کے پاس چار گوت ہین اب باقی رہے ۴ گوت انمین سے ملاف جنگی ہین اور ۴ مزدوری کے اور ۴ ماہی گیر یہ سب رواج ملک مالی زیوال تیوال سے حاضر رہینگے اور مین اپنے ماتحت رعایا کی داد دہی کرونگا مگر مقدمات قتل مجروحی آتش زنی اور دزدی سواے بغدادی ۴ کے مین تحقیقات اور تکمیل کرکے نقل کو مع گواہان اور مجرمان کے ارسال حضور کرونگا اور جو حکم حضور سے ہوگا اوسکی تعمیل کرنے مین آمادہ رہونگا اور جو رسد درکار ہوگی وہ قیمت لیکر بہم کردونگا اسواسطے یہ کاغذ روبرو سب کے تحریر ہوا —

دستخط سالان سدیا کھاداہ

گواہان

کاگ سررفتری

سندی سنگھ پیرا سے

دستخط مختصر مسٹر ہیکاک صاحب

المرقوم ۵ ماہ مئی ۱۸۲۶ء

نمبر ۵۰

ترجمہ اقرارنامہ جوچرانیرا کپتان گوہین اور چوٹانگو گوہین اور کورومونگ کا گوٹی گوہین پونگی سوم

پھوکن سونگ گات ودیگران نے بتاریخ ۲۰ ماہ دسمبر ۱۸۴۳ء مین تحریر کیا۔

ہم سابق ساکنان درانگ اور سدیا مقام ثانی پر حملہ آور ہوئے تھے اور مفرور ہوکر علاقہ مشمی مین متواری ہوگئے تھے ہمنے وعدہ حاضر ہونے کا کیا تھا بشرطیکہ ہماری خطا معاف ہو اور اب ہم بموجب حکم پولیٹکل ایجنٹ کے مع اپنے ہمراہیان مفصلۂ ذیل کے حاضر ہوئے ہین

اسامی ہمراہی چاودنگ ـــ چاندنگ ـــ لونگ فونگ ـــ پوتی چوتی ـــ چاپلان ـــ شام ـــ پوم ـــ متونگ ـــ چولاہ ـــ مگر تمام گھاہپتی والے بالفعل حاضر نہین ہوسکتے کیونکہ سوا سطے کے انکی زراعت درست نہین ہوئی ہے مگر وہ بھی اسی تحریر کے ذریعہ سے وعدہ کرتے ہین کہ مع اپنے عیال واطفال کے حاضر ہونگے جب انکی زراعت درست ہوکے کھلیانون مین رکھی جائیگی یعنی قریب ڈیڑھ مہینے کے عرصے مین وہ بھی حاضر ہونگے

شرط اول

یہ کہ ہمکو زمین کافی واسطے ہماری بسر کے خواہ مقام چونپو خواہ مقام نواد ہنگ مین پانچ سال تک معاف اور بلا ادائے لگذاری بعد انقضاے اس مدت کے ہم مالگذاری خفیف دینگے اور یہ کہ ہمکو مکانات کا دینگے جسکا حکم کونسل سے ہوگا اور جو احکام دربار آنکاری کے جاری ہونگے اونکی تعمیل کرینگے۔

شرط دوم

یہ کہ ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم ہرایسی کرینگے کہ غارتگری اقوام سنگپھو یا مشمی کی اوپر رعایا سدیا کے نہونے پاوے اور جو احکام حکام سول یا پولیٹکل متعلم سرحدات صادر فرمائینگے اونکی تعمیل کرینگے۔

شرط سوم

یہ کہ ہم وعدہ کرتے ہین کہ بمجواے قانون سرکاری ہم تجارت غلامان نکرینگے۔

شرط چہارم

یہ کہ تمام مقدمات خفیفہ جو ہم لوگون مین واقع ہونگے اونکا فیصلہ رئیسان دیہات کرینگے مگر مقدمات دزدی وقتل وڈکیتی ومجروحی وقلب سکہ سازے کے سب ہم وعدہ کرتے ہین کہ

مع گواہان بخدمت پولیٹکل ایجنٹ روانہ کیے جائینگے اور جو نزاع فیمابین سرداران وسیات واقع ہوگی اوسکا تصفیہ بھی صاحب موصوف کرینگے۔

شرط پنجم

یہ کہ بعد انقضای دس سال کے یہ عہدنامہ حسب مشورت فریقین صاحب سپہ سالار ہیمیشہ اور بحال رہیگا

شرط ششم

یہ کہ اگر ہم یا کوئی باشندہ کھامپتی اس عہدنامہ کے خلاف ورزی کرے یا کوئی فعل زیادتی کا کرے تو ہم مستوجب اخراج متصور ہونگے اور ہمین ہمارا کوئی عذر پیش نہ ہوگا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ڈبلیو جنکنس

ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۵

ترجمہ اقرارنامہ چیدہ داران سنگپھو دیا

ہم بورساکن بیسا کوم جوبی ساکن سوکھاناگ جوبانگ ساکن واکھت جاؤ ساکن نگلنو چوپھو ساکن کوتا چوراسا کن جوکھانگ جودو ساکن لوچا چاؤ ساکن نغیم چنگنگ ساکن نغیم نمیم گونگ ساکن کراو تامرآنگ ساکن کاسان سادان ساکن سچیلا جامتونگ ساکن سیٹ جاؤ ساکن کامر کو جوراسا کن بنگلو چہ وہ گیا م والے یہ اقرارنامہ تحریری گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ ۱۸۴۳ء اسا کہا مین کرتے ہین ہم تابعداری گورنمنٹ انگریزی کی منظور کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ شرائط ذیل کی تعمیل جو دیوداسکاط صاحب پولیٹکل ایجنٹ آسام نے منظور فرمائے ہین کرینگے۔

اول

یہ کہ ہم اور ہمارے تابعین سنگپھو والے سابق رعایای گورنمنٹ آسام تھی اور اب جو نہور بل کمپنی حاکم اوسکے ملک کے ہوئے ہم اونکی متابعت منظور کرتے ہین اور کچھ علاقہ برہما اور نہ یا کسی دوسرے بادشاہ سے ہم نہین رکھینگے درباب مقدمات پولیٹکل کے ہم کسیطرح کا واسطے

غیرونسے نہ کھینگے اور موجب حکم گورنمنٹ انگریزی کے کاربند ہونگے۔

شرط دوم

یہ کہ اگر کوئی دشمن علاقۂ غیر سے آکر ملک آسام پر حملہ آور ہو تو ہم فوج انگریزی کو چاول وغیرہ ضروریات بہم پہنچاینگے اور ہم راستہ اور گھاٹ تیار کردینگے اور جو مقابلہ ہمسے ہوسکے گا وہ بھی ہم کرینگے اگر ہم موجب اسکے کاربند ہونگے تو مستوجب حمایت گورنمنٹ انگریزی ہونگے

شرط سوم

یہ کہ اگر ہم موجب ان شرائط کے کاربند ہونگے تو ہم سے کچھ مالگزاری طلب نہوگی اور اگر بعد ازین کوئی سپک آسام اپنی خوشی سے آکر ہمارے علاقے مین آباد ہوگا تو ہم اوسکی عوض عکس معمولی دینگے۔

شرط چہارم

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ جسقدر رعیان آسام ہمارے پاس ہین یا ہمارے تابعین کے پاس ہین اونکو ہم رہا کردینگے مگر جو اونمین کا چاہے کہ ہمارے علاقے مین رہے اوسکی خوشی ہے اوس سے مزاحمت نہین ہوگی۔

شرط پنجم

یہ کہ اگر بعد ازین کوئی ساکن سنگپھو علاقۂ آسام مین جاکر غارتگری کریگا تو ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم اوسکو گرفتار کرکے واسطے سزا پانے کے حوالہ کردینگے اور اگر ہمسے ایسا نہوسکے تو ہم سب وعدہ کرتے ہین کہ ہم سب ذمہ دار نقصانی آسام والہ مذکور ہونگے۔

شرط ششم

یہ کہ ہم اپنے اپنے کام مین دادد ہی رعایا کی کرینگے جو اور تکرار فیما بین اونکے ہوگی اوسکا تصفیہ کرینگے لیکن اگر تکرار فیما بین دیہات ہوگی تو ہم اسلحہ کو کام مین نہ لاکر اوس مقدمے کو رجوع بحکام انگریزی کرینگے۔

شرط ہفتم

یہ کہ ہم متمیمہ وعدہ کرتے ہین کہ ہم شرائط تحریری بالا پر کاربند ہونگے اور واسطے اطمینان کے

ہم وعدہ کرتے ہین کہ جسے پولیٹیکل اجنٹ منظور کرین ہم اپنے اپنے فرزند یا برادر زادہ یا برادر کو بطریق اوّل اونکے پاس رکھینگے۔

ہم سب ان شرائط کو منظور کرتے ہین مرقوم ۲۰ بیساکھ ۱۸۴۸ء

	علامات دستخط
دستخط بور	
دستخط کوم جوئی	+
دستخط میجانگ	+
دستخط چاؤ	+
دستخط چوکیو	+
دستخط جورا	+
دستخط جودو	+
دستخط چاؤ	+
دستخط پنگ پنگ	+
دستخط نم کونگ	+
دستخط نام انگ	+
دستخط جام مانگ	+
دستخط جودو	+
دستخط جورا	+
دستخط جائن	+

اس قسم کے اقرار نامجات کوم رنگ سا کن لیو ولی اور تاؤ گورن ذی چند تبدلات کے تحریر کیے تھے بیچ اقرار نامہ شخص ثانی کے شرط چہارم اوسکو باعث اسکے کہ اوسنے جو شرائط اول اوس سے لفٹنٹ نیوفل صاحب کے کہین تھین منظور کین تھین اجازت اوسقدر غلام کہنے کی ہوئی تھی جو اوسکے پاس قبل فتح قلعہ رنگپور کی تھی۔

ترجمہ صحیح ہی
دستخط ڈی اسکاٹ صاحب اجنٹ گورنر جنرل

بوٹان

ملک بوٹان مین حکومت امور دنیوی مین ایک شخص کی ہے جسکو دیوراج کہتے ہین اور امور دینی مین ایک اور شخص سے جسکو دھرم راج کہتے ہین —

اول تحریک گورنمنٹ انگریزی مین ساتھہ ملک بوٹان کے اوس مہم سے شروع ہوئی تھی جو ۱۷۷۴ء مین واسطے مدد راجہ کوچ بہار کے کی گئی تھی اس مہم مین بوٹیا لوگ کوچ بہار سے نکالے گئے تھے اور کوہستان تک اونکا تعاقب ہوا تھا کوہستا نمین جاکر اونھون نے حمایت تبت کی طلب کی اور تیشو لامانی جو اوسوقت مین متصرم کار تبت کا اور پیشکار لاما کلان لاسا کا تھا گورنمنٹ ہند کو اونکے باب مین تحریر کی اوسکی تحریر منظور ہوئی اور ایک عہدنامہ صلح نمبر ۵۲ تاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۷۸۳ء مین منعقد ہوا —

اسوقت سے فتح آسام تک صرف دو مرتبہ تحریر بوٹان سے ہوئی تھی ایک مرتبہ ۱۷۹۴ء مین اور دوسری مرتبہ ۱۸۱۴ء مین اور یہ تحریرات امورات تجارت کے باب مین تھین اور کچھہ کارگر نہین ہوئی تھین مگر جب سے آسام فتح ہوا اور سرحد ملک انگریزی اور بوٹان ملحق ہوئین اوسوقت سے بوٹان والے ہمیشہ ملک انگریزی پر حملہ کرتے رہے اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اونکو ہمیشہ سزا ہوتی رہی اور اونکے تمام دوار یعنی راستہ جو دامن کوہ بوٹان مین واقع تھے سب بتصرف انگریزی مین آگئے —

درمیان تیستا کے جو مشرقی سرحد حکم پر واقع ہے اور مونہاس کے گیارہ دوار عمل مین ہین منجملہ اونکے کوئی سرحد علاقہ انگریزی پر اور کوئی سرحد ملک کوچ بہار پر واقع ہے تفصیل دوار یہ ہے

۱ دائم کوٹ	۲ امرکوٹ	۳ چیمرچی	۴ لکھی	۵ بکسا	۶ بکا
۷ بارا	۸ گوما	۹ ریپو	۱۰ جبرنگ یا سدلی	۱۱ باغ یا بیجنی	

منجملہ ان دوارون کے چھہ اول کے دوار دنکا حال بخوبی معلوم نہین اسواسطے کہ وہان صوبہ سند یافتہ دیوراج کے حکمران ہین اور دوار بیجنی اور سدلی زیر حکم راجگان کے ہین جو خراج بوٹان کو دیتے ہین اور راجہ بیجنی کے پاس دو پرگنہ علاقہ انگریزی مین بھی ہین اور اونکی مالگذاری وہ گورنمنٹ کو دیتا ہے —

شمالی سرحد کامروپ پر پانچ دوار ہین اور علاقہ درنگ کے شمال مین دو ہین تفصیل اونکی یہ ہے گھرکولا[۱] بک بابا لنگا[۲] چاپاگوری[۳] چاپاکہاربار[۴] بھجنی[۵] بورہی گوپا[۶] کلنگ[۷] کامروپ کے دوار ماتحت گورنمنٹ آسام کے زیر حکم بوٹان کے تھی اور حکومت بوٹان کی اونپر بعد فتح آسام بفوج گورنمنٹ انگریزی بھی قائم اور جاری رہی مگر درنگ کے دوار سال مین چار مہینے تحت حکم گورنمنٹ انگریزی رہتے تھے اور آٹھ مہینے زیر حکم بوٹان ۱۸۴۱ء مین بباعث مکرر غارتگریون اور بے انتظامی ملک کے تمام یہ دوار علاقہ انگریزی مین شامل ہوئے اور بالعوض انکے دس ہزار روپیہ تجویز ہوا کہ بطور معاوضہ حاکمان دوارہاے مذکورین کو سالیانہ دیا جاے اور یہ رقم برابر ایک ثلث آمدنی دوارہاے مذکور کامروپ و درنگ کے تصور کی گئی تھی مگر اس اقرار کی کوئی تحریر نہین ہوئی تھی —

ایک ایسا ہی عہدنامہ تحریری نمبر ۵۳ ۱۸۴۴ء مین بوٹیون کے ساتھ ہوا تھا جو تونانگ زیر حکم تبت چکلائی کرتے تھے اس عہدنامے سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ بابت گوریا پارا دوار کے تجویز ہوا اور یہہ بھی ایک ثلث آمدنی اوسکا متصور ہوا تھا بجانب مشرق ملک تونانگ کے آراد اقوام بوٹیا اور پہی اور شیر کیہاتامی رہتے ہین اونکی عادت مین یہ ہی کہ وہ چار دوار اور نو دوار مین جو تسلط ملک اسام سے قبضہ گورنمنٹ انگریزی مین آئے ہین آکر زبردستی روپیہ تحصیل کرتی تھی اور یہ تحصیل زبردستی کی عوض آخر کار سالیانہ اوسکا مقرر ہوگیا دونون اوپری اور شیر کیہا اقوام بموجب عہدنامہ نمبر ۵۴ کے ۱۸۶۴ء سالیانہ پاتے ہین اسیطرح کا روپیہ تھنگیا بوٹیا کے قوم کا بھی مقرر ہوا تھا مگر اونھون نے کوئی تحریر نہین کرائی —

ایسے اور بھی مشرق کی جانب وحشی اقوام اکاس نامی تہی ہین انکے ساتھ بھی ایسے ہی عہدنامجات نمبر ۵۵ اور نمبر ۵۶ تحریر ہوے ہین اور اقوام دفا اور میس اور بوبا بور بھی اسیطرح بعوض تحصیل زبردستی کے کچھ روپیہ پاتے ہین مگر اونسے کچھ عہدنامہ نہین ہوا —

نمبر ۵۲

شرائط عہدنامہ جو فیما بین منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی اور دیوراج یعنی راجہ بوٹان کے منعقد ہوا

شرط اول

یہ کہ ہنوربل کمپنی نے صرف بخیال تکالیف جو بوٹان والون نے اپنی ظاہر کی اور بغرض رکھنے دوستی اپنے ہمسایون سے تمام علاقہ جو دیوراجہ کے قبضہ مین قبل از شروع جنگ راجہ کوچ بہار کے تھا یعنی مشرق کی جانب زمین چشاکوٹا اور بنگولاہات کے اور جنوب مغرب زمین کیرنی اور مالاکھا اور لکھی پور کے فرو گذاشت کرتے ہین —

شرط دوم

یہ کہ بابت قبضہ ضلع چشاکوٹا کے دیوراجہ پانچ ہزار روپیہ سالمانگن سال بسال ہنوربل کمپنی کو دیا کریگا جو وہ راجہ بہار کو بموجب عہدنامہ دیتا تھا —

شرط سوم

یہ کہ دیوراجہ درچندر نراین راجہ کوچ بہار کو اور اوسکے برادر دیوان دیو کو جو اوسکے پاس قید مین رہا کریگا —

شرط چہارم

یہ کہ چونکہ بوٹان والہ تجارت پیشہ ہین اسواسطے وہ دودہی استحقاق تجارت بلا ادائے محصول رکھینگے جو وہ پیشتر رکھتے تھے اور اونکے کاروان کو اجازت ہر سال رنگپور جانیکی خاص ہوگی —

شرط پنجم

یہ کہ دیوراجہ کبھی تاخت اوس علاقے مین نہ کریگا اور نہ وہان کی کسی رعیت کو ایذا پہنچائیگا جو ہنوربل کمپنی کے رعایا ہوگئے ہین —

شرط ششم

یہ کہ اگر کوئی رعایاے ہنوربل کمپنی کے فرارنی ہوجاوے تو دیوراج بروقت طلب فوراً حوالہ کردے گا —

شرط ہفتم

یہ کہ درصورتیکہ بوٹان والون کو یا کسی اور رعایاے دیوراجہ کو کوئی دعوی کسی باشندہ علاقہ

ہنوربل کمپنی پر ہو یا کوئی نزاع اوسسے ہو تو وہ اوسپر نالش صرف بذریعہ درخواست بخدمت صاحب مجسٹریٹ کر سکتے ہین اور ایک صاحب مجسٹریٹ خاص کر اس تصفیہ کیواسطے یہان مقیم رہا کریگا

شرط ہشتم

یہ کہ چونکہ سنیاسیون کو انگریز دشمن تصور کرتے ہین لہذا دیوراج اونکے کسی گروہ کو اوس علاقے مین جو اوسکو اب ملا ہے پناہ گیر ہونے دیگا اور نہ اونکو ہنوربل کمپنی کے علاقے مین رہنے دیگا اور نہ کسی جانب گذر کرنے دیگا اور اگر بوٹان والے اپنے تئین قابل اس تدارک کے تصور کرینگے تو وہ اوسکی اطلاع صاحب رزیڈنٹ کوچ بہار کو کرینگے اور انگریزی فوج اس کام کے واسطے وہان سے آوینگے اور اس فوج کشی کو بوٹان والے کسیطرح انفساخ عہد تصور نکرینگے

شرط نہم

یہ کہ اگر ہنوربل کمپنی کو ضرورت لکڑی کاٹنے کی جنگل دامن کوہ سے ہوگی تو وہ بلا ادائے محصول لکڑی کاٹینگے اور جو آدمی وہ اس کام کے واسطے بھیجینگے اونکی حفاظت ہوگی

شرط دہم

یہ کہ طرفین سے رہائی متبادلہ ہوگی۔

اس عہدنامہ پر دستخط ہنوربل رزیڈنٹ اور کونسل کالیگرہ کے ہونگے اور ہنوربل کمپنی کی مہر ایک جانب ہوگی اور دوسری جانب دستخط اور مہر دیوراج کے ہونگے۔

یہ کاغذ دستخط اور تصدیق بمقام کلکتہ بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۷۶۴ء ہوا

دستخط وارین ہسٹنگ

دستخط ولیم ایلدرسی

دستخط پی ایم داکرس

دستخط جے لاریل

دستخط ہنری گوودن

دستخط جی گرہیم

مہر

دستخط جارج وینسٹارٹ

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی پی اوڈیل

اسسٹنٹ سکرٹری

نمبر ۵۳

اقرار نامہ جو چانگ چوی ست راجہ اور سرنگ ست راجہ اور چینگ دیدوست راجہ ناریگون باہو رتنگ دیبی راجہ اور چانگ دندو برامی اور پونجی برامی تکمہال توڑدوم نے بتاریخ ۲۴ ماہ ماگھ سنہ ۱۲۵۰ بنگالہ تحریر کیا۔

حسب الحکم گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل جو اس مضمون سے ہے کہ ہمکو ایک ثلث آمدنی کور ہا پارا دوار کی یعنی صد۔ سالانہ ملا کریگا ہم بخوشی تمام اقرار کرتے ہین کہ ہم شرائط مرقومہ ذیل کو ہمہ تن مصروف ہو کر پورا کرینگے۔

شرط اول

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم اب اور آئندہ ہمیشہ مبلغ صد۔ پر رہنی اور خوش ہین اور تمام استحقاق آمدنی جو دوار سے وصول ہوگا ہم چھوڑتے ہین۔

شرط دوم

یہ کہ اپنی تجارت مین ہم وعدہ کرتے ہین کہ سوائے مقامات مقررہ یعنی اودال گوری اور منگلا دنی کے اور کہین تجارت نکرینگے اور کسی رعیت سے مزاحم کسی امر کے نہونگے اور نہ اپنے بوٹمان والون کوئی جرم زیادتی کرنے دینگے۔

شرط سوم

یہ کہ ہمنے اپنا اختیار کل دوار سے اوٹھالیا اور اب ہم کچھ محصول رعیت سے وصول نہین کرسکتے

شرط چہارم

یہ کہ ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اپنے دادرسی علاقے انگریزی مین عدالت انگریزی مقام

منگل دئی سے چار ہینگے

شرط پنجم

یہ کہ اگر ہم کوئی شرط شرائط مذکورہ بالا سے فسخ کرین تو ہمارا استحقاق مبلغان مذکورہ بالا ضبط ہوگا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط فرانسس ہنگینس

ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۵۴

اقرارنامہ جودرجی راجہ دوڑا گجوگ راجہ دورد کپاہ راجہ اور جیپور راجہ اردچینک کہانگدو راجہ اور سا گجا راجہ اور روب راہی گیاہ اور تونگ بھنگد و راجہ سرگیاہ لوٹمان والہ نے بتاریخ ۲۹ ماہ ماگھ سنہ ۱۲۰۵ بنگالہ کے تحریر کیا۔

بخیال اسکے کہ ہم نینو جو راجہ اوکا وسی بوت اور لوکاہ بوت کے ساتھہ شریک قتل مدد سکنا ساکن اوانگ واقع چاردوار تھے اور اسی سے ہمارے نام حکم ہوا تھا کہ مجرمون کو گرفتار کرکے حوالہ کردین اور ہمسے یہہ نہوسکا اس سبب سے دوار ہمارے ضبط ہوگئی تھے اور ہمکو مماانعت اوسمین جانے کی ہوئی تھی اور اب جو حکم ہوا کہ ہمکو کچہ روپیہ بطور پنشن بعوض ہمارے تحصیل جیریہ کے ملیگا اور ہمکو اجازت ہوئی ہے کہ ایک اقرارنامہ تحریری قسمیہ تصدیق کرکے ہم پھر آمد و رفت دوار ہاے مذکورہ مین کیا کرین تاکہ رعیت کو ہماری زیادتی کی طرف سے اطمینان ہوجاے لہذا ہم بذریعہ اسکے اقرار کرتے ہین کہ ہم بموجب شرائط ذیل کے کاربند ہونگے اور اس امر کی قسم حسب رواج خود کرتے ہین یعنی نمک تلوار پر رکھکر کھاتے ہین اور پوست شیر اور خرس کا دانت سے کاٹتے ہین۔

شرط اول

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ جب ہم پہاڑ کے نیچے اوترینگے تو اپنی آنے کی اطلاع پیشگیر والون کو کرینگے اور کچہ فریب یا زدی رعیت پیشگیر والون کیساتھ تجارت مین نکرینگے

اور نہ کوئی اور فعل زیادتی کا کرینگے اور نہ ہم اپنے آدمیون کو یہ جرائم کرنے دینگے ورنہ ہم استحقاق پہاڑ سے نیچے آنیکا بھی معدوم کر دینگے۔

شرط دوم

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم کسی شخص یا اشخاص دشمن گورنمنٹ انگریزی سے شرکت نکرینگے بلکہ ماورا اسکے اگر ہمکو اطلاع ہوتی تو ہم فوراً اونکے ارادہ فاسد بخلاف گورنمنٹ کا سدراہ کرینگے اور شرائط اطلاع ہم راست راست حال کسی سرکشی کا جو بخلاف گورنمنٹ ہونے والی ہوگی لکھا کرینگے اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جو احکام ہمارے نام افسران گورنمنٹ نفاذ کرینگے اونکی تعمیل کیا کرینگے اگر یہ امر کبھی ظاہر ہو کہ ہم کسی سرکشی کے شریک ہوے ہین تو ہم استحقاق پہاڑ سے نیچے آنے کا معدوم کرینگے۔

شرط سوم

یہ کہ ہم ہرگز مسلح نیچے پہاڑ کے نہ آوینگے اور تجارت صرف مقامات مقررہ لاہا باری جیلی بارا اوبنگ اور بنسر پور مین کیا کرینگے اور رعیت کے ساتھ دادوستد اونکے خانگی مقامات مین نکرینگے اور نہ کسی اپنے آدمی کو خلاف اسکے کرنے دینگے۔

شرط چہارم

یہ کہ بنام ہمارے سول مقدمات مین ہم اپنے تئین مطیع احکام عدالتہاے گورنمنٹ تصور کرینگے۔

شرط پنجم

یہ کہ مین درجی راجہ وغیرہ ماہواری پر راضی ہون اور اپنے آدمیون کے واسطے فی نفر وغیرہ بالعوض تنخواہ جیریہ کے یعنی کل مبلغ ماہوار پر ہم سب راضی ہین اور اپنا کل استحقاق چاردوار کا چھوڑتے ہین۔

یہہ مبلغ ماہوار ۱۸۵۴ء مین ایزاد ہوکر مبلغ ابجاہ سالانہ ہوا۔

شرط ششم

یہ کہ جسوقت ہم یہہ سنینگے کہ کسی ہمارے آدمی نے کوئی جرم نیچے پہاڑ کے کیا ہے تو

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم دوسکو فوراً حوالہ کر دینگے۔

شرط ہفتم

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم موجب شرائط مرقومہ بالا کے کاربند ہونگے ورنہ ریزیشن ہمارا ضبط ہوگا۔

ترجمہ صحیح ہے
دستخط فرانسس جنکنس
ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۵۵

اقرارنامہ جوتاگے راجہ آکا پرتبتے بتاریخ ۲۶ ماہ ماگھ سنہ ۱۲۵۰ بنگالہ مین منعقد کیا

اگرچہ مین نے ایک اقرارنامہ بتاریخ ۲۸ ماہ جنوری ۱۸۴۳ء مین تحریر کیا تھا اوسمین یہ شرط تھی کہ مین رعیت سے داد وستد کرنے مین اونکو کسیطرح کی ایذا نہ دونگا اور بعوض اوسکے ۱۸۴۳ء سے مبلغ ۵۰ بطور پنشن ملتا ہے اور مین چاردوار کے ہر موضع مین تجارت کرتا ہون اب یہ متحمل ہوا کہ میری اسطرح تجارت کرنے مین بھی رعیت پر زیادتی کا گمان ہے اور اس نظر سے مجھی ممانعت اس طرح تجارت کی ہوتی ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ مین آیندہ تجارت صرف مقامات لاہاری اور بالی پارہ مین کیا کرونگا اور شرائط ذیل کی تعمیل کرونگا۔

شرط اول

یہ کہ مین اور میری قوم والے صرف مقامات لاہاری اور بالی پارہ اور رتیمور مین تجارت کرینگے اور جیسا اب تک کرتے تھے رعیت کے خانگی مکانات مین داد وستد نہ کرینگے۔

شرط دوم

یہ کہ مین نگران رہونگا کہ کوئی میرا آدمی کوئی فعل جبر کا علاقہ گورنمنٹ مین نکریں۔

شرط سوم

یہ کہ ہم عدالتہاے گورنمنٹ مین رجوع دادرسی کا کرینگے اور خود کسیکو سزا نہ دینگے۔

شرط چہارم

یہ کہ تاریخ ہستخریر اس عہدنامہ سے مین اقرار کرتا ہون کہ شرائط مرقومۂ بالا کی تعمیل کرونگا بشرطیکہ پنشن مفصلۂ ذیل برابر وقت ملتی رہے۔

سکوئی راجہ آکا کو ۔۔۔ روپے
سومو راجہ کو ۔۔۔ روپے
ینسورا جہ کو ۔۔۔ روپے

کل ۔۔۔ روپے

شرط پنجم

یہ کہ اگر مین کوئی شرائط بالا مین کی شرط فسخ کرون تو مین مستوجب جنبطی اپنی پنشن تعدادی ہونگا اور نیز اپنا استحقاق پہاڑ سے نیچے آنے کا ضبط کرونگا۔

ترجمہ صحیح ہے
دستخط فرانسس جنکنس
اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۵۶

اقرارنامہ جو چانگ جوا و ہزاری کہواہ اکا راجہ اور چانگ شملی ہزاری کہواہ اور قبولو ہزاری کہواہ اکا راجہ اور نجم کپا سورا اکا راجہ نے تاریخ ۲۹ ماہ مالگہ سنہ ۱۸۳۵ء لکھا۔

ہم اب بموجب اپنے ملک کے رواج کے پوست شیرا اور پوست خرس اور لیدفیل ہاتھ مین لیکر اور ایک جانور کا شکار کرکے قسمیہ بیان کرتے ہین کہ ہم کبھی مجرم جرم زیادتی اور تعدی کے بنسبت رعایاے گورنمنٹ انگریزی کے نہون نگے اور شرائط ذیل کی تعمیل بصدق دل کیا کرینگے۔

شرط اول

یہ کہ جب کوئی ہم مین سے پہاڑ سے نیچے چاردوار مین آئیگا وہ فوراً اپنے آنے کی

اطلاع پہنچکا ریونکو کریگا اور داد و دستد صاف صاف کریگا اور فریب اور دغا کسیطرح رعیت سے نکرے گا
اوسکی بھی ہم بخوبی نگرانی رکھینگے کہ کوئی ہمارا آدمی کسی جرم کا مصدر علاقہ منہوبل کمپنی مین نہوگا

شرط دوم

یہ کہ ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ ہم کسی گورنمنٹ انگریزی کے دشمن سے ساز و سازش
نکرینگے بلکہ حتی المقدور اوسکا مقابلہ کرینگے اور اگر ہمکو اطلاع کسی سرکشی کی بخلاف گورنمنٹ انگریزی
ہوگی تو ہم اوسکی کیفیت اونکو لکھینگے اور جو احکام ہمارے نام جاری ہونگے اونکی تعمیل کرینگے
اگر یہ امر ثابت ہوکہ ہمنے کسی سرکشی مین شرکت کی ہے تو ہمارا استحقاق علاقہ انگریزی مین کا ضبط ہوگا

شرط سوم

یہ کہ جب ہم نیچے پہاڑ کے آئینگے تو ہرگز اپنے اسلحہ ہمراہ نہ لائینگے اور تجارت بھی صرف
مقامات الاہاری اور بالی پارہ اور اونگ ماتیر پور مین کیا کرینگے اور کسی رعیت کے مکان
خانگی مین داد و ستد نہ کرینگے جیسا ہم اب تک کرتے تھے اور نہ اپنے کسی آدمی کو ان ممنوعات
کا مصدر ہونے دینگے

شرط چہارم

یہ کہ تمام دعاوی قرضہ کا فیصلہ بذریعہ عدالت کے ہوگا کیونکہ ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم تب تک
علاقہ گورنمنٹ انگریزی مین مقیم رہینگے اوسوقت تک مطیع قوانین انگریزی رہینگے

شرط پنجم

یہ کہ مین کپاسوراآکا راجہ اقرار کرتا ہون کہ مین بالعوض تحصیل جیہ اپنی کے مبلغ ۷ سالانہ لونگا
اور مین ہزاری کہواہ آکا راجہ ۸ لونگا اس سے ہمارا کل تعلق چاردوار سے معدوم ہوگا
اور وہانکی رعیت سے تحصیل کرنا بھی موقوف ہوگا

ہم اقرار کرتے ہین کہ شرائط بالا کی تعمیل بخوبی ہوگی ورنہ ہمارا استحقاق پنشن ضبط ہوگا

ترجمہ صحیح ہے
دستخط فرانسس جنگپین ایجنٹ گورنر جنرل

کوچ بہار

اول سنہ گورنمنٹ انگریزی کا ساتھ کوچ بہار کے سنہ ۱۷۷۲ء مین شروع ہوا تھا جب راجہ دہانکا خرد سال اور نقید بوٹیونکا تھا اور اوسنے معرفت اپنی نائب ونا ظر دیو کے پیغام بھیجا کہ اگر کمپنی اوسکی مدد کرکے بوٹیون کو نکالدین تو وہ نصف آمدنی ملک کی گورنمنٹ کو دیگا۔

راجہ کا پیغام منظور ہوا بوٹیے نکالدیے گئے اور عہدنامہ نمبر ۵۰ تحریر ہوا اسکے بموجب راجہ نے متابعت گورنمنٹ انگریزی اختیار کی اور اقرار کیا کہ کوچ بہار شامل ملک بنگالہ کے کیا جائیگا اور خرچہ مہم ادا ہوگا اور نصف آمدنی ملک دیجائیگی۔

راجہ درندرنراین سنہ ۱۷۷۴ء مین مرگیا اور اوسکا والد ہیجہ دیجیندرنراین پھر قابض اور حاکم ہوا اوسکو بوٹیون نے گرفتار کرکے قید کیا تھا مگر سب تاریخ ۲۵ ماہ اپریل سنہ ۱۷۷۴ء اوسنے عہدنامہ گورنمنٹ کا ہوا تھا جب اونھون نے اوسکو رہا کیا تھا راجہ دیجیندرنراین بھی سنہ ۱۷۸۳ء مین مرگیا اور بجای اوسکے اوسکا بیٹا صغرسن ہرندرنراین نامی گدی نشین ہوا اور سنہ ۱۷۸۹ء مین فوت ہوا اور اوسکا بیٹا سندرنراین جانشین اوسکا ہوا اسکے بعد سنہ ۱۷۹۴ء مین اوسکا برادرزادہ اور پسر متبنی نراندرنراین راجہ حال گدی نشین ہوا

ہمارا دخل کوچ بہار مین ویسا ہی ہے جیسا سنہ ۱۷۷۲ء مین تھا درمیان صغرسنی ہرندرنراین کے کوچ بہار مین ایک رزیڈنٹ مقرر ہوا تھا بعد ازان اکثر کمشنر واسطے درستی انتظام کے مقرر ہوئے مگر سنہ ۱۸۲۴ء سے کوئی کمشنر رزیڈنٹ مقرر نہین ہے اور کل اجرای کارتفویض راجہ اور اوسکے اہلکارون کے ہوا ہے۔

نمبر ۵۰

عہدنامہ راجہ کوچ بہار

شرائط عہدنامہ فیابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور درندرنراین راجہ کوچ بہار

درندرنراین راجہ کوچ بہار نے اپنا حال زار اور ملک کا حال زبون پیشگاہ ہنوربل پریسیڈنٹ اور کونسل کلکتہ کے بیان کیا اور یہ حال اوسکا اور اوسکے ملک کا باعث راجگان قرب وجوار جو کسیکے ماتحت نہین ہوا ہے اور وہ یہ چاہتے ہین کہ سب متفق ہوکر اوسکو راج سے نکالدین لہذا ہنوربل پریسیڈنٹ

اور کونسل نے بنظر انصفت پروری اور خواہش چارہ گری بیچارگان وعدہ کیا ہے کہ وہ فوج معاملہ ذیل یعنی چار کمپنی سپاہیون کی اور ایک ضرب توپ اوسکی مدد کے واسطے بخلاف اوسکے دشمنون کے دیجائینگی اور شرائط ذیل اس سبب سے طرفین نے منظور کین۔

شرط اول

یہ کہ راجہ فوراً مبلغ ۔۔۔ روپیہ صاحب کلکٹر رنگپور کے پاس روانہ کرین تاکہ اخراجات فوج کمک اوس سے کیا جاے۔

شرط دوم

یہ کہ اگر اس ۔۔۔ سے زیادہ خرچ ہوگا تو راجہ جو روپیہ زیادہ ہوگا وہ بھی ہمہوبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو ادا کریگا اور اگر کچھ روپیہ اسمین سے باقی بچے گا تو وہ واپس راجہ کو کیا جائیگا۔

شرط سوم

یہ کہ بروقت خلاص ہونے ملک راجہ کے دشمنونکی دست برد سے راجہ مصالحت انگریزی جنتیار کریگا اور ملک کوچ بہار کو شامل ملک بنگالہ کریگا۔

شرط چہارم

یہ کہ راجہ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہمہوبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو نصف آمدنی کوچ بہار کی ہمیشہ دیتا رہیگا

شرط پنجم

یہ کہ نصف دوم آمدنی کا ہمیشہ راجہ اور اوسکے وارثون کے واسطے رہیگا بشرطیکہ وہ ہمہوبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے متعلق رہینگے۔

شرط ششم

یہ کہ بنظر اسکے کہ آمدنی ملک کوچ بہار بجز بی مستحق ہو راجہ اپنے کو اغذ آمدنی ملک اوس شخص کے تفویض کرینگے جسکو ہمہوبل پریسیڈنٹ اور کونسل تجویز کرینگے اور ان کو اغذ سے مالگذاری اصلی معلوم ہوگی اور بتعداد روپیہ بھی جو راجہ اونکو دیگا قرار دیا جائے گا۔

شرط ہفتم

یہ کہ بتعداد مالگذاری جو شخص مذکورہ بالا کی تجویز سے مقرر ہوگی وہ مدامی اور واسطے ہمیشہ کے

منصور ہوگی۔

شرط ہشتم

یہ کہ حضور بل ایسٹ انڈیا کمپنی ہمیشہ راجہ کی مدد بوقت ضرورت فوج سے کیا کرینگے اور خرچہ اس فوج کا راجہ کو دینا ہوگا۔

شرط نہم

یہ کہ یہ عہد نامہ دو برس تک قائم رہیگا یا وسوقت تک رہیگا جب تک حکم کورٹ آف ڈائرکٹر سے اسکے تصدیق اور منظور کرنے کا حاصل ہو اور جب حکم مذکور حاصل ہوگا تو اوسکے موجب یہ عہد نامہ دائمی ہمیشہ کے تصدیق اور منظور کیا جائیگا۔

یہ عہد نامہ حضور بل پریسیڈنٹ اور کونسل نے بمقام کلکتہ ایک جانب دستخط اور مہر اور منظور کیا بتاریخ ۲۴ اپریل ۱۷۷۳ء اور دوسری جانب درندر این راجہ کوچ بہار نے بمقام قلعہ بجا بتاریخ ۷ ماہ ماگھ ۱۱۷۹ بنگالہ کے اسیطرح صحیح و منظور کیا

سکم

یہ حال ڈائرکٹر کی کیپبل صاحب سپرنٹنڈنٹ مقام وارجلنگ کی رپورٹ سے نقل ہوا ہے
سکم جسکو باشندے رما نگلے اور گردنواح کے لوگ دیجونگ کہتے ہین محدود و سجدود ذیل ہے
سجانب شمال تبت بطرف مشرق بوٹان بسمت مغرب نیپال و جنوب کو دامن اور دریاے کلان پر مشتمل
جو سکم کو علاقہ کوہی وارجلنگ سے جدا کرتا ہے رقبہ اسکا قریب الحساب ۲۷۰۰ میل مربع ہے اور باشندے
پانچ نفر فی میل مربع سے یعنی سب تخمین تفصیل یہ ہے۔

قوم لیچاس ۔۔۔ سب
بوٹیا ۔۔۔ ۷
سمو ۔۔۔ ۱۴

اس علاقے مین محصول اور نقد نہین ہوتا اور جو پیداوار زمین کی بٹائی سے اور اموال تجارت
سے جنس ملتی ہے اگر اوسکی قیمت لگائی جاوے تو سب ۔۔۔ روپیہ سے زیادہ نہین اس
علاقے مین جنگل جھاڑی اکثر مقامات مین ہین اور وہان سفر بھی دشوار ہوتا ہے راجہ یہان کا مقام
ٹملونگ مین ماہ نومبر سے اواخر تک رہتا ہے اور باقی مہینون مین وہ مقام جو مسی علاقہ تبت مین
رہتا ہے اسواسطے کہ سکم مین سردی بہت ہوتی ہے اور کوئی رہ نہین سکتا راجہ یہانکا خراج گزار
چین کا ہے اور اپنا خراج معرفت حاکم لاسہ کے ادا کرتا ہے اور عرصہ قلیل سے جب سے بباعث
اوسکی بدوضعی کے ملک اوسکا ضبط کیگیا اوسکو ۔۔۔ سے ۔۔۔ روپیہ تک کا سالانہ ملتا ہے
ہمارا واسطہ سکم سے شروع جنگ نیپال سے جو ۱۸۱۴ء مین ہوئی تھی پیدا ہوا ہے
گورکھے مین اس ملک مین لوٹ مار ۱۷۸۸ء مین شروع کی تھی اور جب جنگ شروع ہوئی اور دست درازی
اونکی علاقہ وارجلنگ پر بھی ہونے لگی تو اونھون نے علاقہ سکم کو بجانب مشرق دریاے ہستانک
غارت کیا اسمین علاقہ موزنگ یعنی ترائی دامن کوہ کی بھی آگئی تھی۔ اب غرض گورنمنٹ انگریزی کی
یہ تھی کہ راجہ سکم کو مدد قرار واقعی دیجاے تاکہ وہ اپنے علاقے مین سے گورکھون کو نکال دے
لہذا جب جنگ نیپال ختم ہوئی تو علاقہ درمیان میچی اور مہانندا کے جو انگریزون نے نیپال والے سے
چھین لیا ہے بموجب عہدنامہ نمبر ۵ کے راجہ سکم کو دیا گیا اصل مطلب اس عہدنامہ کا یہ تھا کہ

نیپال والے بجانب مشرق ترقی نہ پکڑیں۔

سنہ ۱۸۱۴ء سے سنہ ۱۸۲۵ء تک کوئی کاروبار فیما بین راجہ سکم اور گورنمنٹ انگریزی کے ظہور میں نہیں آیا قریب ۱۸۲۵ء کے وزیر راجہ بلجیت رئیس لچا قتل ہوا اور اوسکے تمام ہمعوم بسزاوار ایکلد تھی قاضی کے مفرور ہوکر نیپال میں پناہ گیر ہوئے عرصۂ قلیل کے بعد لڑائی سرحد سکم اور نیپال پر شروع ہوئی اور اسکی اطلاع اجنٹ گورنر جنرل سرحدات شمالی اور مشرقی اور رزیڈنٹ نیپال تک پہونچی۔ بیچ ۱۸۲۵ء کے کپتان لوئیڈ صاحب کو حکم ہوا کہ سرحد سکم پر جاکر تجویز مناسب کریں صاحب موصوف ایک سنود اگر مقام مالداجی ڈبلیو گرنٹ نامی کو ہمراہ لیکر پہاڑ میں بمقام رنجیک پور چلے گئے اُن صاحبوں کو مقام دارجلنگ بہت پسند آیا اور اسکی اطلاع اوٹھوں نے گورنر جنرل بہادر کو کی اور یہ ارادہ گورنمنٹ ہوا کہ جب موقع مناسب ملے راجہ سکم سے موافقت کرکے اس مقام دارجلنگ کو اوس سے لیں اور اوسکے مساوی آمدنی کا ملک یا روپیہ نقد اسکو دیں اور یہ موقع سنہ ۱۸۳۴-۳۵ء میں ملا جب مفرورین لچا نے نیپال سے ترائی سکم میں آکر غارتگری شروع کی اور کرنیل لوئیڈ صاحب کو حکم ہوا کہ جاکر تحقیقات سبب فساد دریافت کریں صاحب موصوف کے وہاں جانے سے مفرورین مذکورین نیپال میں واپس چلے گئے اور ایسا اتفاق ہوا کہ راجہ سکم نے بلا شرط دارجلنگ انگریزوں کو دے دیا اور بخشش نامہ نمبر ۵۹ مرقومہ ماہ فروری ۱۸۳۵ء تحریر ہوا۔

بیچ ۱۸۴۱ء کے گورنمنٹ نے تین ہزار روپیہ سالانہ بعوض دارجلنگ کے دینا قبول کیا اور سنہ ۱۸۴۶ء میں تین ہزار روپیہ اور دیا یعنی چھ ہزار روپیہ سالانہ دینا منظور کیا۔

آبادی دارجلنگ کی خوب ترقی پر ہوئی یہاں تک کہ ۱۸۳۹ء میں وہاں صرف ایک سو نفر تھے اور سنہ ۱۸۴۹ء میں تین سو نفر ہوئے اور اسمیں اکثر وہ لوگ تھے جو نیپال اور سکم اور بوٹان سے آکر آباد ہوئے ان سب ملکوں میں غلامی جاری تھی یہاں دارجلنگ میں مزدوری خوب ملتی تھی اور تجارت ہر شے کی ہوتی تھی اور زمین جنگل کافی واسطے آبادی کے تھے اور جو نو آباد ہوتے تھے اونکو ترغیب اور دلجمعی دیجاتی تھی ترقی دارجلنگ یہاں کسی طرح کے علاقے نہ تھے اور سب طرح لوگ آزادانہ بسر کرتے تھے باعث رشک اور رنجش دیوان راجہ کے ہوئے اسواسطے کہ وہ خود نفع تمام تجارت سکم کا لیا کرتا تھا اور لاما وغیرہ اور لوگ رئیس بھی اوسکے شریک نفع تھے

اور اب جو اونکے غلام علاقۂ انگریزی مین آکر آباد ہوتے تھے اونپر اونکی حکومت نہین چلتی تھی پس اونھون نے یہ تدبیر کی کہ خفیہ اون لوگون کو کہلا بھیجنے لگے اور دھمکانے لگے کہ جو غلام وہان جاکر آباد ہوا ہے وہ واپس اونکے مالکان سابق کو دلوادیا جائیگا اور سکم کے لوگون کو منع کرنے لگے کہ دارجلنگ مین جاکر تجارت نکرین اور سوائے اسکے وہ حصہ رعایا انگریزی مین سے کسی کسی کو چرا کر لیجانے لگے اور اونکو بطور غلام فروخت کرنے لگے اور جو مدعا اونسے دریاب گرفتاری اور سپردگی مجرمان طلب ہوتی تھی اوسمین انکار کرنے لگے اور اسمین اوسکا حال یہ تھا کہ فیما مین سکم اور یوان کے یہ رسم تھی کہ وہ اپسمین غلامان کی تبدیلی کرلیا کرتے تھے اسواسطے راجہ سکم اور دیوان نے اب ڈاکٹر کیمبل صاحب سپرنٹنڈنٹ دارجلنگ کو کہنا شروع کیا کہ رسم یہان کی دریاب غلام کے جو ہے وہ صاحب بھی جاری رکھین کیونکہ رواج ملک قائم رکھنا ضرور ہے مگر اونھون نے ہمیشہ اوس سے انکار کیا۔

۱۸۴۹ء مین جب ڈاکٹر ہوکر صاحب اور ڈاکٹر کیمبل صاحب حسب منظوری گورنمنٹ اور اجازت راجہ کے ملک سکم مین سیر کرتے تھے اونکو اتفاقاً قید کرلیا غرض اس سے یہ تھی کہ اونکو قید کرکے ڈاکٹر کیمبل صاحب سے یہ منظور کرالین کہ وہ آیندہ مجرمان کو طلب نکرین اور جو دیوان دریاب آپس نے غلامان کے کرتا ہے اسکو منظور کرین اور جب تک منظوری گورنمنٹ ان دونون امورین نہ آوے وقت تک اونکو محبوس رکھین مگر اونکو ناامیدی اجرائے اشتہار سے ہوئی جسمین گورنر جنرل نے لکھا کہ جو منظوری حالت حبس مین وہ کرالینگے وہ ہرگز منظور گورنمنٹ نہوگی اور اگر ایک بال کو بھی ڈاکٹر کیمبل صاحب یا ڈاکٹر ہوکر صاحب سے اذیت پہونچے تو راجہ کا پسر معرض جوابدہی مین آویگا اور اونھون نے بتاریخ ۲۴ ماہ دسمبر ۱۸۴۹ء دونون صاحبون کو رہا کردیا۔

ماہ فروری ۱۸۵۰ء فوج عوض لینے دریاے رنجیت سے عبور کرکے ملک سکم مین پہونچی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جو چھ ہزار روپیہ سالانہ راجہ کو ملتا تھا وہ موقوف ہوا اور علاقہ سکم حسب تفصیل ذیل شامل ملک انگریزی ہوگیا یعنے ترائی سکم اور وہ علاقہ کوہستانی سکم جسکے شمال کو دریاے ایمام جاری ہے اور دریاے رنجیت اور ٹھنا آجانب شرق اور سرحد نیپال بجانب مغرب ہے۔

یہ علاقہ جدید بھی باہتمام صاحب سپرنٹنڈنٹ دارجلنگ کے سپرد ہوا اور باعث ترقی

آبادی جو ہوئی تھی اور زمین کی لیاقت بابت پیداوار جاہی سکے یہ علاقہ بہت فائدہ مند ہو گیا دیوان اپنے عہدے سے برطرف ہوا اور چند سال تک سب کاروبار فیما بین سکم اور گورنمنٹ انگریزی کے اچھی طرح جاری رہے مگر دیوان نے پھر بذریعہ اپنی زوجہ کے جو اولاد بدا صل راجہ کی ہی کچھ اختیار حاصل کیا اور روز بروز انسان رعایا انگریزی کی پھر ہونے لگی اور اوسکی داد رسی نا ممکن ہوئی بماہ اپریل و مئی سنہ ۱۸۶۱ء و مقدمہ سنگین روز بروز انسان کے گورنمنٹ تک بذریعہ رپورٹ کے پہونچے اور تمام کوشش و ربات واپسی رعایا ہی دزدیدہ اور سپردگی مجرمان جو رفیقان دیوان مین تھے کچھ فائدہ بخش نہوئی تو گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل یہ حکم دیا کہ علاقہ راجہ کا جو بجانب شمال دریاے رمام کے اور بسمت مغرب دریاے کلان رنجیت کے واقع ہے ضبط کر لیا جاے اور اوسوقت تک واپس نہ ملے جب تک وہ ہماری رعایا کو جو وہ چہ اگر لیگئے ہین واپس نکرین اور مجرمان کو حوالہ نکرین اور یہ اقرارنامہ لکھین کہ آیندہ پھر ایسا جرم نہوگا بتاریخ یکم ماہ اکتوبر ۱۸۶۱ء سپہ ٹنڈ ڈاجلنگ کا مع تھوڑی فوج کے دریاے رمام کو عبور کر گیا اور مقام رنجیک پوتک پہنچا مگر کارا چا نہ کر پھر مقام داجلنگ مین واپس آیا اور دوسری مرتبہ فوج کثیر سرکردگی لفٹنٹ کرنیل کالو صاحب روانہ ہوئی اونکے ہمراہ ہز ہائی لشلی ایڈن صاحب بطور سفیر اور اسپیشل کمشنر بھیجے گئے فوج دریاے ہستانک پہونچی تھی کہ سکم والے نے شرائط گورنر جنرل کو منظور کیا اور عہدنامہ نمبر ۶ جسمین تیس مدتین سفیر موصوف اور راجہ کے درمیان مین قرار پایا اور بتاریخ ۲۸ ماہ مارچ ۱۸۶۱ء تحریر ہوا۔

نمبر ۵۸

عہدنامہ و اقرارنامہ جو فیما بین کپتان بارکر صاحب ایجنٹ منجانب ہز اکسل یعنی راجہ ہز ہائنس مہز بل ارل میرا کے جی گورنر جنرل اور ناظر چینا تنجن اور راجا تبناہ اور لاما وجم لونگڈو مرسلہ راجہ سکم پی جو علیحدہ علیحدہ مقرر ہوئے تھے از بطلب خاص عہدنامہ نئے تھا۔

شرط اول

مہز بل ایسٹ انڈیا کمپنی شامل کرتے ہین اور حوالہ کرتے ہین اور دیتے ہین کل حکومت

سکم پتی راجہ کو اور سکے وارثا کو اور جانشین کو تمام علاقے کوہی کہ جو بجانب مشرق دریاے مچی کے اور بسمت مغرب دریاے مسیان کے واقع ہے اور جو علاقہ سابق متعلقہ راجہ نیپال میں تھا مگر موجب عہدنامہ صلح سگولی کی ملک ہزہائینس ایسٹ انڈیا کمپنی میں شامل ہوگیا تھا۔

شرط دوم

راجہ سکم پتی منجانب خود و جانشینان خود اقرار کرتا ہے کہ وہ کوئی امر زیادتی یا دشمنی کا بابت گورنمنٹ کے یا کسی اور علاقے کی نہ کرینگے۔

شرط سوم

وہ رجوع بعدالت گورنمنٹ انگریزی لائیگا اگر کوئی تکرار یا نزاع فیما بین اوسکی رعایا کے اور رعایاے نیپال کے واقع ہوگی اور جو فیصلہ اوسکا گورنمنٹ انگریزی کردینگے اوسکی متابعت کریگا۔

شرط چہارم

وہ منجانب خود اور جانشینان خود اقرار کرتا ہے کہ وہ مع اپنے تمام فوج کے ہمراہ فوج انگریزی رہیگا اگر کوہستان میں فوج کشی ہوگی اور عموماً مدد اور آرام فوج انگریزی کو حتی المقدور دیا کریگا۔

شرط پنجم

وہ کسی رعایا سے انگریزی کو یا رعایا سے دیگر بادشاہان فرنگ یا امریکا کو اپنے علاقے میں بغیر اجازت گورنمنٹ انگریزی کے آباد نہونے دیگا۔

شرط ششم

وہ فراریا کو یا مجرم سنگین کو جو اوسکے علاقے میں پناہ گیر ہونگے گرفتار کرکے حوالہ کردیگا

شرط ہفتم

وہ کسی باقیدار سرکار کو یا قرضدار کو پناہ نہ دیگا اگر گورنمنٹ انگریزی اوسکو بذریعہ اپنے معتبر ایجنٹ کے طلب کرینگے۔

شرط ہشتم

وہ سوداگران اور تجاران علاقہ کمپنی کی حفاظت کرے گا اور وعدہ کرتا ہے کہ سوائے محصول مقررہ بازاران معینہ زیادہ محصول اونسے نلیگا۔

شرط ہشتم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی راجہ سکم پتی اور اوسکے جانشینان کو قبضہ کلیۃً اوس علاقہ کوہی کا دیتے ہین جسکی تصریح شرط اول عہدنامہ ہذا مین ہوچکی ہے۔

شرط دہم

یہ عہدنامہ راجہ سکم پتی ایک مہینے کے عرصے مین بعد تصدیق کرنے کے دینگے اور نقل اوسکی بعد منظوری ہز اکسل لنسی رائٹ ہنوربل گورنر جنرل کے راجہ کو دیجاے گی۔

مقام پٹنا لیا ۱۰ ماہ فروری ۱۸۱۷ع مطابق ۹ ماہ پھاگن سمبت ۱۸۷۳ اور ۳۰ ماہ ماگھہ ۱۲۲۳ بنگالہ

مہر کلان — بارسٹر صاحب

مہر کلان — ناظر چنتا بنجن

مہر کلان — ماچا سیا

مہر کلان — لاما وچم لوکا دو

کمپنی کی مہر

گورنر جنرل کی مہر

دستخط میرا صاحب

دستخط این بی ایڈمنسٹن صاحب

دستخط آرچر ڈسٹن صاحب

دستخط جارج ردوسول صاحب

تصدیق گورنر جنرل بہادر کی باجلاس کونسل بمقام کلکتہ تاریخ ۱۵ ماہ مارچ ۱۸۱۷ع کو ہوئی —

دستخط جی آدم صاحب

اکنٹنگ چیف سکرٹری گورنمنٹ

مسودہ سند بنام راجہ سکم مرقومہ ۷ ماہ اپریل ۱۸۱۷ عیسوے

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بنظر تصدیع گزاری جو اقوام کوہی نے زیر حکم راجہ سکم کے ہے اور باعث

ارتباط جو راجہ مذکور نے نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کیا ہے راجہ سکم پتی اور اوسکے ورثا اور جانشینان کو تمام علاقہ آمن کوہ جو بجانب مشرق دریای منچھو سے اور سمت مغرب مہاندی کے واقع ہے اور جو علاقہ سابق قبضہ راجہ نیپال مین تھا مگر موجب عہدنامہ سگولی کے کمپنی بہادر ایسٹ انڈیا کمپنی مین شامل ہوا تھا دیتے ہین راجہ مذکور علاقہ مزبور کو بطور ماتحت یعنی زیر حکومت گورنمنٹ انگریزی کے اپنے قبضے مین رکھنے اور موجب شرائط ذیل کے کاربند ہو۔

قوانین اور آئین انگریزی علاقہ مذکور مین جاری نہون گے اور راجہ سکم پتی کو اختیار ہے کہ اپنے قانون اور آئین واسطے انتظام ملک کے ترتیب دے جو موافق عادات اور رواج باشندون کے ہون یا جو اوسکے اور علاقے مین جاری ہون۔

شرائط اور بموجب عہدنامہ تالیا واقع تاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۱۷ع جنکو ہز ایکسی لینسی رایٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل تاریخ ۱۵ ماہ مارچ سنہ آیندہ تصدیق کیا ہے اس علاقے سے بھی جو راجہ سکم پتی کو دیا جاتا ہے علاقہ رکھینگے مگر اوسقدر کہ جسقدر علاقہ مذکور کے حالات سے مناسب معلوم ہونگی۔

یہ امر راجہ سکم پتی اور اوسکے اہلکاران پر واجب اور فرض ہوگا کہ جب کوئی افسر سوبرل کمپنی کسی مجرم جرم فوجداری یا قیدار سرکار کو جس نے اوسکے علاقہ مین آکر پناہ لی ہو گی طلب کرین فوراً حوالہ کردین اور عملہ پولس گورنمنٹ انگریزی کو ایسے اشخاص کے تعاقب مین اوسکے علاقے مین آنے سے مزاحم نہون۔

بنظر اسکے کہ راجہ سکم پتی علاقہ انگریزی سے بہت فاصلہ پر رہتا ہے جو احکام گورنر جنرل بہادر کے باجلاس کونسل بسبب ضرورت شدید بابت حفاظت یا امنیت ملک کے جاری ہون اونکو اہلکاران راجہ مذکور بطور احکام راجہ سکم پتی تصور کرکے اوسکی تعمیل بلا تامل کیا کرین۔

تاکہ درباب حدود زمین کے جو راجہ سکم پتی کو دیا گیا ہے تکرار واقع نہو ایک افسر انگریزی واسطے حدبندی کے تجویز ہوگا اور صاحب موصوف پیایش کرکے حد مقرر کرینگے۔

نمبر ۵۹

ترجمہ بخشش نامہ جسکی رو سے دارجلنگ ایسٹ انڈیا کمپنی کو ملا۔

مرقومہ ۲۹ ماہ ماگھ سمت ۱۹۰۱ مطابق یکم فروری ۱۸۴۵ ع

گورنر جنرل بہادر نے خواہش بسبت لینے دارکوہ جلنگ کی بسبت اوسکے سپرد ہونے کی ظاہر کی کہ اونکے حکام ماتحت جو یہاں رہوں وہاں رہ کر آرام پائیں لہذا میں راجہ سکم نے بباعث دوستی گورنر جنرل موصوف کوہ دارجلنگ کو مذ ایسٹ انڈیا کمپنی کرتا ہوں حدود اوسکے حسب تفصیل ذیل ہونگے یعنی تمام علاقہ بجانب جنوب دریای کلان رنجیت اور بجانب مشرق بالاسور اور کاہیل اور دریای حوزہ رنجیت اور بجانب مغرب رنگنو اور دریاے مہاندی فقط

ترجمہ ہوا

دستخط ای کمپبل صاحب

سپرنٹنڈنٹ دارجلنگ

ایجنٹ جارج امور پولیٹکل علاقہ سکم

مہر راجہ اصل لگائی گئی تھی

نمبر ۶۰

عہدنامہ واقرارنامہ جو فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈین صاحب سفرا اور اسپشل کمشنر منجانب گورنمنٹ انگریزی حسب اختیارات جو اونکو رابت ہنوربل جارج ارل کینگ گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل عطا ہوے تھے اور مہاراجہ سکیونگ نمزو مہاراجہ سکم کے منعقد ہوا۔

چونکہ بباعث متواتر غارتگری اور بدوضعی اہلکاران اور رعایای مہاراجہ سکم کی بسبب غفلت مہاراجہ کے درباب رضاجوئی بوجہ بدوضعی اوسکی رعایا کے سالہا سال تک دوستی جو سابق فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ سکم کے جاری تھی موقوف ہوگئی تھی اور آخرکار اوسکا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ فوج کشی ملک سکم پر ہوئی اور اوسکو فتح کیا اب جو مہاراجہ سکم نے اپنا افسوس درباب بدوضعی اوسکی رعایا اور ملازمین کے ظاہر کی اور اپنا عزم قوی درباب رفع کرنے اوسکے بیان کیا خواہش دوستی و موافقت ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کی لہذا دفعات ذیل منظور ہوئیں

شرط اول

تمام عہدنامجات جو سابق فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ سکم کے قرار پائے تھے اب عہدنامے سے سب منسوخ ہوئے۔

شرط دوم

تمام علاقہ سکم جو اب فوج انگریزی نے فتح کیا واپس مہاراجہ سکم کو دیا جاتا ہے اور آئندہ صلح و دوستی فیمابین سرکارین کے قائم ہوئی۔

شرط سوم

مہاراجہ سکم منظور کرتے ہین کہ بیچ عرصے ایک مہینے کے تحریر اس عہدنامہ سے تمام اسباب گورنمنٹ جو دستہ فوج انگریزی بمقام رنجن گویک کے چھوڑ آئے تھے واپس ہوگا۔

شرط چہارم

باب معاوضہ اخراجات کے جو ۱۸۶۰ء مین گورنمنٹ انگریزی کو پیش آئے اوس خرچ علاقہ سکم کے بنا بر انصاف وہی رعایا جو عہد حکومت سکم مین اونکو نہین ملتی تھی ہوا ہے اور بالعوض معاوضہ نقصانی رعایاے انگریزی جنکو رعایاے سکم نے لوٹا اور چرایا تھا گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ مبلغ ۷۰ ہزار روپیہ باقساط ذیل حکام انگریزی مقام دارجلنگ کے خزانے مین ادا کرینگے۔

یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۶۱ء — مبلغ ۱۰ ہزار روپیہ

یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۱ء — مبلغ ۳۰ ہزار روپیہ

یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۶۲ء — مبلغ ۳۰ ہزار روپیہ

اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ اگر اقساط مذکورہ بالا حسب وعدہ ادا نہون تو گورنمنٹ سکم وہ علاقہ اپنے ملک کا جسکی حدود حسب ذیل ہین حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کردینگے اور یہ علاقہ اونکے پاس اوسوقت تک رہیگا جب تک تمام روپیہ باقیماندہ مع زر اخراجات علاقہ داپی وتحصیل وغیرہ رقم سود فیصدی شش روپیہ سالانہ ادا نہوگا حدود یہ ہے بجانب جنوب دریاے رمام بجانب مشرق دریاے کلان رنجیت بجانب شمال دریاے کلان رنجیت کوہ سنگ لیلا کہ جسمین مقامات متبرکہ مینڈانگ پوبجر

اور چانگلا چلنگ شامل ہین اور بجانب مغرب کوہ سکہ لیا۔

شرط پنجم

گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ اونکی رعایا ہرگز غلام نہ کری یا دزدی انسان یا کسی اور طرح کی بکالیف رعایا ہے انگریزی کو نہ دیگی اور اگر ایسی واردات ہوگی تو گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ مجرمان کو مع الملکاران یا سرداران جو چشم پوشی یا پہلوتہی تدارک مین کرینگے حوالہ کردینگے۔

شرط ششم

گورنمنٹ سکم ہمیشہ مجرمان اور یا قیداران و دیگر روپوشان کو جو اونکے علاقے مین آکر متواری یا روپوش ہونگے درصورت ثانی ایک تحریری حکم کسی حاکم انگریزی سے حوالہ کردینگے اور اگر آمین توقف ہو تو الملکاران پولس انگریزی کو اختیار ہے کہ تعاقب مجرمان مین علاقہ سکم مین آئین اور اگر وہ پروانہ تسجیلی کسی حاکم انگریزی کا دکھائینگے تو الملکاران راج سکم حتی المقدور مدد گرفتاری مجرمان مذکورہ مین دینگے

شرط ہفتم

از انجاکہ باتفاقی اور مناسفت جو فیما بین سرکارین سابق ہوئی تھی وہ سبب باعث دیوان معزول نام گولی نامے کے ہوئی تھی لہذا گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ نہ نام گولی نہ کورا اور نہ کوئی اوسکی اولاد مین سے ملک سکم مین آنے پائیگا اور نہ صلاح و مشورے مین شامل ہوگا اور نہ کوئی علاقہ یا اسامی راجہ یا اوسکے کسی عزیز کے پاس چوپیمی مین پائیگا۔

شرط ہشتم

گورنمنٹ سکم آج کی تاریخ سے تمام روک ٹوک مسافرون کی اور فائدہ تجارت جو درمیان علاقہ انگریزی اور سکم کے ہوتی تھی موقوف کرتے ہین آیندہ بلا مزاحمت آمد و رفت و تجارت دونون علاقون مین ہوا کریگی اور رعایا انگریزی جہان چاہین اگر علاقہ سکم مین رہین یا مسافرت کرین اور اپنی اجناس کو بسطرح اور جس جگہ چاہین اپنے منافع پر فروخت کرین اور کچھ محصول سوائے اونکے جو موجب اس عہدنامے کے قرار پائینگے نلیا جائیگا۔

شرط ہفتم

گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ جملہ مسافرین اور تجاران و سوداگران ممالک محتاجہ کی حفاظت کیا کرینگے

خواہ وہ علاقہ سکم مین رہتے ہون یا تجارت کرتے ہون یا مسافرت کرتے ہون اور اگر کوئی تجار یا مسافر یا سوداگر انگریزی ولایت کا کوئی فعل خلاف آئین یا مزاج ملک سکم کے کریگا تو سکی تحویل دینا حکام سکم پر جلنگ کیا کرینگے اور گورنمنٹ سکم ایسے مجرم کو فوراً احکام انگریزی کے سپرد کرینگے کسی حیلہ یا عذر سے اوسکو اپنے پاس نہ رکھینگے سوا ولایت کے اور کوئی رعایا انگریزی موجود باشش علاقہ سکم مین کرتا ہوگا وہ قوانین سکم کے تابع ہوگا مگر کوئی شخص کو سزای قطع اعضا یا شدید سخت کی نہ دیجائیگی اور ہر ایک مقدمہ سزای رعایاے انگریزی کی کیفیت مقام وار جلنگ کی اطلاع کیواسطے بھیجی جائیگی۔

شرط دہم

کوئی محصول یا اموال اجناس پر جو سکم سے علاقہ انگریزی مین بھیجے جاینگے یا علاقہ انگریزی سے سکم مین آئینگے لیا جائیگا۔

شرط یازدہم

تمام اجناس جو تبت یا بوٹان یا نیپال مین جائین یا اوس راہ سے گذرین گے اوپر گورنمنٹ سکم کو اختیار ہے محصول واجبی جو وہ وقتاً فوقتاً مشتہر کرین لیا کرین کچہ تخصیص مقام روانگی کی نہوگی مگر واضح رہے کہ یہ محصول کسی صورت مین پانچ روپیہ فیصدی قیمت اجناس سے نہ لیا جائیگا اور جب یہ محصول ادا ہوگا تو روانہ اجناس مذکور کا دیا جائیگا جسکے ذریعہ سے اور کوئی محصول اوسپر نہ لیا جائیگا

شرط دوازدہم

اس نظر سے کہ قیمت کی کمی نہ ہو اگر گورنمنٹ سکم سے کوئی فریب یا مکر سے یہ وعدہ ہوا ہے کہ اہلکاران پرمٹ کو اختیار ہے کہ جس جنس کو مناسب تصور کرین واسطے ضرورت گورنمنٹ کے قیمت منظورہ مالک پر خرید کرین۔

شرط سیزدہم

درصورتیکہ گورنمنٹ انگریزی کوئی شارع عام واسطے ترقی تجارت کے بنایا چاہین گورنمنٹ سکم اوسمین کچہ عذر پیش نکرینگے بلکہ جو اہلکار اوسکی تیاری کے واسطے مامور ہونگے اونکی حفاظت اور مدد کرینگے اور جب شارع عام مذکور تیار ہو جائیگا تو گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکی

مرمت کیا کرینگے اور راستہ پر مقامات قیام مسافران تیار کرا دینگے۔

شرط چہاردہم

اگر گورنمنٹ انگریزی کی یہ رائے ہو کہ علاقہ سکم مین پیمایش و تحقیقات دیہات اور جمادات علاقہ کی کرین تو اسمین بھی گورنمنٹ سکم کچھ عذر نکرینگے اور جو اہلکار اس کام کے واسطے مقرر ہونگے اونکی مدد اور حفاظت کرینگے۔

شرط پانزدہم

از انجا کہ باتفاق سابق جو ہوتی تھی اس سبب سے بھی کہ علاقہ سکم مین بردہ فروشی جاری تھی لہذا گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ جو کوئی بردہ فروشی کریگا یا کسی انسان کو بغرض اوسکے غلام بنانے کے فروخت کریگا اوسکو وہ سزا سخت دینگے۔

شرط شانزدہم

اس جہت سے رعایا سکم اب بلا مزاحمت اور روک ٹوک کے جہان چاہین جا سکینگے اور گورنمنٹ سکم کو اختیار حاصل ہوگا کہ جو کوئی باشندہ کسی اور علاقہ کا وہان آکر آباد ہوا گر وہ کسیطرح کا مجرم یا قیدار نہین ہے تو اوسکو اجازت سکونت کی دینگے۔

شرط ہفدہم

گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ وہ کوئی امر زیادتی یا دشمنی کا نسبت ریاستہاے ہمسایہ کے جو اتفاق گورنمنٹ انگریزی سے رکھتے ہین نہ کرینگے اگر کوئی نزاع یا تکرار فیما بین گورنمنٹ سکم اور علاقجات ہمسایہ کے واقع ہوگا تو اوسکا فیصلہ سپرد گورنمنٹ انگریزی کے ہوگا اور گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ جو فیصلہ گورنمنٹ انگریزی کر دینگے وہ اونکو منظور ہوگا۔

شرط ہجدہم

تمام فوج سکم شامل فوج انگریزی کے بخلاف کسی کو بھی علاقے کے ہوگی اور اونکی مدد اور آسایش مین ہمہ تن مصروف رہیگی۔

شرط نوزدہم

گورنمنٹ سکم اپنے علاقے کا کوئی جزو کسی دوسرے علاقے کے شامل بلا اجازت

گورنمنٹ انگریزی کے نکرینگے۔

بشرط بستم

گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ کسی دوسرے علاقے کے آدمی مسلح اوسکے علاقہ سے بلا اجازت گورنمنٹ انگریزی نہ گذر نکرنے پائینگے۔

شرط بست ویکم

سات نفر مجرم جنکی طلبی گورنمنٹ انگریزی سے ہوئی تھی اور جو سکم سے فراری ہوکر علاقہ بوٹان مین پناہ گیر ہوئے ہین اونکے نسبت گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ گورنمنٹ بوٹان سے جسطرح ممکن ہوگا دلوادینگے اور اگر کوئی منجملہ اونکے پھر سکم مین آئیگا تو اوسکو فوراً گرفتار کرکے حوالہ حکام انگریزی مقیم دارجلنگ کے کردینگے۔

شرط بست ودوم

بخط اسکے کہ مقام سکم مین انتظام قرار واقعی قائم ہو اور پھر بخیال اسکے کہ واسطہ دوستی گورنمنٹ انگریزی سے خوب مربوط ہو راجہ سکم وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنی دارالحکومت تبت سے منتقل کرکے مقام سکم مین قرار دیگا اور وہان نو مہینے ہر سال مین رہا کریگا اور گورنمنٹ سکم اقرار کرتے ہین کہ ایک شخص بطور وکیل اونکی طرف سے حاضر باش حکام دارجلنگ رہا کریگا۔

شرط بست وسوم

یہ عہدنامہ بست وسہ دفعات کا قرار پاکر فیما بین ہنوربل ایشلی ایڈن صاحب صفیر انگریزی اور ہز ہائی نس سکیونگ کزدسکم پتی مہاراجہ کے بمقام تمانگ بتاریخ ۲۸ ماہ مارچ ۱۸۶۱ء مطابق ۱۲ واد پنورا ۱۷۸۱ کے منعقد ہوا اور ایڈن صاحب نے ایک نقل اوسکی انگریزی مین مع ترجمہ بزبان ناگری اور بوٹان کے مہر اور دستخط ہنوربل ایشلی ایڈن صاحب ممدوح اور ہز ہائی نس مہاراجہ کے مہاراجہ سکم پتی کو دیا اور مہاراجہ سکم پتی نے اسیطرح ایک نقل انگریزی مین مع ترجمہ ناگری اور بوٹانی کے مہر اور دستخط مہاراجہ ہنوربل ایشلی ایڈن صاحب کے ہنوربل ایشلی ایڈن صاحب کو دیا لہذا صفیر مذکور وعدہ کرتا ہے کہ وہ ایک نقل اوسکی مصدقہ ہز اکسل لینسی وایسرای اور گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل عرصہ چھ ہفتے مین مہاراجہ کو بھیجدیگا مگر یہ عہدنامہ بلا انتظار دوسرے

مصدقہ کے تعمیل ہوا کریگا۔

(مہر) دستخط سکیونگ کرد سکم تنپی

دستخط الشلی ایڈن صاحب صفیر (مہر)

دستخط کننگ صاحب (مہر)

ہز اکسلنسی ولیم ای او گورنر جنرل ہند اجلاس کونسل نے بمقام کلکتہ بتاریخ ۱۶ ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۱ء تصدیق کیا۔

دستخط سی بوائجن سن

انڈر سکرٹری گورنمنٹ ہند

سرحدات جنوبی و مغربی

یہ حال میجر ولیم صاحب کمشنر چھوٹا ناگپور کی رپورٹ سے انتخاب کیا گیا ہے

تعلقہ سنبھل پور

۱ سنبھل پور خاص
۲ برگنڈ
۳ رئی گڈھ
۴ سکتی
۵ گنگ پور
۶ سارن گڈھ
۷ بنی
۸ ہمرا
۹ رراکول
۱۰ سونا پور

تعلقہ پٹنا

۱ پٹنا خاص
۲ پھول جہر
۳ رہاسانیر
۴ کھرہار
۵ بندرا نوا گڈھ

تعلقہ سرگوجا

۱ سرگوجا خاص
۲ جشن پور
۳ ردوسی پور
۴ گورہار
۵ چانگ بھکار

تعلقہ سنگ بھوم

۱ سنگ بھوم

اسمین ۱۷ مضمون حاشیہ ہین اون سکو سرحدات جنوبی و مغربی کہتے ہین اور وہ سب چار تعلقو نہین منقسم ہین سنبلپور پٹنا سرگوجا اور سنگ بھوم علاقجات سنبلپور اور پٹنا بموجب عہدنامہ ۱۸۰۳ء کے جو راگھوجا بھونسلا سے ہوا تھا شامل گورنمنٹ انگریزی کے ہوا تھا مگر علاقہ رئی گڈھ اسمین شامل نہین تھا کیونکہ رئیس وہان کا وفادار اور جانثار رہا تھا اور اوسکے جلد وہین اوسکا علاقہ خاص حفاظت گورنمنٹ انگریزی مین آگیا تھا مگر یہ تمام علاقجات دوبارہ ۱۸۰۶ء مین مرہٹونکو واپس دیا گیا تھا اور مرہٹون نے پھر اوسکو بموجب عہدنامہ ۱۸۱۷ء کے سرکار انگریزی کے سپرد کر دیا تھا

اس انتقال سے جسکی بموجب سنبھل پور اور پٹنا اور اونکے متعلق محال شامل ہوئے تھے یہ فائدہ مترتب ہوا کہ ہاتھی دیگر رئیسان محالات کے ان دونون سرکار دشمنی جدا کیے گئے اور ۱۸۲۱ء مین علیحدہ علیحدہ پٹہ جات زمیداران کو دیے گیے اور اوسکی قبولیت علیحدہ علیحدہ لی گئی گورنمنٹ نے اول سے جاری کرنا قاعدہ عام کا مناسب تصور نکیا اور قاعدہ سرسری تجویز ہوا جو حقوق متحقق ہو کر ثابت ہوئے وہ راجہ اور رعایا کے مقرر ہوئے اور تمام رواج ملک جو خلاف قاعدہ اقوام دیسی لیاقت کے تھے وہ بھی جاری اور قائم رہے اور در باب لگذاری کے وہ قاعدہ تجویز ہوا کہ جس سے کمی بنسبت محصول گورنمنٹ مرہٹہ کے پائی جاوے صرف بہ نسبت مقام رئی گڈھ کے جسکے ساتھ عہدنامہ نمبر ۱۱ ۱۸۱۹ء مین قرار پا کر بندوبست استمراری ہو گیا تھا

باقیماندہ محالون کا بندوبست میعادی ہوا اور وہ پھر ۱۸۲۶ء مین بروے کار آیا گو اس سن مین بندوبست پنجسالہ ہوا تھا مگر دوبارہ بندوبست فی ہانکا نہین ہوا اور وہی قائم رہا ایک اقرارنامہ بطور نمونہ اسکا بھی نمبر ۵۲ مین درج ہوتا ہے۔

علحدہ عہدنامہ جو متفرق رئیسون سے لیا گیا تھا وہ بھی نمبر ۵۳ پر درج ہے اسکے رو سے اول رئیسون نے عہد کیا تھا کہ وہ لوگ بانصاف اور راست معاملگی کا رجوڈیشل اور پولیس انجام دینگے ان رئیسونکے اختیارات سزا دہی حبس ہفت سالہ تک ہین۔

سنبھل پور خاص ۱۸۴۹ء مین ضبط سرکار ہوگیا تھا اور ۱۸۳۳ء مین زمیدار برگڈہ پر علت سرکشی کی ثابت ہوئی اور اوسکا علاقہ ضبط ہوکر راجہ رئی گڈہ کو عنایت ہوا۔

باقیماندہ محال اوسیطرح پر رہے جسطرح بندوبست ۱۸۲۶ء مین قائم ہوئی تھے

باستثنا گنگ پور اور بنی کے تمام محالات سنبل پور اور پٹنا کے زیر حکومت سپرنٹنڈنٹ محالات کٹک کے ہوئی۔

علاقجات سرگوجا کے ۱۸۱۷ء مین حوالہ سرکار ہوئے اور ۱۸۱۸ء مین گورنمنٹ نے ایک سپرنٹنڈنٹ واسطے انتظام ملک کے سرگوجا روانہ کیا اس ملک مین باعث فساد فیما بین بد نظمے جاری اور ساری تھی ۱۸۲۰ء اور ۱۸۲۲ء مین عہدنامجات نمبر ۶۴ و نمبر ۶۵ رئیس سرگوجا کے ساتھ منعقد ہوئے اور ۱۸۱۹ء مین عہدنامجات نمبر ۶۶ و نمبر ۶۷ رئیس جشپور اور کوریا سے لیگئے اور کوریا کے ماتحت اسوقت مین چانگ سرکار تھا لیکن ۱۸۴۸ء مین ایک عہدنامہ جداگانہ نمبر ۶۸ کوریا اور چانگ سرکلے کے ساتھ قرار پایا۔

علاقہ اودی پور اس سبب سے بطور منضبطہ متصور کیا جاتا تھا کہ دھرج سنگہ رئیس کی نسبت جرم قتل ثابت ہوا تھا ۱۸۶۰ء مین یہ علاقہ سپرد لعل بند ھیشیری پرشاد سنگہ دیو بہادر کے ہوا اور عہدنامہ نمبر ۶۹ اوس سے منعقد ہوا۔

ملک سنگ بھوم کبھی مفتوحہ مرہٹونکا نہین ہوا اور بطور قدیم خراج گزار کیسکا نہ تھا مگر ۱۸۱۸ء مین راجہ گھنسیام سنگھ نے دوستی گورنمنٹ انگریزی کی استدعا کی غرض اس استدعا دوستی سے یہ تھی کہ اوسکی رفاقت اپنے رشتہ داران راجہ سرکلا اور ٹھاکر گھرسوان سے ثابت ہو اور کچھ غرض

یہ بھی تھی مدد حاصل کرکے قوم سرکش اُرکا کول کی سرکوبی کرے اور اونکو مطیع اپنا گردانے مگر راجہ مذکور کی بزرگی اوپر اوسکے دونون پشتہ داران مذکورہ بالا ثابت اور منظور نہین ہوئی۔ اور اوس سے عہدنامہ نمبر ۱ صرف بہ نسبت اوسکے اپنے علاقہ کے لکھا گیا اور بتحقیق معلوم ہوتا ہے کہ عہدنامجات علحدہ علحدہ راجہ سرکیلا اور ٹھاکر کھرسوان سے ہوئے تھے مگر وہ موجود نہین ہین۔

علاقہ راجہ سنگ بھوم جو بعد ازین بنام راجہ پوراہاٹ مشہور ہوا جرم بلوہ ۱۸۳۷ء ضبط سرکار ہوگیا اقوام اُرکا کول ۱۸۲۱ء مین سر ہوئی اور عہدنامہ نمبر ۱ اونسے لکھایا گیا بموجب اوسکے اونھون نے عہد کیا کہ وہ تابعداری گورنمنٹ انگریزی کے کیا کرینگے اور اپنے آئینون کو محصول مقررہ ادا کیا کرینگے مگر چونکہ وہان غارتگری اکثر ہوتی تھی لہذا ۱۸۳۷ء مین فوج کشی اونپر ضرور متصور ہوئی اور اب دوبارہ قول وقسم زبانی ہوئی کہ وہ تابعداری گورنمنٹ کی کیا کرینگے اور محصول ادا کیا کرینگے بسال آیندہ ہر ایک رئیس کے ساتھ پٹہ اور قبولیت ہوئی اور پٹہ مین بہت شرائط جو اونھون نے مستمنیٰ بانی کین تھین تحریر ہوئین ترجمہ اوسکا ذیل مین تحریر ہوتا ہے

آیندہ جب کوئی رئیس جدید مقرر ہوتا ہے تو اوسکے ساتھ پٹہ جدید ہوتا ہے اور عہود و شرائط مجدداً ہوتے ہین اور اوس سے قبولیت اور قسم نامہ لکھا لیا جاتا ہے ۱۸۵۶ء مین اکثر اقوام اُرکا کول جاگیردار راجہ پوراہاٹ کے ہوگئے تھے مگر جب انتظام ہوگیا تو وہ پھر وہی کاروبار اطاعت مین مصروف ہوئے کل آمدنی ضلع کی قریب ۵ لاکھ کے ہے اور اخراجات مع خرچ پلٹن پولیس قریب ۳ لاکھ کے ہے

ترجمہ سند یعنی پٹہ جو کپتان ٹکل صاحب نے راؤ رای مانکی کوسلا پونسی والے کو جو ہر پیر مین واقع ہے بتاریخ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۸۳۹ء دیا تھا۔

راو رای مانکی کوسلا پونسی والہ علاقہ ہر پیر معلوم کرو

کہ علاقہ مانکی ہر پیر مین تمکو دیا جاتا ہے لہذا یہ سند حسب الحکم صاحب اجنٹ گورنر جنرل مرقومہ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۸۳۹ء تمکو دیجاتی ہے اسکے مطابق تم کاربند ہو حسب وعدہ تمھارے جو تمنے روبرو ے اجنٹ گورنر جنرل اور اسسٹنٹ کمشنر بہادر کے کیا ہے تمپر ذمہ داری تمام جرائم کی مثل دزدی قتل ڈکیتی قطاع الطریقی غارتگری وغیرہ جو تمھارے علاقے مین واقع ہون ہوگی اور اگر تاریخ معتدبہ پر

تمھارے علاقے کا محصول وصول نہوا تو تم بذات خود ذمہ دار اوسکے تصور کیے جاؤگے اور مالگذاری سرکار جمعبندی حال یا جو آیندہ جمعبندی ہو تحصیل ہوگا تم اپنا کار متعلقہ بہوشیاری کرو اور مجرمان کو گرفتار کرکے تمکو حوالہ کرنا ہوگا تمکو مناسب نہوگا کہ تم کسی مجرم کو چشم پوشی کرکے مفرور ہونے دوگے گو وہ تمھارا رشتہدار ہو یا تمکو کچھ نفع بطور رشوت ملا ہو اگر کوئی مجرم علاقہ غیر تمھارے علاقے مین آکر پناہ گیر ہو تو تم اوسکو فورا گرفتار کرکے سپرد عدالت کرو اگر تم اونکی نسبت کچھ رعایت کروگے یا اونکو مخفی رکھوگے تو تمھاری ہوشیاری سے بعید ہوگا اگر کوئی دزدی قتل ڈکیتی قطاع الطریقی غارتگری وغیرہ تمھارے علاقے مین واقع ہو تو تم اوسکی رپورٹ عدالت کو کروگے اور تمکو اختیار دیا جاتا ہے کہ مقدمات خفیفہ مثل تکرار زبانی دشنام دہی وغیرہ تم خود فیصلہ کرکے اوسکی کیفیت عدالت مین مرسل کیا کرو۔

تمکو ہمیشہ وفادار رہنا چاہیے اور جو احکام ہماری اجلاس سے نافذ ہون یا بعد ہمارے ہمارے قائم مقام سے صادر ہون اونکی تعمیل کرنی ہوگی تمھاری مدد کے واسطے تمھارے علاقے کے ہر ایک موضع مین ایک موذا مقرر ہوا ہے وہ تمھارے حکم کی تعمیل کرینگے اور وہ اقرار دیگے اجنٹ گورنر جنرل اور اسسٹنٹ کمشنر اس بات کا کرینگے کہ وہ اپنی مالکی کے حکم کی تعمیل کیا کرینگے اور اوسکی مدد کرینگے جو کچھ نیک و بد اونکے علاقے مین واقع ہوگا اوسکی کیفیت وہ مالکی کو دیا کرینگے اور اگر مالکی اوسوقت وہان نہونگے تو وہ نائب مالکی کے پاس کیفیت مذکور روانہ کیا کرینگے اگر مین بیمار ہو کر یا کسی اور وجہ سے کسی اور مقام کو جاؤنگا تو بجاے میرے دوسرا صاحب اس کام کے انجام دہی کے واسطے تجویز ہو کر مقرر ہوگا سوائے اسکے اگر تمکو حکم دربارہ گرفتاری کسی مجرم کے اسسٹنٹ کمشنر یا اکٹنگ اسسٹنٹ کمشنر کے اجلاس سے دیا جاے تو تمکو لازم ہے کہ اوسکو گرفتار کرکے حاضر عدالت کروگے اور اگر مجرم تمھارے علاقے سے بھی فراری ہو کر کسی اور مقام پر چلا جاے تو تمکو لازم ہوگا کہ اوسکا سراغ لگا کر اوسکو وہانسے گرفتار کرو اور اگر کوئی اور مالکی علاقہ غیر کا واسطے گرفتاری کسی مجرم کی تمسے مدد چاہے تو تمکو لازم ہے کہ فورا تم اوسکی مدد کرو کچھ حیلہ یا عذر نکرو تاکہ مجرم گرفتار ہوا اگر تم بیمار ہو جاؤ یا کسی اور مقام پر کار ضروری کے واسطے جاؤ تو تمکو چاہیے کہ یہانتک کام کیواسطے اختیار اپنے نائب کو دے جاؤ اور نائب کو گورنمنٹ نے ان امور کے

واسطے مقرر کیا ہے سواے اسکے اگر تمکو معلوم ہو کہ کسی مقام پر تمکو عرصہ لگے کا تو تمکو لازم ہے کہ اپنے وہان جانے کی اطلاع عدالت کو کرو تا کہ تمکو بھی فکر رہو اگر کوئی راجہ یا بڑے میدار یا کارپردار تمکو کچہ تحریر کرے تو تم کسی حیلہ یا عذر سے اپنے عہدے سے انحراف نکرنا بخلاف اسکے تمکو لازم ہوگا کہ تم آوردہ تحریر کو گرفتار کرکے بخدمت صاحب اسسٹنٹ کمشنر یا کسی اور افسر کے روبرو حاضر کروگے اگر کوئی شخص تمھارے علاقے مین مفسدہ برپا کرے تو تم اپنی فوج جمع کرکے اوسکو گرفتار کرکے سپرد عدالت صاحب اسسٹنٹ کمشنر کرو اگر مفسدہ پرداز مذکور تمھارے علاقے سے مفرور ہوکر دوسرے علاقے مین چلا جائے تو تم وہان جاکر اوسکو گرفتار کرکے سپرد عدالت کرو اور کسی حیلہ اور عذر سے اوسکو فراری ہونے دو تمکو لازم ہے کہ ہمیشہ موجب شرائط مذکورہ بالا کے کاربند ہو تمکو پٹہ جداگانہ ملے گا اور تمکو دس روپیہ فیصدی مالگزاری سرکاری آمدنی علاقہ سے ملیگا اگر تم ادای مالگزاری سرکار مین غفلت کروگے تو جو دس روپیہ فیصدی تمکو دینے کا وعدہ ہوا ہے وہ تمکو نہ ملیگا اور پٹہ مالکی ہونے کا تمسے واپس لیا جائیگا اور دوسرے کے نام ہوجائیگا لہذا اس تحریر کو تم اپنے پاس بطور سند رکھو۔

ترجمہ پٹہ جو کپتان بکل صاحب نے راو رای مانکی کو سلیما پوسی والہ واقع ۱۰ ماہ مارچ ۱۸۳۹ء کو دیا۔

باو ریا مانکی کو سلیما پوسی والہ واقع سیتہ بنتوریا معلوم کرو دیہات مفصلۂ ذیل تمہارے سپرد ہوئے ہین اور تم مانکی ان دیہات کے مقرر ہوئے لازم کہ ان دیہات کی رعایا کو تم راضی اور آباد رکھو تمکو لازم ہے کہ احکام گورنمنٹ کی تعمیل مین ہمہ تن مصروف رہو اور اس علاقے کی مالگزاری بموجب جمعبندی کے تحصیل کرکے خود داخل کرو جو آمدنی کسی موضع کی داخل ہوگی منجملہ اوسکے ششم حصہ مونڈا کو دیا جائیگا اور جو باقی رہیگا اوسکا دہم حصہ تمکو ملیگا اسواسطے یہ پٹہ تمکو دیا جاتا ہے

یہان بتفصیل دیہات درج ہے۔

نمبر ۶۱

قبولیت مقبولۂ راجہ جوجہار سنگھ راے گڈہ والہ بتاریخ ۲۰ ماہ مئی سنہ ۱۸۱۹ عیسوے

چونکہ بندوبست استمراری تمام راے گڈہ کا مع اوسکے پٹہ ویلکا تارا پورا اور خاص راے گڈہ سنہ ۱۲۲۶ اور سمبت ۱۸۷۵ سے میرے ساتھ ہوا ہے مین راجہ بوجہار سنگھ راے گڈہ والہ بخوشی منظور کرکے اقرار کرتا ہون کہ بلا عذر سالانہ محصول مبلغ مہر کا گورنمنٹ انگریزی کو بطور نذرانہ دیا کرونگا اور یہ مالگذاری ایک ہی قسط مین بماہ چیت ادا ہوگی۔

نمبر ۶۲

قبولیت مقبولۂ مہاراجہ بھوپال دیوپٹنا والہ مرقومۂ تاریخ ۱۷ ماہ فروری سنہ ۱۸۲۷ ع

چونکہ تمام خالصہ پٹنہ کا جو میری زمینداری ہے میرے ساتھ بندوبست پنجسالہ سنہ ۱۲۳۶ سے سنہ ۱۲۴۰ سال ناگپور مطابق سنہ ۱۸۲۶ سے سنہ ۱۸۳۰ تک بمجمع سالانہ سکہ روپیہ عاے ۸ جو برابر ۱۰۰ لاکھ کے ہوتا ہے مع مال والواب معمولی و دیگر حقوق اور باستثنا زمین لاوارث و خیرات و جاگیر شنوپریت مین مہاراجہ بھوپال دیوپٹنا والہ بخوشی و بلا تقسیم غیری اس اقرارنامہ کو منظور کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ اقساط مقررہ بلا عذر خشکی و غرقی تاریخ مقررہ ہر سال بسال سنبھل پور مین ادا کیا کرونگا مین اپنی رعایا کو راضی اور خوش رکھونگا اور ایسی تدابیر کرونگا کہ جس سے میرے علاقے کی بہتری ہو مین کسی مجرم کو مثل مجرم قطاع الطریقی و دکیتی و دزدی وغیرہ اپنے علاقے مین پناہ ندونگا اور اگر کسی ایسے مجرم کو مین اپنے علاقے مین گرفتار کرون تو مین اوسکو عدالت سے سزا دلواؤنگا اور کچہ میرے علاقے مین واقع ہوگا اوسکی کیفیت حکام کو دیا کرونگا۔

یہان تفصیل دیہات کی درج ہے۔

نمبر ۶۳

ترجمۂ قبولیت جو مہاراجہ مہاراج سنہاے سنبھل پور والہ نے درباب درست کارروائی اختیارات پولیس و فوجداری بتاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۲۷ ع داخل کیا۔

چونکہ مین مہاراجہ مہاراج سہائے سنبھل پور والہ کو اختیارات دادرہی اور پولیس اپنے علاقے کے گورنمنٹ سے ملے ہین اور مین بخوشی اوسکو منظور کیا ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون ایمانداری اور ہوشیاری سے کارمفوضہ اپنا سرانجام دونگا اور تمام مقدمات دیوانی بلاپاسداری یا جانب داری کے بعدل فیصلہ کیا کرونگا جو مقدمات میرے روبرو پیش ہونگے اونکی سماعت اور تحقیقات مناسب کیا کرونگا اور ایسی کوشش کرونگا کہ کسی فریق کو باعث ناراضمندی کا نہوگا اگر فریقین پنچایت پر راضی ہونگے تو مین پنچایت اوسکی منظور کرونگا اور پنچون کو ہدایت کرونگا کہ از روی انصاف اور بلا جانب داری فیصلہ کرون مین فوراً تحقیقات مقدمات سنگین مثل ڈکیتی غارتگری مجروحی قتل نقب زنی دزدی قطاع الطریقی وغیرہ جو واقع ہونگے کرونگا مجرمونکو گرفتار کرنے اظہارات اونکے قلمبند کرکے فیصلہ بنے روبہ ورعایت جاری کرونگا اور جو کچہ میرے علاقے مین واقع ہوگا اوسکی کیفیت حکام کو لکہا کرونگا اور تاریخ پنجم ہر ماہ نقشہ جرائم ارسال کیا کرونگا اور ہرگز مجرم انخاے واردات کا نہونگا مین خود کسی رعیت پر زیادتی نکرونگا اور نہ کسی اپنے عملے کو اجازت زیادتی کرنے کی دونگا اور نہ مین کسی سے سختی کرکے یا قید کرکے کچہ نذرانہ ممنوع تحصیل کرونگا اور بال لاوارث مین نہ لونگا کیونکہ ایسا اسباب مال سرکار گورنمنٹ ہے جب کبھی ایسا مال مجھے دستیاب ہوگا مین اوسکی کیفیت گورنمنٹ کو لکہا کر منتظر حکم کا رہونگا اگر کوئی شرائط مرقومہ بالا مین سے فروگذاشت ہوئے تو مین بذات خود ذمہ دار اوسکی تعمیل کا ہونگا اور اگر میری نسبت انحراف شرائط سے ثابت ہو تو مین مستوجب اوس سزا کا ہونگا جو میری نسبت واسطے ایسے جرم کے مناسب متصور ہوگا فقط

نمبر ۶۴

قبولیت راجہ امرسنگہ زمیندار سرگوجی واقع تاریخ ۱۵ ماہ جون سنہ ۱۸۲۱ء

چونکہ بحکم خاص جناب نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل مین راجہ امرسنگہ گدی نشین راج سرگوجی ہوا مین وعدہ کرتا ہون مین بدل متابعت گورنمنٹ انگریزی کی کیا کرونگا اور کبھی اونکی اطاعت سے انحراف نہ کرونگا جو بالگزاری ادا کرنیکا وعدہ کیا ہے وہ ادا کرونگا اور کوئی عذر کبھی کا پیش نکرونگا

نمبر ۶۵

پٹہ جو راجہ امر سنگھ سرگوجی والے کو تاریخ ۱۴ ماہ فروری ۱۸۲۵ء کو دیا گیا

چونکہ حسب منظوری گورنمنٹ تمام پرگنہ سرگوجی مع زمین خالصہ و پٹہ کا بندوبست ساتہ راجہ امر سنگھ کے واسطے پانچ سال کے ۱۸۲۵ء سے ۱۸۳۰ء تک بجمع سالتمام سکہ روپیہ تین ہزار اور ایک روپیہ مع مال وسائر وابواب معمولی ومحصول پرمٹ وجلکر ونبکر تاڑو مہوا وباغ باستثناء زمین لاخراج لاوارث و نیز ایسے ابواب جو گورنمنٹ سے ممنوع ہین ہوا ہے اور راجہ مذکور نے وعدہ ادا کرنے مالگذاری کا باقساط بلا عذر خشکی وآفات ارضی وسماوی کیا ہے اب راجہ کو لازم ہے کہ اپنے علاقے کی بہبودی مین کوشش کرے اور اپنے زمیداران وجاگیرداران ورعیت اور تمام باشندگان کو خوش اور راضی کردے وزر مالگزاری سرکار تاریخ مقررہ پر خزانہ گورنمنٹ مین باقساط موعودہ داخل کرے اوسکو چاہیے کہ جسکی غرقی یا منظوری رعایا کا عذر پیش کرے اوسکو لازم ہے کہ زمین آباد کاتردد کراکر کاشتکاری کو ترقی دے اور اپنے علاقے مین کسی دزد یا قطاع الطریق وغیرہ مجرم کو پناہ نہ دے تمام آدمان مشتبہ کو گرفتار کرکے سزا کو پہنچائے اور جو احکام نام اوسکے افسران گورنمنٹ صادر کرین اونکی تعمیل کیا کرے اور جو واردات اوسکے علاقے مین ہوا کرے اوسکی اطلاع گورنمنٹ کو بلا تامل کیا کرے۔

یہان تفصیل اقساط درج ہے

نمبر ۶۶

قبولیت راجہ رام سنگھ زمیندار جبش پور مرقومہ تاریخ ۸ جون ۱۸۱۹ عیسوے

چونکہ بندوبست تمام پرگنہ جبش پور اور اوسکے متعلق کوریاکا جو پرگنہ سرگوجی مین واقع ہے سرکار گورنمنٹ انگریزی نے میرے ساتہ کیا ہے کہ مین گورنمنٹ کو ایک ہزار سکہ رائج الملک یعنی ناگپور روپیہ جو برابر سکہ کمپنی کے ہوتا ہے ادا کیا کرون مین راجہ رام سنگھ زمیندار پرگنہ جبش پور بخوشی اور رضامندی اور بلا ترغیب کے اقرار کرتا ہون کہ روبروے کپتان سنوک صاحب سپرنٹنڈنٹ سرگوجی کا کہ مین ہرگز عذر کسیطرح کا بابت ادا نکرنے مالگذاری کے نہ کرونگا بلکہ بموجب قسط بندی مفصلۂ ذیل کے مین سال بسال بموجب اقساط کے سمت ۱۸۷۶ سے ادا کرنا شروع کرونگا اور یہ پٹہ

خزانہ رانی شیبہ کنور زمیندار سرگوجی مین معرفت لعل ہرناتھ سنگھ تحصیلدار رانی صاحبہ کے ادا کرتا رہیگا

سیمان تفصیل اقساط درج ہو

نمبر ۶۷

قبولیت راجہ غریب سنگھ کوریا والا مرقومۂ تاریخ ۲۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۶ عیسوی

چونکہ بندوبست پرگنہ کوریا کا جو سرا علاقہ ہے کپتان سنوک صاحب سپرنٹنڈنٹ سرگوجی نے میرے ساتھ کیا کہ مین سالانہ جمع اسمار ہزار سنہ ۱۲۲۳ سے ادا کرون مین بلا عذر عتیب احدے اور سرشتہ داری اور رضامندی سے اپنے اقرار کرتا ہون کہ مالگذاری مذکورہ بالا سال بسال گورنمنٹ انگریزی کو قسط بقسط موجب اقساط مفصلۂ ذیل کے ادا کیا کرونگا اور عذر کسیطرح کا بیچ ادا کرنے مالگذاری مذکور کے پیش نکرونگا۔

سیمان تفصیل اقساط درج ہے

نمبر ۶۸

قبولیت راجہ اموال سنگھ مالک پرگنہ کوریا مرقومۂ تاریخ ۲۳ ماہ جنوری سنہ ۱۸۱۸ ع

چونکہ بمنظوری گورنمنٹ مندرجہ چٹھیات صاحب سکرٹری نمبر ۲۷ مرقومہ ۱۷ ماہ مئی سنہ ۱۸۱۷ عیسوی و نمبر ۴۳ مرقومہ ۵ ماہ جولائی سنہ مذکور مین ایجنٹ گورنر جنرل بمقام رانچی واقع چھوٹا ناگپور نے تم راجہ اموال سنگھ زمیندار اور مالک پرگنہ کوریا کے ساتھ بندوبست پرگنہ مذکور کا جسمین سامہ اصلی اور داخلی شامل ہین کیا ہے اور تمام زمین مزروعہ وغیر مزروعہ جنگل پہاڑ جھیل بیل چشمہ تالاب چاہات پختہ اور خام جملہ بنکر تیکر تالاب خام باغات تاڑ و مہوہ و انبہ شمر اور غیر شمر بمجموع سالانہ اسمار بابت دس برس کے سنہ ۱۲۵۵ فصلی سے سنہ ۱۲۶۴ تک باستثنا زمین لاخراج خیرات بطور پرتیہ انبہ برہموتر و سب اوتر ابواب وسائر گنجیات تہ بازاری وان و دیگر ابواب بازار دیا ہے تمکو لازم ہے کہ تمام رعایا اور پاہی کاشت اسامیون کو اور علاقہ داران پرگنہ کو راضی اور خوش رکھو اور تدابیر مناسبہ واسطے بہبودی علاقہ و تحصیل مالگذاری عمل مین لاؤ تمکو لازم ہے کہ ترقی زراعت کی کرو اور ثمرہ اپنی کوشش کا

نمایان کرو اور تمکو چاہیئے کہ مالگزاری سرکار موجب بندوبست اور جمع بندی علاقہ کے سال بسال و قسط بقسط بلا عذر ادا کیا کرو اور تمکو بعد سال تمام رسید ملا کریگی اور تمکو لازم نہین کہ ابواب بمفصلۂ ذیل جو گورنمنٹ نے منع کیے ہین تحصیل کرو یعنی رقم سائر زکات گنجیات تہ بازاری و دیگر ابواب اور تم اپنے عملہ کو بھی منع کرو کہ یہ ابواب تحصیل نکرین تم کسیکو زمین معافی بغیر منظوری گورنمنٹ ندوگے اور تمکو کچہ اختیار اوپر پیداوار طلا و نقرہ و کویلہ و الماس وغیرہ معدنیات کے جو پرگنہ کوریا مین ہین حاصل نہین ہے بسبب اس کے سرکار متصور ہین تم ہرگز عذر خشکی و غرقی و مفروری رعایا کا بہ نسبت ادا کرنے مالگزاری مجوزہ کے پیش نکروگے ایسے عذرات تمھارے مسموع نہونگے اپنے علاقے کے ہر ایک گوشے کی نگرانی رکھو کہ کوئی فعل قبیحہ واقع نہو راستون کی نگہبانی کرو اور مسافرین کو بلا مزاحمت آمد و رفت کرنے دو تم اپنے علاقے مین کسی دزد یا ڈاکو یا ٹھگ یا قزاق یا دیگر قسم کے بدمعاش کو پناہ گیر نہونے دو اور تم ایسی ہوشیاری اور تدابیر مناسبہ کے ساتھہ کارروائی کرو کہ کوئی اپنے ہمسایہ پر زیادتی نکرنے پاوے اور جرائم سنگین مثل ڈکیتی راہزنی ٹھگی دزدی وغیرہ مسدود ہون اور جو کچہ منافع تم ترقی زراعت سے حاصل کروگے وہ تمھارا ہوگا تمکو بلا تامل اطاعت گورنمنٹ کرنی چاہیے اور ہرگز کسیطرح کوئی فشار نافرمانی ظاہر نہو اور جب تک کہ کوئی حاکم منجانب گورنمنٹ مقرر ہو تم کار پولس سرانجام دوگے تمام مقدمات پولس و فوجداری خفیف خواہ سنگین سب تم تحقیقات بسبب منظوری حکام کرکے تجویز اور تصفیہ کروگے اور رپورٹ اسکی ارسال کیا کروگے تم بمثل دیگر زمینداران کے کار پولیس انسجام دوگے اور جب وقت تقرری حاکم انگریز آئیگا تو وہ نگرانی پولس اور تحقیقات مقدمات دیوانی و فوجداری کیا کریگا مگر اوسوقت مین بھی تم کار پولس سرانجام کیا کروگے تم ذمہ دار واردات کے جو ہمارے علاقے مین ہونگی متصور ہوگے اور تمکو وہی اختیارات پولس حاصل ہونگے جو علاقہ داران جبل پور اور ساگر کو حاصل ہین اور تمھاری ذمہ داری بھی اوسی قسم کی ہوگی جیسے اونکی ہے تم کسی مقدمے کو مخفی نکروگے بلکہ فیصلہ بلا جانب داری کیا کروگے تم اپنے نقشجات و رپورٹ ہائے مقدمات فوجداری بخدمت اجنٹ گورنر جنرل بہادر کے ارسال کیا کروگے اگر تم مالگزاری سرکار ادا نکروگے اور اگر یہ امر ثابت ہوگا کہ تم غفلت کار پولس مین کرتے ہو یا فرمانی احکام کرتے ہو یا امور تعدی اور ظلم کے نسبت اپنی رعایا کے کرتے ہو یا کسیکو صلاح اور مشورہ بداوندبون دیتے ہو تو تمام زمینداری

پر گنے کی ضبط سرکار ہوگی اور تمکو کچہ تعلق اوس سے نرہے گا اس بارہ مین تاکید ہے تمکو ملازمے
کہ ہر امر مین بہت ہوشیار اور نگران رہو۔

اور اسی تحریر کے مطابق ایک تحریر زمیندار بہکر کے ساتھہ بھی ہوئی ہے۔

نمبر ۶۹

ترجمہ سند جو راجہ بندھیری پرشاد سنگھہ دیو بہادر اودے پور والے کو صاحب کمشنر چھوٹا ناگپور
نے بتاریخ ۱۲ ماہ دسمبر ۱۸۱۸ء دی۔

چونکہ بالعوض خدمات وفاداری ونمک حلالی جو تمنے کی ہین تمکو پرگنہ اودے پور مع خطاب
راجہ بہادر اور ایک قبضہ شمشیر اور سند دستخطی والسروی اور گورنر جنرل بہادر کشور ہند عطا ہوا اور
چونکہ مبلغ چار ہزار پانچ سو روپیہ مالگزاری پرگنہ مذکور ادا ہے سرکار قرار پائی اور مبلغ پانصد روپیہ آمدنی پرگنہ مذکور
سے رانی مان کنور وبیوہ رنسنگھہ دیو راجہ معزول اودے پور کو دیا جاتا ہے اور چونکہ مبلغ یک روپیہ
فی پور گورنمنٹ سے خاندان دہراج سنگھہ وشیوراج سنگھہ کو بطور مدد خرچ کے دیا جاتا ہے تو یہ
رقوم بھی سب تمھارے ذمہ عائد ہوتے ہین لہذا تمکو ضرور ہے کہ خزانہ سرکار مین تین قسط کرکے
مبلغ چار ہزار پانچ سو بابت مالگذاری پرگنہ ادا کیا کرو اور مبلغ عار بابت پنشن رانی مان کنور کی تاحین حیات
اوسکے دیتے رہو اور بالفعل ایک روپیہ فی یوم بطور مدد خرچ کے خاندان دہراج سنگھہ وشیوراج سنگھہ
کے دیا کرو اور جو آیندہ اونکے خرچ کی نسبت تجویز ہوگا اوسکی تعمیل بلا عذر کرنی ہوگی اور تم علاقہ پر
قابض رہو اور اور جو اولاد ذکور اس خاندان کی ہوگی وہ آیندہ بھی قابض رہے گی اور جو حضرت
گورنمنٹ تمھارے لائق متصور کرینگے وہ تمکو کرنی ہوگی اور رفاقت مین ثابت قدم رہنا ہوگا۔

دستخط ای ٹی والسٹن صاحب
کمشنر چھوٹا ناگپور

ترجمۂ قبولیت جو راجہ بندہیشری پرشاد سنگھ بہادر اودی پور والے نے بتاریخ ۱۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۰ع مطابق ۲۹ ماہ اگہن سنہ ۱۹۱۷ف کے داخل کیا۔

چونکہ مجھ بندہیشری پرشاد سنگھ بہادر کو مہربانی گورنمنٹ پرگنہ اودی پور عطا ہوا ہے اور خطاب راجہ بہادر اور نیز ایک قبضہ شمشیر اور سند بتحظی ہز اکسل لنسی والسروی اور گورنر جنرل بہادر کشور ہند عنایت ہوا اور چونکہ سالانہ محصول ادا ے پرگنہ مذکور کا مبلغ حالیہ ۱۲۰۰۰ قرار پایا اور نیز چونکہ مبلغ پانصد حالی روپیہ آمدنی پرگنہ سے رانی مان کنور بیوہ نرسنگھ دیو راجہ مرحوم اودی پور کو دیا جاتا ہے اور مبلغ یک روپیہ فی یوم گورنمنٹ خاندان مہاراج سنگھ اور شیوراج سنگھ کو بطور مدد خرچ دیتے ہین تو یہ مجھ پر فرض عین اور عین فرض ہے کہ یہ سب روپیہ مین دیا کرون مین اسواسطے اقرار کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ ہر سال مبلغ حالیہ ۱۲۰۰۰ مین اقساط مین ادا کیا کرونگا اور مبلغ پانصد روپیہ رانی مان کنور کو تاحین حیات دیا کرونگا اور بالفعل مین ایک روپیہ فی یوم واسطے پرورش خاندان مہاراج سنگھ اور شیوراج سنگھ کے دونگا اور آیندہ جو روپیہ اونکی پرورش کے واسطے صاحب گشنر بہادر چھوٹا ناگپور تجویز کرینگے وہ مین بلا عذر منظور کرونگا اور جو علاقہ مجھے عطا ہوا ہے وہ مین اپنے قبضے مین رکھونگا اور میری اولاد ذکور کے قبضے مین ابد بیرے رہیگا اور مین ہمیشہ نمک حلالی اور وفاداری بدل نسبت گورنمنٹ انگلشیہ کے کیا کرونگا اور آمادہ خدمتگاری رہونگا جس کارروائی خدمت کا مجھے حکم ہوگا وہ مین تعمیل کیا کرونگا لہذا یہ چند کلمہ بطور اقرارنامہ لکھدیے کہ وقت پر کام آوے

دستخط بندہیشری پرشاد سنگھ دیو

راجہ اودے پور

ترجمۂ عہدنامہ جو راجہ بندہیشری پرشاد سنگھ دیو بہادر اودے پور والے نے دربابت انتظام پولس بتاریخ ۲۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۰ع مطابق ۱۵ ماہ اگہن سنہ ۱۲۶۰ف داخل کیا۔

چونکہ کاروبار پولس پرگنۂ اودے پور کے گورنمنٹ نے میرے سپرد کیے اور مین نے بلا ترغیب اور رضامندی اپنی کے منظور کیے اسواسطے مین اقرار کرتا ہون اور لکھدیتا ہون

کہ مین کاروبار مذکور ایمانداری اور دیانت داری سے انجام کرونگا اور جو کوئی مقدمہ قرضہ وغیرہ کا ہوگا مین بلا جانب داری اور بدیانت فیصلہ کرونگا اور جو عذرات پیش ہونگے اونکی سماعت کرونگا اگر فریقین راضی اسپر ہونگے کہ اونکا مقدمہ پنچایت سے فیصلہ ہو تو مین پنچ مقرر کرونگا اور اونکو ہدایت کرونگا کہ بلا جانب داری فیصلہ کرین مقدمات سنگین نوجداری مثل ڈکیتی و غارتگری و قتل و مجروحی و نقب زنی و دزدی و قطاع الطریقی وغیرہ جو میری حکومت مین واقع ہونگے مین اونکی تحقیقات کحاحقہ کرکے اور مجرمان کو گرفتار کرکے بلا پاسداری احدے تجویز کرونگا اور تمام ان مقدمات کی رپورٹ مین صاحب کمشنر بہادر کی خدمت مین ارسال کیا کرونگا اور وہ مقدمات جنمین سزای حبس دوسال سے زیادہ میری راے مین مناسب ہوگی اونکی تحقیقات قرار واقعی کرکے واسطے حکم کے بخدمت صاحب کمشنر بہادر ارسال کرونگا کیونکہ یہی واجب اس کمشنری مین ہے اور کوا خذ ہوا ہوا مین دوسرے مہینے کی پانچ تاریخ کو روانہ کیا کرونگا اور کسی جرم کا اخفا نکرونگا اور اپنے پرگنے کے باشندون کی نسبت مین ہرگز مجرم زیادتی یا شداید کا نہونگا اور اپنے عملے پر بھی نگرانی رکھونگا کہ وہ بھی کوئی امر تشدد یا زیادتی کا رعایا پر نکرین اور مین کسیکو بابت ابواب ممنوعہ کے تنگ و رقید نکرونگا اور مال لاوارث پر میرا کچھ دعوی نہین ہے یہ مال سرکار گورنمنٹ کا ہے اور جو مال لاوارث مجھے ملیگا اوسکی رپورٹ صاحب کمشنر کے پاس بھیجی جائیگی اگر مین بخلاف شرائط مذکورہ بالا کام کرونگا تو مین جوابدہ اوسکا متصور ہونگا اور اگر اس سے انحراف میری بثبت ثابت ہوگا تو جو حکم میری نسبت صادر ہونگے مین اوسکی تعمیل کرونگا لہذا یہ چند کلمہ بطریق اقرارنامہ لکھدیے کہ وقت پر کام آوے فقط

دستخط بندہ میری پرشاد سنگہ بہادر

راجہ اودے پور

نمبر ۷۰

ترجمہ قبولیت جوراجہ گھنشیام سنگہ دیو ساکن پوراہات واقع سنگ بھوم سنے تاریخ یکم فروری سنہ ۱۸۲۷ع داخل کی۔

چونکہ ہز اکسیلنسی موسٹ نوبل گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل نے بمزید مہربانی و حمایت

اور حفاظت ہنور بل کمپنی کی میری نسبت مبسوط فرمائی اور مجھے بھی سرکار انگریزی کے توابعین مین گردانا میں اپنی طرف سے اور اپنے اولاد کی جانب سے اقرار کرتا ہون کہ جو کارخیر خواہی سرکار جدید میرے کا ہوگا وہ ہم کیا کرینگے اور جو احکام میرے نام یا میری اولاد کے نام وقتاً فوقتاً کسی حاکم معتمد سے صادر ہونگے انکی تعمیل ہوگی اور اپنی متابعت کے ثبوت کے واسطے مین اقرار کرتا ہون کہ سنہ ۱۲۲۶ یکم بھادون سے یعنی سنہ ۱۸۱۸ سے ایک ماوعہ سو ایک روپیہ سکہ بطور خراج سرکار مین دیا کرونگا اور یہ روپیہ ماہ پوس جسکو مرور شب ماجلاس کونسل تجویز فرمائین ادا کیا جائیگا۔

اگر مین یا میری اولاد دانستہ مصدر کسی امر مبائن شرائط مذکور ہونگے تو مین بیان کرتا ہون کہ مین اور میری اولاد مستوجب اوس سزا کے ہونگے جو اوس وقت گورنمنٹ انگریزی ہماری نسبت تجویز کرین۔

ترجمہ پٹہ جو راجہ گھنسیام سنگھ دیو ساکن پورا ہات واقع سنگ بھوم کو بتاریخ یکم فروری سنہ ۱۸۲۲ع دیا گیا۔

بعوض اوس اقرارنامہ کے جو تمنے لکھکر کپتان روڈ صاحب کو دیا ہے مجھے گورنمنٹ انگریزی نے ہدایت فرمائی ہے اور اختیار دیا ہے کہ مین تمھاری اطمینان کرون کہ حفاظت اور حمایت ہنور بل کمپنی کی تمپر اور تمھاری اولاد پر مبسوط رہے گی جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو حقوق اور ابواب اور مقبوضات تمھارے ہین وہ سب تمھارے اور تمھاری اولاد کے نام اوسوقت تک قائم اور جاری رہینگے جب تک تم اور وہ بموجب شرائط مذکورہ بالا کے کاربند رہوگے۔

نمبر ۱۷

اقرارنامہ اقوام لرکا کول واقع سنہ ۱۸۴۱ع

شرط اول

یہ کہ ہم اپنے تئین رعایا گورنمنٹ انگریزی قرار دیتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ نمک حلال اور وفادار اونکے حکام کے رہینگے۔

شرط دوم

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ اپنی سرداری زمیندار کو مرادی ۸ سرفی ہل پانچ سال تک سال آیندہ سے دینگے اور بعد اوسکے اگر ہماری حیثیت درست ہوگی تو ایک روپیہ فی ہل دینگے

شرط سوم

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ تمام رسم اپنے پر گنے کی ہم محفوظ اور نافذ رکھینگے جس قسم کا مسافر جاے اون پر گذر کرے اور اگر کوئی دزدی واقع ہوگی تو دزد کو سزا دلوائینگے اور زمہ دار اسباب مسروقہ کے ہونگے

شرط چہارم

یہ کہ ہم ہر قوم کے لوگون کو اپنے دیہات مین آباد ہونے دینگے اور اونکی مدد کرینگے اور ہم اپنے لڑکونکو زبان اردو یا ہندی سیکھنے کی ترغیب دینگے

آخری یہ کہ اگر ہمارا زمیندار ہم پر ظلم کرے گا تو ہم رجوع باسلحہ نہوینگے بلکہ نالش روبرو کمان افسر فوج جو ہماری سرحد پر ہوگا کرینگے یا جو کوئی اور حاکم مجاز اسکا ہوگا اوسکے روبرو نالش دائر کرینگے

محالات کٹک

ماتحت صاحب کمشنر کٹک کے جسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ کہتے ہین اٹھارہ محال ہین جنکو متعلق کٹک کے تصور کرتے ہین مفصل حاشیہ پر درج ہے دو محال انگول اور بانکی بباعث بدوضعی راجہ سرکار گورنمنٹ نے اپنے علاقے کے شامل کر لیے ہین اور باقی سولہ علاقے اپنے اپنے رئیس کے ماتحت ہین اونمین رئیس دیوانی و فوجداری وغیرہ کے اختیار حاصل رکھتا ہے اور سواے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے اور کسی کے ماتحت نہین ہین عادی گدی نشینی بموجب قانون ۱۸۱۲ء کے فیصل ہوتے ہین—

نہایت طاقت وار ان رئیسون مین سے دو رئیس ہین یعنی راجہ مہر بھنج اور راجہ کونجہر اور ان دونون راجاؤن نے بلوے مین خوب خدمت سرکار کی کی ہے—

جو عہدنامجات ان سب رئیسون کے ساتھ ہوے ہین اونکی نمبر ۲ سے ۹ تک ہین اونسے حال معلوم ہوگا کہ سرکار گورنمنٹ اور اونمین کیسی کیسی نسبت قائم ہے—

۱ مہر بھنج
۲ کیونجہر
۳ ڈینکنال
۴ دکانال
۵ انگول
۶ دسپلا
۷ تالچر
۸ ہندول
۹ رسنگ پور
۱۰ بگرہ
۱۱ مادیہ
۱۲ گنڈیا باؤ
۱۳ نیاگڈہ
۱۴ رنپور
۱۵ اوگڈہ
۱۶ باکلی
۱۷ بوار
۱۸ اوت ملک

نمبر ۲

عہدنامہ جو راجہ قلعہ مہر بھنج کے ساتھ جو محال ماتحت کٹک کے واقع صوبہ اوڑیسہ ہے قرار پایا—

مین راجہ جدونا تھ بھنج بہادر راجہ قلعہ مہر بھنج واقع کٹک ان شرائط کو جو مین نے گورنمنٹ معہ ربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ کیے ہین اور جو ذیل مین درج ہین بتحقیق اور بدل منظور اور قبول کرتا ہون—

شرط اول

مین ہمیشہ اپنے تئین ماتحت معہ ربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے گورنمنٹ کا تصور کرونگا اور

نمک حلال رہونگا۔

شرط دوم

یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ مین اور میری اولاد اور جانشین ہمیشہ بلاحجت اور تکرار کے مبلغ
۳۰۰۰ بطور پیشکش سالانہ باقساط مفصلۂ ذیل گورنمنٹ مذکور کو ادا کیا کرونگا۔

شرط سوم

یہ کہ اگر کوئی باشندہ صوبہ اوڑیسا فرار ہوکر میرے علاقے مین آئیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ
بروقت طلب اوسکو فوراً گرفتار کرکے حاکم وقت کے پاس روانہ کرونگا۔

شرط چہارم

یہ کہ اگر میری رعایا مین سے کوئی شخص جرم سرحدغلبندی مین کریگا اور اوسکی قلب ہوگی
تو مین اقرار کرتا ہون کہ ایسے مجرم کو گرفتار کرکے واسطے تحقیقات کے حوالہ حاکم کے کرونگا اور
اگر میرا کوئی دعوی کسی باشندہ غلبندی پر ہوگا تو مین خود اپنا بھی دعوی اوس سے ملونگا بلکہ حاکم
کو کیفیت دعوی سے اطلاع کرکے جیسا وہ حکم دینگے اوسکے مطابق تعمیل کرونگا۔

شرط پنجم

یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ جب کبھی فوج ہموزبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے گورنمنٹ کی میری علاقے
مین سے گذر کرے گی تو مین اپنے ملازمین رعایا کو ہدایت کرونگا کہ حتی الوسع رسد وغیرہ بقیمت
مناسب بہم پہونچاوین سوائے اسکے مین کسیطرح یا کسی حیلہ سے کسی شخص رعایا ہموزبل کمپنی کو گورنمنٹ کو
یا کسی اور شخص کو جو براہ خشکی یا تری اسباب یا کوئی حکم لیکر یا کوئی پروانہ وغیرہ لیکر میری سرحد مین
گذر کرے گا نہ روکونگا اور نہ کسیطرح کی روک ٹوک اوسپر ہونے دونگا بلکہ یہ احتیاط کرونگا کہ کسیطرح سے
نقصان جان و مال یا تکلیف اوسکو نہونے پائے۔

شرط ششم

یہ کہ اگر کوئی راجہ قرب وجوار یا کوئی اور شخص گورنمنٹ مذکور سے بمقابلہ پیش آئے گا تو مین اقرار
کرتا ہون کہ بروقت طلب بلاحجت کنٹنجنٹ فوج اپنے سپاہیون کی گورنمنٹ مذکور کی فوج کے ساتھ
ہمراہ دونگا تاکہ مفسد مذکور کو مطیع و فرمانبردار گورنمنٹ مذکور کا کرین اور یہ سپاہ سوای خوراک یا قیمت

خوراک کی جب تک اونٹ ہمراہ رہینگے اور کچھ اونسے نہ لینگے مگر خوراک لینے کی رسم قدیم ہے

شرط ہفتم

یہ کہ چونکہ میرا دعوی چھہ آنے کا بابت کھنڈیا گھاٹ کے اوپر گورنمنٹ کے ہے وہ دعوی مین اب سچوشی اور رضامندی فروگذاشت کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ اگر ایسا دعوی مین یا میرے وارثان و جانشین بعد ازین پیش کرین موجودہ باطل تصور ہوکر خارج کیا جاے۔

تفصیل اقساط

بابت چیت	ماہ مے
بابت جیٹھ	ماہ مے
بابت اساڑھ	ماہ مے

دستخط مراجہ

مرقومہ یکم جون ۱۸۲۹ء

گواہان مسمی سادھو بھوپیا ساکن موضع گونتیا پور واقع مہر بھنج

گواہ مسمی رام دہنیا ساکن ھوھا بارا واقع قاعدہ مہر بھنج

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل ڈیلے

مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۴۳

عہدنامہ جو راجہ قلعہ کیونجھر من محالات کٹک نے ساتھ مسٹر ہارکورٹ صاحب اور مسٹر ملول صاحب سپشل کمشنران صوبہ اوریسا منجانب ہوزہل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پایا۔

مین راجہ جنارد ھن بھنج راجہ قلعہ کیونجھر واقع صوبہ اوریسا بایمان و صدق دل اقرار کرتا ہون کہ موافق شرائط مندرجہ ذیل جو مین نے ساتھ ہوزہل ایسٹ انڈیا کمپنی کے کیے ہین کاربند ہونگا۔

شرط اول

یہ کہ مین ہمیشہ دوست وفادار بورہ لیست انڈیا کمپنی کا رہونگا اور ماتحت اونکے اپنی تئین تصور کرونگا اور نمک حلال رہونگا اور اونکے دشمنون کو اپنا دشمن تصور کرونگا۔

شرط دوم

یہ کہ مین ہمیشہ بلاحجت سال بسال بموجب تین اقساط مفصلہ ذیل کے منجانب کمپنی کو بارہ ہزار کاہن کوڑی دیا کرونگا۔

شرط سوم

یہ کہ مین بروقت طلب کسی شخص کو جو باشندہ کسی صوبہ علاقہ منجانب کمپنی کا ہوگا اور فرار ہوکر میرے علاقے مین آگیا ہوگا گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ کرونگا۔

شرط چہارم

یہ کہ اگر کوئی شخص میرے علاقے کا کوئی جرم بیچ سرحد علاقہ میل مغلبندی کے کریگا تو بروقت طلب مین اقرار کرتا ہون کہ گرفتار کرکے اوسے حوالہ حکام گورنمنٹ کرونگا اور یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اگر میرا کچھ دعوی کسی باشندہ علاقہ مغلبندی پر ہوگا تو مین خود حاکمی نکرونگا بلکہ بکیفیت دعوی حاکم مجاز کے روبرو پیش کرکے بموجب حکم کے تعمیل کرونگا۔

شرط پنجم

یہ کہ مین ایسی تدابیر کرونگا کہ اپنے علاقے مین راہ کسی فوج دشمن کمپنی مذکور کو نہ دیجائیگی فوج سوارون کی ہو خواہ پیدل کی ہو مین اپنے علاقے مین سے گذر کرنے نہ دونگا۔

تفصیل اقساط

بماہ چیت	۴۰۰۰ کاہن
بماہ جیٹھہ	۴۰۰۰ کاہن
بماہ اساڑھ	۴۰۰۰ کاہن

مرقوم ۱۶ دسمبر ۱۸۰۵ء مطابق یکم رمضان سنہ ۱۲۱۱ ھ

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ولیم ایل ڈیلیسے
مترجم زبان اوردو ملازم گورنمنٹ

نمبر ۷۴

قولنامہ جو منجانب گورنمنٹ مسمی پرشادی داس وکیل کو واسطے جنار دہن بھیج راجہ قلعہ کیونجھر کے بتاریخ ۱۶ دسمبر ۱۸۰۳ء دیا گیا۔

ہم لفٹننٹ کرنیل جارج ہارکورٹ صاحب کمانڈنگ فوج نصرت موج منجانب ہز ببل ایسٹ انڈیا کمپنی اور کمشنر صوبہ اوڑیسا اور جان ملول صاحب کمشنر صوبہ مذکور جسکو موسوم نوبل مارکوئس ولسلی گورنر جنرل بہادر نے واسطے بندوبست اور تشفی صوبہ مذکور کے مقرر کیا ہے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی قول مسمر بذا دفعات ذیل راجہ جنار دہن بھیج راجہ قلعہ کیونجھر واقع صوبہ مذکور سے کرتے ہین

دفعہ اول

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ تمام زمین اور علاقہ جو بنام مغلبندی یا کسی دوسرے دوسرے نام سے مشہور ہے اور جو عہد مرہٹہا مین قبضہ راجہ کیونجھر مین تھا وہ تمام واسطے ہمیشہ کے راجہ مذکور کے پاس رہیگا اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ سوای پیشکش مذکورہ دفعہ ذیل کے اور کچھ راجہ مذکور سے طلب نہوگا اور نہ لیا جائیگا۔

دفعہ دوم

یہ کہ پیشکش سالانہ جو بابت راجگی قلعہ مذکور کے تقدادی وضع کاہن کوڑی ہے اور کچھ جزوی رقم بھی بطور نذرانہ یا رسد کبھی اور نام سے نہ طلب کیا جائیگا اور نہ لیا جائیگا۔

دفعہ سوم

یہ کہ کوئی رہست امر جو منجانب راجہ مذکور بیان ہوگا اوسکا جواب حسب مراتب دوستی راجہ کے منجانب گورنمنٹ ببل کمپنی کے دیا جائیگا۔

دستخط جارج ہارکورٹ لفٹننٹ کرنیل

دستخط جان ملول

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل دیسی مترجم زبان اوڑیا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۷۵

عہدنامہ جو راجہ قلعۂ برسنگہ پور من محالات کٹک نے ساتھ ہارکورٹ صاحب اور ولسن صاحب کمشنران صوبہ اوڑیسا منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے کیا۔

مین مان سنگہ ہری چندن راجہ قلعۂ برسنگہ پور واقع صوبہ اوڑیسا بصدق دل و برضامندی یہ اقرار کرتا ہون مین بمطابق شرائط مندرجۂ ذیل کے جو مینے مین میرے اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پائے ہین کاربند ہونگا۔

شرط اول

یہ کہ مین ہمیشہ مطیع اور فرمانبردار ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کا رہون گا۔

شرط دوم

یہ کہ مین ہمیشہ ایک پیشکش سالانہ سمت ۱۸۰۳ کا ہن کوڑی کا بموجب اقساط مندرجۂ ذیل تین قسطہ مین گورنمنٹ مذکور کو ادا کرتا رہونگا۔

شرط سوم

یہ کہ مین بروقت طلب کسی باشندۂ صوبہ ہنوربل کمپنی مذکور کو جو فرار ہوکر میرے علاقے مین آیا ہوگا فوراً گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ مذکور کردونگا۔

شرط چہارم

یہ کہ اگر کوئی باشندہ میرے علاقۂ کا کوئی جرم علاقۂ مغلبندی مین کرآئیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب ایسے شخص کو گرفتار کرکے حوالہ حاکم گورنمنٹ کردونگا اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اگر میرا کچھ دعوی کسی باشندۂ علاقۂ مغلبندی پر ہوگا تو مین خود حاکمی نکرونگا بلکہ کیفیت دعوی کی حاکم مجاز کے روبرو پیش کرکے موجب حکم کے کاربند ہونگا۔

شرط پنجم

یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ جب کبھی فوج گورنمنٹ ہنوربل کمپنی میرے علاقے مین گذر کریگی تو مین بیچ چاہ کے آدمیون کو حکم دونگا کہ وہ رسد حتی الوسع بقیمت واجبی اونکو دینگے اور نیز مین بطریح

یا کسی حیلے سے کسی شخص رعایاے ہنور بل کمپنی کے گورنمنٹ کو یا کسی اور شخص کو جو براہ خشکی یا تری اسباب یا کوئی حکم لیکر یا کوئی پروانہ وغیرہ لیکر میری سرحد مین گذر کریگا نہ روکونگا اور نہ کسیطرح کی روک ٹوک اوسپر ہونے دونگا بلکہ یہ احتیاط کرونگا کہ کسیطرح سے نقصان جان ومال یا تکلیف اوسکو نہونے پائے۔

شرط ششم

یہ کہ اگر کوئی راجہ قریب وجوار یا کوئی اور شخص گورنمنٹ مذکور سے بمقابلہ پیش آئیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب بلاحجت کنٹنجنٹ فوج اپنے سپاہیون کی گورنمنٹ مذکور کی فوج کے ساتھ ہمراہ دونگا تاکہ مقصد مذکور کو مطیع اور فرمانبردار گورنمنٹ مذکور کا کرین اور یہ کنٹنجنٹ سپاہ سوا ے خوراک یا قیمت خوراک کے جب تک اونکے ہمراہ رہینگے اور کچھ اونسے نہ لینگے مگر خوراک لینے کی رسم قدیم ہے۔

تفصیل اقساط پیشکش

بہاہ چیت	اے ۱۱ کاہن
بہاہ بیٹھ	اے ۱۱ کاہن
بہاہ اساڑھ	اے ۱۱ عدد کاہن

الرقوم ۲۴ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۳ ع
مطابق ۸ شعبان سنہ ۱۲۱۸ ھ

یادداشت

راجگان مقامات مفصلہ ذیل جو متعلق علاقہ کٹک کے ہین اونکے ساتھ بھی عہدنامجات مضمون بالا قرار پائے ہین اسواسطے اونکے نام اور تعداد پیشکش ذیل مین درج ہوتی ہین مگر واضح ہو کہ تعداد پیشکش بعض بعض مقام کے بعد ازین تبدیل ہوگئے ہین۔

۱ قلعہ آتگر۔ راجہ سری کرن گوپی ناتھ پوبنر ناتپنایک۔ تعداد پیشکش مدعدد ۱۱ کاہن
۲ قلعہ بارمبا۔ راجہ بندگ سکراج۔ " مدعدد ۱۱ کاہن

۳ قلعہ تالچیر	راجہ بھاگی رتھی بیر ہیری چندن	نقد و پیشکش	سہ ساعتہ کاہن
۴ قلعہ تگریا	یا راجہ جیپت سنگھ	؍؍	بسعت کاہن
۵ قلعہ ہنڈول	راجہ کشن چندر مہاراج جگدیو	؍؍	دہ عدد کاہن
۶ قلعہ کھانڈیو پور	راجہ بھیو بیر رائے	؍؍	دو عدد کاہن
۷ قلعہ دھین کنال	راجہ رام چندر مہندر بہادر	؍؍	یک عدد کاہن
۸ قلعہ رہپور	راجہ بجرا دھر زمیندر	؍؍	سہ کاہن
۹ قلعہ بنا گڈہ	راجہ مان دھاتا	؍؍	یک عدد کاہن
۱۰ قلعہ نیلگری	راجہ رام چندر مہندر مہاراج ہری چندن	؍؍	یک عدد کاہن

نمبر ۷۶

قولنامہ جو راجہ مان سنگھ ہری چندن راجہ سرسنگہ پور سے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی کے کمشنران صوبۂ کٹک نے کیا۔

ہم لفٹنٹ کرنیل جارج بارکورٹ صاحب کمانڈنگ فوج لشکر موج منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی اور کمشنر صوبۂ اوڑیسا اور جان ملول صاحب کمشنر صوبۂ مذکور جنکو موسٹ نوبل مارکوس ولیسلی گورنر جنرل بہادر نے واسطے بندوبست اور تشفی صوبۂ مذکور کے مقرر کیا ہے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی قول مندرجۂ دفعات ذیل راجہ مان سنگھ ہری چندن راجۂ قلعہ سرسنگہ پور واقع صوبۂ اوڑیسا مذکور سے کرتے ہیں۔

دفعۂ اول

یہ کہ پیشکش اداے سالانہ راجہ مذکور کی بابت اپنے راجگی قلعۂ مذکور کے واسطے ہمیشہ کے سہ ساعتہ کاہن کے قرار پائی ہے۔

دفعۂ دوم

یہ کہ سواے اسکے اور کوئی رقم کم از کم بنام نہاد نذر یا رسد وغیرہ طلب نکیجائیگی اور نہ راجہ سے لیجائیگی۔

دفعہ سوم

یہ کہ گورنمنٹ ہٹور بل ایسٹ انڈیا کمپنی کے یہ خوب معلوم ہے کہ ہمیشہ مہربان اون راجگان پر رہتی ہے جو ہمیشہ نمک حلال اور فرمانبردار رہتے ہین اور اپنی رعایا پر انصاف گستری یکسان کرتے ہین اور نیز وہ بھی اوسیطرح اون راجگان پر بلا پاسداری احدے انصاف گستری کرتی ہے اور جو یا اونکی بہتری اور امنیت کی رہتی ہے اسواسطے کوئی رہست امریا نالش جو راجہ نرسنگہ پور گورنمنٹ کو تحریر کرینگے اوسکا فیصلہ ازروی انصاف ہوگا المرقوم ۲۲ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۳ع مطابق ۶ شعبان سنہ ۱۲۱۸ھ

دستخط جارج ہارکورٹ لفٹنٹ کرنیل کمشنران

دستخط جان ملول

اسیطرح کے قولنامہ راجہا و زمینداران مفصلہ ذیل کو دیے گئے تھے

۱	راجہ قلعۂ کانیگا	۱۲	راجہ قلعۂ تلچری
۲	راجہ قلعۂ کیونجھر	۱۳	راجہ قلعۂ جورمو
۳	راجہ قلعۂ خوردا	۱۴	راجہ قلعۂ سوتنگر
۴	راجہ قلعۂ نگھرہا	۱۵	راجہ قلعۂ ہرسپور
۵	راجہ قلعۂ ڈول	۱۶	راجہ قلعۂ اشن پور
۶	راجہ قلعۂ بہن کیلی	۱۷	راجہ قلعۂ مرک پور
۷	راجہ قلعۂ رنپور	۱۸	راجہ قلعۂ نیلگری
۸	راجہ قلعۂ ماربھا	۱۹	راجہ قلعۂ بتیا
۹	راجہ قلعۂ کھاندارا	۲۰	راجہ قلعۂ ہنڈول
۱۰	راجہ قلعۂ نیاگڈہ	۲۱	راجہ قلعۂ رنگون
۱۱	راجہ قلعۂ بنکی	۲۲	راجہ قلعۂ سوگندا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل دنسی مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۷۷

عہدنامہ جوگوری چرن بھنج راجہ قلعہ دسپا ملک کوہی متعلق کنک سے ساتھ ستر بارکوٹ اونسٹر ملول صاحب ہنوربل کمپنی کے اسپیشل کمشنران صوبہ اوڑیسا کے کیا گیا۔

مین راجہ گوری چرن بھنج راجہ قلعہ دسپلا واقع صوبہ اوڑیسا اقرار صدق دل سے ہستی ثبت کے اقرار کرتا ہون کہ مین مطابق شرائط مندرجہ ذیل کے جو فیما بین میرے اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پائے ہین کاربند ہونگا۔

شرط اول

یہ کہ مین ہمیشہ مطیع اور فرمانبردار ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کا رہونگا۔

شرط دوم

یہ کہ مین بموجب اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین بامنیت تمام گھاٹی معروف بنام بہ مول کے حفاظت کرونگا اور اگر کسی وقت مین فوج سوار یا پیادہ بغیر حکم گورنمنٹ کمپنی مذکور کے اراوہ گذر کرنے گھاٹی مذکور مین کرے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اونکو ایسا کرنے سے روکونگا اور صورتیکہ فوج کثیر ایسا ارادہ کرے اور زبردستی گھاٹی مذکور سے گذرنا چاہے تو مین فورا اطلاع اسکی حاکم مجاز کو کرونگا اور جب تک کہ فوج گورنمنٹ نہ پہونچے اوسوقت تک مین اپنی تمام فوج سے اوس سے زبردستی گذر کرنے مین مقابلہ کرونگا۔

شرط سوم

یہ کہ بروقت طلب مین کسی باشندہ صوبہ ہنوربل کمپنی مذکور کو جو فرار ہوکر میرے علاقے مین آیا ہوگا فورا گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ مذکور کردونگا۔

شرط چہارم

یہ کہ اگر کوئی باشندہ میرے علاقے کا کوئی جرم علاقہ مغلبندی مین کرآئیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب ایسے شخص کو گرفتار کرکے حوالہ حاکم گورنمنٹ کردونگا اور یہ بھی مین اقرار کرتا ہون کہ اگر میرا کچھ دعوی کسی باشندہ علاقہ مغلبندی پر ہوگا تو مین خود حاکمی نکرونگا بلکہ بمیثیت مدعی کی حاکم مجاز کے روبرو پیش کرکے بموجب حکم کے کاربند ہونگا۔

شرط پنجم

یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ جب کبھی فوج گورنمنٹ مہوربل کمپنی میرے علاقے مین گذر کرے گی تو مین اپنے قلعہ کے آدمیون کو حکم دونگا کہ وہ رسد حتی الوسع بقیمت واجبی اونکو دینگے اور نیز مین کسیطرح یا کسی حیلہ سے کسی شخص رعایاے منوربل کمپنی کے گورنمنٹ کو یا کسی اور شخص کو جو براہ خشکی یا تری اسباب یا کوئی حکم لیکر یا کوئی پروانہ وغیرہ لیکر میری سرحد مین گذر کرے گا نہ روکونگا اور نہ کسیطرح روک ٹوک اوسپر ہونے دونگا بلکہ یہ احتیاط کرونگا کہ کسیطرح سے نقصان جان و مال یا تکلیف اوسکو نہونے پاوے۔

شرط ششم

یہ کہ اگر کوئی راجہ ورتب وجوار یا کوئی اور شخص گورنمنٹ مذکور سے بمقابلہ پیش آئیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب بلاحجت کنٹنجنٹ فوج اپنے سپاہیون کے گورنمنٹ مذکور کے فوج کے ساتھ ہمراہ دونگا تا کہ عہدہ مذکور کو مطیع اور فرمانبردار گورنمنٹ مذکور کا کرین اور یہ کنٹنجنٹ سپاہ سوائے خوراک یا قیمت خوراک جب تک اونکے ہمراہ رہیگی اور کچھ اونسے نہ لیگی مگر خوراک لینے کی رسم قدیم ہے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل ٹیلر

مترجم زبان اردو یا ملازم گورنمنٹ

قولنامہ جو منجانب گورنمنٹ راجہ گوری چرن بھنج راجہ قلعہ وسپلا کو منوربل کمپنی کی اسپشل کمشنران صوبہ کٹک نے دیا۔

ہم لفٹنٹ کرنیل جارج ہارکورٹ صاحب کمانڈنگ فوج ظفر موج منوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور کمشنر صوبہ اوڑیسہ رجان ملوی صاحب کمشنر صوبہ مذکور جنکو موسٹ نوبل مارکوئس مسلی گورنر جنرل ہند نے بندوبست اور تشفی متوطنہ کور کے مقرر کیا ہے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی فوج مندرجہ دفعات ذیل راجہ گوری چرن بھنج راجہ قلعہ وسپلا واقعہ صوبہ اوڑیسہ مذکور سے کرتے ہین۔

دفعہ اول

یہ کہ جب تک راجہ مذکور مطیع اور نمک حلال گورنمنٹ ایسٹ انڈیا کمپنی سے رہیگا کچھ پیشکش یا نذرانہ وغیرہ یا کوئی اور رقم اوس سے نہ لیجائیگی اور نہ طلب کیجائیگی بابت راجگی اوسکے قلعہ مذکور کے۔

دفعہ دوم

یہ کہ گورنمنٹ ایسٹ انڈیا کمپنی کو یہ خوب معلوم ہے کہ ہمیشہ مہربان اون راجگان پر رہتی ہے جو ہمیشہ نمک حلال اور فرمانبردار رہتے ہین اور اپنی رعایا پر انصاف گستری یکسان کرتے ہین اور نیز وہ بھی اوسیطرح اون راجگان پر بلا پاسداری احدے انصاف گستری کرتی ہے اور جو یا اونکی بہتری اور امنیت کی رہتی ہے اسواسطے کوئی راست امر کی نالش جو راجہ دسپلا گورنمنٹ کو تحریر کرینگے اوسکا فیصلہ از روے انصاف ہوگا فقط

دستخط جارج ہارکورٹ لفٹنٹ کرنل
کمشنران
جان ملول صاحب

تاریخ نقل مین فرق نہین ہے

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ولیم ایل ڈیلسے
مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۷۸

عہدنامہ جو راجہ بودا اور آتمکلک منعملات صوبہ کٹک نے ساتھہ ہمہوزبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے اسپشل کمشنران ہارکورٹ صاحب اور ملول صاحب کے کیا۔

مین راجہ بسمبھر دیو راجہ بودا اور آتمکلک واقع صوبہ اوڈیسا بصدق دل اور راستی نیت کے بموجب اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مطابق شرائط مندرجہ ذیل کے بموجب مین میرے اور ہمہوزبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پائے ہین کاربند ہونگا۔

شرط اول

یہ کہ مین ہمیشہ مطیع اور فرمانبردار ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی مذکور کا رہونگا۔

شرط دوم

یہ کہ بروقت طلب مین کسی باشندہ صوبہ ہنوربل کمپنی مذکور کے جو فرار ہوکر میرے علاقے مین آیا ہوگا فوراً گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ مذکور کردونگا۔

شرط سوم

یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ جب کبھی فوج گورنمنٹ ہنوربل کمپنی میرے علاقے مین گذر کریگی تو مین اپنے تعلقہ کے آدمیون کو حکم دونگا کہ وہ رسد حتی الوسع بقیمت واجبی اونکو دینگے اور نیز مین کسیطرح یا کسی حیلے سے کسی شخص رعایا ہنوربل کمپنی کے گورنمنٹ کو یا کسی اور شخص کو جو براہ خشکی یا تری میری سرحد مین گذر کرے گا نہ روکونگا اور نہ کسیطرح کی روک ٹوک اوسپر ہونے دونگا بلکہ یہ احتیاط کرونگا کہ کسیطرح سے نقصان جان و مال یا تکلیف اوسکو پہنچنے پائے۔

شرط چہارم

یہ کہ اگر کوئی شخص قرب وجوار کا گورنمنٹ مذکور سے بمقابلہ پیش آئیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب بلاحجت کنٹنجنٹ فوج اپنی سپاہیون کی گورنمنٹ مذکور کے ساتھ ہمراہ دونگا تاکہ مقصد مذکور کو مطیع اور فرمانبردار گورنمنٹ مذکور کا کرین اور یہ کنٹنجنٹ سپاہ سوای خوراک یا قیمت خوراک کے جب تک اونکے ہمراہ رہینگی اور کچھ اور سے نہ لیگی مگر خوراک لینے کی رسم قدیم ہے المرقوم سوم ماہ مارچ ۱۸۰۴ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل ڈنیے

مترجم زبان اوردو ملازم گورنمنٹ

قولنامہ جو منجانب گورنمنٹ راجہ سمبھدیو راجہ قلعہ بودا اور آتمک کو دیا گیا

ہم لفٹنٹ کرنیل جارج ہارکورٹ صاحب کمانڈنگ فوج ظفر موج ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی

اور کمشنر صوبۂ اوریسہ اور جان ملول صاحب کمشنر صوبۂ مذکور جنکو دوست نویل بارکوس ولسلی گورنر جنرل بہادر نے واسطے بندوبست اور تشفی صوبۂ مذکور کے مقرر کیا ہے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی مسمی ذیل راجہ سمبھر دیو راجہ قلعہ بودا اور اوتملک واقع صوبۂ مذکور سے کرتے ہین۔

دفعہ اول

یہ کہ خوب معلوم ہے کہ وہ راجگان جو اطاعت اور دوستی گورنمنٹ مذکور کے ساتھ رکھتے ہین اونکے ساتھ گورنمنٹ اوسیطرح مہربانی سے پیش آتی ہے اور جو اوسکے دوست ہین وہ دوستانہ برتے جاتے ہین اسواسطے اگر تم بھی دوست اور خیرخواہ گورنمنٹ کے رہوگے تو وہ ہرگز دوستانہ طریق مین فروگذاشت نکرے گی تم بلاخوف اور تردد اپنی راجگی کے راجہ بھی رہوگے جو اپنے دل مین اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ مذکور کی رکھوگے۔

دستخط جارج ہارکورٹ لفٹنٹ کرنیل
کمشنران
جان ملول

المرقوم سوم مارچ سنہ ۱۸۰۴ مطابق ہشتم ذیقعدہ سنہ ۱۲۱۱ھ

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ولیم ایل ولسی
مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۷۹

اقرارنامہ جو اہلکاران کلان راجہ قلعہ نرسنگہ پور سے جنکے نام ذیل مین درج ہین دربابت انتداد رسم ستی لیا گیا نام اہلکاران یہ ہین بال کرشن پٹنایک بابریا یعنی وزیر اعظم راجہ مذکور گنگا دھر چوپوکاران پٹنایک نیل بہاری جہاتی دسرتھی پٹنایک اور لوک ناتھ پٹنایک یہ لوگ اہلکار راجہ کے گھر کے ہین۔

ہم بابرتا و دیگر اہلکاران راجہ قلعہ نرسنگہ پور بموجب اس تحریر کے اقرار نویل کرتے ہین یہ دفعہ ۲ قانون مجریہ صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر محالات مین بیان کیا گیا ہی کہ حسب الحکم

ہوم گورنمنٹ یعنی گورنمنٹ شاہی اور گورنر جنرل بہادر کے رسم ستی ہونے ہوہ کا کلیتہ ممنوع ہے
اسیواسطے اور بموجب اس حکم کے کہ یہ رسم اپنے علاقہ قلعہ سرسنگیہ پور میں منع کر دیا ہے اور ہم
اقرار کرتے ہیں کہ ہرگز بخوشی یا بجبر امداد اس رسم کو نہ دینگے جسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر محالات
نے منع کیا ہے اور نہ کسی دوسرے کو ایسی حرکت امداد کرنیکی کرنے دینگے۔

سوائے اسکے اگر ہنگام وفات کسی راجہ کے کوئی اوسکی رانیوں میں سے بخوشی اپنے
ستی ہونا چاہے گی اور ہماری ممانعت کو خیال میں نہ لائیگی تو ہم اوسکو ستی ہونے سے روکینگے
اور اس کیفیت کی اطلاع صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کو کرینگے اور بموجب اوسکے حکم کے کاربند
ہونگے بغیر حکم اور اجازت صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کے ہم کسیکو ستی ہونے نہ دینگے اور ہم
بلا تامل اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اگر احیاناً خلاف ورزی اس اقرار سے کرین تو جو کچھ حکم
سنرا صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر محالات ہماری نسبت صادر کرینگے ہم اوسکی اطاعت کرینگے

المرقوم چہاردہ ماہ بیساکھ سنہ ۱۲۴۹ مطابق ۲۴ ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۲ع

دستخط بالکرشن پٹنایک و دیگر اہلکاران

اسیطرح کے اقرار نامجات اور اسی عبارت کے بلا فرق لفظ و معنی اہلکاران محالات
مفصلۂ ذیل اور راجگان اور زمینداران مندرجۂ ذیل سے اسی تاریخ لیے گئے۔

۱ نیاگڈھ ۲ ماربنجا ۳ ہندول ۴ رمپور ۵ انگول
۶ دسپلا جھرسگوڑہ ۷ اتگنڈ ۸ تگھریا ۹ بود ۱۰ تالچر
۱۱ دھنکانل ۱۲ نیلگری ۱۳ موہرجھنج ۱۴ کیونجھر

اور زمینداران اتملک اور سربراہ کارپال لہارا سے بھی لیا گیا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل ڈیسی مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

ختم شد حصہ اول

حصہ دوم

عہدنامجات اور اقرارنامجات جو برہما کے ہوئے

انتخاب رپورٹ کرنیل فیسر صاحب

اس امر کا یقین عام ہے کہ جب تک عہدنامہ مقام یاندابو نہین جو بتاریخ ۲۴ مہینہ فروری سنہ ۱۸۲۶ء منعقد ہوا تھا کوئی عہدنامہ پیشتر فیمابین برٹش گورنمنٹ ہندوستان اور راجہ برہما کے قرار نہین پایا تھا اور سوقت مین کہ جب انگریز ہندوستان مین بطور گروہ تجاران نہ بانتیا نہ بامہ بود و باش کرتے تھے اکثر پیغام گورنران مقامات مختلف ملک بنگالہ و مدراس سے جہان انگریز مقیم تھے اس مضمون کے جایا کرتے تھے کہ تجارت اس ملک کی بھی قائم ہو اور کارخانجات مقام سریان متصل رنگون اور مقام نگراس مین اقرر ہوئے تھے —

یہ روایت ہے کہ سنہ ۱۷۹۵ء مین ایک عہدنامہ حکم برہما سے ہوا تھا سردار کارخانہ نگراس نے انسانین لسٹر صاحب کو دارالسلطنت برہما مین پیغام لیکر روانہ کیا تھا اور صاحب موصوف کی ملاقات راجہ المپرا مورث اعلی خاندان حال سے ہوئی تھی اور راجہ موصوف نے مقام نگراس اور تھوڑی زمین متصل شہر سیریم کے ایسٹ انڈیا کمپنی کو دی تھی اس عہدنامے کی نقل کہین ملتی نہین بعد ازین انگریزان مقیم نگراس اخراج قتل ہوئے مگر بعد اسکے پھر تھوڑی زمین مقام سیریم مین واسطے تعمیر کارخانے کے راجہ برہما سے عطا ہوئی —

اول تحریرات پولیٹکل فیمابین انگریزی و برہما گورنمنٹ کے اوسوقت مین معلوم ہوتی ہے جب کپتان ہیل سایس صاحب کو گورنر جنرل بہادر نے بطور سفیر ۱۸۰۹ء مین دربار آوا مین روانہ کیا تھا اس غرض سے کہ توسط مہمات ملکی و تجارت کا فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور دربار آوا کے مضبوط ہو اور دخل فرانس والون کا برہما مین نہونے پائے کپتان سائس کو آخرکار حکم شاہی بہمرہ حاصل ہوا جسکے بموجب اجازت حاصل ہوئی کہ ایک ایجنٹ انگریزی یا سپرنٹنڈنٹ بمقام رنگون رہا کرے تاکہ کوئی ہرج یا دقت رعایاے انگریزی کو نہو اور انتظام حفاظت

تجارت کا عمل مین آیا۔

حسب فحوائے اس انتظام کے کپتان کوکس سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوکر ماہ اکتوبر سنہ ۱۷۹۶ء رنگون مین وارد ہوا یہ صاحب یہانسے دارالسلطنت آوا گیا تاکہ چند تحائف جو کپتان سائمس صاحب نے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا شاہ برہما کو پیش کرے صاحب کی وہان بہت خاطرداری ہوئی آخرکار وہ واپس رنگون مین آیا اور آخر سنہ ۱۷۹۹ء مین روانہ بنگالہ ہوا۔

اس عرصے مین کچھ کمرا فیما بین اراکان اور چٹگانو کے ہوئی اہالیان برہما نے سنہ ۱۷۸۴ء مین اراکان کو فتح کیا تھا اب اراکان والون نے سرکشی شروع کی اور اکثر باشندے مفرور ہوکر ضلع چٹگانو مین آباد ہوئے سنہ ۱۷۹۹ء مین حاکم اراکان نے ایک تحریر بھیجی اور گستاخانہ طلب مفرورین کی اسپر مارکوس ویسلی گورنر جنرل نے ایک اور سفیر بھیجنے کی تجویز دربار آوا مین کی اور کپتان سائمس جواب کرنیل ہین واسطے اس امر کے تجویز ہوئے اور روانہ ہوکر یہ صاحب دارالسلطنت کو گئے وہان اونکو زبانی وعدہ ملا کہ آیندہ طلب مفرورین اراکان کی نہوگی مگر شاہ نے کچھ عذرخواہی گستاخی گذشتہ کی نہ کی اور نہ کوئی عہدوپیمان جدید مقرر کیا کرنیل سائمس صاحب مقام رنگون مین آئے وہان اونکی کچھ بھی خاطرداشت یا مدارات حاکم نے نہ کی اور وہ ماہ جنوری سنہ ۱۸۰۳ء بنگالے کو چلے گئے۔

بعدازین کپتان کینگ صاحب بطور مختار کرنیل سائمس صاحب روانۂ رنگون ہوئے اس غرض سے کہ کسیطرح دربار برہما کی جانب سے عذرخواہی گستاخی گذشتہ کی ہو اور نیز اس امر کی تحقیقات کے واسطے کہ آیا فرانس والے کچھ رسائی دربار برہما مین رکھتے ہین یا نہین مگر کپتان کینگ صاحب قبل اس مطلب کے حاصل ہونے کے باعث گستاخانہ طریق حاکمان رنگون کے یہ ملک چھوڑکر بمجبوری چلے گئے۔

سنہ ۱۸۰۹ء مین کپتان کینگ صاحب پھر بطور ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوکر روانۂ رنگون ہوئے تاکہ کیفیت فتح کرنے جزیرۂ فرانس کی جو سدراہ تجارت رنگون ساتھ جزیرۂ مذکور کے ہوتا تھا بیان کرے کپتان کینگ صاحب دارالسلطنت کو گئے اور وہان بہت خاطرداری ہوئی مطلب اصلی حاصل کرکے صاحب واپس بنگالہ کو آئے۔

بیچ ۱۸۱۱ء کے اراکان والون نے دوبارہ سرکشی شروع کی اور اکثر اوقین کے ضلع چٹگانگ مین آکر آباد ہوتے اور فساد سرحد پر شروع ہوا ایک سردار اراکان نے ضلع کوہی چٹگانگ مین اپنے خیر خواہ ہونے سے جمع کیے اور اراکان کو روانہ ہوا کہ برہما والون پر حملہ آور ہو کپتان کینگ صاحب کو کچھ روپیہ اور کچھ سامان دیکر یہ کہا کہ علانیہ کرین کہ یہ فوج کشی ترنجب یا مدد گورنمنٹ انگریزی سے نہین ہوئی اور یہ بھی بیان کرین کہ بہادرت و منظوری حاکمان اراکان کے رہا یا انگریزی پر بہت بدعت ہوتی ہے اس اثنا مین فوج برہما مقیم اراکان نے تعاقب سرکشان اراکان کا علاقہ انگریزی مین کیا اور دربار برہما سے گورنر یعنی حاکم رنگون کے نام یہ حکم آیا کہ کپتان کینگ صاحب کو قید کرکے بطور اول رکھے اور جب تک سرکشان اراکان اوسکے سپرد نکیے جائین صاحب کو رہا نکرے مگر خوش تصدیق صاحب ایک جہاز جنگی پر تھے اور دو سرا جہاز جنگی اوسکے ہمراہ تھا اسوجہ سے وہ قید ہونے سے بچکر ماہ اگست ۱۸۱۲ء رنگون سے روانہ ہوئے۔

بعد اس معاملہ کے اہلکاران برہما مقیم اراکان نے کئی مرتبہ طلب مفروزین اراکان کی کی اور نیز دعوی باوشاہت بنگالہ کا نامناسب و مردد اباد لیا اسوجہ سے کہ یہان تک سب علاقہ ریاست اراکان کا ہے اور ۱۸۲۴ء مین اونھون نے دست اندازی علاقہ آسام مین شروع کی اور ۱۸۲۴ء مین علاقہ کچھار پر حملہ آور ہوئے۔

اس عرصے مین برہما والون نے اراکان کی طرف دست درازی کرنی شروع کی جو سرکار انگریزی کی طرف سے بھگی پکڑنے جاتے تھے اونکو گرفتار کرنا شروع کیا اور آخرکار دعوی جزیرہ شیوپوری کا جو وہان دریا ہگلی پر واقع ہے کیا۔

تاریخ ۱۴ ستمبر ۱۸۲۳ء کی شب کو فوج کثیر برہما نے جزیرے پر قبضہ اپنا کرلیا اور جو کچھ سپاہ پلٹن ملکی وہان موجود تھی اونکو قتل کیا گورنر اراکان نے یہ بھی مشہور کیا کہ جزیرہ انگلستان ہے اور وہ اوسکو اپنے قبضے مین رکھنا چاہتے ہین گورنر جنرل بہادر نے دربار آوا کو سخت تحریر بھیجی کہ حکم اراکان کو موقوف کرین اسکا جواب چند ماہ تک نہ آیا آخر کار جو جواب اوسکا آیا اوسکا مضمون یہ تھا اور یہ جواب ہلوڈمار یعنی مصاحب شاہی کی طرف سے تھا کہ گورنر ان سرحدی کو کل اختیار اپنے کام مین حاصل ہے۔

اسیطرح ہر ایک مقام پر جو علاقۂ انگریزی یا علاقۂ محفوظان انگریزی سرحدی تھے وہان افسران برہما زیادتی اور گستاخی کرتے تھے اور جو درخواست معاوضہ یا حق رسی کی کیجاتی تھی اوسکا جواب یا تو خاموشی ہوتا تھا اور یا زیادہ تر الفاظ گستاخی جواب مین آتے تھے اس سبب سے گورنر جنرل سہادر نے تاریخ پنجم ماہ مارچ ۱۸۲۴ء حکم جنگ بمقابلہ برہما صادر فرمایا تاریخ ۱۱ ماہ مئی سنہ مذکور فوج انگریزی نے بسرکردگی سر آرچیبالڈ کیمپبل صاحب جاکر قبضہ رنگون کا کرلیا اور بعد دو مہم کے صلح بمقام یاندابو جو بفاصلہ چالیس میل دارالسلطنت سے واقع ہے بتاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۸۲۶ء قرار پائی۔

اس صلح نمبر ۱ سے علاقۂ اراکان اور اضلاع تناسرم کے شامل علاقۂ انگریزی کیے گئے اور یہ قرار پایا کہ ہر ایک گورنمنٹ کی طرف سے ایک ایلچی دوسرے گورنمنٹ کے دربار مین حاضر رہا کرے گا اور عہدنامۂ تجارت بعد ازین تحریر ہوگا۔

بابت درستی عہدنامۂ تجارت کے مسٹر جان کرافورڈ صاحب امرپورا کو گئے اور بتاریخ ۲۳ ماہ نومبر ۱۸۲۶ء اوسنے عہدنامۂ تجارت پر جسمین چار کانہ شرط قرار پائی دستخط کیے۔

حسب منشا عہدنامہ یاندابو کرنیل ایچ یری صاحب رزیڈنٹ دربار آوا مین مقرر ہوئے اور صاحب موصوف بماہ اپریل ۱۸۳۰ء وہان پہونچے اور تا ماہ جون ۱۸۳۷ء صاحب وہان دربار برہما مین رہے اور اس سن مین روانہ ہوکر بمقام رنگون وارد ہوئے اور آخر کار واپس بنگالے کو چلے گئے وجہ صاحب کے یکایک روانہ ہونے کی یہ تھی کہ ملک برہما مین ایک سرکشی پیدا ہوئی تھی اور شاہ حال کو خارج کرکے اوسکے بھائی شاہزادہ تھرادوئی کو بجاے اوسکے گدی نشین کیا بیچ ۱۸۳۴ء کے ایک عہدنامہ نمبر ۸۳ اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ قیو گھائی جو شامل علاقہ منی پور ہوگئی تھی دوبارہ برہما کے شامل ہوجائے۔

سنہ ۱۸۳۸ء مین کرنیل بنس صاحب کو اس غرض سے روانہ دربار برہما کیا کہ جاکر پھر رسم دوستی کو جو موقوف ہوگئی تھی دوبارہ قائم کرین اور یہ صاحب ماہ اکتوبر ۱۸۳۸ء داخل دارالسلطنت برہما ہوئے مگر باعث گستاخانہ طریق دربار برہما کے صاحب موصوف ۱۸۳۹ء امرپورا سے چلے آئے اور اس سن سے لیکر سال تک پھر کوئی نامہ و پیغام فیمابین گورنر جنرل بہادر ہند اور شاہ برہما کے جاری نہین ہوا۔

ماہ جولائی ۱۸۵۱ء لفٹننٹ کرنیل بوکل صاحب کمشنر علاقۂ تناسرم نے ایک عرضی استغاثہ کی ایک جہاز کے مالک کی طرف سے سوپریم گورنمنٹ کو روانہ کی اوسمین زیادتی حاکم زنگون کی درج تھی ماہ نومبر سنہ مذکور کموڈور ولیم ہرٹ صاحب کو مع ایک چٹھی بنام بادشاہ کے اس مراد سے روانہ کیا کہ حق رسی مظلومان کی ہو مگر کچھ حق رسی نہوئی اس وجہ سے گورنر جنرل بہادر نے ایک فوج زنگون پر بسرکردگی میجر جنرل گودون صاحب کے روانہ کی اور بتاریخ ۱۴ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۲ء زنگون قبضہ فوج مذکور مین آگیا مگر اس وقت سے تاریخ ۲۷ ماہ جنوری ۱۸۵۳ء تک کوئی تحریر گورنمنٹ برہما کی بنام حاکمان فوج انگریزی کے نہین آئی اس عرصے مین فوج انگریزی مقام میادی تک جو دو صد پنجاہ میل کے فاصلے پر ہے زنگون یعنی ملک برھنا مین دراوڈی پہونچ گئے تھے کہ ایک عہدہ دار برہما ایک خط لیکر حاضر ہوا اور اوسنے بیان کیا کہ اب شاہ جدید گدی نشین امر پورا ہے اور وہ صلح کی خواہش رکھتا ہے اور شروع ماہ اپریل مین دولگائی برہما یعنی عہدۂ بربرہما باختیارات کلی مقام پرووم مین وارد ہوا مگر اوسنے دستخط کرنے عہدنامے اس مضمون کے سے انکار کیا کہ ضلع پیگو علاقہ انگریزی تصور کیا جاے اسوجہ سے صلح ملتوی رہی مگر طرفین کے خیال مین یہ تھا کہ جنگ موقوف ہوگی۔

بآخر ۱۸۵۴ء گورنمنٹ برہما نے دو عہدہ داران کلان بطور سفیر اور چند عہدہ داران خورد ہمراہ اونکے مع خط دوستانہ و تحائف منجانب شاہ برہما پاس موسٹ نوبل مارکوس ولسلی صاحب بہادر کے روانہ کیا ان سفیرونکا باغراز تمام مقام کلکتہ مین استقبال ہوا اور شروع ۱۸۵۵ء مین واپس برہما کو گئے گورنمنٹ ہند نے ایک اپنا سفیر بقاعدۂ مستمرہ بجواب سفیران برہما دربار برہما مین بموسم برشگال ۱۸۵۵ء روانہ کیا پھر سفیر میجر فیر نامی وہان پہونچا اور اوسکا باستقبال دوستانہ شاہ اور اہالیان دربار برہما نے کیا مگر تاہم شاہ مذکور نے اپنی نارضامندی درباب دستخط کرنے عہدنامے کے جس سے ضلع پیگو اونکے علاقے سے خارج ہوتا تھا ظاہر کی اسوقت سے خط کتابت ساتھ دربار برہما کے جواب دارالسلطنت جدید مندیلی نامے مقام سے جاری ہے ہمیشہ دوستانہ رہی ہے۔

آبادی ملک برہما کی جو زیر حکم شاہ برہما کے ہے مع علاقہ مشمولہ شان سیٹ کے غالباً

زیادہ پینتیس لاکھ آدمیونسے سنوگی اور رقبہ تمام ملک کا قریب ایک لاکھ بانوے ہزار میل مربع کے ہے شاہ حال کی آمدنی زیادہ تر فائدہ تجارت سے ہے اور محاصل زمین بہت کم ہوتا ہے آمدنی ملک کی قریب اسی لاکھ روپیہ سالانہ ہے اور تجارت اور دیگر اہل حرفہ سے چہارم اس سے زیادہ ہے

صرف ایک علاقہ سرحد پیگو پر جو آزاد اور رہتے ہین گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ خط کتابت پولیٹکل کے توسط سے یہان بہت سے علاقے شمال اور جانب شمال و مشرق واقع ہین یہ ذیل نہ واری شاہ برہما کی قبول کرتے ہین —

سرحد شمالی و مشرقی علاقہ پیگو کی اور جو علاقہ کنارہ دریاے سالوین پر واقع ہے ایک قوم رہتی ہے جسکا نام کایا ہے اور برہما والے اونکو کارینی یعنی کارن سرخ کہتے ہین یہ قوم اول گورنمنٹ انگریزی کو ۱۸۳۲ء مین معلوم ہوئی تھی اور کمشنر اضلاع مناسرم نے اوس وقت ایک صاحب ڈاکٹر رچاردس نامے کو اونکے پاس اس غرض سے روانہ کیا تھا کہ تجارت اونکی سے شروع ہوا اوسوقت مین معلوم ہوتا تھا کہ کل قوم ایک رئیس کی تابعدار ہے اور وہ رئیس آزادانہ رہتا تھا یعنی کسیکو خراج نہین دیتا تھا عرصہ آٹھ سال کے اندر یہ قوم دو حصہ کلان مین منقسم ہوگئی یعنی ایک تو شرقی اور دوسرا غربی کارینی مین اور رئیس تھے اونکے اب دو کلان ہوگئے اور بہت سے خورد رئیس اونکے ماتحت قرار پائے مگر اونکی حکومت رئیسان ماتحت پر بیشی نہین ہے چند سال گذرے کہ رئیس شرقی کارینی نے عہد دوستی و اتفاق ساتھ شاہ برہما کو کیا اب وہ حصہ علاقے کا ماتحت شاہ برہما متصور ہوتا ہے —

رئیس غربی کارینی کا بہت مسن ہے نوے سال کی عمر سے کم نہین اس رئیس نے مع اوسکے ماتحت رئیسان کے خواہش دوستی و اتفاق شروع سے بہ نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کی ہے ۱۸۵۵ء مین ایک ایجنٹ منجانب گورنمنٹ انگریزی اوسکی ریاستگاہ مین اس غرض سے مقرر ہوا تھا کہ جو حالات قرب و جوار کا ہو اوسکا نگران رہے اور کیفیت اوسکی ارسال کرتا رہے اور جد و جہد کرے کہ جنگ اور حملہ جو واسطے گرفتار کرنے لوگون کے بہ نیت فرو جرم کیے جاتے رہے ملاحظہ کے واقع ہون اوسکا انسداد کرے جاہ جنوری ۱۸۵۵ عیسوی

مسٹر امی اودی صاحب ڈپٹی کمشنر تونگو کارینی کو گئے اور وہان رئیس سن سے دوستی اور اتفاق کا عہد کیا اور عہد اس طرح پر ہوا کہ ایک مرگا ذبح کیا گیا اور اوسکا گوشت جلسۂ عام مین کھایا گیا اور ایک ایک شاخ اوسکی طرفین نے اپنے پاس رکھی یہ گویا دال اوپر آنحکام عہد کے طرفین مین تھا اوسوقت سے اس سردار نے ہمیشہ اپنے تئین ماتحت اور زیر حفاظت گورنمنٹ انگریزی کے تصور کیا ہے اور اگرچہ اقرار حفاظت کا بیان نہین آیا ہے مگر بوجہ عہد دوستی اور اتفاق اور احبٹ کے اوسکے شہر مین اوسپر کوئی حملہ آور نہین ہوتا۔

ملک کارین سرخ کا کوہی ہے رقبہ اوسکا قریب سات ہزار دو سو میل مربع ہے مگر یہ رقبہ اودیلی صاحب نے بیان کیا ہے اور ظاہرا بہت مبالغہ کے ساتھ ہے علاقہ شرقی کارینی جو دریاے سالوین تک ہے اوسمین آبادی قریب ایک لاکھ اسی ہزار آدمی کے ہے اور علاقہ غربی مین قریب چھبیس ہزار آدمی ہین۔

نمبر ۸۰

کپتان سائمس صاحب کا بندوبست تجارت جو ساتھ شاہ آوا کے ۱۷۹۵ء و ۱۷۹۶ء مین قرار پایا۔

ترجمہ حکم شاہی جو ہم ردیف خط اسمی گورنر جنرل مرقومہ ماہ ستمبر ۱۷۹۵ء عیسوی کے تھا۔

بنام جمیع قلعداران و گورنران لنگر گاہ و علی ہذا القیاس بنام میون شہر اودی کے منبع عظمت و شان آسمانی جنکا آستانہ مثل فردوس برین کے ہے اور جنکی زلہ خوار جب قدوم طلائی بادشاہ اونکے سر خوش نصیب پر رکھا جاتا ہے تو مثل لالہ شگفتگی و اطمینان کلی حاصل کرتے ہین اور ایسے ہی اراکین عالی مرتبت و محافظان سلطنت ہین جنہین کا عالی اوتار بندہ نیر وزارت یہہ احکام صادر فرماتا ہے۔

بنام گورنر شہر اودی جسکا خطاب مین لانور یتھاف ہے اور گورنر دریا جسکا خطاب یاون یا راون ہے اور کلکٹر تحصیل شاہی جسکا خطاب آکاون ہے اور کلکٹر پرمٹ جسکا خطاب اکون ہے

اور سپہ سالار فوج جسکا خطاب چیکا ہے۔

اول

یہ کہ چونکہ تجاران انگریزی لنگرگاہ رنگون مین واسطے تجارت کے بخیال دوستی و وفاداری و اطمینان حفاظت شاہی آتے ہین اسواسطے جب تجاران مذکور لنگرگاہ رنگون مین وارد ہون تو محصول گودام و تلاشی و دیگر ابواب جسقدر ہین تمام بموجب قاعدہ مقررہ سابق اونسے لیے جائین اور کسی حیلے سے اوس سے زیادہ نلیا جاے۔

دوم

یہ کہ تمام تجاران انگریزی کو جنھون نے تحصیل لنگرگاہ ادا کردیا ہے اجازت دیجاے کہ جہان چاہین اس ملک مین جائین اور اونکو ایک رونہ یا حکم مبون یعنی گورنر ضلع کا ملجاے اور چیز تجاران انگریزی بعوض اپنی اجناس کے یہان خرید کرنا چاہین تو کوئی معترض یا مزاحم ہو اور نہ کسیطرح کی روک ٹوک اونکی داد و ستد و نفع و خرید مین ہو اور اگر ضرورت اس امر کی ہو کہ ایک شخص منجانب کمپنی انگریزی مقام رنگون مین واسطے تجارت اور پیش کرنے خطوط و تحائف بخدمت شاہ کے بود و باش کرے تو ایسے شخص کو اجازت سکونت کی دیجاتی ہے۔

سوم

یہ کہ اگر کسی انگریزی سوداگر کو تکلیف پہونچے یا اوسکے نزدیک اوسپر زیادتی ہوتی ہو تو وہ نالش اپنی بذریعہ عرضی نام شاہ کے حاکم ضلع کے حضور کرے یا خود بذات حاضر ہوکر نالشی ہو اور چونکہ تجاران انگریزی اکثر زبان برہما سے ناواقف ہین لہذا اونکو اختیار ہے کہ جسکو وہ چاہین بطور مترجم ملازم رکھین مگر ایسے شخص کی اطلاع اول مترجم شاہی کو دین۔

چہارم

یہ کہ اگر کوئی جہاز انگریزی طوفانی ہوکر کسی لنگرگاہ ملک برہما مین پہونچے اور مرمت اوسکی درکار ہو تو جسوقت اطلاع ایسے تکالیف کی اہلکار سرکار کو پہونچے فوراً ایسے جہاز پر کاریگر اور لکڑی اور لوہا اور ہر ایک ضروریات پہونچنی چاہیے اور کام اور رسد وغیرہ ضروریات بموجب نرخ محاربہ ملک کے دیجاویگی۔

پنجم

یہ کہ چونکہ انگریز اس قوم سے تجارت مدت سے کرتے ہین اگر اونکی خواہش ہے کہ ترقی اونکی تجارت کو ہو اسواسطے اونکو اجازت ہو کہ بلا مزاحمت جب چاہین آمد و رفت کرین اور بنظر اسکے کہ گورنر جنرل نامی گرامی کلکتہ واقع بنگالہ نے منجانب شاہ انگلستان تحائف دوستی قدوم ملائی کے واسطے ارسال کیے ہین اسواسطے یہ حکم واسطے نفع اور آسایش اور حفاظت انگریز لوگون کے جاری ہوئے —

اصل اسکی زبان برہمانین ہے اور اوسپر مہر کلان جہانگیر ہے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط میکیل سائمس

احبنٹ مدراس آدا

تفصیل محاصل جو جہاز بروقت پہونچنے مقام رنگون کے بموجب قاعدہ سابق کے اوا کرتے ہین

محاصل سرکاری

ایک تھان پھولام

ایک تھان میدریاک

اور جو شخص یہ پارچہ لیجائے اوسکو اٹھارہ کیوبٹ پارچہ مونا اور ایک رومال سوتی رنگ سرخ اور ڈھائی نکال نقد —

اور جب جہاز پہونچے تو محاصل مفصلۂ ذیل اہلکاران حاکم ضلع کو دیجاتے ہین

	پھولام	میدریاک
	۱ تھان	۱ تھان
بیون کو —		
راؤن کو —	ایضاً	ایضاً
آکون کو —	״	״
شاہ بندر یعنی اکاؤن کو —	״	״

	تھان پھولام	تھان بھید پاک
نایب شاہ بندر یعنی اکاؤن کو۔		
چوکی کو۔	〃	〃
باکھان اول کو۔	〃	〃
باکھان ثانی کو۔	〃	〃
سائر دو کی اول کو۔	〃	〃
سائر دو کی ثانی کو۔	〃	〃

جب جہاز لنگرگاہ سے روانہ ہوتا ہے تو یہ رسم ہے کہ دو دو تھان سیلی کے ہر ایک اہلکار مذکورہ بالا کو یعنی چوبیس تھان بطور نذر دیتا ہے۔

چونکہ یہ رسم ہے کہ جہاز وقت آمد و ہنگام رفت اہلکاران صنلع کو پارچہ پھولام وغیرہ دے اور انسے اجناس کی قیمت کم و بیش ہوتی ہے اور اسی سبب سے زر قیمت مین فرق واقع ہوتا ہے تو یہ تجویز قرار پائی کہ بجاے دینے ان اجناس کے ایک مرتبہ بابت آمد و رفت کے پانچ سکہ نقرہ جسکو روپیا کہتے ہین ادا کر دیا کرے۔

اور ہر ایک ہمراہ بابت تنخواہ زباندان کے اسی تکال ادا کرتا ہے اور بابت چوکیدار کے جو گھاٹ پر مقرر ہین یا ہر جہاز کے ساتھ جاتے ہین پینتیس تکال ادا کرے۔

بابت اجرت چپراسیون کے جو خرد وغیرہ پہونچائین۔	پانچ تکال
اور شخص ہمراہ جہاز کے چوکی تک جاتا ہے۔	دس تکال
بابت اجرت محرران اور چوکیداران گودام کی۔	دس تکال
بابت انعام دربان قلعہ کے۔	دس تکال

بابت چوکی کے جسکو دنیو کاندکہتے ہین اور بابت چوکی کے جسمین اوسنی رہتی ہے۔ دس تکال

بابت اجرت اوس محرر کے جو رونہ لکھتا ہے وقت روانگی	پانچ تکال
بابت محاسب سرکاری۔	پندرہ تکال

بابت جہاز رانی کے اگر جہاز تین مستول کا ہے تو دو سو تکال اگر دو مستول کا ہی تو ڈیڑھ سو تکال اور اگر ایک مستول کا ہے تو ایک سو تکال

بابت لنگر ڈالنے کے اگر جہاز تین مستول کا ہے تو تیس تکال اور اگر دو مستول کا ہے تو بیس تکال اور اگر ایک مستول کا ہے — تو دس تکال —

اور یہ بھی رسم ہے کہ جو جہاز اجناس آدھی اوسمین سے دو یک یعنی سو مین دس فیصول سرکاری ہوتا ہے اور نیز مالک جہاز پانچ تھان اول مدہی مین سے جو وہ کنارے پر لاتا ہے دیتا ہے اور ہر ایک شخص جو جہاز مین بطور تجارت آویگا اور اوس جہاز سے وہ تعلق نہین رکھتا تو وہ ایک تھان دیگا اور تلاشی کرنے والے کو فیصدی ڈیڑھ ملیگا —

چھاپہ کرنے والے کو اگر وہ تین سو ساٹھ تھان پر چھاپہ کر گیا تو وہ بستق ایک تھان کا ہوگا —

محرر یا محاسب کو جو جہاز پر رجسٹر تیار کرنے جاتا ہے وہ پانچ سو تھان مین ایک تھان پاتا ہے اور جب جہاز وہان سے روانہ ہو تو ایک افسر سرکاری واسطے تلاشی اور روانہ کرنیکے جہاز پر جاتا ہے یہ افسر سات تیلہ سکہ اور ایک سو چالیس رکابی چینی کی پاتا ہے —

کوئی جہاز جو کسی جگہ سے علاقۂ برہما مین آکر لنگر ڈالے گا اوس سے محصول اس سے زیادہ نہ کم لیا جائیگا اور اسی امر مین حکم بادشاہ جاری ہو چکا ہے —

حساب بتصدیق ہوتا ہے اور کیفیت تحریر ہوتی ہے اور بنظر دوستی جو انگریزون کے ساتھ مرعی ہے اسواسطے جو کوئی جہاز اجناس انگریزی لیکر آوے یا جائے اوسکا محصول لنگرگاہ و دیگر ابواب آنے اور جانے کے لنگرگاہ رنگون مین بحساب سکہ پچیس فیصدی کے جسکو زبان برہما مین مواورو کہتے ہین اور معنی اسکے پچیس فیصدی سکہ نقرہ ہے ادا کیے جائینگے —

اصل اسکی ہمراہ لیف خط وزیر بنام گورنر جنرل بہادر کے ہے —

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ایم سائس

اجنٹ دربار آوا

ترجمہ حکم وزیر ہزار ڈی بنام کونسل ماتحت بمقام رنگون

بنام آکوم وچوکی وناکہام وچرگی ہزار ڈیلی

چونکہ گورنر جنرل بنگالہ نے کپتان میکیل سائمس صاحب کو مع تحائف بنظر ترقی دوستی قدیمہ جو مابین برہما اور انگریزان کے ہے قدوم طلائی مین بھیجا ہے اور بادشاہ اونسے بہت خوش ہوئے اور حکم دیا کہ جو کپتان میکیل سائمس بیان کرے اوسکی منظوری ہو اسواسطے دوستی جو مابین دونون اقوام کے تھی مستحکم اور ترقی پران تحائف سے ہوئی جو کوئی جہاز انگریزی بعد ازین رنگون کو آئے تو وہ جہاز محاصل لنگرگاہ اوس سکہ کا مواجو دینی پچیس فیصدی ادا کرے گا جس سکہ مین جنس فروخت ہوتی ہے

دستخط ہنزاودی مئون مودون سیچپا

یعنی گورنر متیس صاحب

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ایم سائمس

اجنٹ بدربار آوا

ترجمہ حکم شاہی درباب تجویز محصول پر مٹ اوپر چوکیات متفرقہ واقع مابین امراو زرگون بنام زمینداران وچوکیداران ومحافظان گھاٹہائے متفرقہ تا بہ کنارہ دریائے شور ——

چونکہ گورنر جنرل نے براہ دوستی کپتان میکیل سائمس صاحب کو کلکتہ واقع بنگالہ سے بطور وکیل اس دربار مین بھیجا اور اونسے ایک یادداشت گذرانی اور کیفیت بیان کی پس اوسکے بیان پر لحاظ کیا گیا ——

جن سوداگرون نے محصول مقررہ اپنے مال کا ادا کیا ہو اور تمام مال مقام فرودگاہ مین فروخت نکرکے عزم لانے اسباب مذکور کا دارالسلطنت یعنی قدوم طلائی مین رکھتے ہون خواہ خود لاوین یا اپنے اجنٹ کی معرفت روانہ کرین ایسے تجاران سے کسی حیلے سے محصول راستے مین نہ لیا جائیگا اور نہ طلب کیا جائیگا مگر جب سوداگر یہانسے واپس مال دوسرا عوض مین اپنے مال کے خرید کرکے جائین تو وہ سوداگر ایسے اسباب نوخرید پر محاصل بموجب قاعدے کے جو دربار محال طلائی سے ۱۲۴۵ بر ہما مین جاری ہوا ہے ادا کرینگے اسواسطے احکام بنام چوکیات متفرق و نیز بنام مئون ہنزاودی کے جاری ہوتے ہین اور جو مراتب اراکین سلطنت نے پیشگاہ

بادشاہ معروض کیے وہ بھی کلکتہ تجارتی ہون —

ماورا اسکے بیچ ۱۸۲۶ء برہما کے اور ۲۶ ماہ ساندکوب برہما کے جو مطابق ۲۶ ربیع الاول کے ہے حکم شاہی مضمون ذیل صادر ہوا —

اوپر چوکی کیوتایوم نامی کے جو کشتیان دارالسلطنت سے واپس جاتی ہون ایک سیما یعنی ۱۰ سیک وزنیم آنہ ادا کرینگے —

اوپر چوکی مگوئی نامی کے اگر عرض کشتی کا چار کیوبٹ نہ ہے تو فی کیوبٹ ۱۲ سا تین تنکال ادا کرینگے اور اگر چار کیوبٹ سے عرض کم ہے تو ایک تنکال فی ہزار بوجہ اسباب کے لینگے اور اگر کشتی خالی ہے تو ایک سیما یہ فی نفر آدمی لیا جائیگا —

اوپر چوکی بلوئی نامی کے اگر عرض چار کیوبٹ ہے تو سیما یعنی ۱۰ ارفی کیوبٹ دیا جاے اور اگر عرض اس چار کیوبٹ سے زیادہ ہے یا کم یہی محصول لیا جائیگا اور اگر کشتی مین مال سنگین بھرا ہوا ہے تو فی ہزار بوجہ مال کے ایک تنکال لیا جائیگا —

اوپر چوکی بوٹائی کے فی کیوبٹ عرض کے زیادہ تین سیما یا ۱۲ —

اوپر چوکی کیونزلی نامی اور چوکی نوالی نامی کے کچھ محصول نلیا جائیگا مگر کچھ بطور نذرانہ ادا ہونا چاہیے مگر کشتی روکی نجائیگی —

اوپر چوکی ٹو نامی کے جہان سابق مین محصول تانبہ کا سکہ لیا جاتا تھا نقرہ کا سکہ لیا جائیگا یعنی فی ہزار بوجہ اسباب کے ایک تنکال —

اوپر چوکی تروگ متو نامی کے اگر کشتی چار کیوبٹ عرض مین ہے تو دو تنکال تانبہ یعنی قریب دس آنہ کے فی کیوبٹ ادا ہوگا اور اگر کشتی چار کیوبٹ سے عرض مین کم ہے تو کل تین دس اور تیس تنکال تانبہ یعنی قریب ایک روپیہ کے لیا جائیگا —

اوپر چوکی ہامن نامی کے کشتی سے فی کیوبٹ عرض کے چھ سیما یا ۱۰ ارتکال لیا جائیگا

اوپر چوکی اکوئی نامی کے کچھ محصول مقرر نہین ہے مگر جس کشتی مین چاول نمک مچھلی ناپی وغیرہ بار ہوتا ہے وہ کچھ جزوی دیدیتا ہے —

اوپر چوکی ہیرا دا نامی کے اگر کشتی مین دس ملاح سوائے برہما کے ہین تو فی نفر کی عوض

سپنیتس تکال تا نبہ دیا جائیگا مگر راستا سے کچھ مایا جائیگا اور اگر کشتی مین چانول دال پیدی روئی وغیرہ ہے تو ایسے مال کی چوتھائی نوکری دیجائیگی اور اگر مال وزنی مثل نمک مچھلی پالی ہے تو ایسی جنس کے چار بوجھ فی کشتی لیے جائینگے اور جب کشتی مین جاتے وقت محصول دیدیا ہے تو آتے وقت اوس سے نہ لیا جائیگا اور اگر آتے وقت اوسنے دیا ہے تو جاتے وقت اوس سے نہ لیا جائیگا مگر کچھ بطور نذر دیا جائیگا۔

اوپر چوکی دیلوبیون نامے کہ اگر عرض کشتی کا چار کیوبٹ ہے تو اوس سے دو صد پنجاہ تکال تا نبہ لیا جائیگا اور اگر اس سے عرض کم ہے تو فی نفر ملاح پچاس تکال لیا جائیگا۔

اوپر چوکی پانچوانکا نامے اور چوکی پانگلانگ نامے بجانب شمال کے کچھ محصول نہ دیا جائیگا مگر کچھ تری یعنی جزوی نذر دیجائیگی اور یہ زیادہ ایک روپیہ سے نہین۔

بیچ سنہ ۱۲۴۵ بربہا کے ایک حکم رجسٹر محال طلائی سے جاری ہوا تھا کہ سوداگران ملک غیر کو اجازت واسطے آنے دار السلطنت یعنی قدوم طلائی کے بلا ادائے محاصل دیجاوے مگر وقت واپسی وہ لوگ محصول مقررہ حکم شاہی حضور دربار محال طلائی سے جاری ہوا ہے ادا کرینگے اور اوس سے زیادہ اونسے نہ طلب کیا جائیگا اور نہ لیا جائیگا لیکن اوپر چوکی پانگانکا بجانب شمال اور چوکی پانگلانگ بجانب شمال اور چوکی کوبجی اور چوکی پوبجی کے اجانب لینے محصول کی پیشگاہ محال طلائی سے نہین ہے اور کسی حیلے سے کچھ طلب نہونا چاہیے اور نہ کچھ لینا چاہیے۔

دستخط وون ونگ میوزا

وزیر اعظم

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ام سائمس

اجنٹ بدربار آوا

ترجمہ حکم شاہی درباب محصول چوب

بنام محافظان وچوکیداران واشخاص باختیار بابت کنارہ دریائے شور

چونکہ گورنر جنرل کمپنی کلکتہ واقع بنگالہ نے کپتان میکنیل مکنس صاحب کو مع تمامت تحف تحائف و طلا
بین بھیجا اور اسکی درخواست یہ ہے کہ تجاران کو اجازت ہو کہ لکڑی خرید کر مکھ بار کر کے نیچا مین اور
محصول مقررہ ادا کرین اسواسطے تجاران قوم انگریز کو جو خواہشمند لیچا سے لکڑی کے ہین اجازت دیجاے
کہ شہر اور دیہات سے لکڑی مطلوبہ لیچا مین اور چونکہ بیچ ۱۸۴۳ء کے تحقیقات اس امر کی ہوئی تھی کہ
سابق کیا محصول چوکیات پر لیا جاتا تھا اوسپر حکم شاہی شرف نفاذ پایا تھا کہ کچھ محصول سواے مندرجہ
کے نیا جائیگا اسواسطے اب حکم ہوتا ہے کہ چوکیات پر اب محصول لکڑی کا جو لی جائیگی نیا جائیگا
اور نہ محصول درآمد لیا جائیگا سرحد پانچ فیصدی متعامر رنگون مین بموجب قاعدہ سابق کے ادا ہوگا۔

دستخط دورن ونگ

وزیر اعظم

عہدنامہ جو فیابین ہیزمجسٹی ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور شاہ آوا فریق ثانی کے بوساطت
میجر جنرل سر ارچیبالڈ کیمپبل کے سی بی اور کی سی ٹی ایس کمانڈنگ مہم اور کمشنر اعلی پیگو اور آوا اور طامس
کیمپبل رچارڈسن صاحب کمشنر محصول پیگو اور آوا اور ہنری ڈوسے چند صاحب کپتان کماندنگ موج شاہی
و فوج ہمارکمپنی برلب دریاے ایراودی منجانب ہیزمجسٹی کمپنی اور مینگالی مہامین ہلہاکابن مین وزنگار
حاکم لیکینگ اور مینگالی مہا ہلہا تھوہا تھوالوین (ون حاکم مال) منجانب شاہ آوا قرار پایا تھا اور ان اشخاص
نے اپنے اپنے اختیارات کلی بیان کیے اور بمقام پادیرا واقع ممالک آوا یہ عہدنامہ منعقد ہوا
بتاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۸۲۶ء مطابق ۲۴ شب تاماہ تاپونک ۱۱۸۷ کا دیا۔

شرط اول

صلح و دوستی ہمیشہ فیابین ہیزمجسٹی کمپنی ایک طرف اور شاہ آوا دوسری طرف جاری ہوگی۔

شرط دوم

شاہ آوا اپنے دعوی علاقہ آسام مع متعلقات علاقہ منی پور اور علاقہ شملہ کاچار و جیپیا سے
دست بردار ہوتے ہین اور ہرگز دخل ان علاقجات مین نکرینگے اور در باب منی پور کے یہ شرط
قرار پائی کہ اگر گمبھیر سنگھ دوبارہ اس علاقہ پر آئے تو شاہ آوا اوسکو راجہ وہانکا منظور کرینگے۔

شرط سوم

واسطے انسداد تکرار در باب حدود فیما بین ہر دو اقوام بزرگ کے یہ شرط ہے کہ گورنمنٹ انگریزی اضلاع مفتوحہ اراکان کو جسمین چار علاقے اراکان اور رامری اور چدیا اور سندوی شامل ہین اپنے قبضے مین رکھینگے اور شاہ آوا تمام حقوق اونکے فروگذاشت کرتے ہین اور علاقہ انوپکتو مین یعنی اراکان کو ہی جسکو اراکان مین یومسونگ یا پوکنگ یونگ کے پہاڑ کہتے ہین حدود ہر دو اقوام بزرگ کے قرار دیا گیا اگر اسمین کوئی شبہ واقع ہوگا تو اوسکے فیصلہ کے واسطے فریقین ایک ایک کمشنر مقرر کرینگے اور یہ کمشنر طرفین تبادر عزت مساوی کے قرار دینگے۔

شرط چہارم

شاہ آوا اضلاع مفتوحہ تیہہ اور تواسی اور مرگوئی اور تناسرم مع اونکے متعلق جزائر وغیرہ گورنمنٹ انگریزی کو دیتے ہین اور دریاے سالون اوس طرف کی حد قرار دیتے ہین اسکی تکرار کے دفعہ کرنے کے واسطے بھی وہی طریق ملحوظ رہیگا جو شرط سوم کے آخر فقرہ مین درج ہے۔

شرط پنجم

ثبوت وفاداری منجانب گورنمنٹ برہما و ربقائم رکھنے امن اور دوستی فیما بین اقوام کے اور نیز باداے جرزوی معاوضہ اخراجات جنگ جو گورنمنٹ انگریزی کا ہوا ہے شاہ آوا کرتے ہین کہ ایک کرور روپیہ ادا کرینگے۔

شرط ششم

کسی شخص سے خواہ ساکن علاقہ ہو یا ساکن علاقہ غیر ہو بعد ازین مزاحمت فریقین سے نہوگی گو اوسے کسی وجہ سے شمولیت جنگ حال مین کی ہو۔

شرط ہفتم

بنظر پیدا کرنے اور ایزاد کرنے واسطے تجارتی اور امینٹ کے جو اب فیما بین دونون گورنمنٹ کے قائم ہوا ہے یہ شرط ہوتی ہے کہ لیق البکار طرفین کے ہمراہی پچاس نفر سپاہی کے دربار فریق ثانی مین رہا کرینگے اور اونکو اختیار حاصل ہوگا کہ اپنے واسطے مکانات معقول اور مضبوط خرید کرین یا تعمیر کرین اور ایک عہدنامہ تجارت بشرائط مفید فریقین دونون اقوام بزرگ سے قرار دیا جائیگا۔

شرط ہشتم

تمام زر قرضہ سرکار یا رعایا جو دونوں گورنمنٹ نے یا دونوں گورنمنٹ کی رعایا سے قبل از جنگ کے لیا ہو وہ اوسیطرح مقبولہ ہوکر ادا ہوگا گویا جنگ طرفین مین ہوئی نہ تھی اور اوسکا فائدہ واسطے عرصہ جنگ کے نہ لیا جائیگا اور بموجب قاعدہ عامہ کے یہ بھی شرط کیجاتی ہے کہ اگر کوئی رعایاے سرکار انگریزی جو علاقہ شاہ آوا مین لاوارث مرجائیگا اوسکا مال پریزیڈنٹ انگریزی یا کونسل مقیم علاقہ مذکور کے سپرد ہوگا اور صاحب ممدوح حسب فامدہ آئین انگریزی کے نسبت اوسکے کاربند ہونگے اور اسیطرح مال رعایاے برہما جسکا یہ حال ہوگا وہ سپرد اوس اہلکار کے کیا جائیگا جو شاہ برہما نے سوپریم گورنمنٹ ہند کے پاس تعینات کیا ہوگا۔

شرط ہفتم

بشاہ آوا تمام ابواب اور محاصل جہازہاے انگریزی کے جو لنگرگاہ برہما مین آوینگے چھوڑ دینگے جو ابواب جہازہاے برہما سے لنگرگاہ انگریزی مین نہین لیے جاتے اور نہ یہ ضرور ہوگا کہ جہازہاے انگریزی بہنگام آنے دریاے رنگون مین یا دیگر لنگرگاہ برہما مین اپنے ابواب اونار دین یا مستول اوتار دین یا کوئی اور ایسی حرکت کرین جو جہازہاے برہما کی نسبت لنگرگاہ انگریزی مین مرعی نہین ہوتی

شرط دہم

دوست دلی گورنمنٹ انگریزی کا یعنی شاہ آوا امام جو اس جنگ حال مین شریک تھا جہان تک یہ شرائط اثر پذیر ہونگے اور جہان تک متعلق شاہ اور اوسکی رعایا کے ہے شامل ان شرائط کے تصور کیا جائیگا۔

شرط یازدہم

اس عہدنامے کی تصدیق اہلکاران برہما جو جہاز اسکے ہون کرین اور تصدیق اسکی تمام انگریزون کے ہمراہ مین ہوگی خواہ یورپ زاہون یا ہندوستان زا امریکن یا دیگر مقیدین جو حوالہ کمشنران انگریزی کیے جاینگے اور کمشنران انگریزی یہ وعدہ کرتے ہین کہ عہدنامہ مذکور کی تصدیق رایٹ ہونریبل گورنر جنرل باجلاس کونسل کرینگے اور تصدیق مذکور شاہ آوا کو بیچ عرصہ چار مہینے کے یا اگر ممکن ہوگا کہ اس سے بھی پہلے ہی دیجا ینگی اور تمام مقیدین برہما بطریق مذکورہ بالا بفور پہونچنے بنگالہ سے حوالہ

گورنمنٹ مذکور کی جائیگی۔

دستخط آرچی بالڈ کیمبیل (مہر)
لارگین میوسجا
وونگھی

دستخط تی سی رابسن (مہر)
سول کمشنر

مہر کوٹو

دستخط ہنری ڈی جاڈس (مہر)
کپتان جہاز شاہی

شواگم وون
آنا وون

شرط ملحقہ

چونکہ کمشنران انگریزی کی عین خواہش دلی واسطے صلح اور نہایت کے ہے اور وہ چاہتے ہین کہ تعمیل شرط پنجم جسقدر ممکن ہو تکلیف دہ اور ناموافق شاہ آوا کو نہو لہذا تجویز دیل پر اپنی رضامندی ظاہر کرتے ہین کہ رقم موعودہ بتقسیم اقساط پر ہو جائے یعنی جب پچیس لاکھ روپیہ یعنی چہارم کا ادا ہو جائے اور دیگر شرائط کی تعمیل بھی ہو جائے تو فوج انگریزی رنگون کو واپس آجائے اور اگر دوسرا چہارم بیچ عرصہ سو روز کے اس تاریخ سے ادا ہو جانے جیسا اوپر شرط ہوا ہے تو بلا تامل فوج انگریزی ملک شاہ آوا کو خالی کر کے چلی آویگی اور باقی نصف کی دو قسط دو سال مین ادا ہون یعنی ہر سال مین ایک ربع ادا ہو اس تاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۸۲۷ء سے اور یہ روپیہ بذریعہ کونسل پارزیڈنٹ مقیم آدیا پیگو کے جو منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے مقرر ہون ادا ہو فقط۔

دستخط آرچی بالڈ کیمبیل (مہر)
لارگین میوسجا
وونگھی

دستخطی سی راابسن (مہر)

سول کمشنر

مہر لوٹو

دستخط ہنری ینگ (مہر)

کپتان جہاز شاہی

سوا گم وون

آ وون

تصدیق اسکی گورنر جنرل باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ آج تاریخ ۱۱ ماہ اپریل سنہ ۲۶ء کرتے ہین —

دستخط ایم سمٹ

دستخط او بریسر

دستخط جی ایچ ہرکمن

دستخط ڈبلیو بی بیلی

نمبر ۸۲

عہدنامہ تجارت ساتہ آوا کے

ایک عہدنامہ تجارت جسپر بمقام شہر طلائی رتن پورہ کے تاریخ ۲۳ ماہ نومبر سنہ ۱۸۲۶ء مطابق ۹ عشرہ تاریک ماہ مون تین سونگ مونگ سنہ ۱۱۸۸ برہما انودی کرافورڈ صاحب خاص ایلچی انگریز حاکم برن بمقابلہ کے جو حاکم ہند ہین اور کمشنران اٹھون ون منگالی تسی ری مہاتھین کیتین حاکم اور اٹھون ون منگالی مہامین لہاتسی ہاتھو حاکم محاصل منجانب آفتاب تابندہ برن برہما کے جو حکمران اور تھونا یارن تا تام ہاپسی پا اور دیگر شہزادی کلان کے ہے دستخط اور مہر ہوئی —

بموجب شرائط عہدنامہ صلح جو فیمابین ہر دو اقوام بزرگ کے بمقام یاندابو واسطے ترازیہ بہبودی دونون سلطنتون کے منعقد ہوا اور بخواہش اسکے کہ اعانت اور حفاظت تجارت

طرفین کے ہو صاحب کمشنر الواے کرافورڈ صاحب منجانب انگریزی برن کمپنی جو حاکم ہندہین اور کمشنر ان اٹون ون منگائی تھو راماہانداتھین کپتان حاکم ساڈوراٹون ون مہامین لماتھی ہاتھو جو حاکم دہ محاصل منجانب آفتاب تابندہ برن شاہ برہما نے جو حکمران اوپر تھونا پارا تام پادی یا دیگر شہرہاے کلان کے ہے ان تینون نے خیمہ شورہ مین جو بمقام ضیا پارہ بجانب شمال شہر طلائی رتن پور کے واقع ہے برضامندی فیما بین اس عہدنامے کو ختم کیا۔

شرط اول

چونکہ صلح فیما بین سلطنت بزرگ جسمین حکم انگریزی شاہزادہ انڈیا کمپنی برن کا جاری ہے اور سلطنت رتن پورہ جسکی حکومت اوپر تھونا پارا نام پادی یا دیگر شہرہاے کلان پر جاری ہے جب سوداگر بذریعہ رونہ مہری انگریزی کے علاقہ شاہزادۂ انگریزی سے اور تجاران ملک برہما ایک ملک سے دوسرے مین جاکر خرید و فروخت مال تجارت کرین نوسپاہی جو گذرگاہون پر مامور ہین اور جو سپاہی دروازہاے ملک کے محافظ ہین وہ حسب قاعدہ مستمرہ تلاشی لینگے مگر کچھ مطالبہ نکرینگے اور جو تجاران درحقیقت واسطے سوداگری کے مال تجارت لائینگے اونکی مزاحمت اور روک ٹوک نہوگی اور گورنمنٹ ہر دو ملک کے جہازون کو اجازت دینگے کہ مال تجارت لیکر اونکے لنگرگاہ مین آوین اور تجارت کرین اور ہر طرح کی امنیت اور حفاظت اونکی کرینگے اور درباب محصول کے یہ ہے کہ سواے محاصل معمولی بمقامات فرودگاہ اور محصول اونسے نہ لیا جاے گا۔

شرط دوم

وہ جہاز جنکا عرض اندر سے آٹھ برہما کیوبٹ ساہی جو فی کیوبٹ ۱۹ اوسو لھوان حصہ انگریزی انچھ کا ہوتا ہے اور تمام جہاز اس سے چھوٹے مقدار کے خواہ وہ تجاران ملک برہما کے ہون اور انگریزی لنگرگاہ مین جھنڈہ برہما کا لیکر جاتے ہون اور خواہ تجاران ملک انگریزی کے ہون اور اونکے ساتھ رونہ مہر انگریزی کا ہو اور لنگرگاہ برہما مین جھنڈہ انگریزی لیکر جاتے ہون اونسے سواے محصول معمول کے اور نہ لیا جائیگا اور وقت روانگی وہان سے دس نکال بجنس فیصدی یعنی دس روپیہ سکہ محصول چوکی لیا جاے گا اور محصول راہنما لیفے

پابلوت کا نہ لیا جائیگا اگر وہ کوئی پابلوت ہمراہ نہ لین بہرحال جب جہاز جسکا عرض آٹھ گیونٹ برہما ساہی سے زیادہ ہو وارد ہو تو اوسل اہکار کو جو مقام شروع سمندر پر تعینات ہے اطلاع دیجائیگی اور وہ بموجب شرائط مندرجہ شرط نہم عہدنامہ باندالیو کے بغیر ادا تارشنے نمسمنول زر تواب کے قیام کریگا اور کوئی مزاحم اوسکا نہوگا جب سے جہازہاے برہما کا لنگرگاہ انگریزی مین نہین ہونا سواے محاصل شاہی کے اوز کوئی محصول بجز معمولی کے نہ لیا جائیگا۔

شرط سوم

تجاران ایک ملک نسے جو دوسرے ملک مین جاکر قیام کرین جب وہ واپس جانا چاہین بلامزاحمت یا روک کے جس جہاز پر چاہین اور جہان چاہین جاسکتے ہین جو مال اونکا ہو اوسکو وہ جہان چاہین فروخت کرین اور اگر کچھ مال اونکا فروخت ہونے سے بچ رہے اوسکو اور اپنے خانگی اسباب کو وہ بلامزاحمت اور بغیر ادا کرنے کسی صرف کے لیجانے کے مجاز ہونگے۔

شرط چہارم

انگریزی اور برہما کے جہاز اگر باد مخالف اونکے ہو یا اونکا نقصان شکستگی مستول وغیرہ سے ہو یا جہاز اونکا طوفانی یا شکستہ ہوکر کنارے پر آجائے تو بقاعدہ سخاوت اون کو مدد باشندگان قرب وجوار سے ملے گی اور مالک جہاز طوفانی مدد کرنے والون کو معاوضہ مناسب دیگا اور جو کچھ مال طوفان سے بچیگا وہ مالک کو واپس دیا جائیگا۔

دستخط جی کرافورڈ

دستخط اٹون ون منگائی تھی ہا مہانند مہین کیان مہر

حاکم ساڈ

دستخط اٹون ون منگائی مہامین لما تھی ہاتھو

حاکم ہال

نقل صحیح ہے

دستخط جی کرافورڈ

تصدیق اسکی رایٹ ہنوربل گورنر جنرل نے بتاریخ یکم ستمبر ۱۸۲۶ء کی

دستخط ای امرٹ لنگ سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۸۳

عہدنامہ درباب گھاٹی فنو کے

اول

کمشنران انگریزی میجر گرانٹ اور کپتان ہیمیرسن صاحب حسب ہدایت رایٹ آنریبل گورنر جنرل بالجلاس کونسل اتوار کرتے ہین کہ وہ شہر تماؤ اور سیمبا اور سرحال اور دیگر دیہات واقع گھاٹی تھنوزتالنگ انگلو جنگ اور رستہ گھاٹی جو درمیان دامن کوہ شرقی اور کنارہ مغربی دریائے نگمہا کھنڈوان کے واقع ہے موافق اکہ مہامنگائن راجہ کوا اور شاروانگلس سپوکیان تھا و کمشنران، اسورہ شاہ آوا کو حوالہ کردینگے۔

دوم

کمشنران انگریزی تھانہ سنی پورا کو جو باس ملک مین قائم ہے برخاست کرکے چند شرائط پر فوراً قبضہ کمشنران برہما کا وہان کرادینگے۔

سوم

شرائط یہ ہین کہ جو حدود کمشنران انگریزی قائم کرین اونکو وہ منظور کرین جو لوگ بجانب سنی پورا ان حدود کے رہتے ہین اونسے صریحًا اور حیلۃً مزاحمت نکرین۔

چہارم

حدود مفصلۂ ذیل قرار پائین

اول حصہ شرقی اون پہاڑون کا جو برمتصل جانب غربی میدان گھاٹی فنو سے نکلتے ہین اس خط حد بندی مین مورخ اور تمام علاقہ جانب مغربی اوسکے شامل ہے۔

دوم بجانب جنوب ایک خط دامن شرقی پہاڑ مذکور سے اون مقام تک جہان دریاے جنکو برہما والے مین لسادنگ کہتے ہین اور سنی پورا والے تم لسالنگ کہتے ہین میدان مین آتا ہے اور اوسکے ابتدا تک درمیان کوہستان کے جو خاص مغرب کہتے ہین لیہانگ دریاے سنی پورا سے ہے۔

سوم بجانب شمال خط حد بندی اونھین پہاڑون کے دامن سے جہان گھاٹی قبو بجانب شمال

ختم ہوتی ہے شروع ہوگا اور وہان سے خاص شمال کو اول قطار پہاڑ تک چلکر بجانب مشرق اوس مقام تک پہونچے گا جہان دیہات جواتا دونیگوئی اور تواانگدا اوس قوم کے واقع ہین جسکو منی پورا والے بوبیپا اور برہما والے لاگسانی کہتے ہین اور جواب ماتحت منی پور اسکے ہین۔

پنجم

کمشنران برہما وعدہ کرتے ہین کہ وہ امکان برہما کو جو مامور اوس علاقے مین ہونگے جواب حوالہ اونکے کیا جاتا ہے حکم دینگے کہ بسیطرح وہ ذرا تکہ کہین یا دیگر باشندگان جو بجانب منی پور اخطاط بندی سے رہتے ہین ہونگے اور کمشنران انگریزی بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ منی پور والون کو حکم دینگے کہ وہ بسیطرح ذرا تکہ کہین یا دیگر باشندگان کسی قسم کے جو بجانب ہا اور رہتا اور سے حد بندی کے رہتے ہوں فہونگے۔

کمشنران { دستخط ایف جی گرانٹ میجر (مہر)
دستخط آر بی پیمبرٹن کپتان (مہر)

مقام سیناچل گھاٹ تنگنھی ۱۵ جنوری ۱۸۳۴ عیسوی

ختم شد حصہ دوم

حصہ سوم

عہدنامجات واقرارنامجات جو درمیان علاقہ ملائن پنیشولا اور جزیرہ سماترا و علاقہ سیام کے ساتھ منعقد ہوئے ہین

ملائن پنیشولا

یہ حال رپورٹ کرنیل کیوینا صاحب سے و دیگر کواغذ سرکاری سے اخذ کیا ہوا ہے

باستثنا ایک یا دو علاقجات خرد جو خود سر ہین باقی علاقہ ملائن پنیشولا کا منقسم درمیان انگریزان اور سیام والون کے ہے اقرارنامجات ساتھ علاقہ فیدہ کے جو باتحت سیام کے ہے اور ساتھ خود سر علاقجات پیراگ اور سلنگورا و دیگر علاقجات مشتمل رمبو وغیرہ اور جوہور کے ساتھ ہوئے ہین اور علاقجات برنگا نو اور کلمنتان بھی محفوظہ گورنمنٹ انگریزی کے سب فحواے عہدنامہ بنکوک کے ہین

جس عہدنامے کی رو سے عام تدبیر گورنمنٹ انگریزی کی بیچ سمندر شرقی کے مترتب ہوئی وہ عہدنامہ ساتھ قوم ڈچ کے بتاریخ ۱۷ ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۴ع منعقد ہوا تھا جسکے شرط دہم سے تعلق وجوبکا ملاکا پنیشولا سے علحدہ ہوا۔

راجہ سکندر شاہ سنگاپور والے نے قریب وسط تیرہ صدی کے ملاکا کو آباد کیا تھا کہ بیچ سنہ ۱۵۱۱ع کے پورچگیس نے ماتحت البوکرک کے آکر اسکو لیا اور سنہ ۱۶۴۱ع مین ڈچون کے ہاتھ آیا اور سنہ ۱۷۹۵ع تک اونکے پاس رہا اس سال مین انگریزون نے مع دیگر علاقجات ڈچ واقع شرق اسکوقفہ کیا اور سنہ ۱۸۱۸ع تک اونکے قبضے مین رہا اس سال مین دوبارہ ڈچونکو دیا گیا اور آخرکار سنہ ۱۸۲۴ع مین جو عہدنامہ ڈچون کے ساتھ ہوا اوسمین یہ علاقہ پھر انگریزون کو ملا۔

بجانب شمال ملاکا کے علاقہ نانگ واقع ہے جو عہد بتسلط ڈچ علاقہ ملاکا مین زیر حکم چار سردارو نکے تھا اور ان چارون سردارون نے عہد ڈچ کے ساتھ کیا تھا سردار پاہانگ ملو ہمیشہ ڈچ مقرر کرتے تھے بعد بتسلط انگریزی علاقہ ملاکا اور نانگ مین ایک عہدنامہ نمبر ۸۵ اون سردارون کے ساتھ سنہ ۱۸۵۲ع مین قرار پایا تھا مگر سنہ ۱۸۳۱ع مین اور سردارون نے سر بشورش اوٹھایا جسکے باعث ضرور ہوا کہ علاقہ مذکور

بزور شمشیر فتح کیا جاے۔

فیدہ ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ ہماری اول رسم بمقدمات پولیٹکل اس ۱۸۱۶ء کے ساتھ اوس رسم رسل ورسائل کے ساتھ شروع ہوئی تھی جو کپتان فرانسس لائیٹ صاحب بنگلے ساتھ راجہ فیدہ کے شروع کی تھی اور جسکا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ ایک اقرارنامہ نمبر ۶ ۱۸۰۶ء مین منعقد ہوا جسکی رو سے جزیرہ پینانگ جو بعد ازان بنام جزیرہ پرنس اوف ویلس کے مشہور ہوا شامل کیا جاے اور اس جزیرہ پر قبضہ باقاعدہ بتاریخ ۱۱ ماہ اگست ۱۸۰۸ء مین کیا گیا۔

بتاریخ یکم ماہ مئی ۱۷۹۱ء ایک عہدنامہ نمبر ۸ کپتان لائیٹ صاحب نے قرار دیا جسکی رو سے یہ شرط ہوئی کہ فریقین غلامان مفروین اور قرضداران اور مجرمان جعل وقتل حوالہ کردیے جائین اور یہ کہ رسد وغیرہ بلا محصول ملک سے ساکنان جزیرہ اور مقیمان جہاز بمقام لنگر گاہ پہونچائی جاے اور یہ کہ راجہ فیدہ کو جو بنام جنگ وی پیرتوان مشہور ہے چھ ہزار دولر اس کے دیے جائین اور راجہ پر یہ وجب آیا کہ وہ کسی غیر قوم ساکن یورپ کو ملک مین رہنے کی اجازت نہ دیگا۔

بتاریخ ۶ جون ۱۸۰۰ء سر جارج لیئنڈ صاحب نے جو لفٹنٹ گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس کے مقرر ہوئے تھے حاکم فیدہ سے ایک اور عہدنامہ نمبر ۸ قرار دیا اسکی رو سے ایک بڑا ملک جو بنام ضلع ولسلی مشہور ہوا اور جو اوس ملک مین واقع ہے شامل کیا گیا یہ عہدنامہ تا ماہ نومبر ۱۸۰۰ء منظور نہین ہوا۔

یہ دونون عہدنامے اس خیال سے راجہ فیدہ کے ساتھ منعقد ہوئے تھے کہ اوسکو سرخود تصور کیا گیا تھا مگر وہ ماتحت سیام کے معلوم ہوا۔

پیچ ۱۸۱۰ء کے راجہ فیدہ نے کورٹ بنیکوک کو بباعث نہ دینے خراج معمولی طلائی اور نقرہ پھولون کے اور نامرعی رکھنے دیگر مراسم معمولی و فرمانبرداری کے قبضہ کیا پس کورٹ مذکور نے ارادہ بمصمم لے لینے اونکے علاقہ مفوضہ کا کیا اور سیاہ نومبر ۱۸۲۱ء راجہ لگوری جو محفوظ سیام ہے فوج جرار لیکر فیدہ پر حملہ آور ہوا اور راجہ کو نکال دیا راجہ مفرور اس شرط پر آکر پینانگ مین فروکش ہوا کہ جب تک وہ وہان قیام پذیر رہے گا اوسوقت تک وہ اور نہ اوسکا کوئی ہمراہی کسیطرح کی خط کتابت پولیٹکل بلا اطلاع ومنظوری گورنمنٹ انگریزی نکرے گا اس عہد کو اوسنے

تو ہرا اور چونکہ گورنمنٹ کا واسطہ بھی اوسکے دوبارہ علاقہ پانے مین کارگر ہوا تو حسب فحوائے عہدنامہ بینکوک پر یہ شرط قرار پائی کہ وہ پناگ سے چلا جاے اور بموجب منشاء عہدنامہ مذکورہ بالا کے راجۂ معزول بمجبوری ملاکا مین جاکر قیام پذیر ہوا اور وہان ایک پنشن معقول سرکار انگریزی سے اوسکے واسطے مقرر ہوئی اور حسب منشاء عہدنامہ مذکورہ بالا کے حکومت انگریزی بمقامات جزیرہ پناگ اور ضلع ولیسلی کو سیام والون نے منظور کیا۔

راجۂ معزول نے کئی مرتبہ ارادہ دوبارہ لینے اپنے ملک کے رئیس لگورسی کیا مگر سود مند نہوا آخرکار ۱۸۴۳ء مین اوسکا بیٹا کلان بمقام بینکوک گیا اور اپنے والد کیطرف سے تابعداری سیام کی منظور کی اور بسفارش اور توسط کرنر سٹریٹ سٹل منٹ کے راجۂ معزول واسطے علاقہ قیدہ پر جو ایک حکومت کاتبین مین سے ہے جسمین علاقہ قیدہ منقسم ہے حاکم قرار دیا گیا اور اسلیے شرط سیزدہم عہدنامہ بینکوک کی ترمیم ہوئی بیچ ۱۸۴۳ء کے راجہ قیدہ نے زبردستی ضلع کریان واقع علاقہ پراگ کو چھین لیا و بان کے حاکم نے استغاثہ پینکاہ کورنر سٹریٹ سٹل منٹ مین کیا اور باعث اختیار گورنر مذکور کے راجہ نے اپنے ملازمین اوس علاقے سے اوٹھا لیے مگر اوسکی پنشن ایک سال کی ضبط ہوئی اور یہ ہی سزا اول مرتبہ اوسکے واسطے کافی متصور ہوئی۔

اوپر وفات راجہ کے اوسکا بیٹا کلان تواکو عبداللہ نام کو کورٹ بینکوک نے بجاے راجہ مرحوم کے مقرر کیا اوسکے بعد اوسکا بھائی تواکو دی نامے جانشین ہوا یہ بھی بتاریخ ۸ ماہ مئی ۱۸۵۸ء مرگیا اور اوسکا بیٹا راجہ حال تواکو احمد نامے حکومت علاقہ پر سرفراز ہوا۔

پراگ

در اصل علاقہ پراگ ماتحت ملاکا کے تھا اور قریب وسط سولہ صدی کے بندا بار اجہوا کا سلطان پراگ بنام مظفر شاہ مقرر ہوا اوسکا بیٹا منصور شاہ قریب ۱۵۶۷ء کے شاہ آچین ہوا اور پراگ جب سے ماتحت اوسکے اور اوسکے جانشینون کے رہا جنکو بنگکاماس یعنی طلائی پھول معمولی خراج کے ملا کیے جب ضعف حکومت آچین مین ہوا تو ہر ایک سرخود ہوگیا اور ڈچون کی حفاظت مین آگیا ۱۸۹۵ء مین پناگ سے مہم ہوئی اور جو فوج جزوی ڈچ کی قلعہ پراگ مین تھی

وہ مغلوب ہوئی اور پراگ فوج مظفر کو ملا اس سبب سے ہماری تجارت کو بڑی ترقی ہوئی اور تمام ٹین یعنی لوہا وہان کی کانون کا پنانگ مین آنے لگا اوسوقت مین محمد تاج الدین سلطان وہا سکا تھا اور وہ ۱۸۰۱ء مین مرگیا اور اوسکا بیٹا سلطان منصور شاہ نامے اوسکا جانشین ہوا۔

۱۸۱۸ء مین ایک عہدنامہ نمبر ۸۹ گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس سنے راجہ پراگ سلطان عبداللہ کے ساتھ کیا جسکی رو سے رعایاے انگریزی کو اجازت تجارت کی بلا مزاحمت حاصل ہوئی۔

بیچ ۱۸۲۵ء کے کرارفینا مین حاکمان پراگ اور سلینگور کے پیدا ہوئی اور اندرسن صاحب واسطے فیصلہ کے بھیجے گئے اسمین عہدنامہ نمبر ۹۰ مرقومہ ۶ ماہ ستمبر ۱۸۲۵ء قرار پایا اس عہدنامہ کی رو سے سرحدات دونون کی تصحیح ہوئی اس عہدنامے مین راجہ پراگ سنے یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ کبھی داخلت حکومت سلینگور مین نہین کرنے کا اور نیز یہ کہ وہ تجاران علاقہ غیر کو اجازت تجارت بلا مزاحمت دیگا۔

حسب منشا شرط چہاردہم عہدنامہ بینکوک کے سرخود مختار پراگ کا قائم رہا ہے مگر اوسکو اجازت دی گئی ہے کہ اگر وہ چاہے خط کتابت دوستانہ سیام سے رکھے بلکہ بطور سابق پھول ملائی و نقرہ بھی دیا کرے اس شرط مین بھی وعدہ ہوا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی حفاظت پراگ کی بخلاف فوج سلینگور کے کریگی بجاے ستمبر سنہ مذکور کے ۱۱ ۱۸۱۱ء اسواسطے کہ گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس کو پہنچی کہ راجہ لگور نے کچھ فوج پراگ مین بھیجی ہے اور سب اختیار راجہ پراگ کا چھین لیا ہے اس اطلاع کے مطابق کچھ فوج انگریزی بھیجی گئی تھی کہ اوسنے جاکر دیکھا کہ عہدنامہ کی شرائط کی تعمیل قرار واقعی کرین سیام والون سنے جو مکان اوسکے پاس برلب دریا تھا خالی کردیا اور اوسوقت سے آزاد ہونا یعنی سرخود مختار پراگ کا اوسکی حکومت سے کلیتہً منظور ہوا۔

بموجب عہدنامہ نمبر ۹۱ مرقومہ ۱۸ اکتوبر ۱۸۲۶ء کے راجہ پراگ سنے بعذر اسکے کہ اوس سے ہر دو دریا جزایر دونون طرف مین ہمت ہماری تھی مسدود نہین ہوسکتی جزیرہ ذنبگ اور جزایر پیگور اور دیگر جزایر جو پراگ کے متعلق تھے سب سپرد انگریزون کے کردیے اور بطابق دوسرے عہدنامے نمبر ۹۲ کے جزایر مرقومہ بالا ضبط ہوا تھا راجہ سنے وعدہ کیا کہ وہ کچھ سروکار شاہ سیام سے نہین رکھیگا اور نہ اوسکے سردارون سے خط کتابت کریگا اور نہ راجہ سلینگور سے

اور وہ بنگاس ملکیی اور قسم کا بھی خراج نہ دیگا اور نہ اونکے قاصدون کو اپنے یہان آنے دیگا اور اگر کوئی سردار غیر اوسکے علاقے مین دست اندازہوگا تو اوسکو بھر وسا صرف امداد گورنمنٹ انگریزی کا ہے اس مدد اور حفاظت کا وعدہ اوس سے اس شرط پر ہوا کہ وہ اپنے عہود کی تعمیل کرتا رہے بتاریخ ۵ اکتوبر ایک تتمہ عہدنامہ نمبر ۹۳ دستخط ہوا جسکا منشا یہ ہے کہ انتظام ملک اچھا ہوگا اور دزدی دریا مسدود ہوگی اور حفاظت تجارت کی کیجائیگی۔

اگرچہ راجہ ہی صرف ہمارے نزدیک سردار با اختیار پراگ مین ہے مگر ظاہر ہوگا کہ حکومت وہانکی منقسم اوپر اہلکاران دربار راجہ مذکور کے ہے یعنی راجہ مدح اور بنا ہارا اور اورنگ کا یا بارا اور تمونگونگ کیونکہ اونکی مہر بھی ہر ایک عہدنامہ پر ہے اول شخص انمین کا بڑا عہدہ تخت ہے اور یہ عہدہ یہان پسند پر موقوف ہے موروثی نہین ہے گو پسند اسکی متعلق خاندان شاہی کے ہو۔

شلینگور

بیچ ۱۸۰۶ء کے راجہ سرخود شلینگور کو مجبوری اطاعت ڈچ کی منظور کرنی پڑی اوسوقت مین وہ قابض ملاکا پر تھے اور جب دوبارہ ڈچ ۱۸۱۷ء مین قابض ملاکا پر ہوئے تو اونھون نے پھر چاہا کہ جو رسوم اونکے اور شلینگور کے سابق تھے وہ پھر قائم ہون مگر راجہ کو پاسداری انگریزونکی بہت تھی اور اونکی ساتھ اوسنے عہدنامہ تجارت نمبر ۹۴ قرار دیا تھا اس وجہ سے اوسنے اب انکار کیا۔

جب انڈرسین صاحب واسطے خط کشی حدود شلینگور اور پراگ کے گئے تھے تو عہدنامہ نمبر ۹۵ راجہ کے ساتھ ہوا تھا جسکی رو سے عہدنامہ سابق مستحکم ہوا تھا اور سوائے اسکے کہ حدبندی فیابین شلینگور اور پراگ کے ہو راجہ شلینگور نے عہد کیا کہ وہ ہرگز حکومت پراگ مین مداخلت نکرے گا اور نہ اپنے سرحد سے باہر مع فوج کے جائیگا اور نیز یہ وعدہ کیا کہ وہ اپنے کناروں پر دزدان دریا کو آمد و رفت کرنے نہ دیگا اور جو مجرم علاوہ انگریزی اوسکے علاقے مین مثل دزدان دریا و دزدان خشکی و مجرمان قتل و دیگر مجرمان پناہ گیر ہونگے اونکے حوالہ کردیگا اور بھی پچھلی شرط فیابین مین قرار پائی تھی از روے شرط چہاردہم عہدنامہ مرقومہ ۲۰ ماہ جون سنہ ۱۸۲۶ء جو سیام کے ساتھ ہوا تھا وعدہ محافظت شلینگور کا جملہ افواج سیام سے کیا گیا تھا اس نظر سے

یہ علاقہ بھی مثل پراگ سخت حفاظت انگریزی تصور ہو سکتا ہے۔

اگرچہ یہ اسے نام شلینگور ایک حاکم رہ چکا ہے مگر درینولا و دیگر مالیخ علاقجات سرخود مین ہے یعنی لوکوٹ اور لنگکاٹ اور کالانگ اور شلینگور اور برنام انمین کا بڑا لوکوٹ ہے وہانکے راجہ نے کیپ رچارد ونبلوری سلطان شلینگور عرصہ قلیل سے سپرد گورنمنٹ انگریزی کے واسطے نفع یہ سکان روشنی کے کیا ہے۔

یہ شہرت صحیح ہے کہ راجہ لوکوٹ کو سلطان نے حکومت کل تمام شلینگور کی دیدی ہے مگر اس بارہ مین کوئی اطلاع سرکاری گورنمنٹ کو نہین دی گئی ہے۔

علاقجات مشتملہ

سنگئی اجونگ اور رام اواد جوہول اور مری سنانتی یہ علاقجات اول مین تخت جوہور کے تھے قریب ۱۸۱۸ء کے اونھون نے شاہ جوہور کے اتفاق کو ترک کرکے ایک سردار تجویز کرکے اوسکا نام جنگ دی پرتوان رکھا اور اوسکے ماتحت چار پنگھولو بطور کونسل مقرر کیے اور ان پنگھولو کو اسنے علاقہ مفوضہ مین اختیار کل دیا اس سے پیدا ہے کہ کل اختیار ان پنگھولو کا تھا اور جنگ دی پرتوان کا اختیار صرف برائے نام تھا آخرکار ۱۸۹۶ء مین ایک اور سردار مقرر ہوکر نمبر کونسل مذکور بحال رہا اور اوسکا نام جنگ دی پرتوان میدوا رکھا گیا۔

بیچ ۱۸۱۸ء کے جنگ دی پرتوان میدوا نے ایک اپیل صاحب رزیڈنٹ انگریزی مقیم ملاکا کو بخلاف ہر چہار پنگھولو کے جنسے نااتفاقی رکھتا تھا دائر کیا اور استدعاے مدد کی مگر یہ استدعا عدم نامنظور ہوئی۔

بتاریخ ۳۰ ماہ نومبر ۱۸۳۳ء جب راجہ علی جنگ دی پرتوان سا رکھا تھا اور اوسکا داماد شریف سید سجان جنگ دی پرتوان میدوا تھا ایک عہدنامہ نمبر ۹۶ فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور علاقجات مشتملہ کے قرار پایا اوسکا منشا یہ تھا کہ پیرا طرفین مجرمان کو حوالہ کرینگے اور جو تکرار فیما بین ہر دو سرکار یا اوسکے متعلقین واقع ہوا اوسکا فیصلہ ہوا اور حفاظت تجارت کی ملحوظ رہے اور زردی دریا مدد کیجاے ایک اسی قسم کا عہدنامہ نمبر ۹۷ رام بوسے جداگانہ بتاریخ ۲۸ ماہ جنوری ۱۸۳۲ء قرار پایا سرحد ملاکا جو ملحق رام بو اور جوہول سے تھی اوسکا تصفیہ جداگانہ عہدنامجات کی رو سے جو

حاکمان سرحدود علاقہ مذکورہ بالا کے ساتھ بتاریخ ۹ اور ۱۵ ماہ جون ۱۸۳۳ء نمبر ۹۹ و نمبر ۹۹ ہوئے تھے کیا گیا۔

اگرچہ حاکمان مختلف علاقجات کے اب بھی گاہ گاہ واسطے تصفیہ امور عامہ ریاست جمع ہوتے ہین مگر تاہم چند عرصہ گذشتہ سے استعمال ان علاقجات کا موقوف معلوم ہوتا ہے اور بنگ دی برہوان سابق جو عہدہ بنگھوہی سری سنا ہی کا بھی رکھتا تھا بہت کم اختیار دیگر سرداران پر رکھتا تھا اور اسکے رہنے کا لحاظ کبھی گورنمنٹ انگریزی نے بھی ملحوظ نہین رکھا تمام تحریرات بنام اون سردارون کے بلالحاظ اونکے ساتھ کے حاری ہوتی تھین اور یہی امر نسبت سرداران خورد لنگھی اور گجی کے بھی عمل رہتا تھا لنگھی ماتحت سنگی اجونگ کے اور گجی ماتحت جوہور کے ہے۔

علاقجات کوہ اوتا مپنگ اگرچہ ایک جزو علاقہ رام بوکے ہین مگر بافضل ریاض سید سجان کے ہین یہ شخص جب بنگ دی پر توان ہیودا مقرر ہوا تھا تو یہ علاقجات اوسکے سپرد ہوئے تھے

جوہور

ہماری تحریرات پولیٹیکل اس علاقہ جوہور کے ساتھ سنہ ۱۸۱۸ء مین شروع ہوئی تھی اس سال کے ماہ اگست مین ایک عہد نامہ صلح و دوستی نمبر ۱۰۰ اسیجر فار کیو بار صاحب نے سلطان عبدالرحمن شاہ پسر کو جیک سلطان محمد سے کیا تھا یہ شاہ بیچ غیر حاضری اپنے برادر کلان تو انکو حسین کے جو بمقام پاہانگ اپنی شادی کرکے ساتھ دختر بندا ہارا کے گیا تھا تخت نشین ہوگیا تھا گو یہ مشہور ہے کہ یہ تجویز تخت نشینی باعث مرگ اوسکے باپ کے چند روزہ ہوئی تھی۔

مشہور یہ ہے کہ سلطان عبدالرحمن شاہ نے اپنے بھائی کے واسطے تخت خالی کردیا اور اوسکے بھائی کی تخت نشینی مسٹر ٹیمفورڈ ریفل صاحب نے سنہ ۱۸۱۹ء مین شہر کی تھی بتاریخ ۱۹ ماہ مزبور و ۲۶ ماہ جون سنہ مذکور دو عہد نامجات نمبر ۱۰۱ و ۱۰۲ ساتھ سلطان اور تمونگانگ کے واسطے قائم کرنے ایک کارخانہ انگریزی مقام سنگاپور کے اور حفاظت تجارت انگریزی کے درمیان علاقہ سلطان کے منعقد ہوئے۔

بیچ سنہ ۱۸۲۴ء کے یہ خواہش ہوئی کہ مقام سنگاپور کلیتہ اختیار اور قبضہ مین آجاوے اور اس نیت سے ایک عہد نامہ نمبر ۱۰۳ سلطان اور تمونگانگ کے ساتھ قرار پایا جسکا منشا یہ تھا کہ زبیرہ

سنگاپور بیچ سمندر وغیرہ جو کچھ دس میل کے فاصلہ تک کنارے سے ہو سب انگریزی آبادی قرار دیجائے اور انتظام کیا جائے کہ دریا مسدود ہو اور کاروبار تجارت کے مقام جوہور میں ترقی ہو۔

سلطان اور ٹمونگانگ امیر امکے جانشین اس تاریخ تک سنگاپور میں رہتے تھے اور چونکہ درباب محاصل کے جو علاقہ جوہور سے حاصل ہوتا تھا فیما بین سلطان اور ٹمونگانگ کے تکرار ہوتی تھی اور ہر ایک اپنا اپنا حق ظاہر کرتا تھا اسواسطے حکام مقام سنگاپور کی یہ تجویز قرار پائی کہ یہ حق صرف ایک آدمی کا قرار دیا جاوے اور یہ شخص کل اختیار تمام ملک میں رکھے اور اس امر کے واسطے ٹمونگانگ پسند ہوا رضامندی گورنر جنرل باجلاس کونسل بتاریخ ۱۰ ماہ مارچ ۱۸۵۵ء ایک عہد نامہ نمبر ۲۰ درمیان اونکے اور سلطان کے قرار پایا اوسمیں یہ شرط مندرج ہوئی کہ کچھ روپیہ اور ماہواری پنشن منظور کرکے شاہ مذکور کل حکومت جوہور کی اوسکے سپرد کردی اور صلح مکانات بامواد جو ایک علاقہ خرد درمیان جوہور اور انگریزی علاقہ ملاکا کے واقع ہے سلطان نے یہہ علاقہ کبھی شامل جوہور کے نہیں رکھا تھا مگر ایک علیحدہ سردار بنام ٹمونگانگ اوسمیں ماتحت سلطان کے رہتا تھا اور یہ بھی اوسمیں ایک شرط تھی کہ اگر سلطان مواد کے جدا کرنے میں راضی ہو تو اول اوسکے لینے کا پیغام گورنمنٹ انگریزی کے پاس بھیجا جاوے۔

علاقہ پاہانگ اصل میں ماتحت جوہور کے تھا اور دربار سلطان کا ایک عہدہ دار بنام بندہارا کے وہاں رہتا تھا اور یہ عہدہ موروثی شمار کیا جاتا تھا مگر عرصہ قلیل گذرا کہ بندہارا کی ماتحتی سے انکار کرکے اپنی خودسری اور آزادی ظاہر کی ہے۔

پاہانگ ایک طرح سے زیر حفاظت اس گورنمنٹ کے تصور ہو سکتا ہے کیونکہ گو کوئی عہد نامہ منعقد نہیں ہوا ہے مگر جب کبھی کچھ تکرار باہمی یا فوج کشی سردار غیر ہوتی ہے تو وہ مدد اور صلاح گورنر سٹریٹ شنل منٹ سے طلب کرتا ہے اور ایسی مدد کے باعث سے اوسکے حال کی آزادی متصور ہو سکتی ہے۔

علاقجات جلابو آلو پاہانگ جسمیں علاقہ سینگ اور جامپول شامل ہیں اور علاقہ جلائے دونوں شامل ہوکر علاقہ مشتملہ میلی پنشولا کے ہیں اور متابعت سلطان جوہور کی قبول کرتے ہیں

یہ متابعت کبھی اونکی بنگھولو نے ترک نہین کی کیونکہ اونھون نے بعد علیحدہ ہونے علاقجات سنگی اجونگ اور رام بوادجوہول اور سری سناتنی کے اقبال حکومت سلطان سے انحراف نہین کیا اس سبب سے گو علیحدہ اقرارنامجات یا عہدنامجات ان علاقون سے نہین قرار پایا مگر ہمارے معاملات پولیٹیکل اونسے بھی اوسیطرح متصور ہو سکتے ہین جسطرح حسب منشا عہدنامجات جو ساتھ سلطان جوہور کے قرار پائے جنکے وہ اپنے تئین اب تک ماتحت گردانتے ہین گو سلطان اونپر کسیطرح حکمرانی نہین کرتا۔

نمبر ۸۴

عہدنامہ فیمابین شاہ انگلستان وشاہ ندرلینڈ درباب علاقجات وتجارت ہندوستان جو بمقام لندن بتاریخ ۱۷- مارچ ۱۸۲۴ء قرار پایا۔

بنام خداوند پاک ولاشریک

شاہ یونایٹید کنگدم اوف گرایٹ برٹن وآیرلینڈ اور شاہ ندرلینڈ بخواہش اسکے کہ ایک طور پر جو فائدہ بخش طرفین ہو اونکے اپنے اپنے مقبوضات اور اونکی رعایا کی تجارت ملک ہند مین رکھی جائے تاکہ خوشنودی اور بہبودی دونون اقوام کی ہمیشہ ترقی پذیر ہو اور وہ تکرار رشک جو سابق اوس استحاد کا مانع تھا جو باہم ہونا چاہیے اور نیز بدین مراد کہ تمام مواقعۂ نااتفاقی فیمابین اونکے اہلکنون کے حتی المقدور مسدود ہون اور بمراد اسکے کہ جو سوالات معانقہ تاریخ ۱۳ ماہ اگست ۱۸۱۴ء بمقام لندن جو درباب شاہ ندرلینڈ کے مقبوضات ہند کے ہوئے تھے وطی ہون ہر دو بادشاہون نے اپنے اپنے مختار کل تجویز کیے یعنی شاہ یونایٹید کنگدم اوف گریٹ برٹن وآیرلنڈ نے اپنی طرف سے رایٹ ہنوربل جارج کینگ کو جو ممبر شاہ ممدوح کے موسٹ نوبل پریوی کونسل اور ممبر پارلیمنٹ اور شاہ ممدوح کے سکرٹری اعظم فورفورین افیرس ہین اور رایٹ ہنوربل چارلس واکنس ایسوین کو جو ممبر شاہ ممدوح کے موسٹ نوبل پریوی کونسل اور ممبر پارلیمنٹ اور لفٹنٹ کرنیل کمانڈنٹ منٹگمری شایر رحمنٹ یومنری کیولری اور پریسیڈنٹ شاہ ممدوح کے بورڈ اوف کنٹرول نائب معاملات ہند کے ہین نامزد فرمایا اور شاہ ندرلینڈ نے اپنے طرف سے برن ہنری نیگل کو جو ممبر اکوسٹیرین کور ضلع ہولنڈ کے

اور کونسلر اوف سٹیٹ نامیٹ کرنیکا پوس دی رویل اوڈر اور دی ملیک لاڈن اینڈ اوف دی رویل گلفک اور دی اسٹار اکسٹری اور دی ہنری اوپلینی ٹو نشیری شاہ ممدوح کے دربار شاہ گریٹ برٹن کے ہین اور ہائین رینیا ڈفالک کو جو کمندر اوف دی رویل اوڈر اوف دی ملیک لاڈن اور شاہ ممدوح کے منسٹر اوف دی ڈپارٹمنٹ اوف پبلک انسٹرکشن بنشیل اندسٹری اور کولونی کے مین مامور کیا اور ان صاحبون نے اپنے اپنے اختیارات کامل بیان کرکے شرائط ذیل منظور کین۔

شرط اول

معاہدین بزرگ وعدہ کرتے ہین کہ رعایا سے فریقین کو اجازت ہوگی کہ علاقجات مقبوضات شرقی آرچپلگو مین اور ملک ہندو سیلون مین بطور دوستانہ قوم کے جاکر تجارت کرین اور انکی رعایا قوانین ملک کی پابندی منظور رکھین گے۔

شرط دوم

رعایا وار جہاز ایک قوم کی آمد و رفت مین کسی لنگرگاہ شرقی مین محصول زیادہ دو چند سے جو رعایا اور جہاز اوس قوم کا دیتا ہے جسکا وہ لنگرگاہ ہے نہ دینگے۔

محصول آمد و رفت کا بیچ کسی لنگرگاہ انگریزی کے ہندوستان یا سیلون مین جہاز قوم فرح پر اوسقدر ہونا چاہیے کہ کسی حالت مین زیادہ دو چند اوس محصول سے نہو جو رعایا اور جہاز انگریزی اوس لنگرگاہ پر دیتے ہون۔

درباب اون اشیا کے جنپر محصول اوس رعایا سے یا جہاز سے نہین لیا جاتا جو اوس قوم کے ہون جنکے قبضے مین لنگرگاہ ہے تو ایسے اشیا پر دوسری قوم کی رعایا جہاز سے کسیطرح زیادہ حد فیصدی سے نہوگا۔

شرط سوم

ہر دو معاہدین بزرگ وعدہ کرتے ہین کہ کوئی عہدنامہ بعد ازین کسی جانب سے ساتھ کسی حاکم شرقی سمندر کے نکیا جائیگا جسمین کوئی شرط علانیہ اس مضمون کی ہوگی یا جس سے محصول زیادہ مقرر ہوتا کہ تجارت فریق ثانی معاہدہ کی اونکے لنگرگاہ مین فسدود رہے اور اگر قبل ازین کوئی عہدنامہ ایسے مضمون کا ہوچکا ہوگا تو بعد ختم ہونے اس عہدنامہ کے وہ شرط ترمیم کیجائیگی۔

یہ امر معلوم ہے کہ قبل ختم ہونے عہدنامہ حال کے ہر ایک فریق معاہدہ نے دوسری فریق کو اپنے اپنے عہدنامجات منعقدہ سے جو حکام سمندر شرقی کے ساتھ اونکے ہوئے ہین اطلاع دی ہے اور اب بطرح ہر ایک عہدنامہ کے جو بعد ازین قرار پاوینگے اونکی اطلاع بھی ہر فریق دوسرے فریق کو کرتا رہے گا۔

شرط چہارم

شاہ انگلستان و شاہ نیدرلینڈ اقرار کرتے ہین کہ وہ اپنے اپنے ملکی و فوجی عہدہ داران کو اور افسران جہاز جنگی کو حکم محکم دینگے کہ وہ آزادی تجارت کی ملحوظ رکھین جیسا شرائط اول و دوم و سوم سے قرار پایا ہے اور کسی حالت مین بیچ آمد و رفت یا خط کتابت ساکنان شرقی اور جیلیگو کے ساتھ لنگر گاہان ہر دو ولایت کے یا رعایاے ہر دو ولایت کے ساتھ لنگر گاہان شرقی حکومتون کے مزاحم اور معترض نہون۔

شرط پنجم

شاہ انگلستان اور شاہ نیدرلینڈ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ باہم اتفاق کرکے سمندر شرقی مین انسداد دزدی دریا کا کرینگے اور وہ پناہ کشتیان دزدان مذکور کو نہ دینگے بلکہ حفاظت اور جہازونکی گرفتاری دزدان دریائی کرسے کرینگے اور وہ کسی حالت مین جہازان بدزدی رفتہ کو اپنے علاقہ مقبوضہ مین آنے نہ دینگے اور نہ رہنے دینگے اور نہ فروخت ہونے دینگے۔

شرط ششم

یہ بھی وعدہ ہوا ہے کہ ہر دو گورنمنٹ اپنے اپنے افسران و اجنسان مقیم علاقجات شرقی کو حکم دینگے کہ وہ بغیر اجازت اپنے اپنے گورنمنٹ یورپ کے کسی جزیرہ سمندر شرقی مین آبادی جدید قائم نکرینگے۔

شرط ہفتم

جزایر مالاکا اور خصوصاً امبوینا و بانداو نیرہ مع اونکے متحقون کے شرائط اول و دوم و سوم و چہارم سے اوسوقت تک بری تصور کیے جاینگے جسوقت تک گورنمنٹ نیدرلینڈ مناسب سمجھکر مستاجری مصالحات سے دست بردار نہونگے اور اگر گورنمنٹ مذکور کسیوقت مین قبل دست بردار ہونے

مستاجری مذکور سے کسی رعایاے حاکم غیر یا سوداے حاکمان ایشیا اجازت تجارت کی جزایر مذکور کے ساتھ دینگے تو رعایاے شاہ انگلستان بھی اونہی مرتبون پر اجازاء سیصہ رسوم جاری کرینگی منظور ہوگی۔

شرط ہشتم

شاہ مذرلینڈ تمام اپنے علاقجات جزیرہ کو شاہ انگلستان کے حوالہ کرتے ہین اور تمام حقوق ومحاصل سے جو بباعث اون علاقجات کے اونکو حاصل تھے سبکدوش ہوتے ہین۔

شرط نہم

کارخانہ فورٹ مارلبرا اور تمام مقبوضات انگریزی واقع جزیرہ سماترا اس شرط کے مطابق شاہ مذرلینڈ کے حوالہ ہوتے ہین اور شاہ انگلستان وعدہ کرتے ہین کہ کوئی آبادی انگریزی اس جزیرے مین آیندہ نہوگی اور نہ کوئی صلح حکام انگریزی کسی شاہزادہ یا سردار یا رئیس وہان کے سے نہ کرینگے۔

شرط دہم

شہر اور قصبہ ملاکا مع اوسکے متعلقات کے بوجہ اس شرط کے حوالہ شاہ انگلستان کے کیے گئے اور شاہ مذرلینڈ وعدہ کرتے ہین کہ وہ اور اوسکے رعایا ہرگز کوئی آبادی اس ملک مین نہ کرینگے اور نہ عہدنامہ کسی شاہزادے یا سردار یا رئیس وہان کے سے منعقد کرینگے۔

شرط یازدہم

شاہ انگلستان اپنے عذرات کو جو درباب سکونت اجنمان گورنمنٹ مذرلینڈ پیش ہوے تھے مسترد کرتے ہین۔

شرط دوازدہم

شاہ مذرلینڈ اپنے عذرات جو درباب سکونت رعایاے شاہ انگلستان بیچ جزیرہ سنگاپور کے پیش ہوے تھے مسترد کرتے ہین۔

شاہ انگلستان یہ وعدہ کرتے ہین کہ کوئی آبادی انگریزی بیچ جزائر کریمون یا جزائر ماتام یا پنگ مالیخن یا کسی اور جزیرہ جنوب سنگاپور کے نہوگی اور نہ کوئی عہدنامہ سرکار انگریزی کسی سردار وہان کے

سے کرینگے۔

شرط سیزدہم

تمام آبادیان اور مقبوضات اور مقامات جو شرائط مذکورۂ بالا سے حوالہ ہوتے ہین وہ افسران سرکار کے جسکو ملے ہین تاریخ یکم مارچ ۱۸۲۵ء حوالہ ہونگے تعمیرات اور قلعجات اوسی حالت مین برقرار رہینگے جس حالت مین وہ ہنگام مشتہر ہونے اس عہدنامے کے ملک ہند مین موجود ہونگے مگر کچہ دعوی کسی جانب سے بابت سامان جنگی یا سامان رسد وغیرہ جو وہان رہ گیا ہو یا وہان سے پہونچایا گیا ہو نکیا جائیگا اور نہ دعوی بابت مالگذاری کے جو باقی رہے گی اور نہ کسیطرح کی مصارف ضروریہ انتظام ملک کے جو باقی ہوگا پیش کیا جائیگا۔

شرط چہاردہم

تمام ساکنان اوس علاقہ کو جو حوالہ دوسری سرکار کے ہوگا چھہ برس کے عرصے تک تصدیق عہدنامہ ہذا سے اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اپنے مال کو جو چاہے کرے یا خود انتقال دوسرے مقام مین بلا مزاحمت یا تکرار کے جہان اوسکی مرضی ہو کرے۔

شرط پانزدہم

ہر دو فریق معاہدین یہ وعدہ کرتے ہین کہ کوئی علاقہ یا مقام جسکا ذکر شرائط ہشتم و نہم و دہم و یازدہم و دوازدہم مین آیا ہے کسیوقت مین کوئی فریق کسی حاکم غیر کے سپرد نہین کرسکتا اگر کوئی فریقین معاہدین مین سے کوئی مقام مذکور چھوڑے تو حق قبضۂ فریق ثانی کا اوسپر فورًا عاید ہوگا۔

شرط شانزدہم

یہ وعدہ ہوتا ہے کہ جو حساب کتاب یا دعوی ہنگام واپس کرنے علاقہ جاوا و دیگر مقامات کے جو افسران شاہ مندرلینڈ کے سپرد ہوئے تھے باقی پڑے ہین اور جو حساب کتاب کہ بباعث جمع ہونے کمشنران ہر دو اقوام بمقام جاوا بتاریخ ۲۴ ماہ جون ۱۸۱۶ء ہوا تھا اور بلا تصفیہ پڑا رہے اور جو اور حساب ہوگا وہ سب طی ہو کر بموجب لقصور ہوگا بشرطیکہ مندرلینڈ بمقام لندن قبل ختم ہونے ۱۸۲۵ء کے ایک لاکھ پونڈ سٹرلنگ جمع کردین۔

شرط ہفتدہم

عہدنامہ حال تصدیق ہوکر بیچ عرصہ تین مہینے کے اگر ہوا تو قبل اوسکے فریقین کو بمقام لندن نقول دیے جاوینگے۔

بگواہی اس عہدنامے کے فریقین کے مختاران کل نے جنکو پلنی پوٹنشیری کہتے ہین اپنے اپنے دستخط کردیے اور مہر اپنی اپنی عہدے کی لگادی۔

بمقام لندن بتاریخ ۱۷ ماہ مارچ ۱۸۲۴ء ختم ہوا

(مہر) دستخط جارج کیننگ — دستخط ایچ ویکل (مہر)

(مہر) دستخط چارلس اگسٹس ولیمس وان — دستخط ابی آرفانک (مہر)

یادداشت جو مختاران کل انگلستان نے بنام مختاران کل ندرلینڈ کے تحریر کی

جو عہدنامہ اب قرار پایا ہے مختاران کل شاہ انگلستان کو نہایت خوشی اس امر کے معلوم کرنے سے ہے اور لکھنے سے ہوتی ہے کہ مختاران کل شاہ ندرلینڈ نے بیچ دستخط کردن اوسکے ایک دوستانہ اور صادق نیت ظاہر کی اور نیز اونکے اپنے یقین سے کہ یہان طرفین مین یکسان خواہش اور نیت اسکی ہے کہ ساتھ دیانت اور ایمانداری کے شرائط عہدنامہ کا منشا عمل مین آئے۔

جو تکرار اور نااتفاقی کہ باعث اس عہدنامے کی ہوئی ہے اسی قسم کی ہین کہ اونکا دفعیہ شرائط تحریری معمولی سے ہونا نہایت مشکل ہے کیونکہ وہ بسبب شک اور شبہہ کے جو کاروائی اجنٹان سے پیدا ہوتی ہے ہین پس وہ صرف باظہار ملکنون اور فہمید اصل ماہیت ہدگر کے رفع ہو سکتے ہین۔

نامنظوری روبکاری نے جس سے تعمیل منشاء اجتماع ماہ اگست ۱۸۱۴ء ملتوی رہا مختاران کل ندرلینڈ کا اطمینان اس امر سے کردیا ہوگا کہ انگلستان کسطرح اپنے اقرار پورے کرتی ہے

مختاران کل انگلستان کے ساتھ نوشتی کی تحریر اوس قسیمہ نامنظوری کا کرتے ہین جو منجانب گورنمنٹ ندرلینڈ درباب خواہش بزرگی پولیٹکل یا نفع تجارت کی شرقی اوچیلیگو مین اونھون نے ظاہر کی ہے اور وہ بخواہش دل شکرگزاری اوس بے تاملی کی کرتے ہین جس سے مختاران کل

مذرلینڈ نے پھر شرائط جنسے آزادی مطلق تجارت ہر دو سلطنت کی رعایا کو او نکے ماتحت علاقون کو درمیان دنیا کے حاصل ہوئی منظور کی ہین۔

دستخط کنندگان اس کاغذ کے یعنی مختاران کل انگلستان کے مجاز اظہار اس امر کے ہین کہ شاہ انگلستان برائے زیر شاہ مذرلینڈ اتفاق کرتے ہین۔

بباعث آگہی اوسوقت کے جو یکایک مطابق کرنے قواعد تجارت ہین جو اس مین درج ہے ساتھ اوس تجارت کے جو قدیم سے جاری ہے عاد ہوگی دستخط کنندگان کاغذ ہذا مجاز اس امر کے ہین کہ وہ اپنی رضامندی درباب مستثنا کرنے جزائر ملاکا کے اس عام شرائط آزادی تجارت سے دین اور اونکو یقین ہے کہ چونکہ ضرورت اس استثنا کے صرف بوجہ وقت فی الحال منسوخی مستاجری مصالحجات سے واقع ہوئی تو اوسکی تعمیل بھی مختصر اوس ضرورت تک رہے گی۔

مختاران کل انگلستان کے لفظ ملاکا سے وہ اجتماع جزائر تصور کرتے ہین جنکے مغرب کی جانب جزیرہ سیلیب واقع ہے اور شرق کی طرف نیوگینی اور جنوب کی سمت تورگر واضح ہو کہ تینون جزایر اوس مستثنا مین شامل نہین ہین اور نہ جزیرہ سرام مستثنا تصور ہوتا اگر وہ اسی موقع پر بسبب قرون جزائر کلان مصالحجات ایمبونیا اور بنڈا نامے کے واقع نہوتا جس سے مسافت آمد و رفت اوسمین تمارے مستاجری مصالحجات ضروری متصور نہوتی۔

بباعث تبدیلی علاقجات جو بنظر بالکرنے فریقین کے امور کو ضروری متصور ہوئے مختاران کل انگلستان پر واجب آیا کہ جو بیان مختاران اور دوستان انگلشیہ کا جو اون علاقجات منتقلہ مین رہتے ہین کرین اور ویسے ہی بیان کی استدراک مختاران کل مذرلینڈ سے کرین۔

ایک عہدنامہ جو ۱۸۱۹ء مین جہت انگریزی نے شاہ آچین سے کیا ہے وہ موافق شرط سوم عہدنامہ حال کے ہین ہے مختاران کل انگلستان کے اس واسطے منظور کرتے ہین کہ عہدنامہ آچین جسقدر جلد ممکن ہوگا ترقیم ہو کر صرف ایسا انتظام اونکے ساتھ کیا جائیگا کہ جس سے ایکر آچین مین جہاز و رعایا انگریزی کی مدارات واجبی ہوا کرے مگر چونکہ چند شرائط عہدنامہ مذکور کے جنکی اطلاع مختاران کل مذرلینڈ کو ہو چکی ہے ایسے ہین کہ جنسے عام نفع یورپ سمندر شرقی مین متصور ہے اسواسطے امید یہ ہے کہ گورنمنٹ مذرلینڈ ایسی تدبیر کرین کہ جنسے وہ اونکے فائدے اونکو ہو کرین

اور تجاران کل انگلستان کو اعتبار ہے کہ تا بضمان حال قحاعہ مارلیورکوئی تدبیر حضرشاہ آپ عمل مین نہ لاوینگے۔

یہ بھی مختاران کل انگلستان پر فرض ہے کہ وہ گورنمنٹ مدراسے سفارش باشندگان و آبادان تابع کمارخانہ قدیم انگلستان واقع بنکولین کی کرین تاکہ حفاظت مربانہ و دوستانہ اونکی ہوا کرے۔

یہ درخواست بہت ضروری ہے کیونکہ ۱۸۱۸ء سے عہدنامہ اونکے رئیسونسے ہوئے تھے اور اونکی باعث اونکی نہایت بہبودی ہوئی ہے طریق جبریہ زراعت اوچھین لینا بیاہ مرچ کا موقوف کیا گیا اور ترغیب زراعت بیچ دی گئی اور نسبت ماحقوق کاشتکاران نسبت اونکے سرداران ضلع کے اطمینان ہوئی اور حقوق ملکیت زمین نسبت زمین کے منظور ہوئے اور تمام مداخلت انتظام علاقہ اسطرح موقوف ہوئی کہ یہ سب کے باشندون کو بیرونجات سے تبدیل کیا اور بجاے اونکے اہلکاران ملک مقرر کیے اور یہ تمام تدابیر واسطے بہبودی اور بہتری ساکنین کے مناسب متصور ہوئی تھین۔

ان امور کی سفارش گورنمنٹ مدراسے کرنے مین دستخط کنندگان کا غذہذا لی التماس مختاران کل مدراسے یہ ہے کہ وہ اپنے گورنمنٹ کی اطمینان کرین کہ ایسا ہی لحاظ منجانب حکام انگریزی نسبت باشندگان ملکا اور دیگر مقامات متعلقہ کے مرعی رہے گا۔

القصہ مختاران کل انگلستان کی مبارکباد مختاران کل مدراسیہ کو دیتے ہین کہ ان امور نے بخوبی سرانجام پایا اور اونکو یقین ہے کہ جو انتظام اب ہوا ہے اوس سے تجارت دونون اقوام کی خوب ہوگی اور یہ کہ دونون دوست ملک ایشیا مین اور نیز یورپ مین وہ رسم اتحاد و بلا و عدہ مرعی رکھینگے جو قدیم مین اونمین جاری تھی اور چونکہ نزاع اب ختم ہوئی جو دو صد سال گذشتہ مین گاہ گاہ باعث دمدمہ ہوتی تھی اب آیندہ رشک فیما بین انگریزان و فرنچ کے ملک شرقی مین نہ رہیگا بان مگبر پیچ قائم کرنے اون قواعد کے جنسے بہبودی متصور ہو اور جواب طرفین نے روبرو ہوے تمام جہان کے بیان کیے ہین۔

دستخط کنندگان کا غذہذا کی التماس مختاران کل شاہ مدراسے یہ ہے کہ وہ اطمینان تعمیل شرائط لائقہ منظور کرین۔

دستخط جارج کیننگ

دستخط چارلس واٹکن ولیم دولن

مقام لنڈن ۱۷ مارچ ۱۸۲۴ء

ترجمہ جواب یادداشت منجانب مختاران کل مذلینڈ بنام مختاران کل انگلستان

دستخط کنندگان کاغذ ہذا یعنی مختاران کل شاہ مذلینڈ نے اوس یادداشت مین جو اونکو مختاران کل انگلستان نے دی ہے ایک درست اعادہ اوس تقریرات کا دریافت کیا جو اوسوقت ہمیان آئین بحثین جب وجوہات خلاف مرضی مصلحت کنندگان باعث التوائے گفتگوی مصلحت آمیز ہوئے تھے اب جو دوبارہ اوس کام کے اختیار کرنے کو طلب ہوئی جسکا اختتام عین خواہش دلی فریقین تھا تو دستخط کنندگان کاغذ ہذا نے اس کار مرغوب مین اپنے ہم پیشہ مین وہ نیت درست اور مصلحت آمیز دیکھی جس سے بسہولیت انتظام اور سرانجام نہایت سنجیدہ سوالات کا ہوگا اور اوس نیت کی داد وہ اس سے بہتر اور کسی وقت مین نہین دے سکتے جب منظوری اوسکی بذریعہ دستخط کرنے اوس صلحنامہ کے ہوتی ہے جسکے شرائط جو نہایت ہوشیاری سے ترتیب پائے ہین نہایت کارآمد واسطے رکھنے استحاد فیما بین کم رتبہ اجنشان حکومتہاے معاہدین کے ہین۔

یہ خاص مدعا اور اصل منشا عہدنامہ کا اون سب پر روشن ہوگا جو اوسکی شرائط بغور ملاحظہ کرینگے اور جو امور اوسمین صاف صاف مشروط ہین وہ واسطے رفع کرنے ہر قسم عام متمام بے اعتباری کے جو آخر مین ظاہر ہو کافی متصور ہونگے مگر چونکہ مختاران کل انگلستان نے یہ بھی ضروری تصور کیا کہ بتفصیل درج کرین اسواسطے دستخط کنندگان کاغذ ہذا بھی اپنی طرف سے آگاہ اس ضروری امر سے ہوکہ کوئی امر اس معاملے عظیم مین شتابہ نرہ جاے اونکی پیروی کرنے مین کچھ وقت معلوم نہین کرتے یعنے اپنی طرف سے وہ بھی تفصیل کرتے مین اور نیز اپنے منشا کی اظہار کرنے مین اور جواب یادداشت مذکورہ بالا مختاران کل انگلستان کے تحریر کرنے مین کچھ وقت تصور نہین کرتے۔

شرط ہفتم مین ایک استثنا عام قواعد آزادی تجارت درج ہے اسمین استثنا کی ضرورت جسکو

انگلستان نے بھی اپنی تقاریر ۱۸۱۶ء مین تسلیم کیا ہے منحصر اوپر انتظام تجارت
غیر سے ہے پس اگر ارادہ مصمم گورنمنٹ ہالینڈ کا رواج ترک کرنے اوس انتظام تجا
کا ہوگا تو استحقاق آزادی تجارت فوراً قائم ہوگا اور تمام وہ اپچیلیگو جسکی حدود نہایت صحت
بیان ہوئی ہین یعنی جو حدود بسیلیب تیمور اور گینی جدید پر محدود ہے تمام مجاز طریق بیع و
واسطے اون طریقون پر جو قواعد مقام قائم کرین اور خاص عایاے شاہ انگلستان کے واسطے
اون قاعدون پر جو حسب شرائط حکومتہاے معاہدین کے تمام مقبوضات ملک ایشیا کے واسطے
ہین موجود رہے گا۔

اگر ارادہ ترک کرنے کا ہو تو جب تک استثنا قائم رہے تو جو جہاز ملاکا مین آمد و رفت کرین
تو اونکو اون لنگر گاہون مین جنکی اطلاع چند سال گذرے حکام سمندر کو دی گئی ہے آیا یا اونکے
نزدیک آنا نچا ہیے صرف بوقت مصیبت جسوقت مین یہان بیان کرنا فضول ہے کہ وہ
ہر جگہ جہان چندہ ہالینڈ مسبوط ہوگا وہ خدمت نیک و بدنا پینگے جو انسان مصیبت زدہ کو ملنی
لازم ہے۔

بتائید اطلاع مندرجۂ آخر یادداشت مختاران کل انگلستان بمقابلہ نگوئین کے مختاران ممدوحین نے
پاس دستخط کنندگان کاغذ ہذا دو عہدنامے ایک مرقومہ ۲۳ ماہ مئی اور دوسرا ۱۴ ماہ جولائی ۱۸۱۸ء
جو فیما بین لفٹنٹ گورنر مقام مذکور اور چند رئیسان اقوام قرب و جوار منعقد ہوئے تھے مرسل کیے ہین
اونھون نے ایک مراسلہ گورنر جنرل با جلاس کونسل مرقومہ فورٹ ولیم ۹ ماہ مئی ۱۸۲۳ء بھی
مرسل کیا ہے جسکے مطابق گورنمنٹ انگریزی نے ٹھیکہ سیاہ مرچ مقام قلعہ مارلبورو ترک کیا اور ترغیب
زراعت برنج دی ہے اور بسبب مختلف اقسام باشندگان ساتھ انکے رہے اور اونکے رئیسون
کے قرار دی ہے مگر جہان تک دستخط کنندگان کاغذ ہذا خیال کر سکتے ہین تو مطلب ان تمام تدابیر کا
بیشک اور لاریب واسطے حفاظت بہبودی زراعت آبادی مذکور کے ہے اور رفع کرنے اونھا
وقت کے جو اکثر معاملات باشندگان مین بباعث مداخلت حکام گورنمنٹ غیر کے
واقع ہوتے ہین اس نظر سے وہ باطمینان تمام بیان کر سکتے ہین کہ بخلاف اندیشہ خوف
خلاف ورزی معاملات کے جو لوگ شریک حال ہون اونکو امید رکھنی چاہیے کہ گورنمنٹ جدید

اونکے حقوق ملحوظ رکھے گی اور اونکی بہبودی مدنظر اور دستخط کنندگان کا عہدنامہ ہذا اور تمام امور کے بخواہش دلی اقرار کرتے ہین کہ جو شرائط عہدنامہ مذکورہ بالا مین مندرج ہے اوسکا لحاظ رہے گا اگر باشندگان ہاسا الامانا و دیگر آبادیہا جس عہدوپیمان سے اونھون نے حکومت اور حفاظت ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی کی منظور کی ہے اوسمین وفادار رہینگے صرف اختیار اسکا رہیگا کہ حسب ضرورت برضامندی فریقین تبدلات شرائط مین کیا جائیگا —

درباب ارادہ درست اور وجہی گورنمنٹ انگریزی کے نسبت باشندگان ملاکاو دیگر آبادیہاے پچ جو بحوالے عہدنامہ اونکے زیر حکومت ہوئے ہین مختاران کل شاہندر لینڈ اونکی اطمینان کو بااعتبار تمام منظور کرتے ہین اور اوسی نیک نیتی کے خیال سے وہ اصرار ان امر مین نہین کرسکتے کہ جو ہدایات اور احکام بنام حکام انگریزی متعینہ ہند درباب حوالہ کردینے قلعہ مارلبورو کے جاری ہون وہ اونسے صاف اور درست اور مستحکم ہون کہ کوئی امر بے اعتباری کا یا عذر توقف کا اونسے پیدا نہو اور اونکو یہ بھی یقین ہے کہ مختاران کل انگلستان جنھون نے اپنے کام کو ایسی راستی اور اعتدال سے سرانجام دیا ہے وہ اس مین جھجک کرینگے کہ اونکی شفقت کا نتیجہ کسی غرض ماتحت کے سے یا خیالات فضول سے برعکس نہو جائے اور اس نتیجہ کو مختاران کل انگلستان نے خود اپنی یادداشت کے آخر مین بیان کردیا ہے پس اب یہ واسطے دستخط کنندگان کا عہدنامہ ہذا کے باقی رہا ہے کہ وہ اپنے تئین مبارکباد دین کہ اونھون نے عہد اوسمین کی اور اپنی خواہش شریک آرزوی ان صاحبون کے کرین کہ اختتام مقیم مقبوضات ایشیا ہمیشہ تدبر شناسی اون امور کے رہین جو دو اقوام دوستی شعار بخیالات بزرگ باہم مرعی رکھینگے اور بسبب اون اقوام کے فروگذاشت نکرینگے جو حسب منشا عہدنامہ اور اتفاق وقت سے اونکے زیر حکم آگئے ہین —

دستخط کنندگان کا عہدنامہ ہذا اس وقت کو غنیمت تصور کرکے مختاران کل انگلستان کو اطمینان جدید بابت اونکے پسندیدہ وجود کے کرتے ہین —

دستخط ایچ فینچل
دستخط اسی آر فالک

المرقوم مقام لندن ۱۷ مارچ سنہ ۱۸۲۴ عیسوی

نمبر ۸۵

عہدنامہ تانگ

عہدنامہ جو ۱۸۱۸ء میں صاحب ریذیڈنٹ ملاکا اللفنسٹن کرنیل ٹیلر نے بجانب پنگو ولوا تانگ کے کیا

شرائط اور عہود و معاہدہ اللفنسٹن کرنیل الاول ٹیلر صاحب گورنر و کمانڈنٹ ملاکا سے والی و حاصل اور منجانب ہنوریبل گورنر فورٹ سنٹ جارج ساتھ راجہ میراکپتان پنگو ولو مشہور بنام دیوال سید اور لیلا الا۔ یمانگ اور وہ بلند حاکم معروف سابق اورنگ کیوا کیچل معروف مہبس اور مینو نجیکیا معروف کوچل اور مہاراجہ اکیا معروف تمنا اور ملاہنا گاران اکین اور سرداران تانگ اور دیہات ملحقہ کے جنہوں نے منظور کر کے قسم شرائط ذیل کی نسبت یاد کی۔

شرط اول

کپتان مذکور یعنی پنگو ولوا اکین اور سرداران منجانب تمام ساکنین تانگ اقرار کرتے ہین اور قسم کھاتے ہین کہ وہ وفادار اور تابعدار ہنوریبل گورنر بابجلاس کونسل مقام فورٹ سنٹ جارج کے اور گورنر اور کمانڈنٹ شہر اور قصبہ ہذا کے اور تمام کمانڈنٹ جو موجود ہین اور آئندہ اونکے تحت ہوکر آوینگے رہینگے اور سوائے ازین ہمیشہ مصروف ہوکر تمام معاملات مین فرمانبردار حکام انگریزی کے رہینگے جیسا کہ رعایائے تابعدار کو لازم ہے اور ہرگز فرزایا جماعتا کوئی ارادہ بخلاف گورنر ممدوح حیلۃً یا صریحۃً نکرینگے اور لحاظ شرائط ذیل کا بایمانداری اور استحکام رہے گا اور تمام عہود و معاہدے جو قبل اسکے دیگر اقوام سے ہوئے ہین وہ بخیال بدگمانی انگریزان منسوخ کیے جاوینگے

شرط دوم

درحالیکہ کوئی شخص بمقام تانگ جو اولادہین کابان اور میلے کا ہوکر خلاف وزری مضامین عہدنامہ ہذا کریگا یا فرمانبرداری گورنر یا اوسکے عہدہ داران کی کریگا تو پنگو ولوا و سرداران حسب الطلب گورنر اوسکو واسطے سزا یابی مناسب کے حوالہ کردینگے۔

شرط سوم

پنگو ولوا و سرداران اور ساکنان تانگ اور ملنان کابان اور میلے پر فرض ہے کہ دہم حصہ پیداوار برنج اور فواکہ اپنے ایسٹ انڈیا کمپنی کو ادا کیا کرین مگر بلحاظ کم سامانی اور افلاس کے کمپنی

مذکور نے تجویز کی ہے کہ منگھولو ہر سال خود حاضر ہوا کرے یا کسی اپنے سردار کو ملاکا مین بھیجا کرے کہ وہ آکر کمپنی کا شکریہ ادا کرجایا کرے اور اپنی فرمانبرداری کی وجہ سے وہ کمپنی کو فصل کے اول میوے کا نصف کوین پیدے یعنی چار صد کا ٹالگ دیا کرے۔

شرط چہارم

ساکنان مانگ جب اپنا وطن چھوڑکر ملاکا جائین تو اونکو ایک اجازت نامہ اس مضمون کا بمہر و دستخط منگھولو روبرو سے شاہ بندر پیش کرنا ہوگا اور اسیطرح اگر کوئی ملاکا سے مانگ جاے تو اسکو بھی ایسا ہی اجازت نامہ بمہر و دستخط شاہ بندر سجوا کر حکم گورنر وہان پیش کرنا ہوگا اور اگر ایسا نہ ہو تو طرفین ایسے شخصون کو یعنے جنکے پاس اجازت نامہ حسب تفصیل بالا موجود نہین ہے گرفتار کرکے واپس بھیجدینگے لیکن جب کوئی شخص ایسا اجازت نامہ پیش کرے تو اوسکو اجازت ہوگی کہ مانگ یا کسی اور مقام علقہ مین آباد ہوا اور اپنے ضروری بذریعہ کاشتکاری و نصب کرنے درختہاے سپاری وغیرہ کے پیدا کرے بشرطیکہ وہ رسم و رواج ملک مثل باشندگان اختیار کرے۔

شرط پنجم

منگھولو اور سرداران اقرار کرتے ہین کہ جسقدر ٹین یعنی آہن انگریزی مقامات سری مین ٹی اور سنگئی اجونگ اور رام پو اور دیگر مقامات سے اس ضلع مین بمقام مانگ آویگا وہ فوراً روانہ ہوکر حوالہ کمپنی کے ہوگا اور اوسکے عوض اونکو ۴۴ سکس دولر نقد ہر ایک بار تین سو کتنی صورت کے سکہ مین ملیگا۔

شرط ششم

۳۔ وہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ سیاہ مرچ اور مانگ اور دیگر اضلاع متصلہ کی جب زیادہ کثرت سے دستیاب ہوگی تو وہ بھی کمپنی کو دی جاوے گی اور اوسکی عوض ۳ سکس ۰۰ لر فی بار اونکو ملیگا۔

شرط ہفتم

منگھولو اور سرداران اور ساکنان مانگ اسبات کا اختیار نہین رکھتے کہ کسی قوم بری سے اتفاق یا تجارت کرین بلکہ تمام اسباب اپنا براہ دریاے ملاکا لاوینگے اور کسی حیلہ سے

کوئی اور رستہ اختیار نکرینگے اور نہ کسی قوم بربری سے براہ دریاے پنا کے اتفاق کرینگے اور اگر ایسا کرین تو اونکا جان و مال معرض خطر مین پڑے گا۔

شرط ہشتم

بنگلہ والا اور سرداران اقرار کرتے ہین کہ منجانب تمام ملک مانانگ کہ جب کبھی کوئی سردار اپنی حکومت ترک کرے یا کوئی مصیبت اوسپر آکر پڑے تو وہ ایسی حالت مین کسی اپنے قریب نشستہ زادہ کو اوریا جو اونکے خاندان مین لئیق ہوگا اوسے اپنی جانشینی کے واسطے روبروے گورنر کے پیش کرینگے مگر واضح ہو کہ یہ فرض نہین کہ گورنر ہر ایک ایسے شخص پیش شدہ کو منظور کرے بخلاف اسکے اوسکو اختیار حاصل ہوگا کہ جسکو وہ مناسب تصور کرین اوسے مقرر کرین۔

شرط نہم

کوئی غلام جو خواہ ہنوربل کمپنی کا ہو خواہ کسی ساکن ملاکا کا ہو اگر فرار ہو کر بمقام مانانگ یا کسی موضع علقہ مین جاکر متواری ہو تو بنگلہ والا اور سرداران اور ہر ایک باشندے پر فرض ہوگا اور کوئی اس سے مستثنا متصور نہین ہوگا کہ ایسے مفرور کو گرفتار کرکے فوراً شہر مین بھیجدے تاکہ وہ سپرد اپنے مالک کے کیا جاے اور دس ڈالر بطور انعام مالک سے لیا جائیگا اور اس سے زیادہ نہین لیا جائیگا۔

شرط دہم

کوئی غلام مذکر یا مونث جو ترغیب کے ساتھ کوئی ملاکا مین لے آئے اس نیت سے کہ اوسکو مذہب عیسائی مین لائے تو مالک غلام کو معاوضہ نصف قیمت غلام مذکور کا ملیگا اور قیمت اوسکی ایک کمیٹی منجانب گورنمنٹ تجویز ہوکر تنقیح کریگی۔

شرط یازدہم

لیکن اگر کوئی شخص کسی غلام عیسائی کو یا آزاد ساکن ملاکا کو کسی اہل اسلام کے یا ہندو کے ساتھ خواہ باسترضا خواہ بترغیب اور خواہ بزبردستی اونکے مالک کے پاس سے لاکر فروخت کرین اور خصوصاً وہ لوگ جو ایسے غلام عیسائی کو یا آزاد ساکن ملاکا کو ترغیب مسلمان ہونے کی دین بہ تعدی اونکو مجبور مسلمان ہونے پر کرین اوسکا جان و مال ضبط اور باختیار سرکار تصور ہوگا۔

شرط دوازدہم

اور چونکہ مضامین شرائط مذکورہ کا لحاظ بلا تفاوت رہے اسواسطے پنگھولو اور سردارانش وعدہ کرتے ہین اور قسم کھاتے ہین منجانب تمام باشندگان کہ وہ فوراً ہمزبل گورنر کو تمام ایسے غلامان بفرور جو تمام نانگ مین یا دیگر مقامات مین ہونگے واپس اور حوالہ کر دینگے۔

شرط سیزدہم

آخر اقرار یہ بھی پنگھولو اور سردارن کرتے ہین اور قرآن کی قسم کھاتے ہین کہ منجانب تمام باشندگان نانگ کہ وہ بایمانداری لحاظ اور تعمیل احکام مندرجہ شرائط کی کرینگے اور اپنے اوپر فرض گردانینگے کہ جو کوئی خلاف ورزی اس سے کریگا اوسکو واسطے سزایابی کے حوالہ الیسٹ انڈیا کمپنی کے کر دینگے۔

واسطے تعمیل کل اون سب امور کے جسکا وعدہ اور اقرار اسمین ہوا ہے مین اپنے دستخط معمولی اسپر کرتا ہون۔

یہ تیار ہوا اور اسکی قسم کھائی گئی بمقام شہر و قلعہ ملاکا بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۸ عیسوی

دستخط اٹی سیلر

پنگھولو اور سردارن نانگ نے قسم کھائی اور کہا

ہم کپتان یعنی پنگھولو اور سردارن اقرار کرتے ہین اور قسم کھاتے ہین منجانب اپنے اور تمام باشندگان نانگ کے کہ ہم سب وفادار اور دیانت دار گورنر مارجلاس کی کونسل مونٹ سنٹھ جارج کے اور گورنر اور کمانڈنٹ ملاکا کے اور تمام کمانڈنٹ اوسکے جو موجود ہین اور جو بعد ازین اونکے ماتحت مقرر ہونگے رہینگے اور سوا اوسکے مستعد اور مصروف ہیں تعمیل احکام کے جو جاری ہوتے ہین یا آیندہ جاری ہونگے رہین گے اور نسبت الیسٹ انڈیا کمپنی کے اوس طور سے رہینگے جیسے غلام وفادار رعایا اور برادر پر لازم ہے۔

علامات دستخط دہول سید بلال مورین کانٹ ہیل سومومین اور مولانا گنان

نمبر ۸

آچیپلیگو شرقی

قیدہ

عہدنامہ جو شاہ قیدہ کے ساتھ درباب دینے جزیرہ پرنس اوف ویلس کے منعقد ہوا

درخواست شاہ قیدہ — جوابات درخواست شاہ قیدہ منجانب گورنر جنرل و کونسل

درخواست اول

ہنوربل کمپنی محافظ سمندران رہینگے اور جو کوئی دشمن شاہ پر حملہ آور ہوگا وہ دشمن ہنوربل کمپنی کا بھی متصور ہوگا اور تمام مصارف کا ہنوربل کمپنی کو متحمل ہونا ہوگا۔

یہ گورنمنٹ ہمیشہ ایک جہاز جنگی واسطے حفاظت جزیرہ پنانگ کے اور واسطے کنارہ قصبہ کے جو شاہ قیدہ کا ہوگا مقرر کیجینگے۔

درخواست دوم

تمام قسم کے جہاز اور کشتی وغیرہ جو قیدہ کو آتے ہیں خواہ شرق سے لنگرگاہ قیدہ کو آتے ہوں اونکو ہنوربل کمپنی کے اجنث نہ روکینگے مگر اونکی مرضی پر چھوڑدین کہ وہ اپنی مرضی سے چاہین خرید و فروخت ہمارے ساتھ کرین اور چاہین ہنوربل کمپنی کے ساتھ بمقام پینانگ کرین جیسا اونکو مناسب معلوم ہو۔

تمام جہاز وغیرہ جو قیدہ کو آتے ہونگے اون کو ہنوربل کمپنی کے اجنث نہ روکینگے اور نہ کوئی ملازم وغیرہ کمپنی کا اونکے سر راہ ہوگا بلکہ کلیۃً اونکی مرضی پر موقوف رہے گا چاہین شاہ قیدہ کے ساتھ خرید و فروخت کرین اور چاہین ساتھ اجنث اور رعایا ہنوربل کمپنی کے خرید و فروخت کرین۔

درخواست سوم

چونکہ اشیاء مفصلۂ ذیل مثل افیون اور ٹین اور قسم ہر چیز اونی ایک جزو ہمارے محاصل کا ہے اسواسطے اونکی ممانعت ہوئی اور یہ اشیاء

گورنر جنرل اور کونسل منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے احتیاط کرینگے کہ شاہ قیدہ کا نقصان باعث قیام کرنا اگر ہمارے لوگ یہ چیز پینانگ

چونکہ مقامات کیومیلا اور سودا اور پرمی اور کریان
مین پیدا ہوتے ہین اور وہ بیشتر مقام پنانگ
کے ہین اور جب زر مبادلہ منوربل کمپنی کا وہان
تو ہمیشہ اس ممانعت کے خلاف وقوع مین آئیگا
لہذا اوسکو ملے کرنا چاہیے گورنر جنرل ہمارا نفع
یعنی سے دو لاکھ روپیہ سالانہ تمکو دین

درخواست چہارم

اگر منوربل کمپنی کا اجنٹ کسی سطہ دار یا وزیر
یا اہلکار یا رعیت شاہ کو قرض دیگا تو اجنٹ
مذکور دعوی اوسکا شاہ سے نکرے

اجنٹ منوربل کمپنی کا یا کوئی شخص جو کہ
زیر حفاظت کمپنی دعوی شاہ قید پر بابت
زر قرضہ کے جو کوئی رشتہ دار یا وزیر یا اہلکار
یا رعیت شاہ مذکور لیگا نکر سکینگے مگر قرض خواہ کو
اختیار ہوگا جو کوئی شاہ مذکور کی رعایا مین سے
اوسکا قرضدار ہوگا اوسکو اور اوسکی جایداد کو
موجب رسم اور رواج ملک کے گرفتار کرین

درخواست پنجم

کوئی شخص اس ملک کا اگر ہمارا فرزند اور برادر
بھی ہے اور ہمارا دشمن ہو تو وہ دشمن منوربل
کمپنی کا ہوگا اور منوربل کمپنی کے اجنٹ اوسکو
پناہ نہین دے سکتے بغیر انفساخ اس عہدنامے
کے جو جب تک آفتاب اور ماہتاب قائم ہین
بحال اور برقرار رہیگا

ہر شخص جو ملک شاہ قید مین رہتا ہے اگر
شاہ کا دشمن ہوگا یا کوئی جرم خلاف ملک کریگا
اوسکی حفاظت اگر زیر نہین کرینگے

درخواست ششم

اگر کوئی دشمن بری اگر ہمارے ملک پر حملہ آور

یہ درخواست باستدعا صدور حکم پیشگاہ انگریزی

ہوگا اور ہم درخواست سدہ کی مثل سپاہ و اسلحہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے مع دیگر خاص مراتب درخواست
و سامان جنگ ہمزبل کمپنی سے کرینگے تو شاہ قیدہ جو بغیر دریافت کرنے مرضی کمپنی
بسنوربل کمپنی کی ملکہ وہ مدد دینگے اور جو خرچ ہوگا ممدوح کے منظور نہین ہوسکتی بھیجی جائیگی
ہم ادا کرینگے۔

نمبر ۸۷

عہدنامہ ساتھہ شاہ قیدہ کے جو ۱۷۹۱ء مین ہوا

سنہ ۱۲۰۶ ہجری سال والا کہ بتاریخ ۱۷ ماہ شعبان اور رہت

مہر تونکو شریف محمد

اسکی تاریخ اس تحریر سے واضح ہے کہ گورنر پیلو پنانگ یعنی جزیرہ پرنس اوف ویلس وکیل انگریزی کمپنی نے صلح اور دوستی شاہ قیدہ اور تمام اوسکے اہلکاران جلیل القدر اور رعایا ہر دو ملک کے ساتھہ اکثر کہ وہ صلح کے ساتھہ بحر و بر مین رہین جب تک کہ آفتاب اور ماہتاب روشن ہین شرائط عہدنامہ ذیل مین تحریر ہین۔

شرط اول

آنریبل کمپنی شاہ قیدہ کو چھہ ہزار دو سو پچاس سالیانہ دوسو تک دینگے جب تک وہ قابض پیلو پنانگ پر رہینگے۔

شرط دوم

مہر تونکو انگریز بہادر

شاہ قیدہ اقرار کرتے ہین کہ تمام رسد واسطے پیلو پنانگ یا جہاز جنگی کمپنی کے دیگر جہاز کو مطلوب ہوگا وہ قیدہ مین بلا مزاحمت خریدہ ہوگی اور اوسپر محصول بھی لیا جاوے گا۔

شرط سوم

تمام غلام جو قیدہ سے پیلو پنانگ کو یا پیلو پنانگ سے قیدہ کو فرار ہوکر آئینگے وہ اونکے مالکون کو واپس کیے جاوینگے۔

شرط چہارم

مہر دا تو پونگا و دا نایل بون

تمام قرضدار آدمی جو اپنے قرض خواہوں سے بھاگ کر قندہ سے پیلو پنانگ کے یا پیلو پنانگ سے قندہ کو بھاگ کر جائینگے اور قرضہ اپنا ادا نکرینگے وہ گرفتار ہوکر سپرد قرض خواہوں کے کیے جائینگے۔

شرط پنجم

شاہ کسی اور قوم یورپ کو اس ملک میں آکر آباد ہونے کی اجازت نہ دینگے۔

مہر ایف ایڈ سیٹلمنٹ

شرط ششم

کمپنی کسی ایسے شخص کو نہ لیگی جسنے جرم خلاف شاہ کیا ہو یا سرکشی خلاف شاہ کی ہو۔

شرط ہفتم

بنام مجرمان جرم قتل جو قندہ سے پیلو پنانگ کو یا پیلو پنانگ سے قندہ کو مفرور ہوکر آئین گرفتار ہوکر بجراست واپس روانہ کیے جائینگے۔

شرط ہشتم

بنام مجرمان دزدی چھاپ یعنی مہر (جعلسازی) اسیطرح حوالہ کیے جائینگے۔

شرط نہم

تمام دشمنان ہنوز بل کمپنی کو شاہ قندہ رد نہ دینگے۔

تو شرائط مذکورہ بالا قرار پائین اور طے ہوچکین اور صلح نما بین شاہ اور انگریزی کمپنی کی گئی قندہ اور پیلو پنانگ گویا ایک ملک ہوگیا۔

یہ سب نوکلو شریف محمد اور نوکلو الزنگ ابراہیم اور دا تو پونگا دا نایل بون وکیلان منجانب شاہ نے ترتیب دیکر ختم کی اور جوالگو زیر پیلو پنانگ وکیل انگریزی کمپنی کے کی اس عہدنامے مین جو کوئی کسی عہد مندرجہ ہذا سے انحراف کرے گا اوسکو خدا سزا دے گا اور خراب کرے گا اور اوسکی مغفرت نہوگی۔

مہر شریف محمد اور نوکلو الزنگ ابراہیم اور دا تو پونگا دا نایل بون کے اسپر جو مین اور اونکے ہاتھ کے دستخط بھی ہوئے۔

نقل اسکی حاکم بندر لوپونگ پناگ نے کی

دستخط اور مہر اور ترتیب اسکی بمقام قلعہ کارنوالس واقع جزیرہ پرنس اوف ویلس بتاریخ یکم مئی ۱۷۹۱ء مین ہوئی۔

ترجمہ صحیح ہے۔

دستخط ایف لائیٹ

نمبر ۸۸

عہدنامہ ساتھ شاہ قیدہ کے بیچ سرکار

مہر نیگ دی پرتوان

راجہ موڈا

بیچ سنہ ۱۲۰۵ ہجری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سال ہن بتاریخ ۲۱ ماہ محرم روز اور مری یعنی چہارشنبہ آج کے روز اس تحریر سے واضح ہے کہ سر جارج لیتہ بارونٹ نفلنٹ گورنر پلو پناگ یعنی جزیرہ پرنس اوف ویلس سے اقرار کیا اور عہدنامہ دوستی و اتحاد ساتھ نیگ دی پرتوان راجہ موڈا پرلیز اور قیدہ کے اور بتمام اوسکے باشندگان اور سرداران ہر دو ملک کے ترتیب دیا اور یہ بحر و برہین اوسوقت تک قائم رہے گا جب تک آفتاب اور ماہتاب موجود اور روشن ہین شرائط اس عہدنامہ کے ذیل مین مندرج ہین۔

شرط اول

انگریزی کمپنی سالانہ نیگ دی پرتوان ملک پرلیز اور قیدہ کو دس ہزار ڈالر اوسوقت تک دینگے جب تک انگریز قبضہ پلو پناگ پر اور علاقہ واقع دوسرے کنارے پر جسکا ذکر بعد ازین ہوگا قائم رہین۔

شرط دوم

نیگ دی پرتوان وعدہ کرتا ہے کہ وہ انگریزی کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے تمام وہ علاقہ کنارہ سمندر دیگا جو درمیان کوالا کریان اور دریا کی جانب کوالا موڈا کے واقع ہے اور زمین سمندر

کی جانب سے ساتھ آرلونگ اور یہ سب پیاشیں وہ لوگ کرینگے جنکو نیگ دی پرتوان اور کمپنی مقرر کرین اور انگریزی کمپنی اس کنارے کی حفاظت تمام دشمنان اور دزدان ہا ور دزدان دریا سے کریگی اگر کوئی قصد براہ سمندر شمال یا جنوب سے کرے۔

شرط سوم

نیگ دی پرتوان اقرار کرتا ہے کہ ہر قسم کی رسد وغیرہ جو واسطے پیلوپنانگ اور جہاز ہاے جنگی اور دیگر جہاز ہاے کمپنی کے درکار ہوگی پرلیز اور قیدہ مین بلا فراحمت خرید ہوگی اور محصول بھی اوسپر نہ لیا جائیگا اور جو کشتیان واسطے خرید کرنے رسد کے پیلوپنانگ سے پرلیز یا قیدہ کو جائینگی یا وہکو روانہ کیجائینگے تاکہ فریب واقع نہو۔

شرط چہارم

تمام غلام جو پرلیز اور قیدہ سے پیلوپنانگ کو یا پیلوپنانگ سے پرلیز اور قیدہ کو مفرور جوکر جائینگے وہ اپنے مالکون کے پاس واپس بھیجدیے جائینگے۔

شرط پنجم

تمام قرضدار جو اپنے قرض خواہون سے پرلیز اور قیدہ سے پیلوپنانگ کو یا پیلوپنانگ سے پرلیز اور قیدہ کو بھاگ آوینگے اگر وہ قرض ادا نکرین تو سپرد اونکے قرضخواہون کی کیے جائینگے

شرط ششم

نیگ دی پرتوان کسی اور قوم یورپ کو اپنے ملک مین آباد ہونے کی اجازت نہ دینگے

شرط ہفتم

کمپنی کسی ایسے شخص کو جو مجرم سرکشی یا جرم خلاف شاہ نیگ دی پرتوان کا ہوگا نہ لیگی

شرط ہشتم

تمام مجرمان قتل جو پرلیز یا قیدہ سے مفرور ہوکر پیلوپنانگ چلے جائین یا پیلوپنانگ سے بھاگ کر پرلیز اور قیدہ مین آئین گرفتار ہوکر واپس بجراست بھیجے جائینگے

شرط نہم

تمام شخص جو چھاپ یا مہر جعلی یا جعلسازی کرین وہ بھی کسیطرح حوالہ کیے جائینگے۔

شرط دہم

تمام وہ لوگ جو دشمن کمپنی کے ہونگے اونکو نیک دی پرتوان رسد وغیرہ ندے گا۔

شرط یازدہم

تمام اشخاص نیک دی پرتوان کے جو اجناس دریاسے لاوینگے اونسے کمپنی کے ملازم مزاحم نہونگے۔

شرط دوازدہم

جس چیز کی ضرورت نیک دی پرتوان پلیونیانگ سے طلب کریگی وہ چیز کمپنی کے ایجنٹ اونکو منگا دینگے اور اونکی قیمت زرسالانہ سے مجرا ہوگی۔

شرط سیزدہم

جسقدر جلد ممکن ہو بعد تصدیق ہونے اس عہدنامہ کے جسقدر روپیہ اب موجب عہدنامجات سابق کے نیک دی پرتوان کو لینا ہے وہ فوراً ادا ہوگا۔

شرط چہاردہم

بعد تصدیق ہونے اس عہدنامہ کے بنام عہدنامجات سابق جو فیمابین دونوں گورنمنٹ کے ہوئے تھے منسوخ ہونگے۔

یہ چودہ شرائط فیمابین نیک دی پرتوان اور کمپنی انگریزی کے ترتیب پاکر طے ہوئیں اور ممالک پرلیز اور قیدہ اور پلیونیانگ گویا ایک ملک ہوگئے جو کوئی کسی شرط عہدنامہ ہذا سے انحراف کریگا خدا اوسکو سزا دیگا اور تباہ کریگا اور کبھی اوسکی بہتری نہوگی۔

جب یہ ترتیب پایا اور طے ہوا تو دو بقول اسی مضمون اور تاریخ کے تیار ہوکر فیمابین نیک دی پرتوان اور گورنر پلیونیانگ کے باہم دیے گئے اور اونپر مہر اہلکاران نیک دی پرتوان کی جو روبرو شاہ مذکور کے کام کرتے تھے کی گئی تاکہ آیندہ تکرار کسی امر میں نہو

حاکم ابراہیم ابن سری راجہ موڈا نے حسب الحکم نیک دی پرتوان جلیل القدر کے اسکو لکھا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی سوین مترجم زبان موڈا

مہر حاکم ابراہیم

اصل سے اسکی صحت جان اندرسین مترجم زبان پرتگیزی نے واسطے گورنمنٹ کے کی۔

گورنر جنرل با جلاس کونسل نے منظور کرکے تصدیق کی ماہ نومبر ۱۸۰۳ء

نمبر ۸۹

عہدنامہ پراگ ۱۸۰۳ء

عہدنامہ معاملات تجارت فیما بین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ پراگ کے مقرر و منظور کردہ مسٹر والٹر سویل کریفرڈ با اختیارات مفوضہ ہنوربل جان الکزنڈر بابہین گورنر جنرل پرنس اوف ویلس مع متعلقات۔

مرقومہ تاریخ ۲۷ ماہ رمضان ۱۲۳۳ھ مطابق شام تاریخ سی ام ماہ جولائی ۱۸۱۸ عیسوی

شرط اول

صلح اور دوستی جو اب فیما بین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ پراگ کے موجود ہے وہ ہمیشہ رہے گی۔

شرط دوم

جہاز اور اسباب تجارت جو رعایاے انگریزی کا ہو یا کسی دوسرے کا جو زیر حفاظت ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہوگا اوسکو لنگرگاہ اور علاقہ راجہ پراگ مین وہی حقوق اور فوائد حاصل رہین گے جو کسی رعایاے قوم دوست کو حاصل ہوتے ہین یا آیندہ حاصل ہونگے۔

شرط سوم

اور جہاز اور اسباب تجارت جو کسی رعایاے راجہ پراگ کا ہوگا اوسکو وہی حقوق اور فوائد حاصل ہونگے جو شرائط آیندہ مین مذکور ہین جب تک وہ لنگرگاہ قلعہ کارنوالس اور کسی اور مقام زیر حکومت گورنمنٹ انگریزی جزیرہ پرنس اوف ویلس مین مقیم رہینگے۔

شرط چہارم

راجہ پراگ وعدہ کرتے ہین کہ وہ بتجدید کسی عہدنامہ مسترد اور غیر مروج کے جو کسی اور قوم سے

یا کسی گروہ یا شخص خاص سے ہوا تھا نکر سینگے جسکی رو سے کچھ ہرج یا مسدودی تجارت رعایائے انگریزی کی متصور ہوگی اور سوا اسکے رعایا سے انگریزی سے کوئی اور محصول جو کسی اور علاقہ سے نہین لیا جاتا ہے طلب نکیا جائیگا۔

شرط پنجم

راجہ پراگ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ کسی حیلے سے بھی متاجری کسی شے کی جو اونکے ملک مین پیدا ہوتی ہے کسی ساکن یورپ یا امریکا یا کسی علاقہ غیر کو نہ دینگے مگر وہ رعایا سے انگریزی کو اجازت دینگے کہ جو چیز چاہین مثل اور لوگون کے آکر خرید کرین۔

شرط ششم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ وہ کوئی عہدنامہ ایسا نکرینگے جس سے انداز تجارت رعایا سے راجہ پراگ مقام پنانگ مین متصور ہو اور نہ وہ متاجری کسی شی تجارت کی کسی شخص کو دینگے جیسا شرط پنجم مین درج ہے مگر ساکنان پراگ کو اجازت دینگے کہ جو چیز چاہین مثل اور لوگون کے آکر خرید کرین۔

شرط ہفتم

راجہ پراگ اقرار کرتے ہین کہ اگر کوئی شخص رعایائے کمپنی کو پنانگ یا اوسکے متعلقات سے واسطے فروخت کے علاقہ پراگ مین لائیگا تو وہ اوسے فروخت کرنے نہ دینگے اور ہنوربل کمپنی بھی اسیطرح کی شرط بہ نسبت رعایائے پراگ کے پابندی رکھینگے کیونکہ قوانین انگلسیہ کسی صورت مین ایسے فعل کی اجازت کسی اپنے علاقے کے ملک مین نہین دیتے۔

شرط ہشتم

یہ عہدنامہ بموجب شرائط بالا کے واسطے ازدیاد صلح و دوستی باہمی ہر دو اقوام کی ترتیب ہوا ہے اور واسطے آزادی متجارت و جہازرانی فیمابین رعایائے فریقین بنظر فائدہ دونون کے اور اسکی ایک نقل راجہ پراگ نے اپنے پاس رکھی اور ایک نقل مسٹر والٹر سویل کریکرافٹ ایجنٹ ہنوربل گورنر مقیم پنانگ نے لی۔

اسپر مہر راجہ پراگ کی لگائی گئی واسطے صداقت روبرو سے ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے

تاکہ تکرار آیندہ درباب اوسکے پیدا نہون بلکہ یہ عہدنامہ مستحکم اور واسطے ہمیشہ کے ہو۔

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ولیو سالمنڈ

رزیڈنٹ کونسلر جزیرہ پرنس اوف ویلس

نمبر ۹۰

ترجمہ اقرارنامہ پدیکاسری سلطان عبداللہ معلم شاہ جو ملک پراگ کا تخت نشین ہوا تھا اور جو مسٹر جان اندرسین ایجنٹ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر پیلو پنانگ منجانب ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو دیا گیا تھا بطور دلیل اتفاق اور درستی جو ہرگز تبدیل نہوگا جب تک آفتاب اور ماہتاب قائم ہین تاکہ دوستی اور اتفاق قائم رہے اور آج کی تاریخ سے واسطے ہمیشہ کے جاری رہے۔

شرط اول

شاہ پراگ اقرار کرتا ہے کہ وہ حدود درمیان ملک پراگ اور سالنگو واقع دریای پرنام کے مقرر کریگا اور طرفین سے دست اندازی خلاف اوسکے نہوگی اور شاہ مذکور اقرار کرتا ہے کہ گورنمنٹ سالنگو مین مداخلت نہین کرے گا اور نہ فوج کشی اوپر اوس ملک کے کریگا مگر رعایای پراگ کو اجازت وہان جاکر تجارت کرنے کی مطابق رسم ورواج تجاران دیگر ممالک جو وہان آمد ورفت کرتے ہین ہوگی۔

شرط دوم

درباب عہدنامے کے جو فیابین شاہ سالنگو اور مسٹر جان اندرسین ایجنٹ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر پیلو پنانگ قرار پایا اور یہ شرط ہوئی کہ راجہ جن ملک پراگ سے خارج کیا جاے شاہ پراگ اپنی خوشنودی ظاہر کرتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ وہ راجہ جن کو اپنے پاس نہ آنے دینگے اور نہ اپنے علاقہ پراگ مین فروکش ہونے دینگے اور شاہ پراگ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ مستاجری کسی غیر کو نہ دینگے اور نہ کسی غیر کو آیندہ اپنا تحصیلدار مقرر کرینگے تاکہ

ملک مین کچھ فساد نہو اور محصول مین کا جو ملک پراگ سے باہر جائیگا چہ دولرفی بار مقرر کرتے ہین تاکہ تجارت ملک خوب کثرت سے زیادہ ہو اور ترقی آبادی مین ہو اور ہر ایک سوداگر مثل رعایاے گورنمنٹ انگریزی وسیام وسالنگور وغیرہ کو حوصلہ پراگ مین آنے کا پیدا ہو اور وہ آمدورفت باسایش کرسکین اور بلا وسواس ہر ایک لنگرگاہ اور مقام علاقہ مذکور مین آمدورفت کرین اور تجارت بلا مزاحمت واسطے ہمیشہ کے کرتے رہین۔

یہ عہدنامہ ترتیب ہوا اور اوسپر بطور تصدیق چھاپ شاہ پراگ کی کی گئی اور حوالہ مسٹر جان اندرسین ایجنٹ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر پیلو پینانگ کے کیا گیا۔

المرقوم ۶ ماہ ستمبر ۱۸۲۵ع مطابق ۲۰ ماہ محرم روز دوشنبہ ۱۲۴۱ ہجری

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ڈبلیو سالمنڈ

رزیڈنٹ کونسلر جزیرہ پرنس اوف ویلس

چھاپ پدیوکاسری سلطان عبداللہ شاہ پراگ

نمبر ۹۱

اقرارنامہ پدیوکاسری سلطان عبداللہ معلم شاہ ولد جمال اللہ مرحوم جو حاکم اکبر ملک پراگ کا تھا اور یہہ اقرارنامہ ساتھہ کپتان جیمس لو ایجنٹ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر کونسل جزیرہ پرنس اوف ویلس اور نگ پور اور ملاکا کے ہوا تھا اور اوسکے حوالہ ہوا تھا اور یہہ اقرارنامہ واسطے ہمیشہ کے جب تک گردش آفتاب و ماہتاب قائم ہے قائم رہے گا۔

چھاپ سلطان عبداللہ معلم شاہ بادشاہ پراگ

چھاپ راجہ مودا متعلق پراگ

چھاپ راجہ جنا ہارا متعلق پراگ

چھاپ اونگ کا یا یار پراگ

چھاپ اونگ کا یا تمن گنگ سری پدیوکا راجہ

سلطان جو حکمران تمام ملک پراگ اور اوسکے متعلقات پر ہے آج کی تاریخ ماہ و سال مذکورہ بائین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگلستان کو اب سے واسطے ہمیشہ کے علاقہ پیلو پینانگ

اور جزائر نیکوبر مع جمیع جزائر جو قدیم سے اب تک پراگ کے قبضے مین ہین اور جو متعلق پراگ کے ہین سپرد کرتے ہین اس نظر سے کہ جزائر مذکور دزدان بحری و بری کو پناہ اور امن دیتے ہین جو لوگ ساکنان کنارۂ دریا اور ساکنین ملک کو دق اور تنگ کرتے ہین اور اونکے سامان اور اسباب معیشت کو لوٹ لیتے ہین اور شاہ پراگ قوت اور سامان بنفسہ اسقدر نہین رکھتا کہ اون دزدان کو سنبھال دے اس سبب سے شاہ پراگ نے اپنی مرضی اور خوشی سے جزائر مذکورین کو حوالہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے کردیے کہ اونکے ماتحت رہین اور جنکو وہ مقرر کرین اونکے زیر حکم رہین۔

اس کاغذ پر بطور تصدیق آج کی تاریخ مہر یا چھاپ حاکم ملک پراگ پدیو کاسری سلطان عبداللہ معلم شاہ کی مع اوسکے اراکین سلطنت کے لگائی گئی۔

المرقوم ۱۶ ماہ ربیع الاول روز چہارشنبہ ۱۲۴۲ھ مطابق ۱۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۲۶ء

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جیمس لوکپتان

پولیٹکل ایجنٹ ہنوربل گورنر یاجلاس کونسل

جزیرہ برس اوف ویلس

نقل مطابق اصل کے ہی

دستخط جی گارلنگ

رزیڈنٹ کونسل

مہر یا چھاپ شاہ پراگ

چھاپ راجہ مودا

چھاپ بندا ہارا

چھاپ اورنگ کیسار

چھاپ پتن گنگ

نمبر ۹۲

عہدنامہ جو فیما بین شاہ پدیو کاسری سلطان عبداللہ معلم شاہ ابن جمال اللہ مرحوم کے جو حاکم اکبر اور حاکم ذی حق تمام ملک پراگ کا تھا اور کپتان جیمس لو ایجنٹ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر پیلو پنانگ سنگاپور اور ملاکا منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پایا

اور بقول اوسکے باہم تقسیم ہوئین اور یہ مثال آفتاب اور ماہتاب والے مطلب ہمیشہ کے قائم ہوا اور ماورا اسکے یہ ایک دلیل دوستی اور اتفاق فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے اور شاہ پراگ کے ہوا اور نیز فیما بین شاہ پراگ اور ہنوربل رابرٹ فولرٹن صاحب کے شاہ پراگ اپنی رضامندی اور خوشی سے اقرار کرتے ہین کہ وہ مطابق شرائط درباب حدود پراگ کے اور درباب تصفیہ دیگر مقدمات کے جو ساتھ راجہ سالنگور کے مسترجان اندرسین ایجنٹ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر بیلو پناگ وغیرہ نے کیے ہین کاربند ہونگے اور پٹہ اون شرائط کے موافق تعمیل کرینگے جو شاہ نے ساتھ مسترجان اندرسین مذکور کے بتاریخ ۲۰ ماہ محرم روز دوشنبہ ۱۲۴۱ ہجری مین کیے ہین بتمام اہل کو اغذ ذکو مقرر ہے اور ماقبل تبدیل ہونے کے بیان ہوئے علاوہ اسکے شاہ مذکور اب اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز ساتھ راجہ سیام کے یا اوسکے کسی رئیس یا سردار یا رعایا کے اور نہ راجہ سالنگور اور نہ اوسکے کسی رئیس یا رعایا کے ساتھ ایسی تحریر ایسے جائز رکھینگے جو متعلق پولیٹکل امور کے ہون یا درباب انتظام اور انتساق اوسکے ملک پراگ کے ہون معین رکھینگے شاہ مذکور کسی اپنی رعایا کی رعایت نکرینگے جو اتفاق اور سازش شاہ سیام سے یا کسی اوسکے سردار یا رعایا سے یا ساتھ راجہ سالنگور یا کسی اوسکے سردار یا رعایا کے یا کسی اور سیام والے یا ملایا کے لوگون سے رکھے گا جسکی نسبت علاقۂ پراگ مین کسیقدر یا کسیطرح کا فساد پیدا ہوا یا اوسکے گورنمنٹ یا انتظام مین مداخلت ہو۔

شرط دوم

شاہ پراگ کچھ نذر بنام نہاد بنگا یا کسی اور نام کا خراج راجہ سیام یا کسی اوسکے گورنر یعنی حاکم یا رعایا کو نہین دیگا اور نہ کبھی آئندہ راجہ سالنگور یا کسی سیام اور ملایا کے لوگون کو دیگا قطع نظر اسکے شاہ مذکور اپنے علاقۂ پراگ مین راجہ سیام یا کسی اوسکے سردار یا رعایا کی طرف سے کسی قاصد یا فوج کو واسطے انتظام امورات ملکی کے نہ آنے دیگا اور نہ کسیطرح کی مداخلت اونکے امورات انتظام ملک پراگ مین ہونے دیگا اور اسیطرح وہ اپنے علاقہ مین کسی قاصد یا فوج راجہ سالنگور یا کسی اور سیام والے یا ملایا والے کے نہ آنے دیگا اور نہ وہ کسی گروہ اشخاص یا راجگان یا ملک مذکورہ کا غذہا کو اپنے ملک مین آنے دیگا اگر اوسکی توت صرف بیس نفری سے بھی زیادہ نہ رہیگی مگر اور

ملک کے لوگون کو مثل سابق اجازت عام رہے گی کہ اگر تجارت بلا مزاحمت جس مقام لنگرگاہ اس علاقہ پراگ مین چاہین کرین اگر گروہ یا فوج از قسم مذکورہ بالا ملک پراگ مین منجانب راجگان و حاکمان و سرداران و اشخاص مذکورہ بالا آوے گی یا کوئی راجگان و حاکمان و سرداران مذکورہ بالا رعایا سے علاقہ پراگ کی ساتھ اس سبب سے موافقت کرینگے کہ اوسکے ملک مین فساد واقع ہو یا کسیطرح کی مداخلت اوسکے انتظام ملک مین ہو تو ایسی حالت مین شاہ مذکور بھروسا اوپر دوستانہ مدد اور حفاظت منجانب لیت انڈیا کمپنی اور ہنوربل گورنر جلاس کونسل پیلوپانگ وغیرہ کی رکھیگا جیسی وہ اب رکھتا ہے اور آیندہ بھی رکھے گا اور یہ مدد اور حفاظت جسطرح اور جس قدر مناسب سمجھی جاوے گی وہ دینگے۔

شرط سوم

کپتان جیمس لو بحیثیت ایجنٹ ہنوربل گورنر جلاس کونسل جزیرہ پرنس اوف ویلس عہد کرتے ہین کہ اگر شاہ پراگ بایمانداری موافقت جزیرہ پرنس اوف ویلس کرینگے اور تمام اور ہر ایک شرط مندرجہ عہدنامہ ہذا بجا لاکر رہینگے تو اوسکو مدد انگریزی واسطے نکالدینے اوسکے ملک سے کسی سیام والے یا ملایا والے کو جو جسب مذکورہ بالا کسیوقت ملک پراگ مین بنیت پولیٹکل یا بارادہ کسیطرح مداخلت کرنے اوسکے انتظام ملک مین آوینگے دیجائیگی مگر بشرطیکہ وہ شرائط مندرجہ عہدنامہ جو اوسنے کیا ہے یا کسی شرط اوسکی پوری نکرینگے تو پھر فرض جو انگریزون پر اوسکی حفاظت اور مدد کا بخلاف اوسکے دشمنان کے ہے کالعدم متصور ہوگا اور اطمینان دوستی منوربل گورنر جلاس کونسل پیلوپانگ وغیرہ معدوم ہوگی۔

یہ عہدنامہ جو شاہ مذکور نے بخوشی و رضامندی تمام منعقد کیا ہے مصدق ساتھ چھاپ یا مہر شاہ مذکور کے اور مہر اور دستخط اجنٹ کپتان جیمس لو کے مع چھاپ اراکین ملک پراگ کے جو شریک اس عہدنامے کے ساتھ اجنٹ کے ہین ہوا اور اجنٹ مذکور کے حوالہ ہوا تاکہ سند دوستی اور اتفاق فیما بین شاہ پراگ اور سرکار انگریزی کے رہے۔

المرقوم ۱۸ اکتوبر ۱۸۲۶ء مطابق ۱۶ ماہ ربیع الاول روز چہارشنبہ ۱۲۴۲ ہجری

دستخط اجنٹ کپتان جیمس لو

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جیمس لو کپتان

پولیٹیکل ایجنٹ

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی گارلنگ

رزیڈنٹ کونسلر

نمبر ۹۱۰

تتمہ عہدنامہ راجہ پراگ جو بصورت ایک چٹھی کے منجانب راجہ مذکور بنام ایجنٹ گورنر جنرل لو صاحب کے تحریر ہوا۔ بعد القاب معمول

چھاپ شاہ پدیو کا
سری سلطان معلم شاہ
راجہ پراگ

وہ جو حکمرانی اوپر ملک پراگ کے کرتا ہے یعنی پدیو کا سری سلطان عبداللہ معلم شاہ اطلاعاً اپنے دوست کپتان جیمس لو ایجنٹ ہز میجسٹی ایرسٹ فوٹ گورنر جنرل بہادر جاہاس کونسل جزیرہ پرنس اوف ولیس ملکا اور سنگاپور کو دریاب امور معاملات کے تحریر کرتا ہے جنکی گفتگو شاہ اور ایجنٹ سے درمیان آئی ہے

اول یہ کہ شاہ مذکور دریا کی راہ اگر بمقام کوتا لوٹ قیام کریگا جہاں اوسکا ارادہ ہے کہ ایک قلعہ مستحکم تعمیر کرے اور اوسمیں فوج مناسب واسطے حفاظت اوسکے رکھے تاکہ تمامی دشمنان اور دزدان بحری و دربین اوپر فوج مسلح رہے گی اور شاہ مذکور انکو بطور ایسی فوج کے رکھیگا کہ ہر وقت تیار رہین کہ بروقت ضرورت اوسکی حفاظت کرین اور اوسکے حکم کی تعمیل کیا کرین اور یہ بھی ارادہ ہے کہ ایک مکان روبرو اوسکے مکان کے اور تعمیر ہو کہ اوسمین جو کوئی صاحب اوسکی ملاقات کو آیا کرے وہ ایام قیام تک اوسمین فروکش ہوا کرے۔

دوم یہ کہ شاہ مذکور ایک کشتی ہمیشہ طیار رکھیگا کہ خبر ضروری پلو پنانگ کو پہنچایا کرے اور قطع نظر اسکے ایسی تدبیر کرے گا کہ آمد و رفت براہ تری دریاے پراگ اور دریاے کریان سے پلو پنانگ تک جاری ہو۔

سوم یہ کہ لک سینا اور شاہ بندر کو حکم ہوگا کہ جا کر کویلا پدر مین قیام کرین اوس مقام پر کہ جہان راجہ جسن سابق رہتا تھا اور یہ دو ہائکاران مذکورین حسب الحکم شاہ مذکور اوس مقام پر ایک قلعہ تیار کرا دینگے اور لوگون کو جمع کر کے اوس طرف آبادی کرائینگے اس وسیلے سے جو لوگ پراگ مین تجارت کرتے ہین اونکو اطمینان اور اونکی حفاظت موجب قاعدہ سابق کے ہوا کریگی۔

چہارم یہ کہ شاہ مذکور اون اہلکاران کلان کو جو مقامات کوراو لاروت اوتر دنگ اور سنگ کینگ اور پروا مین رہتے ہین اور سارنشس دزدان بحری اور بری سے رکھتے ہین گرفتار کر کے نکال دیگا اور سب لوگون کو وہان اطلاع دیگا کہ اگر وہ دزدان بحری و بری کو اپنے پاس آکر رہنے دینگے اور اگر کوئی انگریز تلاش دزدان مذکورین پنانگ سے آویگا تو بیگناہ بھی مجرمان کے ساتھ نقصان اوٹھائینگے۔

پنجم

یہ کہ تمام تجاران علاقۂ پراگ کی پرورش رہے گی اور اونکی تجارت مین تساہل نہوگا بلکہ ہر طرح کی کوشش ہوگی کہ حساب بالۂ اور مشتری کا جلدی طے ہوجائے اور اگر کسی حایا کسی اور شخص کی نسبت تدابیر سخت درکار ہونگے تو شاہ مذکور وہ بھی عمل مین لائیگا تاکہ حساب تجاران جلدی طے ہوجاے اور کوئی اس علاقے کا آدمی اونکو کسیطرح کی تکلیف نہ دے۔

ششم

یہ کہ شاہ پراگ ایسے شخص کو جو بفریب یا زبردستی علاقۂ انگریزی سے کسی شخص کو لے آئیگا ملک سے خارج کردیگا اور اگر وہ شخص جسکو وہ لے آئیگا دستیاب ہوگا تو اوسکی اطلاع بنور بل گورنر پیلو پنانگ کو دیجائیگی اور اوسکو روک رکھا جائیگا تاکہ یہ جرم کلیتہ موقوف ہوجائے۔

ہفتم

یہ کہ جب تک ملک کا پھر بندوبست ہوجائیگا تو شاہ مذکور اپنی رعایا کو حکم دیگا کہ برسمج

وسنخود با فراط بوئین اور مرغی ویرہ بکثرت پرورش کرین تاکہ اوسکی رعایا اور باشندگان علاقہ انگریزی باہم فائدہ مند ہوون —

ہشتم

یہ کہ شاہ مذکور کا ارادہ ہے بلکہ وہ ایک لبتی آدمی واسطے تحصیل اشیاء مثل ٹین وغیرہ اجناس جو باہر جاتے ہین مقرر کرینگے —

اگر کوئی تجار رعایا شاہ مذکور مین سے لنگرگاہ انگریزی مین وارد ہوا اور اوسکی پاس رونہ موجود نہوگا تو وہ بموجب رسم مستمرہ کے ضبط سرکار ہوگا —

ہفتم

یہ کہ شاہ مذکور کی مرضی ہے کہ اپنے علاقے مین مدارس مقرر کرے اور نہایت خوش ہوگا اگر اوسکا دوست کپتان جیمس لو اچھے ہوشیار مدرس پلیوپنانگ سے بھیجکر اس امر مین اوسکی مدد کرین اور اگر شاہ مذکور کسی لڑکی یا لڑکون کو واسطے تعلیم علوم ضروریہ کے بھیجے تو اوس سے یقین اور امید ہے کہ اونکی پرورش اور پرداخت اچھی ہوگی —

ان تمام امور کو شاہ مذکور بخوشی تمام منظور کرتے ہین

المرقوم ۲۳ ماہ ربیع الاول روز چہارشنبہ مطابق ۲۵ ماہ اکتوبر ۱۸۲۶ عیسوی

ترجمہ نقل کاغذ کا صحیح ہے

دستخط جیمس لو کپتان

پولیٹکل ایجنٹ

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی گارلنگ

رزیڈنٹ کونسلر

نمبر ۹۴

سالنگور

عہدنامہ تجارت فیما بین ہزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ سالنگور جو مسٹر والٹر سیول

گرمکرافت صاحب سنے باختیار عطیہ منورہل جان الگزندر بارمن صاحب گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس اور اوسکے متعلقات کے قرار دیا تاریخ ۲۰ شوال ۱۲۳۳ھ مطابق ۲۲ اگست ۱۸۱۸ء

شرط اول

صلح اور دوستی جو اب فیما بین منورہل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ سالنگور کے موجود ہے وہ واسطے ہمیشہ کے رہے گی

شرط دوم

جہاز اور اسباب تجارت ازان رعایائے انگریزی یا کسی دوسرے شخص کا جو زیر حفاظت منورہل ایسٹ انڈیا کمپنی رہتا ہو تمام لنگر گاہان اور مقامات علاقہ راجہ سالنگور میں وہ حقوق اور فوائد حاصل کرینگے جو کسی رعایائی قوم سے لوگوں کو حاصل ہوتا ہے یا آیندہ حاصل ہوگا

شرط سوم

جہاز اور اسباب تجارت رعایائے راجہ سالنگور کو بھی وہی حقوق اور فوائد حسب نشان شرط مالا اوسوقت تک حاصل ہونگے جب تک وہ لنگر گاہ قلعہ گاہ نوان یا کسی اور مقام ماتحت گورنمنٹ انگریزی جزیرہ پرنس اوف ویلس میں مقیم رہینگے۔

شرط چہارم

شاہ سالنگور وعدہ کرتا ہے کہ وہ کسی مستر دیا منسوخ عہدنامہ کو جو کسی اور قوم کے ساتھ یا گروہ اشخاص کے ساتھ یا کسی خاص شخص کے ساتھ ہوا ہو تجدید نکرینگے جس سے کسیطرح کا فتور یا ہرج تجارت رعایائے انگریزی میں واقع ہوتا ہو بلکہ وہ لوگ کسیطرح کے محصول اور ابواب سے برتاؤ رکھینگے جو کسی اور علاقہ کی رعایا سے نہیں لیا جاتا۔

شرط پنجم

راجہ سالنگور یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ کسی حیلے سے متاجری کسی شے تجارت پیداوار ملک کی کسی اور شخص یا اشخاص کو جو ساکن یورپ یا امریکا یا کسی ملک غیر کا ہوگا نہ دے گا بلکہ وہ رعایائے انگریزی کو اجازت دیگا کہ اگر خریدیں ہر قسم کے اشیائے تجارت کی مثل اور لوگوں کے کریں۔

شرط ششم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کوئی عہدنامہ یا اقرارنامہ ایسا مقرر نہین کرینگے جس سے ہرج یا فتور تجارت رعایاے راجہ سالنگور مین واقع ہو جو آکر پناگ مین تجارت کرتے ہین اور نہ وہ کسی خاص شخص کو متاجری اشیاے تجارت کی دینگے جیسا شرط پنجم مین لکھا گیا ہے بلکہ ساکن سالنگور کو اجازت دینگے کہ آکر ہر قسم کی اشیاے تجارت مثل اولوگون کے خرید کرین۔

شرط ہفتم

شاہ سالنگور وعدہ کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص رعایاے انگریزی کمپنی کو پناگ یا اوسکے متعلقات اضلاع سے واسطے فروخت کے ملک سالنگور مین لائیگا تو وہ اوسکو فروخت کرنے نہ دے گا اور ہنوربل کمپنی پر بھی فرض ہوگا بموجب ویسی ہی شرط کے نسبت رعایاے سالنگور کے کیونکہ قوانین انگریزی کسی وجہ سے ایسے قبیح کا رواج کسی اپنے ملک مین جائز نہین رکھتے

شرط ہشتم

یہ عہدنامہ موجب شرائط مالا کے واسطے ترقی صلح و دوستی دو گورنمنٹ کے قرار پایا ہے اور واسطے محفوظ رکھنے آزادی تجارت و جہازرانی درمیان اوسکی رعایا کے بنظر فوائد فریقین اور اسکا ایک مسودہ راجہ سالنگور نے اپنے پاس رکھا اور ایک مسترد الرسول کر یکرافٹ ہنوربل گورنر پناگ نے اس کاغذ پر مہر راجہ سالنگور کی واسطے تصدیق کے لگائی گئی کہ صداقت اوسکی ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی پر ثابت ہوتا کہ آیندہ کچھ تکرار اس بارے مین پیدا نہو بلکہ یہ واسطے ہمیشہ کے ہو اور استحکام کے ساتھ ہمیشہ جاری رہے۔

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط جی ڈبلیو سالمونڈ
رزیڈنٹ کونسلر جزیرہ
پرنس اوف ویلس

نمبر ۹۵

عہدنامہ صلح ودوستی فیما بین ہموربل ایسٹ انڈیا کمپنی وسری سلطان ابراہیم شاہ راجہ سالنگور جوستہ جان اندرسین نے باختیارات عطیۂ ہموربل رابرٹ فولرٹن گورنر پیلو پنانگ اور اوسکے متعلقات کے قرار دیا۔

بمقام قلعہ سالنگور بتاریخ ۵ ماہ محرم ۱۲۴۱ ہجری مطابق ۲۰ ماہ اگست ۱۸۲۵ عیسوی

شرط اول

چونکہ واسطے دوستی وصلح فیما بین ہموربل ایسٹ انڈیا کمپنی وراجہ سالنگور مدت مدید سے جاری وقائم تھے اور اوسکا استحکام ایک صلحنامہ تجارت سے جسمین آٹھ شرائط درج ہوئی تھین اور مسٹر والٹر پول کریکرافٹ نے بتاریخ ۲۰ ماہ شوال ۱۲۳۳ مطابق ۲۲ ماہ اگست ۱۸۱۸ عیسوی بنابر تسہیل امور تجارت فیما بین ہر دو اقوام کے قرار دیا تھا اب یہ وعدہ فیما بین راجہ سالنگور اور مسٹر جان اندرسین ایجنٹ ہموربل رابرٹ فولرٹن گورنر پیلو پنانگ قرار پایا کہ صلحنامہ مذکور کی تائید دوبارہ ہو اور یہ عہدنامہ واسطے ہمیشہ کے بلا فراحمت قائم رہے۔

شرط دوم

راجہ سالنگور ساتھ ہموربل رابرٹ فولرٹن گورنر پیلو پنانگ کے وعدہ کرتے ہین کہ تاریخ عہدنامہ حال سے ہمیشہ سرحد فیما بین علاقۂ پراگ اور سالنگور کے دریای برنام قرار پائے اور کوئی فوج بحری یا بری سالنگور کی علاقۂ پراگ اور اوسکے متعلقین مین نہ جائیگی اور نہ راجہ سالنگور کسیطرح کی مداخلت انتظام ملک پراگ مین کرینگے کیونکہ وہ اب حوالہ راجہ پراگ کے ہوگیا ہے بشرطیکہ جہاز سوداگری سالنگور کے مجاز جانے پراگ کے واسطے تجارت کے بموجب رسم دیگر تجارت ہو وہان جاتے ہین تصور کئے جائین۔

شرط سوم

راجہ سالنگور وعدہ کرتا ہے کہ وہ راجہ جسن کو لکھے گا کہ وہ علاقۂ پراگ سے فوراً سنگی ہو ورے جہان اب وہ مقیم ہے روانہ ہوا اور یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہرگز راجہ جسن کو پھر وہان جانے کی اجازت نہین دیگا اور نہ کسیطرح انتظام ملک پراگ مین مداخلت کرنے دیگا اور یہ بھی راجہ جسن کو

ممانعت ہوگی کہ وہ ملک مذکور سے کسی آدمی کو جو راضی نہوا اپنے ہمراہ لائے۔

شرط چہارم

اور راجہ سالنگور اقرار کرتے ہین کہ وہ دزدان بحری کو اپنی علاقہ کی کسی مقام پر آنے کی اجازت نہ دینگے اور پیلو پنانگ بھی ایسی ہی شرط اپنے علاقے کے واسطے کرتے ہین۔

شرط پنجم

راجہ سالنگور وعدہ کرتا ہے کہ وہ گرفتار کرکے واپس پیلو پنانگ کو بھیجدیگا اگر کوئی مجرم مثل دزد بحری و دزد بری و مجرم قتل و دیگر مجرمان جرائم فراری ہوکر سالنگور مین آئے گا اور اگر کوئی ایسا مجرم سالنگور سے پیلو پنانگ مین فراری ہوکر جائیگا تو گورنر پیلو پنانگ بھی اسکی نسبت ایسی ہی شرط مرعی رکھینگے۔

شرط ششم

یہ عہدنامہ فیما بین راجہ سالنگور اور مہوزبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے برضامندی طرفین اس مراد سے قرار پایا کہ صلح اور دوستی باہم ترقی پر رہے اور یہ اوسوقت تک جاری رہے جب تک آسمان گردش مین ہے اور اوسپر آفتاب و ماہتاب دورہ کرتے رہین اور یہ عہدنامہ روبروے تمام حاضرین کے قرار پایا اور اوسپر چھاپ راجہ سالنگور کی اور مہوزبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی لگائی گئی اور دو نقول اسکی طیار ہوئین ایک راجہ سالنگور نے اپنے پاس رکھی اور دوسری مہوزبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے۔

مہر
سلطان ابراہیم شاہ
راجہ سالنگور

ایسٹ انڈیا کمپنی
مہر مشترکہ

دستخط جان اندرسین
پولیٹیکل ایجنٹ

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط جان اندرسین
پولیٹیکل ایجنٹ

المرقوم ۲۶ اگست ۱۸۲۵ء

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط جی ڈبلیو سالمونڈ
رزیڈنٹ کونسلر جزیرہ پرنس ولیز

نمبر ۹۶

عہدنامہ انگریزی ساتھ رام بوبی کے بتاریخ ۳۰ ماہ نومبر ۱۸۳۱ء

عہدنامہ دوستی واتفاق مدامی فیمابین سوپریم گورنمنٹ ہند اور راجہ علی پنگھولو اوامپت سکس جو حاکم رام بوبی اور اوسکے متعلقات کے ہین۔

دفعہ اول

منجانب گورنمنٹ انگریزی کے رابرٹ ایٹ سن صاحب رزیڈنٹ سنگاپور جزیرہ پرنس اوف ویلس ملاکا اور اونکے متعلقات اور منجانب رام بوبی اور اوسکے متعلقات کے راجہ علی مذکور اوپنگھولو اور امپت سکس۔

بطور دلیل خوشنودی اور نیک نیتی سوپریم گورنمنٹ انگریزی ہند اور نیز وجہ عدم میلان طبع نسبت قبضہ کرنے اون علاقجات کے جو باجی حسب رواج اور رسم قدیم اونکے متدعویہ نہین ہو سکتے تمام دعوی فرمانبرداری بطور رعایائے انگریزی کے جو باشندگان رام بوبی پر بموجب عہدنامجات کے جو فیما بین اونکے اور ڈچ کے قرار پائے ہین واجب تھا دست بردار ہوتے ہین اور براہ خوشنودی مزاج آج کی تاریخ سے نشار عہدنامجات مذکور کو منسوخ کرتے ہین اور حاکمان رام بوبی اور اوسکے متعلقات کو بطور ریاست آزاد تصور کرینگے۔

شرط اول

سوپریم گورنمنٹ انگریزی ہندوستان، وجب اسکے منظور کرتے ہین کہ راجہ علی اوپنگھولو اور امپت سکس سردار رام بوبی اور اوسکے متعلقات کے ہین۔

شرط دوم

انگریز اور رام پوری والہ براہ دوستی اور باہمی راستی اور دیانت اور صفاء قلب کے اقرار کرتے ہین کہ رام پوری والے مرتکب کسی بدوضعی کے کسیطرح نسبت انگریزون کے نہونگے اور انگریز بھی کسیطرح مرتکب بدوضعی کے نسبت رام پوری والونکے نہونگے رام پوری والون کو سچا ہیے کہ کسی مقام مین یا علاقہ مایسر حد انگریزی مین یا کسی شہر مین جو انگریزون کے قبضے مین ہے مزاحمت یا حملہ کرین یا تخلل ڈالین یا کسی مقام پر قبضہ کرین اور انگریزون کو بھی سچا ہیے کہ کسی مقام مین یا علاقہ یا سرحد ماتحت رام پوری مین مزاحمت یا حملہ کرین یا تخلل ڈالین یا کسی مقام پر قبضہ کرین اور رام پوری والے ہر ایک تنازع اپنی سرحد کے اندر کا جو بوجب اپنی مرضی اور مزاج ملک کے فیصلہ کرینگے۔

شرط سوم

اگر کوئی مقام یا شہر زیر حکم انگریزی کے کوئی ایسا امر کرین جس سے رنج رام پوری والون کو ہو تو رام پوری والے خود وہان جاکر اونکی تنبیہ نہین کرینگے بلکہ اول رپورٹ انگریزون کو کرینگے اور وہ اوسکی تحقیقات براستی و درستی کرینگے اور اگر تقصیر انگریزون کی ہوگی تو حسب حیثیت جرم خود سزا دینگے اور اگر کوئی مقام یا شہر زیر حکم رام پوری والون کے کوئی ایسا امر کرین جس سے رنج انگریزون کو ہو تو انگریز خود وہان جاکر تنبیہ اونکی نکرینگے بلکہ اول رپورٹ رام پوری والون کو کرینگے اور وہ اوسکی تحقیقات براستی و درستی کرینگے اور اگر تقصیر رام پوری والون کی ہوگی تو حسب حیثیت جرم خود سزا دینگے اور اگر کوئی مقام یا شہر رام پوری جو نزدیک ملک انگریزی کے واقع ہوا اور وہان کسیوقت مین اجتماع فوج بری یا بحری کا ہو اور حاکم انگریزی سبب اوس اجتماع کا دریافت کرے تو رام پوری والہ رئیس کو صاف سبب بیان کردینا چاہیے اور اگر کوئی مقام یا شہر انگریزی جو نزدیک ملک رام پوری کے ہو اور وہان کسیوقت اجتماع فوج بری یا بحری کا ہوا اور رئیس رام پوری سبب اوس اجتماع کا دریافت کرے تو انگریزی رئیس کو صاف سبب بیان کردینا چاہیے۔

شرط چہارم

بیچ اون مقامات کے جو رام پوری والون کے اور انگریزون کے سرحدی ہے اگر انگریزون کو شبہہ واقع ہو کہ ایسی سرحد کی تحقیقات نہین ہوئی ہے تو سردار انگریزی ایک چھٹی مع چند آدمیون کے واسطے دریافت حال کے سردار رام پوری والہ کے پاس بھیجے اور یہ سردار بھی اپنے آدمی

اونکے ہمراہ کرکے تحقیقات اور تصفیہ اوس سرحد کا کرادیگا تاکہ طرفین سے دوستانہ یہ معاملہ طے ہوجاے اور اگر رام بوئی والون کو شبہہ واقع ہو کہ کسی سرحد کی تحقیقات نہین ہوئی ہے تو سردار رام بوئی ایک چھٹی مع چند آدمیون کے واسطے دریافت حال کے صدر انگریزی کے پاس بھیجے اور یہ سردار اپنے آدمی اونکے ہمراہ کرکے تحقیقات اور تصفیہ اوس سرحد کا کردیگا تاکہ طرفین سے دوستانہ یہ معاملہ طے ہوجاے —

شرط پنجم

اگر کوئی رعایا رام بوئی فراری ہوکر کسی علاقۂ سرحد انگریزی مین جاکر رہے تو رام بوئی والے کو سچا ہے کہ زبردستی وہان جائین یا دست اندازی کرین یا گرفتار کرین یا مفرور مذکور کو پکڑکر سرحد انگریزی سے لیجائین بلکہ وہ کیفیت تحریر کرکے طلب اوسکی کرین پھر انگریزون کو اختیار رہے کہ ایسے شخص کو چاہین دین اور چاہین ندین اور اگر کوئی رعایاے انگریزی فراری ہوکر کسی علاقۂ سرحد رام بوئی مین جاکر رہے تو انگریزون کو سچا ہے کہ زبردستی وہان جائین یا دست اندازی یا گرفتار کرین یا مفرور مذکور کو پکڑکر سرحد رام بوئی سے لیجائین بلکہ وہ کیفیت تحریر کرکے طلب اوسکی کرین پھر رام بوئی والون کو اختیار ہے کہ ایسے شخص کو چاہین دین اور چاہین ندین —

شرط ششم

تجاران رعایاے انگریزی اور اونکی کشتیان آمد و رفت اور تجارت ہر جگہ علاقۂ رام بوئی مین کرسکتے ہین اور رام بوئی والے اونکی رعایت اور حفاظت کرینگے اور اونکو اجازت خرید و فروخت کی باسانی تمام دینگے اور تجاران رعایاے رام بوئی اور اونکی کشتیان آمد و رفت اور تجارت ہر جگہ علاقۂ انگریزی مین کرسکتے ہین اور انگریز اونکی رعایت اور حفاظت کرینگے اور اونکو اجازت خرید و فروخت کی باسانی دینگے اور رام بوئی والے جو علاقۂ انگریزی مین جانے کی خواہش رکھتے ہون اور انگریز علاقۂ رام بوئی مین جانے کی خواہش رکھتے ہون اونکو چاہیے کہ جہان چاہین وہان کی رسوم اور رواج کی پابندی کرین اگر اونکو واقفیت رسوم و رواج سے نہو تو افسران مقام خواہ انگریز ہون اور خواہ رام بوئی والے اونکو آگاہ کردینگے اگر کوئی رعایاے رام بوئی مین سے ملک انگریزی مین جاے تو اوسکو چاہیے کہ موافق رسم اوس ملک کے بسر اوقات کرے

اور اگر کوئی رعایا ہی انگریزی مین سے ملک رام بوئی مین جائے تو اوسکو چاہیے کہ موافق رسم اوس ملک کے بسر اوقات کرے۔

شرط ہفتم

راجہ علی اور پنگھولو اور رہیٹ سکس بنظر ترقی حفاظت تجارت اور جہازرانی کے دزدان بحری کی رعایت نہین کرینگے بلکہ بخلاف اسکے وہ کوشش تمامتر در باب امتداد وزدی کے کرینگے اور مجرمان کو سزاے قرار واقعی دینگے تاکہ اورونکو عبرت ہو اور انگریز بھی ایسا ہی کرینگے۔

شرط ہشتم

اگر انکو دریافت ہو کہ کہین ارادہ دشمنی ہو رہا ہی تو وہ کوشش کرینگے کہ ارادہ دشمنون کا فسخ ہو جائے اور انگریزی سردار ملاکا کو فوراً اس امر کی اطلاع دینگے۔

آٹھہ شرائط اس عہدنامے کی بزبان ملایان تحریر ہوئین اور بتاریخ ۳۰ ماہ نومبر ۱۸۳۱ء ترتیب پاکر طی ہوئین اور دو نقول طیار ہوئین اور دونون پر مہر اور تصدیق رابرٹ ابٹ سن صاحب کی منجانب انگریزی اور راجہ علی اور پنگھولو اور رہیٹ سکس منجانب رام بوئی اور اوسکے متعلقات کے ہوئین اور ایک اونقل اسکی طیار ہوکر واسطے تصدیق گورنر جنرل بہادر بنگالہ کے مرسل ہوگی اور جب تصدیق ہوکر وہ نقل واپس آئے گی تو دونون نقول باقیماندہ مین اوسقدر عبارت اور درج ہوگی تاکہ اوس سے ظاہر ہو کہ وہ عہدنامہ اوسوقت تک جاری رہے گا جب تک زمین و آسمان قائم ہین مگر اس عہدنامے کی اسیوقت سے بلاتامل طرفین تعمیل کرینگے۔

اسکی تصدیق بعد ازین آگئی

نمبر ۹۷

عہدنامہ دوستی جو تا دور آفتاب و ماہتاب فیمابین حاکمان انگریزی ہند اور راجہ علی اور پنگھولو آٹھون سکس کے جو حکمران اوپر رام بوئی اور اوسکے متعلقات کے ہین قائم اور مستحکم رہیگا۔

منجانب انگریزان کے ہزبل رابرٹ ابٹ سن صاحب رزیڈنٹ سنگاپور پیلو پنانگ اور ملاکا اور اونکے متعلقات کے اور منجانب رام بوئی اور اوسکے متعلقات کے راجہ علی اور پنگھولو

آٹھ سکس اسکے وعدہ کرتے ہین کہ اس ملک کا یعنی جو زیر حکم انگریزون کے ہے اور جو باختہ سیان مذکور کے ہے بعد ازین انصاف کے ساتھ انتظام کیا جائیگا اور ہر ایک اپنی اپنی رسوم اور رواج کے موافق حکمرانی کرینگے اور ایک دوسرے کے حق پر دست اندازی نکرینگے۔

گورنمنٹ انگریزی بموجب عہدنامہ حال کے تمام سابق کے عہود اور مواثیق کو جو فیابین رام بوی اور گورنمنٹ ڈچ کے اور گورنمنٹ حال انگریزی کے ہوئے ہین انکو منسوخ اور مسترد کرکے یہ عہدنامہ گورنمنٹ رام بوی کے ساتھ صرف قائم کرتے ہین اور دیگر گورنمنٹ کو اوس سے خارج تصور کرتے ہین

اول

یہ کہ منجانب گورنمنٹ انگریزی راجہ علی اور سنکھولو حال آٹھ سکس کے حاکم رام بوی اور اوسکے متعلقات کے منظور ہوے۔

دوم

یہ کہ اس عہدنامہ کے بموجب گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ رام بوی دوستی قائم کرتی ہین جو ہمیشہ جاری رہے گی اور گورنمنٹ رام بوی ہرگز کوئی امر خلاف گورنمنٹ انگریزی کے نہین کرینگے اور گورنمنٹ انگریزی اپنی طرف سے اوسیطرح دوست گورنمنٹ رام بوی کے رہینگے اور نہ حملہ ایک دوسرے پر کرینگے اور نہ ایک دوسرے کے علاقے پر قبضہ کرینگے۔

گورنمنٹ رام بوی کو اختیار رہوگا کہ اپنے علاقے مین حکمرانی بموجب اپنی رسوم اور رواج کے کیا کرین۔

سوم

یہ کہ اگر کسی مقام ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے کسی رعایاے رام بوی کے نسبت بدوضعی ظہور مین آئیگی تو گورنمنٹ رام بوی اوس مقام پر حملہ آور نہون گے بلکہ گورنمنٹ رام بوی اول گورنمنٹ انگریزی کو اوسکی کیفیت لکھین گے اور دادخواہی اوسکی کرینگے اگر تحقیقات مین ثبوت جرم نسبت رعایاے انگریزی کے ہوگا تو اوسکو سزا بموجب قواعد انگریزی کے ملے گی اور اگر ایسا امر نسبت رعایاے انگریزی کے کسی رعایاے گورنمنٹ رام بوی سے ظہور مین آئے گا تو گورنمنٹ انگریزی اپنے اختیار سے اوس مقام کو تخت و تاراج نکرینگے مگر اول گورنمنٹ

رام بوئی کو اوسکی کیفیت سے اطلاع دینگے اور گورنمنٹ رام بوہی تحقیقات اوسکی کرکے انصاف کو کام مین لائینگے اگر جرم بنسبت رعایاے رام بوہی کے ثابت ہوگا تو مجرم کو سزا مطابق جرم کے ملیگی۔

اگر کسی مقام سرحدی متصلہ علاقۂ انگریزی مین بلیاہی جنگ کی مثل اجتماع فوج لشکر وغیرہ ہوگی اور گورنمنٹ انگریزی دریافت حال اجتماع مذکور کرینگے تو سرداران رام بوہی وجہ اوسکی بیان کرینگے اور جانب گورنمنٹ انگریزی بھی ایسا ہی وعدہ اطلاع دہی گورنمنٹ رام بوہی کرتے ہین

چہارم

یہ کہ درباب سرحد کے جس سے تفریق علاقہ رام بوہی اور علاقۂ انگریزی کی ہوگی اگر انگریزونکو کوئی مقام سرحد باضاحت معلوم نہوگا تو وہ ایک چٹھی رام بوئی کو تحریر کرکے اپنے آدمیون کے ہاتھ روانہ کرینگے اور رام بوہی کی طرف سے بھی افسر منجملہ اونکے ہمراہ ہوکر مقام مشکوک پر جاکر تصفیہ اوسکا بطریق دوستانہ کرینگے اور اگر گورنمنٹ رام بوہی کو شبہہ درباب کسی سرحد اپنی کے ہوگا اور وہ چاہینگے کہ درست اور صحیح سرحد اونکو معلوم ہو تو وہ بھی ایسا ہی کرینگے اور اپنے آدمی افسران گورنمنٹ انگریزی کے پاس بھیجینگے اور وہ بھی اوسیطرح اونکے ہمراہ جاکر تصفیہ دوستانہ مقام مشتبہ کا کرینگے۔

پنجم

یہ کہ اگر کوئی باشندۂ رام بوہی مفرور ہوکر علاقہ انگریزی مین پناہ گزین ہوگا تو رام بوہی والے مجاز اسکے ہونگے کہ اوسکا تعاقب کرکے اوسکو وہان گرفتار کرین بلکہ اوسکی اطلاع گورنمنٹ انگریزی کو کرکے استدعا اوسکی واپس ملنے کی کرینگے پھر گورنمنٹ انگریزی کو اختیار حاصل ہوگا کہ اگر مناسب تصور کرینگے تو واپس دینگے ورنہ نہ دینگے۔

اور اسیطرح اگر کوئی رعایاے انگریزی مفرور ہوکر علاقۂ رام بوہی مین پناہ گزین ہوگا تو گورنمنٹ انگریزی مجاز اسکے ہونگے کہ اوسکا تعاقب کرکے اوسکو گرفتار کرین بلکہ اوسکی اطلاع گورنمنٹ رام بوہی کو کرکے استدعا اوسکے واپس ملنے کی کرینگے پھر گورنمنٹ رام بوہی کو اختیار حاصل ہوگا کہ اگر مناسب تصور کرینگے تو واپس دینگے ورنہ نہ دینگے۔

ششم

یہ کہ انگریزی سوداگر اپنے جہازہاے سوداگری لیجا کر کسی مقام علاقہ رام بوئی مین جہان چاہین تجارت کر سکینگے اور گورنمنٹ رام بوئی ایسے تجار کی اعانت کرینگے کہ اوسکو وقت کیطرح سوداگران رام بوئی بھی اپنے جہازہاے سوداگری لیجا کر لنگر گاہان انگریزی مین جہان چاہینگے تجارت کرینگے اور گورنمنٹ انگریزی اونکی حفاظت کریگی —

اگر کوئی ساکن رام بوئی چاہے کہ علاقۂ انگریزی مین جاے یا کوئی رعایاے انگریزی چاہے کہ علاقۂ رام بوئی مین جاے تو اونکو متابعت رسم ورواج ملک کی کرنی ہوگی اور اگر وہ لوگ ناواقف رسوم ورواج سے ہونگے تو حاکم مقام مذکور کا اوسکو آگہی اونسے دیگا ماورا اسکے اگر کوئی ساکن رام بوئی کسی مقام علاقۂ انگریزی مین جائیگا تو اوسکو متابعت حکم حاکم مقام مذکور کی کرنی ہوگی اور اسیطرح ساکن علاقۂ انگریزی جو علاقۂ رام بوئی مین جائیگا اوسکو تعمیل حکم حاکم کرنی ہوگی —

ہفتم

یہ کہ راجہ علی اوپنگمولوا آٹھون سکس کے ذروان بحری کو اپنے لنگر گاہون مین رہنے نہ دینگے بلکہ کوشش تمامتر بہیج حفاظت تجاران کے کرینگے اور اسطرح ان بدمعاشونکا قلع قمع کرینگے اور انگریز بھی اپنی طرف سے یہی وعدہ کرتے ہین —

ہشتم

یہ کہ اگر راجہ علی اوپنگمولوا چاسکس کے کوئی فعل بدخواہ کا سنینگے تو وہ کوشش حتی الامکان ایسی کرینگے کہ وہ قوہ سے فعل مین نہ آوے اور اوسکی اطلاع بھی دینگے —

یہ آٹھون شرائط زبان ملیلی مین تحریر ہوئین اور آج کی تاریخ ۲۸ ماہ جنوری ۱۸۳۲ع مطابق حساب عربی کے ۱۸ ماہ شعبان ۱۲۴۷ھ کے تحریر ہوکر مقرر ہوئین اور دو نقول اسکی اوسی مضمون اور تاریخ کی طیار ہوکر مہر اور تصدیق رابرٹ ابٹ سن صاحب کے منجانب گورنمنٹ انگریزی اور راجہ علی اوپنگمولوا آٹھون سکس کے منجانب رام بوئی اور اوسکے متعلقات کی اوسپر ہوئی —

ایک اور نقل اسکی طیار ہوکر واسطے منظوری رایٹ منوربل گورنر جنرل کے بنگالہ کو بھیجی جائیگی اور جب وہ بتصدیق ہوکر واپس آئینگی تو اوسکی اطلاع دیجائیگی اور ان دونون نقول پر تصدیق مذکور

درج ہوگی تاکہ آیندہ اوسمین کچھ تبدیلی نہو اور اوسکا منشا صحیح معلوم ہو جب تک دنیا قائم ہے
یہ بھی درج ہوتا ہے کہ یہ شرائط بایمانداری سرو و فریق سے تعمیل ہونگی

دستخط آرابٹ سن
رزیڈنٹ سنگاپور جزیرہ پرس اوف ویلس ورملاکا

گواہان دستخط
دستخط ڈبلیو ٹی لواس
اسسٹنٹ رزیڈنٹ
دستخط جے ایچ موٹسر ہوت

سید ابراہیم بن للا مہاراجہ عطیہ بندار راہ سری مہاراجہ
سنہ ۱۲۱۶

مارانگ کا پیاہ مہاراجہ منگپہولو
للا مہاراجہ
سری مہاراجہ منگسا مالانگ
منڈلیکا اندیہ کا

مہر سلطان علی بن سلطان احمد جلال معظم شاہ اولاد احمد شاہ مرحوم
سنہ ۱۲۴۰

یہ مہر علی راجہ حاکم رام بوی کی ہے
جاگسوراہ

نمبر ۹۸

اقرارنامہ سرحد رام بوی — ۹ جنوری سنہ ۱۸۲۶ عیسوی

ہم رابرٹ آبٹ سن صاحب گورنر ان کونسل پلیو پینانگ سنگاپور اور ملاکا اور سیمول گارلنگ صاحب رزیڈنٹ کونسل ملاکا منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور ابنگ دی پرتوان لسار رام بوی کا راجہ علی اور اینگ دی پرتوان مؤدا شریف شعبان بن ابراہیم القادری مع داتو منگپولو للا مہاراجہ اور سید ابراہیم اور داتو ٹھ سکس سہ رام بوی کے یعنی داتو گیارہ راجہ اور داتو ماران بانگسا اور داتو سانگسورا اور رالو بنگسا بلانگ اور داتو ساما راجہ اور داتو اندیکا اور داتو منڈلیکا اور داتو سندو امہاراجہ جواب آجکی تاریخ

واسطے مقرر کرنے سرحد فیما بین علاقجات ملاکا اور رام بوی کے تجویز ہوئے ہین سرحد مذکور بترتیب ذیل طرح پر مقرر ہوئی اور ذیل مین درج ہوتے ہین اول یہ کہ دریاے جنی کے دہانے سے بکیت برنام تک اور وہان سے بکیت جلوٹونگ پھر وہان سے بکیت پنوس تک اور وہان سے جگرگ مانجنی تک وہان سے لبوتا لہان تک اور وہان سے دوسون پرنخی تک اور وہان سے دوسون کیپر تک اور وہان سے بولون نکا تک اور وہان سے بکیت پنوس تک

مذکورہ بالا سرحدا بین رام بوی اور ملاکا کے ہین اور اونکو ہمنے بایمداری تحقیق کیا ہے اور یہ فیما بین انگلزی کمپنی اور رام بوی کے تا قیام آفتاب و ماہتاب قائم رہینگے یہ ہرگز تبدیل نہون گے اور نہ یہ اقرارنامہ تبدیل ہوگا۔

آئندہ جو کوئی حاکم گورنمنٹ ملاکا کا ہوگا یا گورنمنٹ رام بوی کا ہوگا وہ اس اقرارنامہ پر لحاظ رکھکر تعمیل اسکی کریگا۔

اور سوا اسے ازین ہم ہر دو فریق معاہدین تمام اقرارنامجات اور تحریرات جو سابق دربارہ حدبندی علاقجات ملاکا اور رام بوی کے ہوئے ہین منسوخ کرتے ہین۔

اس اقرارنامے کے دو پرت تیار ہوئے دونون کا ایک ہی مضمون اور تاریخ ہے ایک گورنمنٹ ملاکا کے پاس رہیگی اور دوسری پرت رام بوی کے پاس بنظر صداقت اقرارنامہ بالا کے ہر دو فریق معاہدین نے اپنی مہر اور دستخط اسپر کردیے اور گواہان نے بھی دستخط کیے۔

عبدالواحد عبدالرحیم ساکن ملاکا نے بمقام نانگ موضع سنگی سولوت مین بتاریخ ۹ جنوری سنہ ۱۸۳۳ع مطابق ۱۹ ماہ شعبان سنہ ۱۲۴۸ ہ کے تحریر کیا۔

مہر اینکے دی پرتوان سیارا اور موڈا رام بوئی کی ہوئی۔

مہر دنگھہ لوکی بھی ہوئی

+ نشانی داتو کمپار

+ نشانی مارا بانگسا

+ نشانی سانگسورا

+ نشانی بانگسا مالانک

+ نشانی سامیا سمبہ

+ نشانی اندیکا

+ نشانی باندا لیکا

+ نشانی سنڈا

دستخط میتھو پول لفٹنٹ

دفتر کوارٹر ماسٹر جنرل

دستخط ٹی جی ٹیولولڈ

متعلق ۲۳ رمنڈراس سیاہ کان

دستخط جی بی وسٹر ہوٹ

نمبر ۹۹

اقرارنامہ حدبندی ساتھ جوہول کے بتاریخ ۱۵ ماہ جون ۱۸۳۳ عیسوی

ہم رابرٹ ابٹسن گورنر ان کونسل پلو پنانگ سنگاپور اور ملاکا کے اور سیمول گارنگ رزیڈنٹ کونسل ملاکا کی منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور داتو پنگلو جوہول سیاہ پر کاسا اسوقت حدود فیما بین علاقجات ملاکا اور جوہول کے روبرو اینک دی پر توان موڈا رام بوبی کے یعنی شریف شعبان اور داتو پنگلو لولا مہاراجہ قرار دیکر طرفین حدود مفصلہ ذیل کو منظور کرتے ہین۔

نام حدود یہ ہین اول بکت پتوس سے سالیما کروہ تک اور وہانسے لوبو پلانگ اور وہانسے لوبو بناون تک برابر کنارہ راست دریاے بجانب ملاکا اور بجانب چپ کنارہ دریاے مذکور کے علاقہ جوہول کا واقع ہے یہ حدبندی فیما بین ملاکا اور جوہول کے ہے معنی رکان اور لوداگ اور کاڈاکا اونیسا تھ تمام ماتحت حکومت جوہول کے ہین۔

ہمنے یہ مقرر کین اور منظور کین جب تک آفتاب اور ماہتاب قائم ہین عہد فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور جوہول کے منسوخ یا تبدیل نہوگا جیسا اوپر مذکور ہوا ہے۔

اور سوائے اسکے جو کوئی حاکم ملاکا اور جوہول کا بعد ازین ہوگا وہ اسی کے مطابق

مطابق ایمانداری سے عمل کریگا۔

آج کی تاریخ سے ہم منجانب فریقین تمام تحریرات اور گفتگو جو دربابت حد بندی ملاکا اور جوہور کے سابق ہوئی ہین منسوخ اور سنہ کرتے ہین۔

دو نقول اس عہدنامے کے تیار ہوے ہین اب ایک ملاکا مین اور دوسری جوہور مین رہے گی۔

بنظر بتصدیق عہدہ مذکورہ بالا کی مہر اور دستخط ہر ایک شخص کے اسپر لگائی گئی

المرقوم مقام ملاکا بتاریخ ۱۵۔ ماہ جون ۱۸۱۸ء مطابق ۲۷ ماہ محرم ۱۲۴۳ھ

نمبر ۱۰

عہدنامہ ساتھ جوہور کے

جو کرنیل فارکیوہار صاحب نے ساتھ عبدالرحمن شاہ راجہ جوہور کے [illegible]

عہدنامہ امور تجارت فیما بین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور سری سلطان عبدالرحمن شاہ راجہ جوہور پاہانگ مع متعلقات کے منعقدہ منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بوساطت میجر ولیم فارکیوہار سن ڈنٹ ملاکا باختیارات مفوضہ ہنوربل حال الگزندریا مین صاحب گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس مع متعلقات اور منجانب سلطان جوہور پاہانگ وغیرہ بوساطت جعفر راجہ مودا مقام رہیو باختیارات عطیہ سری سلطان عبدالرحمن شاہ

شرط اول

صلح اور دوستی جواب بخوشی طرفین فیما بین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور سری سلطان عبدالرحمن شاہ راجہ جوہور پاہانگ وغیرہ کے جاری اور ساری رہے ہمیشہ رہے گی۔

شرط دوم

کشتیان اور اسباب تجارت جو رعایاے انگریزی کا یا کسی شخص محفوظ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کا ہوگا اوسکی نسبت وہی فائدہ اور رعایت اور حقوق مرعی رکھے جاینگے جو کسی دوست کی اسباب وغیرہ کی نسبت مرعی ہین اور آیندہ مرعی ہونگے بیچ لنگرگاہان علاقہ جوہور اور پاہانگ اور لنجن اور ریہواو

اور دیگر مقامات متعلقہ سری سلطان عبدالرحمن شاہ کے۔

شرط سوم

کشتیان اور اسباب تجارت جو رعایاے سری سلطان عبدالرحمن شاہ کا ہوگا اوسکی نسبت بھی ویسے ہی فائدے اور رعایت اور حقوق لنگر گاہان قلعہ کورنوالس اور دیگر مقامات ماتحت گورنمنٹ جزیرہ پرنس اوف ویلس میں ملینگے۔

شرط چہارم

سری سلطان عبدالرحمن شاہ ممدوح کوئی عہدنامہ مسترد شدہ یا ممنوع شدہ کی تجدید نہیں کریگا جو اوسنے سابق کسی قوم یا گروہ مردمان یا کسی خاص شخص کے ساتھ کیا ہو اور جس سے کسیقدر انسداد یا موقوفی تجارت رعایاے انگریزی متصور ہو سواے اسکے رعایاے انگریزی پر کوئی محصول یا الواب جو کسی اور قوم کے لوگون سے نہین لیے جاتے ہین قائم نہونگے۔

شرط پنجم

سری سلطان عبدالرحمن شاہ ممدوح یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی حیلے سے متاجری کسی اشیاے تجارت کی جو پیداوار اوسکے ملک کی ہوگی کسی شخص ساکن یورپ یا امریکا یا باشندۂ ملک کو نہین دینگے۔

شرط ششم

یہ صاف اور شرح بیان کیا ہے کہ یہ عہدنامہ جو موجب شرائط مذکورہ بالا کے قرار پایا ہے اس مراد سے ہوا ہے کہ صلح اور دوستی زیادہ ہو اور آزادی تجارت رعایاے طرفین کو نصیب ہو جسمین طرفین کا فائدہ متصور ہے تو یہ ہمیشہ کے واسطے منعقد ہوا ہے

یہ لتصدیق صداقت اور اطمینان طرفین ہم اسپر اپنے اپنے دستخط اور مہر بمقام ریمو تاریخ ۱۹۔ ماہ اگست ۱۸۱۸ع مطابق ۱۶۔ ماہ شوال ۱۲۳۳ ہجری کرتے ہین۔

چھاپ راجہ موڈا
یعنی ولیعہد ریمو

مہر سیجر فار کیونہار

دستخط ولیم فارکیوہار

رزیڈنٹ ملاکا

وکمشنر منجانب گورنمنٹ انگریزی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جان انڈرسین

مترجم زبان ملیلی ملازم گورنمنٹ

نمبر ۱۰۱

عہدنامہ دوستی واتفاق منعقدہ فیمابین ہیز بل مسٹر طامس اسٹیمفورڈ ریفل لفٹنٹ گورنر قلعہ مارلبورا مع متعلقات اجنٹ موسٹ نوبل فرانسس مارکوئس اوف ہیسٹنگ گورنر جنرل ہندوستان منجانب ہیز بل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی ایک طرف اور سلطان حسین محمد شاہ سلطان جوہور اور داتو تامنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن رئیس سنگاپور مع متعلقات فریق ثانی

شرط اول

شرائط تمہیدی عہدنامہ جو تاریخ ۳۰ ماہ جنوری ۱۸۱۹ع فیمابین ہیز بل مسٹر اسٹیمفورڈ ریفل منجانب ہیز بل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور داتو تمنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن رئیس سنگاپور مع متعلقات منجانب ذات خود وسلطان حسین محمد شاہ سلطان جوہور کے ہوا تھا اب بموجب اس عہدنامہ کے اوسکی منظوری تصدیق اور اوسکا استحکام سلطان محمد شاہ مذکور کرتے ہین

شرط دوم

ماوراے منشا جو باعث عہدنامہ تمہیدی مذکور کے مخیلہ مین تھے اور بنظر معاونہ اون فائدونکے جواب ماوعدازین سلطان حسین محمد شاہ سلطان جوہور کو بتعمیل شرائط عہدنامہ ہذا ترک کرنے ہونگے ہیز بل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ اور عہد کرتے ہین کہ وہ شاہ ممدوح کو پانچ ہزار روپیہ سکے سالانہ ادا کیا کرینگے اوسوقت تک کہ جب تک کمپنی مذکور بر عایت اس عہدنامہ کے کارخانہ یا کارخانجات علاقہ موروثی سلطان مذکور کے قائم رکھینگے اور کمپنی مذکور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ

کہ جب تک سلطان مذکور متصل علاقہ انگریزی کے رہے گا اوسوقت تک کمپنی مذکور حفاظت اوسکی کرتی رہینگی اور یہ امر بخوبی تفہیم اور مفہوم سلطان مذکور ہوا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی جو یہ عہد کرتی ہین تو اس سے اوپر فرض نہین کہ وہ اوسکے اندرونی انتظام علاقہ مین مداخلت کرین یا اوسکی حکومت کا بیان اور قیام بذریعہ فوج کے کرین۔

شرط سوم

داتو تمنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن رئیس سنگاپور مع متعلقات نے حسب منشا رعہدنامہ تمہیدی مذکورہ بتاریخ ۳۰ ماہ جنوری ۱۸۱۹ء قرار پایا تھا اجازت کلی ہزہولہل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے قائم کرنے کارخانہ یا کارخانجات سنگاپور اور دیگر مقامات ماتحت اوسکے دی ہے اور ہزہولہل کمپنی مذکور نے معاوضہ مین اقرار کیا ہے کہ بالعوض اجازت مذکور کے وہ تین ہزار دولر سکہ سالانہ اوسکو دینگے اور سلطان کو اپنے اتفاق اور حفاظت مین رکھینگے تو یہ عہدنامہ تمہیدی اسکی رو سے مستحکم اور مضبوط ہوا۔

شرط چہارم

سلطان حسین محمد شاہ سلطان جوہور اور داتو تمنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن رئیس سنگاپور اقرار اور وعدہ اور عہد کرتے ہین کہ وہ مدد ہزہولہل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی بہ حفاظت اونکے کارخانجات کے جو اونکے علاقجات مین قائم ہین اور مقرر ہونگے بخلاف اونکے دشمنون کے جو اوپر حملہ آور ہونگے کیا کرینگے۔

شرط پنجم

سلطان حسین محمد شاہ سلطان جوہور اور داتو تمنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن رئیس سنگاپور اقرار اور وعدہ اور عہد کرتے ہین کہ وہ اور اونکے وارث اور جانشین اوسوقت تک کہ ہزہولہل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اپنے کارخانجات کسی اونکے علاقے کے مقام مین جاری رکھینگے اور اونکی مدد اور حفاظت کیا کرینگے وہ ہرگز کوئی عہدنامہ کسی دوسری قوم کے ساتھ نکرینگے اور نہ یہ امر روا رکھینگے اور نہ اوسمین اپنی رضا ظاہر کرینگے کہ کوئی اور حکومت یورپ یا امریکا آکر اونکے علاقے مین مقیم ہو۔

شرط ششم

تمام اشخاص جو تعلق کارخانجات انگریزی سے رکھتے ہین یا بعدازین آکر اوسکی حفاظت مین رہینگے وہ رعایاے گورنمنٹ انگریزی تصور کیے جائینگے۔

شرط ہفتم

طریق وادوہی باشندگان بعدازین تجویز ہوکر فیمابین ہردو فریق معاہدین قرار پائے گا کیونکہ یہ ضرور تا منحصر اوپر قواعد اور رسم مختلف اقوام کے ہوگا جو متصل کارخانہ انگریزی کے آکر آباد ہونگے

شرط ہشتم

لنگرگاہ سنگاپور ماتحت حفاظت اور مطیع ضوابط گورنمنٹ انگریزی تصور کیا جائیگا۔

شرط نہم

درباب محصول کے جو بعدازین واسطے اجناس اور اشیاے تجارت کے اور کشتی اور جہاز کے لینا مناسب متصور ہوگا دا تومنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن مستحق اوسکے نصف پانے کا ہوگا جسقدر وصول کیا جائیگا۔

اخراجات لنگرگاہ مذکورا ور صرف وصول محصول گورنمنٹ انگریزی ادا کرینگے۔

المرقوم مقام سنگاپور تاریخ ۶ ماہ فروری سنہ ۱۸۱۹ع مطابق ۱۱ ماہ ربیع الاخر سنہ ۱۲۳۴ ہجری

دستخط ٹی ایس رفیل

ایجنٹ و وسٹ فارنبل گورنر جنرل

بابت علاقجات ہیسور و سنگاپور و جوہور

نمبر ۱۰۲

اصل عہدنامہ فیمابین مسٹر ٹامس سٹیمفورڈ رفیل اور سلطان حسین محمد شاہ بابت سکونت سنگاپور جو بماہ جون سنہ ۱۸۱۹ قرار پایا تھا۔

خاص و عام کو معلوم ہوگا کہ ہم سلطان حسین محمد شاہ اور انگکو تمنگونگ عبدالرحمن اور گورنر رفیل اور میجر ولیم فارکیوہار موجب اس عہدنامے کے شرائط اور ضوابط ذیل واسطے ہدایت

باشندگان آبادی کے قبول کرتے ہین اور تمام مختلف اقوام کو علیحدہ علیحدہ مقام دا- سطے اونکے اور اونکے خاندان کے اور رئیسان گیتانگ کے سکونت کی تجویز کرینگے-

شرط اول

حدود زمین جو زیر حکم انگریزی رہے گی حسب ذیل ہونگے یعنی تا سنجونگ ملانگ جانب مغرب سے تا سنجونگ گیتانگ بجانب مشرق اور زمین کی جانب کارخانہ کے جہاز کیطرف ایک گولے کی زد تک زیر حکم انگریزی رہے گی جسقدر اشخاص ان حدود مین رہینگے اور سلطان اور ٹمنگونگ کے سرحد مین نرہینگے وہ سب زیر حکم رزیڈنٹ صاحب کے رہینگے اور جسقدر باغ اور باغیچہ اب طیار ہوتے ہین یا آیندہ طیار ہونگے وہ باختیار ٹمنگونگ صدر امین تصور کیے جاینگے مگر یہ بھی مفہوم اس سے ہے کہ وہ اسکی اطلاع صاحب رزیڈنٹ کو کیا کریگا-

شرط دوم

اب ہدایت ہوتی ہے کہ تمام چین والے دوسری جانب دریا کے جاکر اپنی آبادی پل کلان سے بجانب وہان دریاے مذکور بنائین اور تمام میلے والے جو متعلق ٹمنگونگ و غیرہ کے ہین وہ بھی دوسری جانب دریا کے جاکر اپنی آبادی پل کلان سے بجانب شروع یعنی چشمہ دریاے مذکور قائم کرین-

شرط سوم

تمام مقدمات اس آبادی مین جو بدرخواست کونسل واقع ہونگے اوسمین اول گفتگو اور شورہ تینون صاحبان مذکورہ بالا کا ہوگا اور جب اوسکا فیصلہ وہ تجویز کرینگے تو اوسکی اطلاع باشندگان کو خواہ باواز دہل خواہ بذریعۂ اشتہار دیجائیگی-

شرط چہارم

ہر دو شہر کو بوقت نواخت دہ گھنٹہ اور قبل دوپہر سلطان اور ٹمنگونگ اور رزیڈنٹ صاحب بمقام رو بالا جمع ہوا کرینگے اور اگر دونون مذکورہ اول یعنی سلطان اور ٹمنگونگ کو فرصت وہان آنے کی نہوا کرے گی تو وہ اپنی اپنی طرف سے نائب وہان بھیجا کرینگے-

شرط پنجم

ہر ایک کپتان یا رئیس قوم اور ہر ایک پنگھو لوگتیانگ اور دیہہ کا بھی مقام روما بسارامین آیا کریگا اور جو جو مقدمات یا واردات اوسکی آبادی مین ہوا کرینگے اوسکی رپورٹ پیش کیا کریگا اور جو استغاثہ ہوگا وہ بھی واسطے ملاحظہ کونسل کے ہر دوشنبہ کو پیش ہوا کریگا۔

شرط ششم

درصورتیکہ رئیس قوم یا پنگھو لوگتیانگ یا آبادی کا انصافاً اپنے ماتحت سے پیش نہ آئیگا تو اوس ماتحت کو اجازت ہے کہ خود حاضر ہوکر اپنا استغاثہ روبرو سے صاحب بمقام روما بسارا پیش کرے اور اوسکی روسے اونکو اختیار تحقیقات اور فیصلہ کرنیکا دیا جاتا ہے

شرط ہفتم

کوئی خصول یا پرمٹ نہ لیا جائیگا اور نہ تجارت اس آبادی مین ندی جائیگی بلا مرضی سلطان اور تمنگونگ اور میجر ولیم فارکیوہار کے اور بغیر مرضی ان تینون کے کوئی امر نہو سکیگا۔

بمنظوری شرائط بالا ہم جنکے دستخط نیچے کیے ہوئے ہین اپنی مہر اور دستخط مقام سنگاپور بتاریخ ۲ ماہ رمضان ۱۲۳۲ مطابق ۲۶ ماہ جون ۱۸۱۶ع کرتے ہین۔

مہر سلطان
تمنگونگ

دستخط ٹی اسٹمفورڈ لفیل

دستخط ڈبلیو فارکیوہار

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ڈبلیو فارکیوہار

رزیڈنٹ سابق

نمبر ۱۰۳

عہدنامہ دوستی واتفاق فیابین ہزہیز انگلشیہ ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور سلطان

اور تمنگونگ جوہور جو فریق ثانی جو تاریخ ۲ ماہ اگست ۱۸۲۴ء مطابق ۶ ذیحجہ ۱۲۳۹ھ سے
سلطان حسین محمد شاہ اور تمنگونگ جوہور و داتو تمنگونگ عبد الرحمن سری مہاراجہ کے اپنی طرف
سے اور جان کرافورڈ صاحب رزیڈنٹ انگریزی سنگاپور نے باختیار عطیہ رابرٹ ہونبل ولیم پٹ
لارڈ ولہرسٹ گورنر جنرل فورٹ ولیم واقع بنگالہ منجانب ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی قرار پایا۔

شرط اول

صلح اور دوستی اور اتحاد ہمیشہ مابین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان اور تمنگونگ
جوہور اور اونکے ورثا اور جانشینون کے جاری رہنے گا۔

شرط دوم

سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ عبد الرحمن سری مہاراجہ اسکی روسے کل حکومت
اور ملکیت جزیرہ سنگاپور کے واقع اسٹریٹ ملاکا کی مع اور سکے سمندر اور اسٹریٹ اور خلیج فاصلہ
دس میل تعرفہ کنارہ جزیرہ سنگاپور سے واقع ہین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور اونکے
ورثا اور جانشینون کو واسطے ہمیشہ کے دیتے ہین۔

شرط سوم

ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اب وعدہ کرتے ہین بنظر سپردگی جزائر مذکورہ شرط گذشتہ
کے کہ وہ سلطان حسین محمد شاہ کو تینتیس ہزار دوسو دولرس اور تنخواہ ذاتی ایک ہزار تین سو
دولرس ماہواری تاحین حیات اور داتو تمنگونگ عبد الرحمن سری مہاراجہ کو چھبیس ہزار آٹھسو
دولرس اور تنخواہ ذاتی دولرس ماہواری تاحین حیات دیا کرینگے۔

شرط چہارم

سلطان حسین محمد شاہ اقرار کرتے ہین کہ اونھون نے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی سے بابقاے
وعدہ مندرجہ ہر دو شرائط گذشتہ تینتیس ہزار دوسو دولرس اور اونکی ذاتی تنخواہ یکماہ تعدادی
ایکہزار تین سو دولرس وصول پائی اور داتو تمنگونگ عبد الرحمن سری مہاراجہ بھی اقرار کرتے ہین
کہ اونھون نے ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی سے بابقاے وعدہ مندرجہ ہر دو شرائط گذشتہ
چھبیس ہزار آٹھسو دولرس اور اونکی تنخواہ ذاتی یکماہ تعدادی سات سو دولرس وصول پائے۔

شرط پنجم

ہزہائنس انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ کے جب تک وہ جزیرہ سنگاپور مین رہینگے اور جب کبھی وہ جزیرۂ مذکور مین آئینگے وہی تواضع اور تعظیم اور تکریم اور خاطرداری اونکی ہوگی جو لائق اونکی شان کے ہے

شرط ششم

ہزہائنس انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ درصورتیکہ سلطان اور تمنگونگ یا اونکے ورثا یا جانشین یہ چاہین کہ وہ بطور ہمدردی کسی اور مقام مین جو اونکے اپنے علاقے مین ہو جاکر سکونت کرین اور اس نیت سے سنگاپور سے روانہ ہون تو وہ سلطان حسین محمد شاہ یا اونکے ورثا یا جانشینونکو جو دیا جاے بیس ہزار دولر اور داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ کو یا اوسکے ورثا یا جانشینون کو پندرہ ہزار دولر دینگے

شرط ہفتم

سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ بلحاظ اوس رقم کے جو شرط گذشتہ مین مندرج ہے اسکی رو سے وعدہ کرتے ہین کہ وہ یا اونکے ورثا یا جانشین تمام اسباب غیرمنقولہ خواہ زمین خواہ مکان خواہ باغ خواہ باغ انگور خواہ درخت جو کچھ اونکے قبضے مین جزیرۂ سنگاپور اور اوسکے متعلقات مین ہوگا جب وہ وہانسے کسی اپنے علاقے اور مقام مین جاکر مدامی رہنے کا ارادہ کرینگے تو وہ سب جایداد ہزہائنس انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی یا اوسکے ورثا یا جانشین کو دیے جاینگے مگر یہ باہم سمجھنا چاہیے کہ اس شرط کا منشا نسبت جایداد ملازمین کے جاری نہوگا مگر اوسی جایداد پر ہوگا جو خاص اونکی منکن ہوگی

شرط ہشتم

سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ وعدہ کرتے ہین کہ جب تک وہ جزیرہ سنگاپور مین رہینگے یا جب تک وہ اپنی تنخواہ ماہواری ہزہائنس انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی سے وصول کرتے رہینگے اوسوقت تک وہ کسی دوسرے حکومت سے حسب منشا اس عہدنامہ کے اتفاق یا خط کتابت بغیر اطلاع اور مرضی ہزہائنس انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی مذکور کے یا اوسکے

ورثا یا جانشینون کے نکرینگے ۔

شرط ششم

ہیوزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ تیکہ سلطان حسین محمد شاہ و یا داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ حسب بیان مندرجہ شرط ششم جزیرہ سنگاپور سے جاہین اور اپنے علاقہ مین اونکو تکلیف ہو تو وہ اونکو جاے آسایش و حفاظت سنگاپور یا جزیرہ پرنس آف ویلس مین دینگے ۔

شرط ہفتم

فریقین معاہدین شرط کرتے ہین اور منظور کرتے ہین کہ کوئی مجبور اسکا نہین ہے دوسرے گورنمنٹ کے باطنی امور مین مداخلت کرے یا اوسپر فرض نہین کہ تکرار پولیٹکل جو اونکے علاقے مین واقع ہو اوسمین دست اندازی کرین یا بخلاف دشمن اپنی فوج سے دوسرے کی مدد کرین

شرط ہاے دہم

فریقین معاہدین وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہر طرح کی کوشش حتی الامکان بابت انسداد دزدی بحری و بری اسٹریٹ ملاکا و دیگر مقامات دریائی اپنے اپنے علاقے مین عمل مین لاینگے یہانتک کہ وہ اوسکو اپنی حکومت اور غرض سے شاہ و رداتو مذکورین متعلق متصور کرینگے ۔

شرط دوازدہم

سلطان حسین محمد شاہ و رداتو تمنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنے علاقے مین آزاد اور درست تجارت قائم رکھینگے اور تجارت قوم انگریزی کی اجازت تمام دینے لنگرگاہان اور بندرگاہان مین دینگے اور نرخ محصول اونسے اوسیقدر لیا جائیگا جسقدر اور اقوامان رعایتی سے لیا جاتا ہوگا ۔

شرط سیزدہم

ہیوزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ جب تک سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ جزیرہ سنگاپور مین رہینگے اگر کوئی اونکا ملازم اوسکی نوکری چھوڑ دیگا اوسکو جزیرہ سنگاپور اور اوسکے متعلقات مین رہنے نہ دینگے مگر واضح ہو کہ یہ امر نسبت

اون ملازمین وغیرہ کے قرار پایا ہے جو خاص اون علاقون مین رہتے ہونگے جن پر حکومت اونکی قائم اور جاری ہے اور جنکے نام شروع ملازمی مین اس صراحت کے ساتھ ایک کتاب مین درج ہونگے جسکی نقل اس غرض سے حاکم مقام جو کوئی ہوگا وہی پاس اپنے رکھیگا۔

شرط چہاردہم

یہ شرط باہم ہوکر منظور ہوئی کہ شرائط تمام سابق عہدنامحات اور اقرارنامحات کے جو فیمابین منہوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان اون ٹنگونگ جو ہورکے ہوے ہون اس عہدنامہ سے سب سستہ اور منسوخ تصور کیے جاوین اور اس سے اب ہمیشہ کے واسطے منسوخ اور اونکو مسترد کرتے ہین باستثنا ایسے شرائط سابق کے جنکی رو سے کوئی استحقاق یا ملکیت آبادی و قبضہ جزیرہ سنگاپور مین متعلقات منہوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو ملا ہو۔

الم رقیم مقام سنگاپور بتاریخ و سنہ مذکورہ بالا

دستخط سلطان حسین محمد شاہ

دستخط ٹی کریفورڈ

مہر زیدنشی

واتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ

دستخط ایڈورڈ بگٹ

دستخط الیف فندال

مقدمہ ایسٹ منہوربل گورنر جنرل باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۱۹ ماہ نومبر سنہ ۱۸۲۴ع

دستخط جارج سونمن

سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۱۰۴

عہدنامہ دوستی و اتفاق فیما بین سلطان علی اسکندر شاہ بن سلطان حسین محمد شاہ اور واتو تمنگونگ دایمنگ ابراہیم بن عبدالرحمن سری مہاراجہ جو دونون خواہشمند اس امر کے ہین کہ

نا اتفاقی و اختلاف جو سابق فیما بین اونکے درباب دعوی و بادشاہی جوہور کے تھا موقوف اور ختم ہو جاے اور صلح و دوستی قائم ہو کر جاری رہے اور کلیتہ واسطے استحکام باہم آیندہ اور جانشینان کے

اول

یہ کہ سلطان علی اسکندر شاہ بن سلطان حسین محمد شاہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینوں کی طرف سے اب تمام علاقہ جوہور واقع میلی پنشولا مع اوسکے متعلقات کے باستثنار علاقہ کاسانگ جسکا ذکر بعد ازین ہوگا اور تمام حکومت اور ملکیت علاقہ مذکور کی داتو تمنگونگ دانیگ ابراہیم سری مہاراجہ بن تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ کو اور اوسکے ورثا اور جانشینوں کو حوالہ کرتے ہین۔

دوم

یہ کہ بلحاظ سپردگی مذکورہ بشرط بالا کے داتو تمنگونگ دانیگ ابراہیم سری مہاراجہ بن تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ وعدہ کرتے ہین کہ بعد طے ہونے اس عہدنامے کے وہ خود اسلطان علی اسکندر شاہ بن سلطان حسین شاہ کو پانچ ہزار دالرس دینگے اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ یعنی داتو تمنگونگ دانیگ ابراہیم سری مہاراجہ اور اوسکے ورثا اور جانشین شروع یکم ماہ جنوری ۱۸۲۴ء سے سلطان علی اسکندر شاہ اور اونکے ورثا اور جانشینوں کو پانچ سو دالرس ماہواری دیا کرینگے۔

سوم

یہ کہ داتو تمنگونگ دانیگ سری مہاراجہ تمام دعوی اپنا علاقہ کاسانگ کا جو درمیان دریاے کاسانگ اور دریاے میوار کے واقع ہے ترک کرتے ہین اور جس علاقے کی سرحد شمالی پر دریاے کاسانگ مذکور اور سرحد جنوبی پر دریاے موار واقع ہے اور جو سابق جزو ملک جوہور تھا اور اپنی استرضا ظاہر کرتے ہین کہ سلطان علی اسکندر شاہ اور اونکے ورثا اور جانشین وہی حکومت اور ملکیت علاقہ مذکور کے واسطے ہمیشہ کے رکھینگے۔

چہارم

یہ کہ سلطان علی اسکندر شاہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینوں کی طرف سے

اب وعدہ کرتے ہین کہ درصورتیکہ وہ اس علاقہ کا سانگ کو جدا کیا چاہینگے تو کسی شخص کو اول نہ دینگے بلکہ اول اسکی درخواست اول ایسٹ انڈیا کمپنی کو کیجائیگی اور بعد ازان واتو تمنگونگ یا ابراہیم سری مہاراجہ یا اوسکے ورثا یا جانشینون کو اور اوسی قدر کی درخواست دیجائیگی جس قدر وہ دوسرے شخص سے طلب کرین اور دوسرا اوسپر رضامندی اپنی بیان کرے۔

پنجم

یہ کہ رعایا ے ہردو فریق معاہدہ کو اجازت ہوگی کہ دونون علاقون مین جہان چاہین آمد و رفت کرین مگر درصورتیکہ کوئی جرم کسی سے سرزد ہوگا تو جہان سرزد ہوگا اوس مقام کے قواعد اور ضوابط کی پابندی اوسکو رکھنی ہوگی اور فریقین اپنی اپنی طرف سے اور اپنے اپنے ورثا اور جانشینون کیطرف سے متعہد وعدہ کرتے ہین کہ کوئی اونمین کا کوئی امر ایسا نہین کرے گا جس سے حیلتہً یا صریحہً ترقی فساد علاقۂ فریق ثانی مین ہو بلکہ ہر ایک بصدق دلی اور ایمانداری مطابق ان شرائط کے جو اونمین مقرر ہوے ہین کاربند ہونگے اور لحاظ اونکا ہمیشہ رکھینگے۔

ششم

یہ کہ ہردو فریق معاہد اب اقرار کرتے ہین کہ اگر کوئی امر اختلاف رای یا ناموافقت کا فیما بین اونکے بہ نسبت مراتب مندرجہ شرائط چہارم و پنجم کے پیدا ہوگا تو وہ اوس امر کو واسطے تصفیہ کے سپرد گورنمنٹ انگریزی ہندستان کی کرینگے جنکی رضامندی اور اقبال سے معاہدین نے یہ عہدنامہ کیا ہے۔

ہفتم

یہ کہ جو شرائط اسمین مندرج ہین وہ باعث ترمیم یا تبدیل منشاء عہدنامہ دوم ماہ اگست ۱۸۲۴ء جو فیما بین ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان اور تمنگونگ مرحوم جوہور کے قرار پایا ہے متصور نہونگے

المرقوم مقام سنگاپور تاریخ ۱۰ ماہ مارچ ۱۸۲۴ء

مہر تمنگونگ — گواہ منظوری ہر دو بر و منظور ہوا

مہر سلطان — دستخط ڈبلیو جی ہیروٹ گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس و سنگاپور و ملاکا

دستخط پی چرچ رزیڈنٹ کونسل

ساترا

جزیرہ ساترا منقسم ہے علاقجات خرد سے ہے مگر کلان اور ان کے علاقہ آچین اور ڈلی اور لانگ کاٹ اور سیاک ہیں۔

ہماری تحریرات پولیٹکل آچین سے عرصہ دراز سے یعنی ۱۶۰۲ء میں شروع ہوئی تھی اور اکثر ارادہ جو دربار بنانے کارخانہ کے آچین میں ہوا وہ درست نہ ہوا۔

۱۸۱۴ء میں ایک سرکشی پیدا ہوئی جس سے جوہر شاہ کو اوباش اور بدوضع تھا بادشاہت سے خارج کیا گیا اور اوسکی عوض سیف العالم شاہ جو لڑکا ایک سوداگر دولتمند کا تھا اور رشتہ خاندان شاہی سے رکھتا تھا تخت نشین ہوا بعد از مصالحہ و تابیر عرصہ دراز کے رائجہ معزول بوساطت سر سٹیمفورڈ ریفل کے دوبارہ تخت نشین ہوا اور اوس سے عہدنامہ نمبر ۱۰۰ اقرار پایا۔

جو تحریر دفتر یعنی انڈیا اوس عہدنامے کے ساتھ ہمراہ لیف ہے جو درج کے ساتھ ۱۸۲۴ء میں قرار پایا تھا اوسکا منشا یہ تھا کہ عہدنامہ آچین ترمیم ہو کر صرف ایسی تجویز کیجاے کہ جس سے انگریزی جہاز اور رعایای انگریزی کی مدارات لنگرگاہ آچین میں اچھی طرح ہوا کرے مگر چونکہ ہمارا سروکار آچین سے صرف برائے نام تھا اور عہدنامہ ۱۸۱۹ء حکم تقویم پا رہنے کا رکھتا تھا اور آمد و رفت لنگرگاہان آچین میں بلا مزاحمت ہوتی تھی لہذا کچھ ضرورت اسکی معلوم نہیں ہوتی تھی کہ انتظام حسب قاعدہ کیا جاے۔

بباعث اسکے کہ اکثر واردات سنگین انگریزی جہازوں پر جو تجارت باشندگان سے کنارہ آچین پر کرتے تھے ہوا کرتی تھیں لہذا ۱۸۳۷ء میں کپتان چیدصاحب فوج شاہی کو حکم ہوا تھا کہ آچین جاکر دادرسی چاہے ۱۸۲۲ء میں ایک فوج انگریزی بسرکردگی کپتان ہنوزبل جی الیف ہنگل ادسی غرض سے پھر آچین کو بھیجا گیا اس مرتبہ باشندگان کو الا اور بالتوا اور مردود کو جو شریک واردات تھے جنکا استغاثہ کرنے صاحب موصوف گئے تھے خوب سزا دی گئی راجہ نے کچھ خلاف ورزی ظاہر نہیں کی بلکہ بخلاف اسکے اوسنے اول کوشش کی ہے کہ اصل مجرمان حوالہ حکام انگریزی کیے جائیں۔

علاقجات ڈلی اور لانگ کاٹ اور سیاک سے عہدنامجات نمبری ۱۰۶ سے ۱۱ تک موجود ہیں

موجود ہین مگر بعد از عہدنامۂ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۸۲۴ء مین ہوا تھا واسطے عہد و پیمان جزیرۂ سماترا سے موقوف ہوگیا۔

نمبر ۱۰۵

عہدنامۂ دوستی و اتفاق فیما بین ہز مجسٹی انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور آچین کے جو ہز مجسٹی مسٹر طامس اسٹمفورڈ ریفلس نائیٹ اور کپتان جان مونکمن کو مس اجنٹ گورنر جنرل نے بنام اور منجانب ہز مجسٹی فرانسس مارکیوس اوف ہسٹنگ نائیٹ اوف ٹھسٹی موسٹ نوبل اور مارکیوس اوف ٹوی گارٹر شاہ انگلستان فارموسٹ نوبل پریوی کونسل گورنر جنرل ان کونسل تمام علاقجات انگریزی واقع ہندوستان کے ایک فریق اور سری سلطان علاءالدین جوہر عالم شاہ راجہ آچین منجانب ذات خاص و ورثا و جانشین فریق ثانی۔

بلحاظ مصلحت و دوستی و اتفاق جو مدت دراز سے بالاتفاق فیما بین ہز مجسٹی انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ مذکور کے بزرگون کے ساتھ جو راجگان آچین سے جاری ہے اور بنظر اسکے کہ انکی دوستی سے نتیجہ فائدہ مند اور بہتر واسطے علاقجات اور رعایاے فریقین پیدا ہو شرائط مندرجۂ ذیل تجویز اور منظور ہوئین۔

شرط اول

فیما بین سلطان مذکور و رعایاے ہر دو فریق معاہدۂ صلح اور دوستی اور اتفاق ہمیشہ رہیگا اور کوئی فریق دشمن فریق ثانی کو مدد یا رعایت نہ دیگا۔

شرط دوم

حسب درخواست سلطان ممدوح گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ سیف العالم کو کہینگے اور کوشش اسمین کرینگے کہ وہ سلطان ممدوح کے علاقے سے چلا جائے اور گورنمنٹ انگریزی یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ اوسکو اور اوسکے خاندان کو جہان تک اونکے اختیار ہوگا ممانعت کرینگے کہ وہ رخنہ حکومت سلطان مین کسی امر سے نہ ڈالین اور سلطان وعدہ کرتا ہے کہ پنشن یا سالانہ گورنمنٹ انگریزی اوسکے واسطے مناسب تصور فرما کر تجویز کرین وہ سوا یکم گورنمنٹ انگریزی کو دیا کریگا درصورتیکہ تین مہینے کے عرصے مین اس تاریخ سے سیف العالم یا نگ کو

واپس جاے اور وعدہ کرے کہ وہ دعوی سلطنت آچین ترک کریگا۔

شرط سوم

سلطان گورنمنٹ انگریزی کو اجازت دیتا ہے کہ جہان چاہین بلا مزاحمت تمام لنگرگاہان علاقہ مین سنجارتگرین اور جو محصول تجارت کی اشیا پر لیا جائیگا وہ مقرر ہوجائیگا اور اون ہوا گرون سے لیا جائیگا جو سکونت رکھتے ہونگے اور سلطان یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ ستاجری اشیاء پیداوار علاقہ کی اجازت کسی شخص کو نہ دیگا۔

شرط چہارم

سلطان یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ جب کبھی مرضی گورنمنٹ انگریزی کی ہوگی تو وہ جس معتبر ایجنٹ کو بھیجینگے اوسکی وہ ہدایات اور حفاظت کرے اوسکے ہمراہیون کے کریگا اور اوسکو اجازت ہوگی کہ دربار سلطان مین واسطے اجراے ہنموریل کمپنی رہا کرے۔

شرط پنجم

بنظر رعایت تجار انگریزی جو بنسبت ترک تجار اون مقامات علاقہ سلطان سے ہیگا موجودہ الحال زیر حکم اوسکے ہین سلطان اقرار کرتا ہے اور استرضا اپنی ظاہر کرتا ہے کہ جہازہاے انگریزی آمد و رفت تجارت کے واسطے لنگرگاہان آچین اور جلوبسمائی مین حسب دستور قدیم کیا کرین جب تک کہ مسدود ہی اون لنگرگاہون کی کسی امین کے لنگرگاہونگی باسترضاے گورنمنٹ انگریزی یا حاکم مقیم مقام نہو فراتعین معاہدے پر روشن ہو کہ کسیطرح کے اسلحہ جنگی یا سامان جنگی رعایاے سرکش سلطان کے ہاتھہ فروخت نہونگے اور اگر کوئی ایسا کریگا تو اوسکا جہاز مع اسباب محمولہ کے ضبط ہوگا۔

شرط ششم

سری سلطان علاءالدین جوہر عالم شاہ اقرار کرتا ہے اور وعدہ کرتا ہے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے کہ وہ رعایا اور سلطنت یورپ کو اور رعایا امریکا کو اپنے علاقہ مین سکونت دوامی اختیار کرنے سے ممانعت کریگا اور وہ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ دوستی یا صلح کسی حکومت یا شاہ یا ولی اختیار کرے ساتھہ بغیر اطلاع اور استرضا گورنمنٹ انگریزی کے

نکرے گا

شرط ہفتم

سلطان یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ جس رعایا سے انگریزی کی نسبت احبت مقیم کوئی عذر بیان کریگا اوسکو وہ اپنے علاقے مین رہنے نہ دیگا۔

شرط ہشتم

گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ سلطان کو فوراً اوسقدر اسلحہ اور سامان جنگ دینگے جسقدر فرد منسلکۂ عہدنامہ ہذا مین درج ہے اور یہ بھی گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ جسقدر روپیہ فرد مذکور مین درج ہے بطور قرض دینگے سلطان اوسکو بتدریج ادا کردیگا۔

شرط نہم

یہ عہدنامہ جو مشتمل اوپر نوشرائط کے ہر آج کے دن قرار پایا اور آجکی تاریخ سے چھ مہینے کے عرصے مین اوسکی تصدیق گورنر جنرل کے پاس سے بھی وصول ہو جائے گی مگر واضح ہو کہ شرائط مندرجہ کی پابندی اور تعمیل بلا انتظار تصدیق مذکور عمل مین آئیگی۔

المرقوم مقام سری دیول متصل پیدرو اقع ملک آچین بتاریخ ۲۲ ماہ اپریل ۱۸۱۹ع مطابق ۲۶ جمادی الآخر ۱۲۳۴ ہجری

مہر سلطان آچین

مہر

مہر

مہر گورنر جنرل

دستخط ٹی اسپی ایفل
دستخط جان مانگلن کومیس
دستخط ہیسٹنگس
دستخط جیمس سمواٹ
دستخط جی آدم
دستخط ائی کبورن کی

گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۳ ماہ اپریل ۱۸۲۰ع تصدیق اسکی فرمائی

دستخط سی ٹی ٹکلف سکرٹری

فرد اسباب مذکورہ عہدنامہ ہذا جو نہور بل ایسٹ انڈیا کمپنی سری سلطان علی الدین جو ہر عالم شاہ کو موجب شرط ہشتم کے دینگے

تفصیل اسلحہ و سامان جنگ

بارود	توپ چھ پونڈی برنجی	گولہ واسطے توپ مذکور	گولہ گراب موافق الواب مذکور
سیسہ گولی	موہ ضرب	اعمار	اعمار
بندوق	گولی بندوق	چقماق بندوق	
اعمار نال	سیسہ گولہ	سیسہ چھرہ	

تفصیل نقدی

پچاس ہزار ڈالرس

دستخط ٹی ایس ابل

دستخط جان مانگلن کوس

المرقوم مقام سیدر تاریخ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۱۹ء

نمبر ۱۰۶

ترجمہ اقرارنامہ سلطان پنگلیما ڈلی والہ

چھاپ سلطان پنگلیما ڈلی والہ

بمنوائے چٹھی گورنر پیلو پینانگ جو مسٹر اندرسین یہان لائے ہین تانکو سلطان پنگلیما جو حکمرانی ڈلی اور اوسکی متعلقات لانگ کاٹ اور بولو پینا اور پریوٹ اور دیگر مقامات پر کرتا ہی بخواہش ڈلی چاہتا ہون کہ پیلو پینانگ سے تجارت بہتر ہو اور گورنر مقام مذکور سے دوستی اور اتحاد پیدا ہو لہذا یہ شرائط گورنر پیلو پینانگ سے کرتا ہون۔

اول

یہ کہ اگر ڈچ یا کوئی اور حکومت ڈلی مین یا کسی اور مقام میرے علاقے مین آباد ہونے کی درخواست دینگے مین اوسے منظور نہین کرونگا اور نہ مین اونسے کوئی قطعی عہد درباب تجارت کرونگا

میری مرضی یہ ہو کہ حسب سابق مین تجارت پیلو پنانگ سے کیا کرون۔

دوم

یہ کہ کوئی اور محصول سوا اسکے جسکی فرد اجنت سابق گورنر پیلو پنانگ سے کیا کرون نہ لیا جائیگا۔

سوم

یہ کہ تجارت ہر قسم پیلو پنانگ کو اجازت کلی ہے کہ جو چیز چاہین یہان لائین اور جہان چاہین میرے علاقے مین بلا فراحمت خرید و فروخت کرین اور بوقت ضرورت مین اونکی مدد بھی کیا کرونگا تاکہ تجارت یہانکی ترقی پذیر ہو اور تجاران بکثرت مقام ڈلی مین جمع ہون۔

چہارم

یہ کہ مین رواج سکہ ڈالرس خرد کا اس ملک مین دونگا۔

المرقوم ۷۔ ماہ جمادی الآخر ۱۲۳۸ ہجری مطابق ۱۹ ماہ فروری سنہ ۱۸۲۳ع

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ڈبلیو سالمنڈ

رزیڈنٹ کونسل

جزیرہ پرنس اوف ویلس

نمبر ۱۰۷

ترجمہ اقرارنامہ درباب اجرای سکہ بمقام ڈلی و علاقجات باٹا

چھاپ توانکو سلطان بنگلیما مقام ڈلی

دستخط راجہ سیابا لنکا

ہم توانکو سلطان بنگلیما جو حکمران اوپر علاقہ ڈلی کے ہین برادر کلان باتا راجہ سیابا لنکا یہہ اقرارنامہ مسترجان انڈرسن اجنٹ گورنر پیلو پنانگ کو دیتے ہین۔

درباب فرمائش گورنر پنانگ کے ڈالرس خرد کا رواج دلی اور اوسکے متعلقات مین جاری کیا جاے
سمجھے قرار دیا کہ اونکا رواج آیندہ سے ہوگا اور ہم جانتے ہین کہ مسٹر جان اندرسین گورنر صاحب کو اسکی
اطلاع دینگے جب وہ واپس پنانگ کو جائینگے اور وہان کے تجاران کو بھی آگہی اس امر کی ہوتا کہ
وہ اپنے ہمراہ ڈالرس خرد مقامات دلی اور بولوچینا مین واسطے خریدسیاہ مرچ کے لایا کرین یا وہانسے
یہی سکہ بھیجا کرین کیونکر رواج اس سکہ کا یہان مقرر اور جاری ہو گیا ہے۔

المرقوم ۷ جمادی الآخر ۱۲۳۹ ہجری۔ روز دوشنبہ مطابق ۱۹ ماہ فروری ۱۸۲۴ع

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ولیم سالمونڈ

رزیڈنٹ کونسل

جزیرہ پرنس اوف ویلس

نمبر ۱۰۸

لانگ کاٹ

ترجمہ اقرارنامہ راجہ لانگ کاٹ

چھاپ
کجرنان معزا
راجہ لانگ کاٹ

برطبق مضمون چٹھی ہمارے دوست گورنر پنانگ کے جو اونکے ایجنٹ مسٹر جان اندرسن صاحب
پاس لائے ہمنے مضمون کو خوب سمجھا اور گفتگو درباب تجارت لانگ کاٹ کے مسٹر اندرسن سے
بمیان آئی چونکہ خواہش ہماری دلی یہ ہے کہ گورنر پنانگ کے ساتھ رسم اتحاد و ترقی پر ہو اور یہ کہ
تجاران مقام مذکور کو ترغیب ہمارے لانگ کاٹ مین آنے کی ہو ہم گورنر پیلو پنانگ کو عہدنامہ
ذیل اس مراد سے بھیجتے ہین کہ دوستی مضبوط اور تحکم ہو اور تجارت پیلو پنانگ سے ترقی پکڑے

یہ کہ مین کسی گورنمنٹ ڈچ وغیرہ سے جداگانہ عہد وپیمان نکرونگا میرا ارادہ اور میری غرض یہ ہے کہ مثل سابق تجارت پنانگ کے ساتھ رہے۔

دوم

یہ کہ ہر ایک تجار پنانگ کا ہر طرح کی مدد ہمسے پاویگا انکو کچہ رقت حاصل نہوگی اور اسباب تجارت آمد ورفت لانگ کاٹ اور پنانگ سے بلا مزاحمت ہوگی۔

سوم

یہ کہ محصول لانگ کاٹ مین حسب تفصیل ذیل ہر یعنی سیاہ مرچ دو دو فیصد گانٹھ پر دو دالر دو فیصد گٹھہ پر پچاس فلوس یا نصف دالر فی صد بار نمک چار دالر فی کوین برنج آٹھہ دالر فی کوین اسکے سوا ان چیزوں پر نلیا جائیگا اور سوا اسکے اور کسی شے پر محصول نہوگا پارچہ ولایتی پر اور افیون وغیرہ پر کچہ محصول نہوگا جسکی خوشی ہو لاکر لانگ کاٹ مین فروخت کرے اور میری خواہش یہ ہے کہ انکی ضرورت زیادہ ہو۔

چہارم

یہ کہ مین کوشش کرکے رواج دادوستد دالر اور روپیہ کے جاری کرونگا تاکہ تجارت مین تسہیل ہو مگر یہ ابھی منظور نہین ہوا ہے۔

المرقوم سہ جمادی الآخر سنہ ۱۲ ہجری مطابق ۱۰ فروری سنہ ۱۸۲۳ عیسوے

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ڈبلیو سالمونڈ

رزیڈنٹ کونسل جزیرہ پرنس اف ویلس

نمبر ۱۰۹

عہدنامہ درباب تجارت مابین نوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی وپادیو کاسری سلطان عبدالجلیل جلیل الدین جنب سلطان عبدالجلیل سیف الدین حاکم سیاک وسری اندرپور امع متعلقات منعقدہ میجر ولیم فارکیوہار رزیڈنٹ ملاکا باعتبار اختیارات عطیہ نوربل جان الکزندر بانرمن گورنر جزیرہ پرنس اف ویلس

مع متعلقات

شرط اول

صلح اور دوستی جو اب فیما بین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان سیاک سری اندرپورا جاری ہے وہ دوامی اور مدامی ہوگی

شرط دوم

جہاز اور اسباب تجارت جو رعایاے انگریزی کا ہوگا یا کسی اور شخص کا جو بحفاظت ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی رہتا ہوگا اوسکی نسبت وہی رعایت اور استحقاق تمام لنگرگاہان اور علاقہ سلطان سیاک اور اندرپورا مین مرعی رہے گی جو کسی دوست کے ساتھ اب تک ہوتی ہے یا آئندہ ہوگی۔

شرط سوم

جہاز اور اسباب تجارت جو رعایاے سلطان سیاک اور سری اندرپورا کا ہوگا اوسکی نسبت ویسی ہی رعایت اور استحقاق لنگرگاہ قلعہ کوزنواس اور دیگر مقامات ماتحت گورنمنٹ انگریزی جزیرہ پرنس اوف ولیس مین مرعی رہیگی۔

شرط چہارم

سلطان سیاک اور سری اندرپورا کوئی عہدنامہ مستردیا منسوخ کے جو کسی قوم کے ساتھ یا گروہ اشخاص کے ساتھ سابق ہوا ہو تجدید کرینگے جس سے کسیطرح کا ہرج یا نقصان تجارت رعایاے انگریزی کا متصور ہوگا بلکہ سوائے اسکے اوپر کسیطرح کا محصول جو دوسرے کسی علاقے کی رعایا سے نہین لیا جاتا نہ لگایا جائیگا۔

شرط پنجم

سلطان سیاک سری اندرپورا یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی حیلے سے مستاجری کسی شے پیداوار علاقہ کی کسی دوسرے شخص کو خواہ یورپ یا امریکا یا اس علاقے کا باشندہ ہو نہ دینگے

شرط ششم

یہ بتصریح بیان ہو چکا ہے کہ یہ عہدنامہ جو حسب منشا شرائط بالا محض واسطے ترقی صلح و دوستی

باہمی اور نیز بغرض آزادی تجارت وجہازرانی درمیان رعایاے ہردو فریق قرار پایا ہے اور جسمین نفع ہردو فریق متصور ہے ہمیشہ قائم اور جاری رہے گا۔

بنظر صداقت واطمینان فریقین ہم اسپر اپنی اپنی مہر اور دستخط بمقام بکٹ باٹو واقع علاقہ سیاک بتاریخ ۱۵ ماہ اگست ۱۸۱۸ء مطابق ۲۷ ماہ شوال ۱۲۳۳ھ کرتے ہین۔

چھاپ سلطان سیاک

مہر

دستخط ڈبلیو فارکیوہار میجر انجنیر

رزیڈنٹ ملاکا

وکشنری منجانب گورنمنٹ انگریزی

دستخط جی ٹیلیوسالومن

رزیڈنٹ کونسل

جزیرہ پرنس اوف ویلس

نقل مطابق اصل کے ہے

نمبر ۱۱

ترجمہ اقرارنامہ جو سلطان سیاک نے مسٹر جان انڈرسن ایجنٹ گورنر پیلو پینانگ کو دیا

چھاپ سلطان سیاک

چھٹی ہمزبل ولیم ایڈورڈ فلیس گورنر پیلو پینانگ مصحوب مسٹر جان انڈرسن ایجنٹ کے سلطان حاکم سیاک کے پاس پہونچی اور جو امین درباب خوشنودی گورنر پیلو پینانگ اور بہبودی اور ترقی تجارت فیما بین سیاک اور پیلو پینانگ کے درج ہے اوس سے سلطان بہت خوش ہوا اس نظر سے کہ اس وسیلہ سے سیاک اور اوسکے متعلقات آباد ہوجاوینگے اور ہمیشہ آمد و رفت دوستانہ و مفید عام پینانگ سے جاری رہے گی اسلیے سلطان مع اپنے رئیسان مفصلۂ ذیل یعنی توانکو پنگلیمان اور دا توسری پکا با راجہ اور دا توسری بجی وانگسا اور دا تو مہاراجہ لیلا موڑا اور توان امام اوس عہدنامے کو منظور کرتے ہین

جو سابق گرنیل فارکیوہار اجنٹ گورنر پیلو پنانگ کو دیا گیا تھا اور ماورا اوسکے سلطان مین اپنے پانچون رئیسان مذکورۂ بالا عہدنامہ ذیل تیار کرکے گورنر پیلو پنانگ کے پاس اس مراد سے بھیجتے ہین کہ دوستی باہمی کو اور ترقی اور استحکام ہو اور کسیطرح کا اختلاف فیما بین سیاک اور پیلو پنانگ کے ہرگز نہو۔

اول

یہ کہ سلطان اور پانچون رئیس یا کسی اور قوم کو جگہ آباد ہونے کو دینگے اور نہ اونکو اجازت دینگے کہ اپنی جھنڈیان قائم کرین یا سیاک مین یا کسی اور مقام مین زیر حکم سلطان کے آکر آباد ہون۔

دوم

یہ کہ سلطان اور رئیسان سوا کسی جہاز یا تجار کے دریاب جانی پنانگ کے نہوگی اور نہ اونکو اس قسم کا حکم دینگے کہ سوائے ملاکا کے اور کہین تجارت نکرین بلکہ اونکو اختیار حاصل رہیگا جہان چاہین جاہین اور پنانگ مین بھی مثل سابق جایا کرین۔

سوم

یہ کہ رئیسان علاقۂ سیاک کی نسبت بھی کچھ ممانعت نہوگی اور اونکو کل اختیار رہے گا کہ کوئی شرط یا عہد پنانگ کے ساتھ کرین اور سلطان اوسکی تبدیلی یا ترمیم نکریگا اور نہ والو اور رئیسان کو اختیار ہوگا کہ وہ جسطرح چاہین پنانگ سے تجارت کرین۔

چہارم

یہ کہ تمام تجار جو پنانگ سے سیاک مین آئینگے اونکی نسبت کچھ روک ٹوک مقام سیاک مین نہوگی بلکہ اونکو اختیار رہے گا کہ جہان چاہین خرید و فروخت کرین۔

پنجم

یہ کہ اگر کشتی یا جہاز کسی قسم کا تجاران کا ہوگا اور سیاک مین آئے گا اگر اوسپر کچھ صدمہ دریا مین یا یہان آکر پڑے گا تو سلطان اور رئیس اوسکی مدد حتی الامکان کرینگے کہ وہ واپس پنانگ کو جا سکے۔

ششم

یہ کہ محصول جو اجناس پر بروقت مداخلت پنانگ سے یا مخارجت سیاک سے لیا جائے گا اوسکی تفصیل جداگانہ مسترجان اندرسن کو دی گئی ہے اور اوسمین اختلاف یا تبدیلی نہوگی۔

ہفتم

یہ کہ سلطان اور رئیس وزوان بحری پر مراعات نکریںگے اور نہ اونکو علاقۂ سیاک مین اور اوسکے متعلقات مین رہنے دینگے بلکہ اونکو نکال دینگے تاکہ تجارت سیاک اور پیلو پیناگ کی ترقی کرے۔

ہشتم

یہ کہ اگر سلطان یا اوسکے ملک پر کچھ خرابی عائد ہوگی تو وہ فوراً اوسکی اطلاع گورنر پیلو پیناگ کو کرکے درخواست امداد و سلاح کی کریگا اس مضمون کا عہدنامہ سلطان سیاک اور اوسکے رئیسون نے گورنر پیناگ کے پاس بھیجا المرقوم ۱۲ رجب ۱۲۳۸ھ مطابق ۲۱ ماہ مارچ ۱۸۲۳ع

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ولیوس المونڈ

رزیڈنٹ کونسل خزیرہ پرنس اوف ویلس

نمبر ۱۱۱

ترجمہ نقشہ محصول درامد و برامد مقام سیاک جو سلطان اور اوسکے رئیسون نے ایجنٹ گورنر پیلو پیناگ کو دیا۔

تاریخ ۱۲ ماہ رجب ۱۲۳۸ روز دوشنبہ

چھاپ سلطان سیاک

چونکہ مسٹر جان انڈرسن ایجنٹ گورنر پیلو پیناگ سیاک مین آئے اور سلطان سے طلب ایک نقشے کی کی جسمین تعداد محصول جو اشیاء تجارت پر مقام سیاک لیا جاتا ہو درج ہوا سو اسطے سلطان نقشہ ذیل محصول درامد و برامد مقرر کرکے اونکو دیتے ہین۔

محصول درامد		محصول برامد	
افیون —	۲ ڈالرفی صندوق	گیرو —	۲۵ ڈالرفی پکل
نمک —	۸ ڈالرفی کوین	موم —	۲ ڈالرفی پکل
نمک جاوا	۱۰ ڈالرفی کوین	گیامیر —	نصف ڈالرفی پکل
ابریشم خام	۵ ڈالرفیصدی	فش روز —	دو نیم ڈالرفی ہزار
پارچہ موٹا اور ولایتی	۵ ڈالرفیصدی	ماہی نمکدار	دو ڈالرفی ہزار
		ناگودانہ	۸ ڈالرفی کوین

دیگر اشیای جو اکثر جہازہاے تجارت پر رہتا ہے — ۵ ڈالرفیصدی

سوای انکے اور سب اشیا محصول درامد اور برامد سے بری ہین —

یادداشت درباب محصول

محصول مقامات اسامان اوڑولی پر وہی جاری رہے گا جو نقشۂ سابق مین جو گورنمنٹ مین بھیجا گیا تھا مذکور ہے اور جسکی نقل یہ سے پاس بھیجی گئی تھین —

مقام لانگ کاٹ ہیں وہی محاصل لیے جائینگے جو عہدنامۂ راجہ نہری ۵ مندرجہ تتہ کتاب ہذا ہین (دیکھو نمبر ۱۰)

مقام سٹرانگ مین اب تک محصول کسی چیز پر سوائے سیاہ مرچ اور غلام کے نہین لیا جاتا اول شے کا محصول ایک ڈالرفی صد کا تان ہے اور دوسری کا ایک ڈالرفی نفر اور یہ محصول سلطان بسار مقام کامپونگ بسار کی طرف سے ہے اور اب وہان کے رئیسون کی تجویز ہے کہ یہ محصول تبدیل کیا جاے اور کچہ زیادہ محصول درآمد اشیا بر تجارت پر جو دریا کے نیچے کی طرف جاتے ہین رئیسان کامپونگ اور دوریان اور کالیبر لیا چاہتے ہین تجویز جدید بعد ازین تحریر ہوگی —

مقام ہاتا برا جیسا سابق مذکور ہو چکا ہے لنگرگاہ بہتر محاصل سے ہے یعنی اس لنگرگاہ مین محصول نہین لیا جاتا —

دستخط جان انڈرسین
اجنٹ گورنمنٹ

سیام

یہ کہہ سکتے ہیں کہ باضابطہ تعلقات سندی فیابین گورنمنٹ انگریزی اور سیام کے شروع ساتھ سفارت مسٹر جان کراوفرڈ کے ۱۸۲۶ء سے ہے اصل مطلب اس سفارت کا تجارت بلامزاحمت سیام کے ساتھ تھا مگر مسٹر کراوفرڈ کو اس کا ملاپ بے سود تھا۔

۱۸۵۵ء میں کپتان برنی نے ملاقات کرکے ایک عہدنامہ نمبر ۱۱۲ اس غرض سے قرار دیا کہ سیام والا شریک برہما والا بیچ جنگ اول برہما کے جہاں گورنمنٹ انگریزی مصروف تھے نہوئیں اور یہ کہ علاقہ ملایان پنشولا لین نمبر ۱ برہما بحالت سیام والوں کے علاقہ قیدہ لے لینے سے مورہا تھا دوبارہ امن وامان قائم ہوا برای عہدنامہ مذکورہ بالا کپتان برنی صاحب نے ایک اور عہدنامہ نمبر ۱۱۳ سیام سے مقرر کیا شرائط اوسکی رفتہ رفتہ سیام والوں نے مسترد کین اور چونکہ بموجب شرط ششم کے رعایائے انگریزی مطیع قوانین سیام تصور کیے گئے تھے اسواسطے اوسکا انفساخ بھی ضرور سمجھا گیا

۱۸۵۶ء میں مسٹر ہیرس بروک سیام کو باختیارات کل عطیہ ملکہ معظمہ روانہ ہوئے مگر انکی کوشش بھی درباب قرار دینے عہدنامہ حسب مراد کے بے سود ہوئی پانچ سال بعد اسکے عہدنامہ نمبر ۱۱۴ دوستی اور تجارت کے باب بین فیابین ملکہ معظمہ اور راجگان سیام بوساطت سر جان بوزنگ صاحب قرار پایا اور بیچ ۱۸۵۶ء مسٹر پارکس اتصدیق عہدنامہ مذکور کی منجانب ملکہ معظمہ سیام کو گئے اس مرتبہ ایک اقرارنامہ نمبر ۱۱۵ کمشنران سیام کے ساتھ قرار پایا اسمین شرط ہوئی کہ عہدنامہ اور اوسکا منشا قرار دیا جائیگا۔

علاقجات ماتحت سیام کے واقع پنشولا ملایان کے یہ ہین قیدہ اور لگور اور ترنگانو اور کالانتان اور پتونی عہدنامجات قیدہ کا بیان سابق ہوچکا ہے (نمبر ۱۶ سے ۹۰ تک) بیچ ۱۸۳۱ء کے جب راجہ لگور نے راجہ معزول قیدہ کو جسنے ارادہ دوبارہ حاصل کرنے اپنے علاقہ قیدہ کا کیا تھا شکست دی تھی جسکا حال قیدہ کے حال مین درج ہے رزیدنٹ پنانگ اوس سے ملاقات کو بمقام قیدہ گئے اور عہدنامہ نمبر ۱۱۶ درباب حدبندی ضلع ولزلی کے اوسکے ساتھ بموجب شرط سوم عہدنامہ بانگ کاک کے قرار دیا۔

اس حدبندی کی خط کشی آج کی تاریخ تک عمل مین نہین آئی ہے اس سبب سے چند افسران انگریزی اور سیام جو اس کام کے واسطے مامور ہوئے تھے قبل اختتام کار بیمار ہوئے اور جلسہ

اونکا رخصت ہوا۔

نمبر ۱۱۲

عہدنامہ سیام ۱۸۲۶ء

حاکم تمادر جو کل بہتری اور مرتبت پر قابض ہے اور اوتار بودہ جو ہر ایک شخص ساکن شہر پاک وبزرگ سیایو وغیرہ پر سایہ فگن ہے (یہ القاب راجہ سیام کا ہے) بیرون فہم عقل وکیاست رونق پاک محل ست ہی رہست وباتحقیق (یہ القاب وینگوا یعنی راجہ ثانی سیام کا ہے) حکم نہم اپنے اراکین بلند مرتبت کے جو متعلق راجہ بزرگ ویاک دورسیایو تنہایا سے رکھتے ہین صادر فرماتے ہین کہ یکجا ہوکر ایک عہدنامہ کپتان ہنری برنی سفیر انگریزی بجانب گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ کرین بموجب ایسٹ انڈیا کمپنی نے جو ملک ان ملک بندر پر جسقدر انگریزون کے پاس ہے بخشیا عطیہ شاہ وپارلمنٹ انگریزی کے ہین اور رایٹ ہنوربل لارڈ امہرسٹ گورنر بنگالہ ودیگر افسران ذیشان نے اپنی طرف سے مختار کرکے بھیجا ہے کہ عہدنامہ اراکین بلند مرتبت کے ساتھ جو متعلق ملک پاک وبزرگ سیایو تنہایا رکھتے ہین کرے اس مراد سے کہ سیامی اور انگریز دوست صادق ہوکر واسطے خجستہ وانجام وجہ صفائی دل طرفین سے مقرر ہو لہذا سیامی اور انگریز دو نقل ایک عہدنامہ کی کرین اس غرض سے کہ ایک نقل اوسکی ملک سیام مین رہے تاکہ ہر ایک ضلع خرد وبزرگ اوسسے واقف ہون اور دوسری نقل بنگالے مین رکھی جاے تاکہ ہر ایک ضلع خرد وکلان ماتحت گورنمنٹ انگریزی اوس ملک مین اوس سے آگہی پیدا کرے اور دونون نقول پر تصدیق مہر شاہی اور موہر اراکین بلند مرتبت شہر پاک ملک وسیع سیایو تھایا کی اور مہر ہنوربل لارڈ امہرسٹ گورنر بنگالہ ودیگر افسران ذیشان انگریزی کی ہوگی۔

شرط اول

انگریز اور سیامی اوارد دوستی ومحبت واتحاد برستی وصداقت وصفائی باہمی کرین ہین سیامی لوگونکو چاہیے کہ ارادہ یا ارتکاب فعل بد نکرین جس سے انگریزونکو تکلیف پہنچے اور انگریزونکو چاہیے کہ ارادہ یا ارتکاب فعل بد نکرین جس سے سیامی لوگونکو تکلیف پہنچے یعنی اگر کسی سیامی لوگو نکو تکلیف پہنچانی ہو تو انگریز لوگ کہ وہ جاکر تکلیف دین یا حملہ کرین یا تصدیعہ دین یا گرفتار کرین یا چھین لین کسی مقام یا ملک یا سرحد انگریزی واقع حکومت انگریزی کو اور انگریزون کو پہنچا ہے کہ وہ جاکر تکلیف دین یا حملہ کرین یا تصدیعہ دین

یا گرفتار کرین یا چھین لین کسی مقام یا ملک یا سرحد سیامی واقع حکومت سیام کو سیامی ہر مقدمہ واقع اندر حدود سیام کو خود موافق مرضی اور رواج کے فیصلہ کیا کرینگے۔

شرط دوم

اگر کوئی مقام یا ملک زیر حکم انگریزی کوئی امر خلاف سیامی کے کرین تو سیامی والونکو سچا ثابت ہے کہ وہ جاکر اوس مقام یا ملک کو نقصان پہونچائین بلکہ اول رپورٹ اوسکی انگریزونکو کرین اور انگریز مقدمے کو برستی و ایمانداری تحقیقات کرینگے اور اگر جرم انگریزون کا ہوگا تو وہ اوسکو حسب حیثیت جرم سزا دینگے اور اگر کوئی مقام یا ملک زیر حکم سیام کوئی امر خلاف انگریزی کے کرین تو انگریزون کو سچا ثابت ہے کہ وہ جاکر اوس مقام یا ملک کو نقصان پہونچائین بلکہ اول رپورٹ اوسکی سیام والون کو کرین اور سیام والے مقدمے کو برستی و ایمانداری تحقیقات کرینگے اگر جرم سیام والے کا ہوگا تو وہ اوسکو حسب حیثیت جرم سزا دینگے اگر کسی مقام یا ملک سیام مین جو متصل علاقۂ انگریزی کے ہو اجتماع فوج یا جہاز ہو اگر رئیس انگریزی مقام مذکور سبب اس اجتماع فوج کا دریافت کرے تو رئیس سیام اوسکی حقیقت بیان کردے اور اگر کسی مقام یا ملک انگریزی مین جو متصل علاقۂ سیام کے ہو اجتماع فوج یا جہاز ہو اور اگر رئیس سیام مقام مذکور سبب اس اجتماع فوج کا دریافت کرے تو رئیس انگریزی اوسکی حقیقت بیان کردے۔

شرط سوم

بیچ مقامات یا علاقجات سیام یا انگریزی کے جو متصل سرحد باہمی ہون خواہ جانب مشرق یا مغرب یا شمال یا جنوب اگر انگریزون کو شبہہ اس امر کا ہو کہ حدبندی صحیح نہین ہوئی ہے تو سردار انگریزی ایک چٹھی لکھکر اپنی سرحد کے چند اشخاص کے ہاتھ سردار سیام علاقۂ متصلہ کے پاس بھیجے گا اور یہ سردار بھی چند اہلکار مع چند اپنی سرحد کے اشخاص کے مقام مشتبہ پر ہمراہ اشخاص انگریزی بھیجے گا کہ جاکر حدود کا فیصلہ کرین اور اس طور پر کہ فریقین سے رابطۂ دوستی مرعی رہے اور اگر سردار سیام کو شبہہ اس امر کا ہو کہ حدبندی صحیح نہین ہوئی ہے تو سردار سیام ایک چٹھی لکھکر اپنی سرحد کے چند اشخاص کے ہاتھ سردار انگریزی علاقۂ متصلہ کے پاس بھیجے گا اور یہ سردار بھی چند اہلکار مع چند اپنی سرحد کے اشخاص کے مقام مشتبہ پر ہمراہ اشخاص سیام بھیجے گا کہ جاکر حدود کا فیصلہ کرین

اور اس طور پر کہ فریقین سے رابطہ دوستی مرعی ہوئے۔

شرط چہارم

اگر کوئی رعایاے سیام مین سے مفرور ہوکر اندر سرحد انگریزی کے جاکر پناہ گیر ہو تو سیام والون کو پہنچا دیہے کہ مداخلت بیجا یا گرفتار ایسے شخص کو اندر حدود انگریزی کے جاکر کرین بلکہ رپورٹ اسکی لکھکر درخواست اوسکے واپسی کی باہمین شائستہ کرین مگر انگریزون کو اختیار حاصل ہوگا کہ اوسے واپس دین یا ندین اور اگر کوئی رعایاے انگریزی مین سے مفرور ہوکر اندر سرحد سیام کے جاکر پناہ گیر ہو تو انگریزون کو پہنچا دیہے کہ مداخلت بیجا یا گرفتار ایسے شخص کو اندر حدود سیام کے جاکر کرین بلکہ رپورٹ اسکی لکھکر درخواست اوسکے واپسی کی باہمین شائستہ کرین مگر سیام والون کو اختیار حاصل ہوگا کہ اوسے واپس دین یا ندین۔

شرط پنجم

انگریز اور سیام والون نے باہم عہد کیا ہے کہ دوستی صادق فیمابین اونکی مقرر ہو۔ سوداگران انگریزی اور اونکے جہازہای تجارت آمد و رفت کسی ملک سیام کے ساتھ کرین جسمین تجارت بہت متصور ہو اور سیام والے اونکی رعایت اور حفاظت کرینگے اور اجازت خرید و فروخت کی بآسایش تمام دینگے اور سوداگران سیام اور اونکے جہازہای تجارت اب آمد و رفت کسی ملک انگریزی کے ساتھ کرین اور انگریز اونکی اعانت اور حفاظت کرینگے اور اجازت خرید و فروخت کی بآسائش تمام دینگے اگر کوئی سیامی چاہے ملک انگریزی مین جائیے یا انگریز چاہے کہ کسی ملک سیام مین جائے تو اوسکو متابعت رواج ملک جہان وہ جائیگا کرنی ہوگی اور اگر وہ واقف رسوم و رواج ملک مذکور سے نہونگے تو اہلکار سیامی یا انگریزی جیسا موقع ہوگا اوس سے اطلاع کرینگے رعایاے سیام جو ملک انگریزی مین جائین اونکو موجب قواعد مقررۂ ملک انگریزی کے ہر امر مین کاربند ہونا ہوگا اور رعایاے انگریزی جو ملک سیام مین جائین اونکو موجب قواعد مقررۂ ملک سیام کے ہر امر مین کاربند ہونا ہوگا۔

شرط ششم

سوداگران رعایاے سیامی یا انگریزی جو واسطے تجارت کے بنگالہ یا کسی ملک ماتحت انگریزی کے

یا بانگ کاک یا کسی ملک ماتحت سیام مین جائین انکو محصول اشیا تجارت کا موجب رواج مقام ملک کے ہردو طرف دینا ہوگا اور ایسے تجاران یا باشندگان ملک کو اجازت ہوگی کہ بلا مزاحمت غیر اون ملکون مین خرید و فروخت کرین اگر کسی سوداگر سیام یا انگریزی کو کوئی نالش یا مقدمہ پیش کرنا ہوگا اوسکو لازم ہے کہ اپنی نالش روبرو ے افسران وگوہ زبان ہردو فریق کے پیش کرے اور وہ تحقیقات کرکے فیصلہ نالش کا کر دینگے حسب رواج مقام یا ملک ہردو طرف اگر کوئی تجار سیامی یا انگریزی بلا تحقیقات وضع یا بمشرب مشتری خرید و فروخت اوسکے ساتھ کرے اور اگر کوئی مشتری بدوضع ہو اور مال لیکر بھاگ جائے تو حاکمان و افسران کو چاہیے کہ تحقیقات کرکے اوسکو برامد کرین اور تحقیقات نقدہ ملا روپیہ درعایت کرین اگر مشتری کے پاس روپیہ ہے تو اوس سے دلا دین اور اگر اوسکے پاس روپیہ نہین ہے یا اگر مشتری برامد نہ ہو تو یہ تقصیر خود اوس سوداگر کا ہے اور حاکم ذمہ دار اوسکے منقولہ نہین ہونگے۔

شرط ہفتم

اگر کوئی سوداگر رعایاے سیامی یا انگریزی کسی ملک سیام یا انگریزی مین تجارت کرنی چاہے اور درخواست تعمیر کرنے گودام یا مکان کی کرے یا درخواست خریدنے یا بکرایہ لینے کسی دوکان یا مکان کے واسطے رکھنے اشیا تجارت کی کرے تو حاکمان و افسران سیامی یا انگریزی کو اختیار حاصل ہوگا کہ اوسکو اجازت رہنے کی نہین اور اگر وہ اجازت دین تو وہ کنارے پر جہاز لگا کر بودوباش اوس شرائط پر اختیار کریگا جو فیما بین مقرر ہو جائینگے اس حالت مین حاکمان اور افسران سیامی یا انگریزی اوسکی اعانت اور حفاظت واجبی کرینگے اور باشندگان کو زیادتی اوسپر کرنے نہ دینگے اور اوسکو بھی زیادتی باشندون پر نکرنے دینگے اگر کوئی سوداگر یا رعایاے سیامی یا انگریزی کو کسی وجہ قیام کی نہو تو اور وہ درخواست جانے کی کرے اور کسی جہاز پر وہ اپنا اسباب بار کرکے روانہ ہونا چاہے تو ایسے شخص کو اجازت جانے کی باسانی ہوگی۔

شرط ہشتم

اگر کوئی تجار چاہے کہ کسی ملک یا مقام انگریزی یا سیامی مین جاکر تجارت کرے اور اوسکے جہاز یا کشتی تجارت کو کچھ نقصان ہوگیا ہو تو افسران انگریزی یا سیامی اوسکو مدد اور حفاظت کافی دینگے

اور اگر کوئی جہاز سیامی یا انگریزی طوفانی ہوکر کسی مقام مایلک کے نزدیک شکستہ ہوجاتے تو اور انگریزیا سیامی جہاز مذکور کا اسباب لے لین تو امیران انگریزی یا سیامی تحقیقات کابل کرکے اسباب مذکور مالک مال کو واپس دلا دینگے اور اگر مالک مرگیا ہو تو اوسکے وارث کو دلا دینگے اور مالک یا وارث اوس شخص کو جسنے مال لے لیا تھا معاوضہ معقول دینگے اگر کوئی رعایا سیامی یا انگریزی کسی ملک سیام یا انگریزی مین جاتے تو جو اسباب اوسکا ہوگا وہ اوسکے وارث کو ملیگا اور اگر وارث اوس مقام مین موجود نہو گا یا وہ خود وہان آ نہ سکتا ہو گا اور کسی شخص کو بذریعہ چٹھی اپنی طرف سے واسطے لینے مال کے نامزد کریگا تو کل مال اوسکو دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

اگر کوئی جہاز انگریزی چاہے کہ کسی ایسے مقام ملک سیام سے تجارت کرے جس سے پیشتر تجارت نہوتی ہو تو اوسکو لازم ہوگا کہ اول جاکر حاکم مقام مذکور سے دریافت حال کرے اگر کسی مالک مین تجارت ہوتی ہوگی تو گورنر صاحب جہاز مذکور کو آگہی دیگا کہ وہان تجارت نہین ہوتی ہے اور اگر کسی ملک مین تجارت کافی لائق جہاز کے ہوتی ہوگی تو گورنر اجازت دیگا کہ اگر وہان تجارت کرے

شرط دہم

انگریز اور سیامی باہم اقرار کرتے ہین کہ اونکی تجارت بلا مزاحمت احدے علاقجات انگریزی جزیرہ پرنس اوف ویلس اور ملاکا اور سنگاپور مین اور علاقجات سیام مثل لگور اور مرد لانگ سنگورا اور پاتانی اور جنکیلون اور قیدہ اور دیگر اضلاع مین ہوا کرے گی اور تجاران ممالک انگریزی واقع ایشیا جو ہر ہما والہ یا پیگو والہ اور اولاد اہل یورپ نہون اونکو بھی اجازت عام تجارت خشکی و تری کی دیجائیگی اور تجاران ایشیا جو ہر ہما والے یا پیگو والے یا اولاد اہل یورپ نہون اور خواہش آنے اور تجارت کرنے کی ساتھہ علاقجات سیام کے ممالک مرگوئی اور میوائی اور ٹناسرم اور ریے سے جو سب علاقجات زیر حکم انگریزی کے ہین رکھتے ہون اونکو بھی اجازت عام تجارت بلا مزاحمت کی دیجائیگی بشرطیکہ انگریز اونکو حسب دستور سر مرشفکیٹ گذرتری دیا کرینگے مگر تجار وںکو معافت ہوگی کہ وہ افیون ملائین کیونکہ یہ جنس ملک سیام مین ناجائز ہے اور اگر کوئی سوداگر افیون لائیگا تو گورنر یعنی حاکم اوسکو گرفتار کرکے اور جلا کر سب خاک سیاہ کردیگا۔

شرط یازدہم

اگر کوئی انگریز کسی شخص کے نام جو ملک سیام یا اور کسی ملک مین ہوگا چٹھی بھیجیگا تو وہ چٹھی مکتوب الیہ کھولیگا سوائے اوسکے اور کوئی نہین کھولیگا اور اگر کوئی سیامی کسی شخص کے نام جو ملک انگریزی یا کسی اور ملک مین ہوگا چٹھی بھیجے تو وہ چٹھی مکتوب الیہ کھولیگا سوائے اوسکے اور کوئی نہین کھولیگا۔

شرط دوازدہم

سیامی علاقجات ترنگانو اور کالنتان مین جاکر سدراہ تجارت نہونگے اور انگریزی تجار اور رعایا آیندہ آمدورفت اور تجارت اوسی سہولت اور آزادی سے جاری رکھینگے جسسے وہ سابق رکھتے تھے اور انگریزکسی حیلے سے جاکر علاقجات مذکورپر حملہ نکرینگے اور نہ مزاحم ہونگے اور نہ تخلل وتعین پیدا کرینگے۔

شرط سیزدہم

سیامی آنگریزون سے وعدہ کرتے ہین کہ وہ قیدہ مین رہین گے تو اوسکی ذرا اسکے باشندونکی حفاظت تاہین شایستہ کرینگے باشندگان جزیرہ پرنس اوف ویلس اور قیدہ فیا مین تجارت اور آمدرفت مثل سابق رکھینگے سیامی کچہ محصول اوپر ذخیرہ یا سرانجام ضروری مثل مویشی اور گاو میش اور مرغی اور مچھلی اور دال اور چانول جنکی ضرورت خریدکرنے کی باشندگان جزیرہ پرنس اوف ویلس اور جہازہاے مقیم مقام مذکور کو ہو نہ لینگے اور سیامی ستاجری کسی دہان دریا یا خود دریاے قیدہ کی کسیکو نہ دینگے بلکہ محاصل درآمد وبرآمد شرح واجبی خود لیا کرینگے سیامی یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ جب چاوفیا لگور کا مقام بانگ کاک سے واپس آئے گا تو وہ غلام اور اپنے ملازمین اور اشخاص خاندان رشتہ داران حاکم سابق قیدہ کو رہا کرا کر اونکو اجازت دینگا کہ جہان چاہین جاکر رہین اور انگریز سیامی سے وعدہ کرتے ہین کہ انگریزون کو خواہش قبضہ کرنے قیدہ کی نہین ہے اور وہ اوسپر حملہ آور نہونگے اور نہ اوسمین فساد برپا کرینگے اور نہ حاکم سابق قیدہ یا اوسکے کسی ملازم کو اجازت دینگے کہ وہ جاکر علاقۂ قیدہ یا کسی اور مقام زیر حکم سیام مین حملہ آور ہو یا فساد کرے یا تکلیف باشندون کو دے انگریز وعدہ کرتے ہین کہ وہ تدبیر ایسی واسطے حاکم سابق قیدہ کے عمل مین لاینگے کہ وہ جاکر کسی اور علاقے مین رہے اور جزیرہ پرنس اوف ویلس

یا برائے باپرسی یا سالگور یا کسی ملک برہما مین نرہے اور اگر انگریز ایسی تدبیر نسبت حاکم سابق قیدہ کی نکرین اور وہ کسی اور مقام مین بموجب وعدہ بالا جا کر نرہے تو سیامی کو اختیار رہے کہ محصول برآمد دال اور برنج پر لگا کر وصول کیا کرین (یہ شرائط جو منجانب انگریزان ہوئی تھین اور جن پر خط کھنچا ہے وہ حسب استدعاے سیامی منسوخ اور مسترد ہو گئین) انگریز کسی سیامی چینی ذالہ یا کسی اور ایشیا کے ساکن کو جو جزیرہ پرنس اوف ویلس مین رہتا ہو ممانعت رہنے مقام قیدہ کی نکرینگے اگر اوسکی مرضی وہان رہنے کی ہوگی۔

شرط چہاردہم

سیامی اور انگریز باہم شرط کرتے ہین کہ راجہ پراگ اپنے علاقے مین جسطرح مرضی اپنے حکمرانی کریگا اگر اوسکی مرضی بھیجنے پھول نقرہ وطلائی کی حسب دستور سابق ہوگی تو انگریز اسکو مانع نہونگے اگر چاوفیا لگور والا براہ دوستی چالیس پچاس آدمی خواہ سیامی خواہ چینی والا ور خواہ کوئی اور باشندۂ ایشیا رعایاے سیام بمقام پراگ روانہ کرے یا راجہ پراگ کسی اپنے وزیر یا اہلکار کو تبلاش چاوفیا لگور کے روانہ کرے تو انگریز اونکے مانع نہونگے اور سیامی اور انگریز کچھ فوج پراگ کو روانہ نکرینگے کہ وہان جا کر حملہ یا فساد کرین یا کسیطرح کی دقت پیدا کرین اور انگریز حکومت پراگ کو اجازت ندینگے کہ جا کر حملہ یا فساد کرے اور سیامی سالگور جا کر حملہ یا فساد نکرینگے تدابیر مشروط ہر دو شرائط سابق الذکر درباب پراگ وقیدہ چاوفیا لگور کا بعد واپس آنے مقام بانگ کوک سے عمل مین لائینگے

چودہ شرائط اس عہدنامہ کی ہر ایک اہلکار خرد وکلان انگریزی وسیامی وضلع خرد وکلان نے لیکر سنی اور بتعمیل بلا عذر کری اور وزراے عالی مرتبت مقام بانگ کوک اور کپتان ہنری برنی جنکو رایٹ ہنوربل لارڈ الیمرسٹ گورنر بنگالہ نے بطور سفیر اپنی طرف سے بھیجا تھا دونون نے ملکر یہ عہدنامہ روبروے شاہزادہ کرودم مین سورن پراکسا کے بمقام شہر مبارک وبزرگ سیالوتھایا کے قرار دیا۔

عہدنامہ زبان سیام وطلایان وانگریزی کے بروز شنبہ بتاریخ یکم ماہ ہفتم زوال ماہ ۱۲۱۸ سنہ واک ہشتم شہر سیامی مطابق تاریخ ۲۰ ماہ جون ۱۸۵۵ع لکھا گیا

ہر دو نقول عہدنامہ پر مہر اور بتصدیق وزراے اور کپتان ہنری برنی صاحب کی ہوئی

ایک نقل کپتان ہنری برنی اپنے ہمراہ واسطے تصدیق اور منظوری گورنر بنگالہ لیجائینگے اور ایک نقل بسپر مہراجہ کی ہوگی چاوفیا لکھورہ والہ لیجاکر بمقام قیدہ رکھے گا کپتان برنی وعدہ کرتے ہین کہ عرصہ سات مہینے مین یعنی ماہ دوم سال داک ہشتم مین واپس جزیرہ پرنس اوف ویلس مین آئینگے اور عبارت تصدیق اس عہدنامہ کی فراڈاک دی بوری ایک کو بمقام قیدہ دینگے سیامی اور انگریز وہ دوستی باہم کرینگے جو ہمیشہ پائندہ رہے گی اور اوسکا اختتام یا سدباب اوسوقت تک نہوگا جب تک آسمان وزمین قائم ہے۔

ترجمہ بحفظی زبان سیامی سے ہوا

دستخط ایچ برنی کپتان

سفیر بدربار سیام

دستخط امہرسٹ

مہر

مہر راجہ سیام

تصدیق کیا رایٹ ہنوربل گورنر جنرل نے بمقام آگرہ بتاریخ ۱۲ ماہ جنوری سنہ ۱۸۲۷ع

حسب الحکم گورنر جنرل

دستخط ای سترلنگ

سکرٹری گورنمنٹ

مہر چاوفیا اکھومہاسینا کالابوری

مہر چاوفیا چاک کری

ہمراہ گورنر جنرل

دستخط کمبرمیر

مہر چاوفیا تھہرانا

مہر چاوفیا فراکھلانگ

دستخط جی ایچ ہرنگٹن

مہر چاوفیا یومورابٹ

مہر چاوفیا پھولوبیب

دستخط ڈبلیو بی بیلی

حسب الحکم نایب پریسیڈنٹ ان کونسل

دستخط جارج سونٹن

سکرٹری گورنمنٹ

دستخط ایچ برنی کپتان

سفیر بدربار سیام

مہر دستخط ہوئے

منجانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند انگریزی

مہر

نمبر ۱۱۴

عہدنامہ تجارت ۱۸۲۶ عیسوی

وزرائے سیامی اور کپتان ہنری برنی صاحب نے بعد قرار دینے عہدنامہ دوستی جسمین چودہ شرائط مقرر ہوئین اب ایک عہدنامہ بہ نسبت انگریزی جہازون کے جنکی خواہش یہ ہے کہ اگر تجارت ساتھہ ملک پاک و وسیع سیالوتھا یعنی بانک کوک کے کرین منعقد کیا۔

شرط اول

جہازر عایاے گورنمنٹ انگریزی کے خواہ باشندگان یورپ خواہ ایشیا کے ہون جنکی خواہش آکر تجارت کرنے بمقام بانک کوک سکیواونکو لازم ہے کہ مطابق قوانین سیام کے کارندہ ہون جو سوداگر بانک کوک کو آئین اونکی ممانعت ہے کہ یہانسے دال اور برنج خرید کرکے واسطے تجارت کے لیجائین اور اگر وہ اسلحہ آہنین مثل بنادیق وغیرہ اور چھرہ اور بارود لائین تو اونکو ممانعت ہے کہ وہ کسی شخص کے ہاتھہ سواے گورنمنٹ کے فروخت نکرین اگر گورنمنٹ کو ضرورت خریدکرنے ان اشیاء کی نہو تو سوداگرا اونکو واپس لیجاے باستثناء اسلحہ وسامان جنگی ودال وبرنج سوداگران رعایاے انگریزی اور سوداگران مقیم بانگوک کو اجازت عام ہے کہ جو چاہین بلامزاحمت احدے وبازادی تمام خرید وفروخت کرین جو سوداگر تجارت کے واسطے آئینگے اونکو لازم ہے کہ فوراً محصول مقررہ حسب عرض کشتی ادا کرین۔

اگر کشتی اسباب تجارت لائے تو اوسپر محصول اسلیے۔ تکال فی مادم سیامی عرض کشتی کے لیا جائیگا۔

اگر کشتی کوئی اسباب تجارت وہان کے واسطے نلائے تو اوسپر اسطے۔ تکال بات فی مادم سیامی عرض کشتی کے لیا جائیگا۔

کچھ محصول درامد و برآمد یا کسی اور طرح کا بائع یا شہری سے جو رعایا سے انگریزی ہو لیا جائیگا۔

شرط دوم

جب جہاز سوداگری جو کسی رعایاے انگریزی کا ہو مد کے باہر پہونچے تو اوسکو وہان لنگر ڈالکر رہنا چاہیے اور حاکم جہاز کو لازم ہوگا کہ ایک شخص مع فہرست اسباب مردمان جہاز و تعلق وگولی و بارود وغیرہ کے واسطے اطلاع گورنر کے بمقام وہان دریای بھیجے اور گورنر ایک چھوٹی کشتی مع ایک آدم مترجم کے بھیجنگے کہ نقل قوانین لیجاکر حاکم جہاز کو سمجھادے بعدازین جب کشتی مذکور جہاز کو اندر حد کے لائے تو اوسکو مقصل چوکی کے جو مقام مترجم بتلائیگا وہان آکر لنگر ڈالکر رہنا ہوگا

شرط سوم

اہلکاران مناسب جہاز پر جاکر خوب تلاشی ہر شے کی لینگے اور تعلق اور گولی اور بارود وغیرہ جسقدر ہوگی سب اوسمین سے نکالکر بمقام پاکنام (یعنی لنگرگاہ بدہان دریای مذکور) رکھینگے بعدازان گورنر پاکنام جہاز کو اجازت دیگا کہ بانکاک کو روانہ ہو

شرط چہارم

جب جہاز وارد مقام بانگ کوک ہوگا تو اہلکاران پرمٹ جہاز مذکور پر جاکر تلاشی لینگے اور جو کچھ اسباب تجارت ہوگا اوسکی فہرست لکھ لینگے اور جب عرض جہاز کا پیمود ہو جاے گا تو تجاران کو اجازت ہوگی بموجب شرط اول کے خرید و فروخت کریں اگر کسی جہاز کو بباعث کثرت اسباب نوخرید وقت روانگی ضرورت کشتیان خرد کی واسطے لیجانے تھوڑے اسباب کے پڑے تو اہلکاران پرمٹ وچوکی ایسی کشتیان خرد پر اور محصول نلینگے۔

شرط پنجم

جب جہاز کا سارا اسباب اوسپر رکھ لیا جاے تو حاکم جہاز چاوفیام اکیلانگ کے پاس جاکر ایک سند کے کریگا کہ لنگرگاہ مین اب اوسکا کچھ نہین ہے اور اگر کوئی امر ضروری مانع نہوگا تو چاوفیا اکیلانگ اوسکو سند مطلوبہ دیکر روانگی کی اجازت دینگے بعد روانگی جب جہاز مقام پاکنام مین پھر وارد ہوگا تو وہ وہان لنگر ڈالکر چوکی معمولی مین قیام کریگا اور جب اہلکاران معمولی اوسپر جاکر تلاشی لے لینگے تو جہاز کو اوسکے تعلق اور گولی و بارود وغیرہ جو وقت روانگی وہان رکھا گیا تھا

واپس ملیگا بعد ازین جہاز روانہ ہو سکتا ہے۔

شرط ششم

اگر سوداگر رعایاے گورنمنٹ انگریزی ہون خواہ اہل یورپ یا ایشیا یہ حاکم یا ایلکار یا خلاصی ہون اور تمام مقیمان جہاز کو متابعت قوانین مقررہ سیام اور شرائط عہدنامہ ہذا ہر امر مین کرنی ہوگی اگر سوداگران ہر قسم کے شرائط عہدنامہ ہذا پر لحاظ نہ رکھینگے اور باشندگان شہر پر زیادتی کرینگے یا ہندو یا بدمعاش سا بجا ئینگے یا انسان کا قتل کرینگے یا کسیکے ساتھ بدزبانی سے پیش آئینگے یا کسی افسر کلان یا ایلکار حضور سے بدتمیزی سے پیش آئینگے اور مقدمہ بینگین ہو جائیگا تو حاکمان معمولی اونکی تحقیقات کرینگے اور مجرم کو سزا دینگے اگر جرم قتل ان ہوگا اور ہنگام ثبوت حاکمان مجوز کے راہ مین یہ امر بارادہ وقوع مین آیا ہوگا تو مجرم کو سزاے قتل ملے گی اور اگر جرم سواے اسکے اور کوئی ہوگا اور فاعل اوسکا کوئی حاکم یا افسر جہاز ہوگا یا سوداگر ہوگا تو حسب حیثیت جرمانہ مجرم پر کیا جائیگا اور اگر مجرم کم رتبے کا ہوگا تو اوسکو سزاے بید یا قید بموجب قوانین سیام کے دیجائیگی گورنمنٹ گریٹ برٹن رعایا کو ممانعت کرینگے کہ جو شخص بانگ کوک مین اگر تجارت کرنی چاہے وہ کسی شخص سے پھر زیادتی نکرے اور نہ کسی حاکم کی بدگوئی کرے اگر کوئی شخص بانگ کوک مین سے رعایاے انگریزی پر زیادتی کریگا اوسکو بھی حسب ثبوت جرم سزا دیجائیگی

اس عہدنامے کی چند شرائط ہر ایک افسر مقیم بانگ کوک اور سوداگران رعایاے انگریزی پر

درست ہونگے اور اونکی تعمیل کلیتہ اونکو کرنی ہوگی

ترجمہ تحت لفظی زبانی سیامی سے ہوا

دستخط ایچ برنی کپتان

سفیر بدربار سیام

دستخط الیگزنڈر

مہر

مہر راجہ سیام

تصدیق کیا رایت ہونریبل گورنر جنرل نے بمقام آگرہ بتاریخ ۱۸ روز جنوری ۱۸۲۶ء

حسب الحکم گورنر جنرل

دستخط ای سٹرلنگ

سکرٹری گورنمنٹ

ہمراہ گورنر جنرل

دستخط کنور میسر — مہرچاؤ فیا آکھوفہا سیتنا کالایون — مہرچاؤ فیا چاک کری

دستخط جی ایچ ہرنگٹن — مہرچاؤ فیا تھارانا — مہرچاؤ فیا فراکیلاگ

دستخط ڈبلیو بی بیلی — مہرچاؤ فیا یوموراہت — مہرچاؤ فیا نوتھیپ

حسب الحکم نائب پریسیڈنٹ ان کونسل

دستخط جاج سونٹن

سکرٹری گورنمنٹ

دستخط ایچ برنی کپتان

سفیر مدربار سیام

منجانب رایٹ ہونربل گورنر جنرل ہند انگریزی

مہر دستخط ہوئے

مہر

نمبر ۱۱۴

عہدنامہ ۱۸۵۵ء ساتھ سیام کے

جناب ملکہ معظمہ شاہزادی گریٹ برٹن و آیرلینڈ و دیگر متعلقات و ملک محفوظہ اور جناب فرمانروا دوم افیش امندو ماہا مونگ کت فراچوئی کلان چان یوہوا راجہ کلان سیام و فرمانروا دوم افیش فراپاوارندرامیس مہیندرس فراپن کلان چان یوہوا راجہ دوم سیام کی خواہش یہ ہوئی کہ واسطہ دوستی و اتحاد فیما بین طرفین جاری ہے وہ بنیاد مستحکم تر بلکہ دوامی قائم ہو اور نیز یہ کہ بہبودی رعایائے طرفین تبرغیب و تسہیل و انتظام حوزہ تجارت پیدا ہو لہذا ایک صلحنامہ و عہدنامہ کی تجویز قرار پائی اور طرفین نے اپنی اپنی طرف سے مختار حسب تفصیل ذیل

نامزد فرمائے۔

یعنی ملکۂ معظمہ گریٹ برٹن و آیرلینڈ نے سر جان بورنگ نائیٹ، ڈاکٹر اوف لاز کو اور راجگان کلان دوم سیام نے شاہزادہ کرم بلوانگ وچونگ ادھراج سندہ اور راجہ بشنودرشن جان فایا پارام مہابوپورا دنگسی اور راجہ سوم دایش چان فایا پارام مہابجے نیاتی اور راجہ چان فایا سری سریوونگسی ساہا فراکورلاہوہی اور راجہ چان فایا قائم مقام چرا خلنک کو مامور فرمایا۔

اور ان سب صاحبوں نے اپنے اپنے اختیارات کا حال باہم بیان کیا اور وہ حسب ضابطہ درست اور وہی بقصور ہوکر شرائط ذیل پر انگلیگ نے منظور کرکے قرار دیں۔

اول

یہ کہ آیندہ واسطے ہمیشہ کے صلح اور دوستی فیابین ملکۂ معظمہ گریٹ برٹن و آیرلینڈ اور اونکے ورثا کے اور راجگان کلان دوم سیام اور اونکے ورثا کے قائم رہے گی تمام رعایائے انگریزی جو سیام مین آئینگی اونکو گورنمنٹ سیام سے حفاظت اور اعانت کلی اس مراد سے ملیگی کہ وہ بامن و امان سیام مین رہین اور بآسایش تجارت کرین اور محفوظ زیادتی و ایذا رسانی سیامی سے رہین اور تمام رعایائے سیامی جو ملک انگریزی مین جائینگی اونکو گورنمنٹ انگریزی سے اوسیطرح حفاظت اور اعانت ملے گی جسطرح رعایائے انگریزی کو گورنمنٹ سیام سے ملینگے۔

دوم

یہ کہ عرض اور مطالب تمام رعایائے انگریزی کے متعلق اور باختیار ایک کونسل یعنے حاکم کے ہونگے جو اسواسطے بمقام بانگ کوک مامور ہوگا وہ خود موافق شرائط اس عہدنامہ کے اور اوس عہدنامے کے جو کپتان برنی صاحب نے ۱۸۲۶ء مین قرار دیا تھا اون شرائط کے مطابق جواب تک قائم ہونگے کاربندرہ کر رعایائے انگریزی مذکور سے تعمیل اونکی کرائیگا اور وہ اون قواعد اور قوانین کی بھی تعمیل کرائیگا جواب واسطے رعایائے انگریزی مقیم سیام کے اور نسبت اونکی تجارت کے اور واسطے انسداد عدول حکمی آئین سیام کے مقرر ہین یا آیندہ ہونگے اگر کوئی تکرار یا تقدمہ فیابین رعایائے انگریزی و سیامی کے پیدا ہوگی تو اسکا انفصال بھی وہی کونسل بشراکت خاص افسران سیامی کے کریگا اور مجرمان کو اسطرح سزا دیجائیگی یعنے اگر مجرم رعایائے

انگریزی مین سے ہے تو کونسل مذکور بموجب قوانین انگریزی کے سزا دینگے اور اگر مجرم سیامی ہے تو افسران سیامی مطابق اپنے قوانین کے سزا دینگے مگر کونسل مذکور کسی مقدمہ خاص سیامی مین مداخلت نکریگا اور نہ افسران سیامی اون مقدمات مین دست انداز ہونگے جو خاص رعایاے انگریزی کے ہون گے۔

واضح ہو کہ انگریزی کونسل قبل از تصدیق اس عہدنامے کے بانگ کوک مین نہ آئیگا اور نہ اوس وقت تک آئیگا جب تک بس جہاز رعایاے انگریزی جسپر نشان انگریزی ہون اور جنکے پاس انگریزی رونہ ہون بعد دستخط ہونے اس عہدنامے کے مقام مذکور مین نہ آجائین۔

سوم

یہ کہ اگر کوئی سیامی ملازم رعایاے انگریزی خلاف وزری قوانین ملکی کریگا یا کوئی اور سیامی ایسا مجرم ہوکر یا ارادہ فرار دلمین رکھکر کسی رعایاے انگریزی مقیم سیام کے پاس پناہ گیر ہوگا تو اوسکی تلاش عمل مین آئیگی اور اگر جرم اوسپر ثابت ہوگا تو کونسل اوسکو حوالہ افسران سیامی کے کردیگا اور اسیطرح اگر کوئی رعایاے انگریزی مجرم کسی جرم کا ہوگا اور وہ سیام مین رہتا ہوگا یا تجارت کرتا ہوگا تو وہ بھی حسب درخواست کونسل مذکور گرفتار ہوکر حوالہ کونسل انگریزی کے کیا جائیگا جسپر حوالہ کرنے والے تین رعایاے انگریزی قرار نہین دے سکتے اس حیثیت پر نزدیک کونسل مذکور کے مستصور ہونگے اور نہ اوسکی حفاظت کے مستحق۔

چہارم

یہ کہ رعایاے انگریزی کو اجازت حاصل ہے کہ تمام لنگر گاہان علاقہ سیام مین بلا تعرض تجارت کرین مگر مقام اوسکا بانگ کوک مین ہوگا یا اندر حدود مشروطہ عہدنامہ مذکور کے وہ مقام کرسکتے ہین رعایاے انگریزی جو مقام بانگ کوک مین ارادہ بود و باش کرینگے آئین وہ زمین بکرایہ لے سکتے ہین اور مکان خرید اور تعمیر کرسکتے ہین مگر زمین اندر دو صد سینگ یعنی چار میل انگریزی کے دیوار شہر سے خرید نہین کرسکتے جب تک کہ وہ دس سال تک اس ملک مین نہ رہے ہون اور بدون اجازت خاص گورنمنٹ سیام سے اس امر کے واسطے حاصل نہوئی ہو سوا اس قید کے انگریز ساکن سیام جسوقت چاہین مکان یا زمین یا باغ خرید کرسکتے اور بکرایہ لے سکتے ہین اوس مقام پر

جو چوبیس گھنٹہ کی مسافت کے اندر شہر بانک کو کسی سے واقع ہوا ور یہ مسافت عام کشتی کی روانی سے شمار کیجائیگی اور واسطے حاصل کرنے قبضہ سطح کی زمین یا مکان کے یہ انگریزی رعایا کو لازم ہوگا کہ وہ ایک درخواست بذریعہ کونسل کے افسران سیامی کے روبرو گذرانے اور جب افسران سیامی اور کونسل انگریزی کو اطمینان اس امر کا ہوگا کہ درخواست دینے والے کی نیت اور ارادہ نیک اور درست ہین تو وہ قیمت واجبی اوسکی طے کر دینگے اور حدود جایداد مذکور قرار دیکر سند مہری خریدار انگریزی کو دینگے بعد ازان وہ اور اوسکا اسباب بیچ حفاظت گورنر ضلع کے کیا جائیگا اور خاص حاکمان مقام کی حفاظت کے سپرد ہوگا خریدار کو لازم ہوگا کہ مقدمات عام مین حسب ہدایات گورنر و حاکمان مقام تعمیل کرے اور اوس سے دو ہی محصول لیا جائیگا جو رعایا سیام سے لیا جاتا ہوگا مگر درصورتیکہ تین سال تک خریدار انگریزی بباعث غفلت یا کم زری یا اور سبب سے زمین نو خریدی زراعت یا درستی نکر سکے تو گورنمنٹ سیام کو اختیار حاصل ہوگا کہ زمین اوس سے واپس لیکر اوسکا زر قیمت اوسکو واپس دین۔

پنجم

یہ کہ تمام رعایاے انگریزی جو ارادہ سکونت پذیر ہونے ملک سیام کا رکھینگے اوسکا نام کتاب رجسٹر دفتر کونسل مین درج ہوگا اور یہ لوگ بغیر حاصل کرنے رونہ عطیۂ حاکمان سیامی معرفت اپنے کونسل کے سمندر مین سنجا ئینگے اور نہ باہر حدود مقررۂ عہدنامۂ ہذا سے جائینگے اور نیز وہ سیام سے روانہ نہین ہو سکینگے اگر افسران سیام وجہ کافی اوسکے سنجانے دینے کی کونسل انگریزی کو سمجھا دینگے مگر اندر حدود مقررہ شرط گذشتہ رعایاے انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ جہان چاہین بذریعہ ایک رونہ کے جو اونکو کونسل مذکور سے ملیگا اور جسپر صحیح افسران سیام کے بھی ہونگے اور اوسمین نام اور وجہ اور پتہ لکھا ہوگا جائین افسران سیامی جو مقامات صدر اضلاع مین رہتے ہین وہ رونہ طلب کر سکتے ہین اور جب اونکو دکھا دیا جاے تو وہ فوراً حکم جانے کا دینگے مگر یہ اونپر فرض ہوگا کہ اگر کوئی شخص رونہ اپنے پاس نرکھتا ہو تو اوسکو آگے سنجانے دین کیونکہ اوسکے بلا رونہ کونسل سفر کرنے مین شبہ اوسکے فراری ہونے کا پیدا ہوتا ہے لہذا ایسی واردات کی رپورٹ فوراً کونسل انگریزی کو کیجائیگی۔

ششم

یہ کہ تمام رعایاے انگریزی جو سیام مین آئین یا وہان رہتے ہون اونکو اختیار رہے کہ رسوم اپنے مذاہب عیسائی کی ادا کرین اور چرچ یعنی معبد اپنے اوس مقام پر بنائین جو حاکم سیام اونکو بتا دے گورنمنٹ سیام کسیکو منع نہین کریگی کہ انگریزون کی نوکری نکرین مگر درصورتیکہ کوئی سیامی ملازم بغیر اپنے مالک کی اجازت کے انگریزی نوکری اختیار کرے گا تو مالک اوسکی طلبی کر سکتا ہے اور گورنمنٹ سیام مع عہدہ پیمان فیمابین انگریز اور ایسے ملازم کے بغیر استرضا یا اجازت اپنے مالک کے اوسکی نوکری قبول کریگا مقرر نہین کر سکتے کیونکہ مالک کو اختیار رہے کہ اوسکی نوکری اپنے پاس سے دور کرے یا نکرے۔

ہفتم

یہ کہ انگریزی جہاز جنگی دریا مین آکر مقام باکنام مین قیام کر سکتے ہین مگر اس سے آگے نہین جا سکتے بغیر اجازت حاکمان سیام کے اور یہ اجازت اونکو اوسوقت حاصل ہو سکتی ہے جب وہ اطمینان اونکا کر دین کہ یہ جہاز واسطے مرمت کے جاتا ہے کوئی جہاز جنگی انگریزی جسمین کوئی افسر انگریزی حسب الحکم گورنمنٹ انگریزی بانگ کوک کو جاتا ہے مقام مذکور تک آ سکتا ہے مگر تعلیمات فراجانست اور پت پاچنگ کو بجا لائیگا جب تک اوسکو اجازت خاص از مہران سیامی سے حاصل نہو گی اور درصورتیکہ انگریزی جہاز جنگی موجود نہو گا تو حکام سیامی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کافی سپاہ کو بسل انگریزی کے تعینات کرینگے تاکہ اوسکی حکومت رعایاے انگریزی پر جاری رہے اور انگریزی جہازون مین انتظام درست قائم رہے۔

ہشتم

یہ کہ جو محصول حسب پیمایش جہاز انگریزی جہازہاے تجارت سے مقام بانگ کوک مین حسب عہدنامہ ۱۸۲۶ء لیا جاتا تھا وہ اس عہدنامہ کی تاریخ سے موقوف ہو گا اور انگریزی جہاز اور مال تجارت پر صرف محصول درامد و برامد شرقت خالی کرنے یا بار کرنے جہاز کے لیا جائیگا۔

تمام اسباب درامد پر محصول تین فیصدی لیا جائیگا اور مالک مال کو اختیار حاصل ہو گا کہ وہ محصول جنس مین دے یا روپیہ نقد دے اگر جنس دیگا تو اوسکی قیمت حسب نرخ رواج بازار

محسوب کیجائیگی جو مال فروخت نہوگا اور تجار اوسکو واپس لیجائینگے ایسے مال پر محصول بالکل نلیا جائیگا اگر مالک مال اور اہلکاران پریمٹ مین تکرار در باب قیمت کے ہوگی تو ایسے مقدمے کو نسل انگریزی اور خاص افسران سیامی کے روبرو رجوع ہونگے اور اونکو اختیار حاصل ہوگا کہ شجاران دیگر بطور ثالث یعنی دو دو ہر فریق کیطرف سے طلب کرکے اونسے اوسکے فیصلہ واسطے مین اعانت چاہین۔

افیون بلا محصول آسکتی ہے مگر سوائے ستاجر افیون مایا اوسکے اجنٹ کے اور کسی کے ہاتھہ فروخت نہوگی اگر اونمین معاملہ طے نہوگا تو افیون مالک مال واپس لیجائیگا پس اس افیون پر وقت واپس جانے کے محصول درامد و برآمد نہ لیا جائیگا اگر اسکے خلاف کوئی امر افیون کی خرید فروخت مین ہوا تو افیون گرفتار ہوکر ضبط ہوگی۔

اسباب برامد تاریخ تیاری سے اوس تاریخ تک جس تاریخ وہ جہاز پر لادا ہوگا ایک محصول درامد اوسپر لیا جائیگا خواہ اوسکو بنام رہنار انگلینڈ کس کے یا تینت ڈیوٹی کے یا محصول برامد کے تصور کرو جو محصول پیداوار ملک سیام پر قبل اوسکے جہاز پر برآمد ہونے کے لیا جائیگا اس عہدنامے کے اخیر مین ایک فہرست منسلک ہین درج ہے اور یہ شرط ہے کہ جس اسباب پر یہ محصول ضلعجات مین لیا گیا ہوگا اوسپر دوبارہ کسی قسم کا محصول وقت برآمد جہاز نلیا جائیگا انگریزی تجاردن کو اختیار ہے کہ مال تجارت پیداوار ملک خاص اوس مال کے تیار کرنے والونسے خریدکرین اور اسیطرح جو خاص خریدار ہون اونکے ہاتھہ اپنا اسباب فروخت کرین بغیر واسطہ ذاتی کسی شخص غیر کے فیمابین اپنے اور بائع یا مشتری کے۔

جو شرح محصول فہرست منسلک مین درج ہے وہ محصول وہ ہے جو اون اجناس پر لیا جائیگا جو جہازہاے سوداگری سیامی یا چینی والون مین بار کیا جائیگا اور یہ شرط ہوگئی کہ انگریزی جہاز سوداگری بھی وہی حقوق رکھینگے کہ جو سیامی یا چینی والے جہازون کو نصیب ہین۔

رعایاے انگریزی کو اجازت حاصل ہوگی کہ وہ بحکم حکام سیامی جہاز مقام سیام مین تیار کرین جب کبھی اندیشہ کم ہونے نمک چانول اور مچھلی کا پیدا ہوگا تو گورنمنٹ انگریزی مجاز ہونگے کہ ممانعت اونکے برامد کی بذریعہ اشتہار کرین۔

بولین یعنی مہر اور ذاتی اسباب محصول درامد و برامد سے مستثنا رہے گا۔

نہم

یہ کہ قوانین منسلکہ عہدنامہ ہذا کی تعمیل کونسل بشراکت حکام سیامی کرائینگے اور اونکو اختیار حاصل رہیگا کہ جب وہ ضرورت مناسب جانین تو قوانین جدید بھی واسطے تعمیل شرائط عہدنامہ ہذا کے ترتیب دیکر جاری رکھین۔

تمام رزجرمانہ جو بابت خلاف ورزی شرائط عہدنامہ و قوانین وصول ہوگا گورنمنٹ سیام کو دیا جائیگا۔

تاوقتیکہ کونسل انگریزی بمقام بانگ کوک مین وارد ہوا اور اپنا کام شروع کرین اوسوقت تک انگریزی جہاز والون کو اختیار ہے کہ اپنی تجارت کے باب مین حکام سیامی سے فیصلہ کرین۔

دہم

یہ کہ گورنمنٹ انگریزی اور رعایاے انگریزی اون حقوق کے سزاوار ہونگی جو دیگر گورنمنٹ اور رعایا کو دیے جاتے ہین۔

یازدہم

یہ کہ بعد گذرنے دس سال کے تصدیق و منظوری عہدنامہ ہذا سے عہدنامہ ۱۸۲۶ء کی وہ شرائط جواب قائم ہین اور قوانین حال و استقبال لائق ترمیم خواہ بدرخواست گورنمنٹ انگریزی خواہ گورنمنٹ سیام منظور ہونگے اسکے واسطے بارہ مہینے کی اطلاع پیشگی دیجائیگی اور کمشنران طرفین سے مامور ہونگے اور اونکو اختیار ہوگا کہ جو اونکے نزدیک مناسب ہو وہ امین سے قائم رکھین اور جو مناسب نہو اسکو موقوف کرین اور یہ بھی اونکو اختیار ہوگا کہ اگر وہ مناسب تصور کرین اور تجربہ سے اونکو تحقیق ہوا ہو تو وہ قواعد جدید قائم کرین۔

دوازدہم

یہ کہ یہ عہدنامہ انگریزی اور سیامی زبان مین درست ہوا دونون کا ایک ہی مضمون اور منشا ہے اور تصدیق اسکی پہلے ہی ہوچکی ہے تعمیل اسکی تاریخ ۶ ماہ اپریل ۱۸۵۵ء مطابق یکم ماہ پنجم سنہ ۱۲۱۸ سیامی سے ہوگی۔

بصداقت اسکے مختاران مذکورہ بالا نے اپنے دستخط اور مہر چہار نقول پر بمقام بانگ کوک

کردی تاریخ ۱۸ ماہ اپریل ۱۸۵۵ء مطابق دوم ماہ ششم سنہ ۱۲۱۷ سیامی۔

دستخط جان بورنگ

مہر

سیمان دستخط اور مہر پانچون مختاران مذکورہ پیشانی عہدنامہ کے ہین۔

قواعد عام جنکے مطابق تجارت انگریزی ملک سیام مین جاری ہوگی

قاعدہ اول

مالک جہاز انگریزی کو جو واسطے تجارت کے بمقام پانگ کوک آتا ہو لازم ہے کہ قبل یا بعد پہونچنے دریا کے جیسا موقع مناسب ہو اطلاع اپنے جہاز کے آنے کی بمقام چوکی پرمٹ پانگام بھیجے اور نیز تعداد آدمیان جہاز و اتواب وغیرہ کی اور جہاز سے جہاز مذکور آتا ہو اوس مقام کے نام کی اطلاع دے اور بروقت وارد ہونے بمقام پانگام اتواب و سامان جنگی حوالہ اہلکاران پرمٹ کردے بعد ازین ایک اہلکار پرمٹ اوسکے ہمراہ مامور ہوگا اور وہ تا بمقام پانگ کوک ہمراہ آئیگا

قاعدہ دوم

اگر کوئی جہاز مقام پانگام سے آگے چلا جاے اور حسب منشا قاعدہ اول سامان جنگ و اتواب وغیرہ چوکی مقام مذکور پر چھوڑ نہ آئے تو وہ واپس مقام مذکور کو کیا جاے گا کہ وہان جاکر تعمیل قاعدہ اول کی کرے اور آٹھ سو تکال بحرمہ خلاف ورزی قواعد مقررہ جرمانہ اوسپر ہوگا بعد اوسکے واپس جاکر اتواب وغیرہ حوالہ کرینگے پھر اوسکو اجازت ہوگی کہ مقام پانگ کوک مین جاکر تجارت کرے۔

قاعدہ سوم

جب جہاز انگریزی مقام پانگ کوک مین وارد ہو تو مالک جہاز کو لازم ہے کہ بشرطیکہ نہ ہونے روز یکشنبہ کے چوبیس گھنٹہ کے عرصہ مین کونسل انگریزی کے پاس جاکر تمام کو اخذ جہاز مثل مال مع اصل فہرست اسباب تجارت جو اوسکے پاس ہے حوالہ کونسل کے کرے اور کونسل مذکور

اوسکی اطلاع الکان پوسٹ کو دینگے اور الکاران پرمٹ فورًا جہاز کھولنے کی اجازت دینگے

اگر الک جہاز رپورٹ اپنے وارد ہونے کی حسب قاعدہ نکرے یا فہرست غلط پیش کرے تو اوسپر واسطے ہر ایک جرم کے چار سو تومان کا جرمانہ ہوگا مگر درصورتیکہ خود مالک کو کچھ سہو فہرست مدخلہ مین معلوم ہوا اور وہ اوسکی اطلاع کرے تو اوسکو حکم ہوگا کہ بیچ عرصہ چوبیس گھنٹہ کے اوسکو درست کرکے داخل کرے اور اس صورت مین وہ مستوجب جرمانہ نہوگا۔

قاعدہ چہارم

اگر کوئی جہاز انگریزی اپنا اسباب کھولکر بلاحصول اجازت معمولی فروخت کرنا شروع کرے خواہ کچھ اسباب علیحدہ بثبت فاسد کرے خواہ دریا کے پہونچنے پر خواہ باہر حدود مینہ کے پہونچنے پر تو مالک جہاز مذکور پر آٹھ سو تومان جرمانہ ہوگا اور مال علیحدہ شدہ یا فروخت شدہ ضبط ہوگا۔

قاعدہ پنجم

جب کسی جہاز انگریزی نے اپنا اسباب فروخت کردیا اور نو خرید اسباب لاد لیا اور محصول معمولی ادا کیا اور فہرست صحیح کونسل کو دی تو ایک سند صفائی لنگرگاہ کی یعنی اس مضمون کی کہ اب لنگرگاہ سے اوسکا اسباب سب اوٹھ گیا حسب درخواست کونسل اوسکو ملیگی اور اگر کوئی وجہ قوی واسطے ممانعت روانگی کے نہوگی تو کونسل کو اغذ جہاز جو بروقت وارد ہونے کے اوسکے سپرد ہوئی تھی مالک جہاز کو واپس دیگا اور اجازت روانگی کی بھی دیگا مگر ایک اہلکار چوکی پرمٹ اوسکے ہمراہ تا مقام پاکنام جائیگا جب جہاز مقام مذکور مین واپس پہونچے گا تو اہلکاران پرمٹ مقام مذکور جہاز کی تلاشی لیکر اوسکے اتواب اور سامان جنگی جو بروقت وارد ہونے کے اوسکے سپرد ہوئی تھے واپس دیگا۔

قاعدہ ششم

جناب ملکۂ معظمہ کے مختاران واقف زبان سیامی سے نہین لہذا گورنمنٹ سیام وعدہ کرتے ہین کہ انگریزی ترجمہ ان قواعد کا اور عہدنامے کا جسکے متعلق یہ قواعد ہین اور نیز شرح محصول ملحقہ ہذا اوسی نہبت کی متصور ہونگے جیسے اصل کو اغذ کا منشا اور معنی ہین۔

شرح محصول برامد و مقامی جو اسباب تجارت پر لیا جائیگا۔

دفعہ اول اشیائے مفصلہ ذیل پر کچھ محصول مقامی وغیرہ نہ لیا جائیگا مگر محصول برامد اشیا حسب تفصیل ذیل ادا ہوگا

نام شے	محصول تکال	سالنگ	تیوانگ	ہن	فی پکل یعنی بار
۱ ہاتھی دانت یعنی عاج	۴ تکال	+	+	+	″
۲ کامبوج یعنی قسم عرق	۳ تکال	+	+	+	″
۳ شاخ کرگدن	۶ تکال	+	+	+	″
۴ الائچی قسم اول	۱۰۰ تکال	+	+	+	″
۵ الائچی قسم دوم	۳ تکال	+	+	+	″
۶ ماہی خشک	۴ تکال	+	+	+	″
۷ بازوی پلکان یعنی قسم جانور	۴ تکال	۴	+	+	″
۸ چھالیا خشک	۴ تکال	+	+	+	″
۹ چوب کرایچی	+	۴ سالنگ	+	+	″
۱۰ بازوے سفید شارک یعنی بازوی جانور	۳ تکال	+	+	+	″
۱۱ ایضاً سیاہ	۳ ″	+	+	+	″
۱۲ تخم لکربان	+	۴ ″	+	+	″
۱۳ دم طاؤس	۴ ″	+	+	+	فصیدم
۱۴ استخوان گاؤ و گاؤمیش	+	+	+	۳	فی پکل
۱۵ پوست کرگدن	+	۴ ″	+	+	″
۱۶ چرسہ	+	۴ ″	+	+	″
۱۷ ٹرپل شیل	۴ ″	+	+	+	″
۱۸ ایضاً	۴ ″	+	+	+	″
۱۹ ماہی شی مر	۳ ″	+	+	+	″

معده ماهی	بختال	سانگ	فیوانگ	هرن	فی پکل یعنی بار
۲۰ معده ماهی	۷	+	+	+	//
۲۱ گهونسه جانوران	+	+	+	+	فیصدی ۸
۲۲ بازوی کنگ فقر یعنی بگله	۷	+	+	+	//
۲۳ کج	عدد	+	+	+	فی پکل یعنی بار
۲۴ تخم شنبلیده یعنی تخم خشخاش	عدد	+	+	+	//
۲۵ تخم پنگترائی	عدد	+	+	+	//
۲۶ گوند کتیرا	۱۰۰	+	+	+	//
۲۷ پوست انگروائی یعنی قسم درخت	عدد	+	+	+	//
۲۸ چوب اجلا قسم درخت	عدد	+	+	+	//
۲۹ پوست کے	۵	+	+	+	//
۳۰ شاخ هرن یعنی بارهسنگهه	۸	+	+	+	//
۳۱ ایضاً بچه	۸	+	+	۸	فیصدی
۳۲ پوست هرن قسم اول	۱۰	+	+	+	//
۳۳ ایضاً قسم دوم	۱۰	+	+	+	//
۳۴ شرائین هرن	۱۰۰	+	+	+	فی پکل یعنی بار
۳۵ پوست گاؤ و گاؤمیش	۸	+	+	+	//
۳۶ استخوان فیل	۸	+	+	+	//
۳۷ استخوان شیر	۸	+	+	+	//
۳۸ شاخ گاؤمیش	۸	+	+	+	//
۳۹ پوست فیل	+	-	+	+	//
۴۰ پوست شیر	+	۸	+	+	فی پوست
۴۱ پوست آرمدلو	۱۰۰	+	+	+	فی پکل یعنی بار

نام اشیاے	شکال	سانگ	فیوانگ	ہن	فی پکل یعنی باہار
۴۲ استک لک یعنی لاکھ	۰	۰	+	+	فی پکل
۴۳ سن	۰	۰	+	+	"
۴۴ ماہی خشک پلا منگ	۰	۰	+	+	"
۴۵ ایضاً پلیسی لاٹ	۰	+	+	+	"
۴۶ چوب سپان	+	۰	۰	+	"
۴۷ گوشت نمک سودہ	۰	+	+	+	"
۴۸ پوست بنگرو قسم درخت	+	۰	+	+	"
۴۹ چوب کلاب	+	۰	+	+	"
۵۰ زیتون	۰	+	+	+	"
۵۱ برنج	۰	+	+	+	فی کوکان

دفعۂ دوم اشیاے مفصلہ ذیل پر محصول اللندیعنی مقاموں حسب تفصیل ذیل لیا جائیگا اور مستثنی محصول برامد سے لقصور کیجائیگی۔

نام اشیاے	شکال	سانگ	فیوانگ	ہن	فی پکل یعنی باہار
۱ شکر سفید	+	۰	+	+	فی پکل
۲ شکر سرخ	+	۰	+	+	
۳ پنبہ صاف و غیر صاف	+	+	+	۰	فیصدی
۴ سیاہ مرچ	۰	+	+	+	فی پکل
۵ ماہی نمک سودہ	۰	+	+	+	فی ۰۰
۶ مٹر و پیلی سبز	+	+	+	+	حصہ دوازدہم
۷ خشک پران یعنی جھینگے	+	+	+	+	"
۸ تخم تل	+	+	+	+	"
۹ ابریشم خام	+	+	+	+	"

نام اشیاے	مثقال	سانگ	قیراط	ہن	فی بکل یا پیکل
۱۰ نمودگس	+	+	+	+	حصہ پانزدہم
۱۱ بٹوال	ہ	+	+	+	فی پکل
۱۲ نمک	ے	+	+	+	فی کوگان
۱۳ تنباکو	ہ	ہ	+	+	فی کیزار بار

دفعہ سوم تمام اشیا جو اس فہرست مین درج نہین ہین اون پر محصول برامد لیا جاے گا صرف ایک محصول مقامی یعنی انلنڈ لیا جاے گا اور وہ اوس مقدار سے زیادہ نہوگا جو اب لیا جاتا ہے

دستخط جان بورنگ

مہر

یہان دستخط اور مہر پانچون مختاران گورنمنٹ سیامی درج ہو

نمبر ۱۱۵

عہدنامہ جو سیام کے ساتھ ۱۸۵۶ع مین ہوا

عہدنامہ جو فیما بین کمشنران شاہی مفصلۂ ذیل منجانب راجہ کلان و راجہ ثانی سیام باری ہمت پارکس صاحب منجانب گورنمنٹ ملکہ معظمہ قرار پایا

مسٹر پارکس صاحب نے بروقت پہونچنے بمقام بانگ کوک مع منظوری ملکہ معظمہ انگلستان اوس عہدنامہ دوستی اور تجارت کے جو تاریخ ۱۸ ماہ اپریل ۱۸۵۵ع فیما بین ملکہ معظمہ یونائیٹد کنگدم اوف گریٹ برٹن اور آیرلینڈ اور راجہ فرمانروا دسوم دشس فرافار مندی مہا مونگ کٹ فرا چام کلان چان یوہوا راجہ کلان سیام و فرمانروا دسوم دشس فرا پادرا مندر امیسر میہ وار یسر فراین کلان چان یوہوا راجہ ثانی سیام کے قرار پایا تھا یہ بیان کیا تھا کہ جناب ارل اوف کلرنڈین سکرٹر اعظم ملکہ معظمہ نے اونکو حکم دیا ہے کہ وہ گورنمنٹ سیام سے درخواست اس امر کی کرین کہ گورنمنٹ ممدوح اول شرائط عہدنامہ سابق ۱۸۲۶ع کے جو فیما بین منجملہ ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ کلان و راجہ ثانی مرحوم سیام

قرار پایا تھا تشریح کریں جو عہدنامہ مسبوق الذکر کی رو سے منسوخ ہوے ہین اور نیز تشریح چند شرائط عہدنامۂ حال کی کریں کہ وہ کسقدر اختیار کسکو دیتے ہین اور کس موقع پر اونکی کارروائی ہوگی لہذا راجہ کلان و راجہ ثانی سیام نے اشخاص مفصلۂ ذیل کو کمشنر واسطے سرانجام ان امور کے مامور فرمایا یعنی شاہزادہ کرومہلیوانگ والنگسا دہراج سندہ اور جارج ربرا کلین اعظم ملک سیام کو اس مراد سے مامور کیا کہ وہ پارکس صاحب سے درباب امور مذکورہ بالا کے گفتگو کرکے تجویز کریں اور کمشنران شاہی حسب الحکم پارکس صاحب سے چند بار ملے اور تمام امور پر جو اونکو پارکس صاحب موصوف نے سمجھایا بخوب غور کرکے یہ تجویز کی۔

کہ یہ بہت مناسب ہے تاکہ آیندہ کچھ تکرار باقی نرہے کہ وہ دفعات عہدنامہ سابق جو از روے عہدنامۂ حال منسوخ ہوگئے ہین اونکی تصریح ضرور ہے اور نیز اون دفعات عہدنامۂ حال کے جو بالتصریح بیان نہین ہوئے ہین پس اس امر کے واسطے اونھون نے منظور کرکے بارہ دفعہ مفصلۂ ذیل قرار دین۔

دفعہ اول

درباب عہدنامۂ سابق ۱۸۲۶ء

درباب دفعات عہدنامۂ سابق یعنی دفعہ ۱ و ۲ و ۳ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ اور نیز دفعات مفصلۂ ذیل شرائط ۶ و ۱۰ کے جواز روے عہدنامۂ حال کے منسوخ نہین ہوئین۔

بیچ شرط ششم کے سیامی چاہتے ہین کہ مضمون ذیل قائم رہے یعنی اگر کوئی تجار سیامی یا انگریزی بلا تحقیقات وضع یا سیرت مشتری خرید و فروخت اوسکے ساتھ کرے اور اگر کوئی مشتری مدیون ہوا اور مال لیکر بھاگ جاوے تو حاکمان اور افسران کو چاہیے کہ تحقیقات کرکے اوسکو برامد کرین اور تحقیقات مقدمہ بلا روسے و رعایت کرین اگر مشتری کے پاس روپیہ ہے تو اوس سے دلادین اور اگر اوسکے پاس روپیہ نہین ہے یا اگر مشتری برآمد نہو تو یہ مقصور خود اوس سوداگر کا ہے اور حاکم ذمہ دار اوسکے متصور نہونگے۔

بیچ شرط دہم کے مستر پارکس چاہتے ہین مضمون ذیل جو درباب تجارت خشکی کے ہے قائم رہے یعنی۔

تجاران اشیا جو ہر ہاوا لے یا پیگو والے یا اولاد اہل یورپ سنہون اور خواہش آنے
اور تجارت کرنے کی ساتھ علاقجات سیام کے ممالک مرگوئی اوڑیالئی اور ٹناسرم اور جیسے
جو سب علاقجات زیر حکم انگریزی کے ہین رکھتے ہون اونکو بھی اجازت عام تجارت ملا مزاحمت
وبیجائگی بشرطیکہ انگریزان اونکو حسب دستور سر ٹیفکیٹ گذر کا دینگے آسمین ستر مارکس چاہتے ہین کہ تمام
رعایاے انگریزی کو بلا استثناے احدے اجازت تجارت دریا کی دیجائے لہذا شاہی کمشنران
مذکور منظور کرتے ہین کہ تمام تجاران جو زیر حکم انگریزی ہون علاقجات انگریزی مرگوئی اور ٹیوائی اور
اور ٹناسرم اور پیگو اور دیگر مقامات سے نوکر کر کے ممالک سیام مین براہ خشکی یا تری آکر باسانیش
تجارت کر سکتے ہین بشرطیکہ افسران انگریزی اونکو حسب دستور سار ٹیفکیٹ گذر کا دین اور جیسے
سار ٹیفکیٹ ہر سفر کے واسطے مجدداً دیا جائیگا۔

عہدنامہ تجارت جو نمبر الف عہدنامہ سابق کے ہے اس عہدنامہ جدید سے منسوخ ہوا
باستثنا مضمون ذیل شرائط اول وچہارم کے

شرط اول کا سیامی چاہتے ہین کہ مضمون ذیل قائم رہے

اگر تجاران انگریزی اسلحہ آتشین مثل تباویق وغیرہ اور جیغہ اور بارود لاوین تو اونکو ممانعت ہے
کہ وہ کسی شخص کے ہاتھ سوا سے گورنمنٹ کے فروخت نکرین اگر گورنمنٹ کو ضرورت خرید کرنے
ان اشیا کی ہو تو سودا گر اونکو واپس لیجاوین۔

شرط چہارم مین یہ مشروط ہے کہ کچہ محصول اون کشتیون پر نلیا جائیگا جو اسباب انگریزی
جہاز کا اوس حد تک پہونچا سینگے جہان جہاز رہتا ہے

سیامی چاہتے ہین کہ یہ دفعہ منسوخ ہوا سوا سطے کہ سابق جو محصول پیایش عرض جہاز بقدر ادی
رسلاے بکمال لیا جاتا تھا اوسمین سے اکثر اہلکاران کو فیس ملتا تھا چونکہ یہ محصول اب موقوف
ہو گیا لہذا سیامی چاہتے ہین کہ ہر ایک ایسی کشتی پر جو اسباب جہاز تک لیجاتی ہے فیس آٹھ تکال
دو سالنگ کا لیا جائے اور اسقدر فیس تجاران سیامی بھر ادا کرتے ہین فقط

مارکس صاحب منظور کرتے ہین کہ وہ یہ مضمون واسطے ملاحظہ سفیر مختار کل ملکہ معظمہ کے جو دربار
سیام مین موجود ہین ارسال کرینگے۔

دفعہ دوم

درباب اختیارات کل صاحب کونسل کے اوپر رعایای انگریزی کے

شرط دوم عہدنامے مین مشروط ہے کہ اگر کوئی تکرار یا مقدمہ فیما بین رعایای انگریزی اور رعایای سیامی کے پیدا ہوگا تو اوسکا انفصال بھی وہی کونسل بشراکت افسران سیامی کے کریگا اور بعد اوسکے کہ اوسطرح سزا دیجائیگی یعنی اگر مجرم رعایاے انگریزی مین سے ہے تو کونسل مذکور بموجب قوانین انگریزی کے سزا دینگے اور اگر مجرم سیامی ہے تو افسران سیامی بمطابق اپنے قوانین کے سزا دینگے مگر کونسل مذکور کسی مقدمہ خاص سیامی مین مداخلت نکریگا ورنہ افسران سیامی اون مقدمات مین دست انداز ہونگے جو خاص رعایاے انگریزی کے ہونگے۔

درباب عدم مداخلت کونسل بمقدمات خاص سیامی اور عدم دست اندازی سیامی بمقدمات خاص رعایاے انگریزی کے شاہی کمشنران مذکور اول یہ بیان کرتے ہین کہ جب وہ بوجہ لازمی منظور کرتے ہین کہ کونسل مذکور کا کچھ اختیار سیامی ہیچ ملک سیام کے نہین تو سیامی افسران پر بھی فرض ہوگا کہ کوئی رعایاے انگریزی مین سے کوئی جرم سنگین مجروحی قتل و دیگر شدید جسمانی کا مرتکب ہوگا تو وہ واسطے سزا دہی کے صاحب کونسل موصوف سے استدعا کرینگے مگر جرائم خفیفہ مین افسران سیامی کچھ مداخلت نکرینگے

درباب سزا دہی مجرمان و تصفیہ تکرار کے یہ قرار پایا کہ

ہیچ مقدمات فوجداری کے جسمین فریقین رعایاے انگریزی ہون یا مدعا علیہ رعایاے انگریزی ہو تو اونکی تحقیقات اور تصفیہ صرف صاحب کونسل انگریزی کرینگے۔

ہیچ مقدمات فوجداری کے جسمین فریقین رعایاے سیامی ہون یا مدعا علیہ رعایاے سیامی مین سے ہو تو اونکی تحقیقات اور تصفیہ صرف افسران سیامی کرینگے۔

ہیچ مقدمات دیوانی وغیرہ کے بھی جسمین فریقین رعایاے انگریزی ہون یا مدعا علیہ رعایاے انگریزی مین سے ہو تو اونکی تحقیقات اور تصفیہ صرف صاحب کونسل انگریزی کرینگے اور ہیچ مقدمات دیوانی وغیرہ کے جسمین فریقین رعایاے سیامی ہون یا مدعا علیہ رعایاے سیامی سے ہو تو اوسکی تحقیقات اور تصفیہ صرف افسران سیامی کرینگے۔

جب کسی رعایاے انگریزی کو بخلاف کسی سیامی کے نالش کرنی ہو تو وہ اپنا استغاثہ معرفت صاحب کونسل انگریزی کے کریگا اور صاحب کونسل اوسکی نالش روبرو ے حاکم مجاز سیامی کے دائر کرینگے۔

تمام مقدمات مین جسمین رعایاے سیامی یا انگریزی فریقین ہون تو افسران سیامی اگر مقدمہ سیامی کا ہے اور کونسل انگریزی اگر مقدمہ انگریزی رعایا کا ہے مجاز سماعت مقدمات کے ہونگے اور بقول روبکاری مقدمات وقتاً فوقتاً یا جب کونسل انگریزی یا افسران سیامی طلب کرین تا اختتام مقدمہ رسل ہوا کرینگے۔

اگر یہ سیامی مقدمات رعایاے انگریزی مین اسقدر مداخلت حسب شرائط بالا کرینگے کہ وہ صاحب کونسل کو تحریر کرینگے کہ مجرمان جرائم سنگین کو سزا دین مگر یہ قرار پایا ہے کہ رعایاے انگریزی اونکی جسم مکانات احاطۂ زمین جہاز یا جائداد کسی قسم کی حسب احکم سیامی گرفتار ہوگی اور نہ اونمین مداخلت اور نقصان اونسے پہونچے گا اگر کوئی ان شرائط سے خلاف ورزی کریگا تو افسران سیامی ترتیب مقدمہ کرکے مجرم کو سزا دینگے اور نیز رعایاے سیامی اونکے جسم مکانات احاطۂ زمین جہاز یا جائداد کسی قسم کا قابل گرفتاری یا مداخلت انگریزی نہون گے اور نہ انگریزی اہلکار اونکو کسیطرح کا نقصان پہونچا سکتے ہین اور اگر کوئی خلاف ورزی ان شرائط کی کریگا تو کونسل انگریزی مجرم کو سزا دینگے۔

دفعہ سوم

در باب استحقاق رعایاے انگریزی دربارہ جدا کرنے اپنی جائداد کے حسب مرضی اپنی

حسب منشا شرط چہارم عہدنامہ کے یہ مشروط ہے کہ رعایاے انگریزی ملک سیام مین مکانات باغات کھیت وغیرہ خرید کر سکتے ہین تو حسب منشا اسکے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ جس رعایاے انگریزی نے مکانات باغات وغیرہ خرید کیے ہون اوسکو اختیار حاصل ہوگا کہ جسکے ہاتھ چاہے اونکو فروخت کرے اگر کوئی رعایاے انگریزی ملک سیام مین مرجائے تو مکان وزمین وجائداد وغیرہ اوسکی موجود ہو تو وہ جائداد اوسکے رشتہ داران کو یا وارثون کو جنکو بموجب قاعدہ انگریزی کے پہونچتی ہوگی بلگی اور کونسل انگریزی یا جسکو کونسل انگریزی مقرر کریگا وہ فوراً اوس جائداد وغیرہ پر منجانب ورثاے مرحوم

قبضہ کرینگے اگر شخص مرحوم کا قرضہ کسی سیامی پر یا کسی اور شخص پر لینا ہوگا تو کونسل مذکور اوسکو وصول کریگا اور اگر قرضہ دینا ہوگا تو بھی کونسل ممدوح جائداد مرحوم سے جہانتک بمبئی دیگی ادا کریگا

دفعہ چہارم

درباب محصول و دیگر ابواب جو رعایاے انگریزی سے تحصیل ہوگا

شرط چہارم عہدنامہ مین متعلق ادائے محصول زمین زرخرید رعایاے انگریزی مشروط ہے کہ وہ اوسقدر محصول دینگے جو رعایاے سیامی سے لیا جاتا ہے یہ محصول فہرست منسلکہ مین درج ہے

اور پھر شرط ہشتم مین درج ہے کہ رعایاے انگریزی محصول درامد و برامد اشیاے حسب تفصیل مندرجہ فہرست منسلکہ عہدنامہ ادا کرینگے لہذا واسطے زیادہ تشریح اس امر کے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان دونون شرائط کا منشا یہ ہے کہ سواے محصول زمین اور محصول درامد و برامد اشیا جنکا ذکر شرائط مذکورہ بالا مین درج ہے اور کسی قسم کا محصول رعایاے انگریزی سے نہ لیا جاے گا تاوقتیکہ اوسکی منظوری حاکم اعلی سیامی اور کونسل انگریزی کی نہوگی

دفعہ پنجم

درباب رونہ و سند خالی ہونے لنگرگاہ کے

شرط پنجم عہدنامہ کا منشا یہ ہے کہ رونہ یعنی پروانہ راہداری مسافرون کو دیے جائین اور دفعہ پنجم قواعد کا مخواہ یہ ہے کہ جہازون کو سند خالی ہونے لنگرگاہ کی اونکے اسباب سے دیجاے پس باستدعاے مسٹر پارکس کمشنران شاہی منظور کرتے ہین کہ رونہ یعنے پروانہ راہداری اون مسافرون کو دیے جائین جو حدود مصرحہ عہدنامہ سے باہر جاتے ہون اور رونہ اسباب جہازہاے تجارت بھی دیے جائین اور سند خالی ہونے لنگرگاہ کی جہازہاے انگریزی کو درخواست کے گذرنے سے عرصہ چوبیس گھنٹہ کے اندر ملجائیگی اور اگر کسیوقت کوئی عذر معقول واسطے توقف کے ہوگا تو افسران سیامی اوسکی اطلاع صاحب کونسل کو کرینگے

پروانجات راہداری اون مسافرون کو جو اندر ملک کے سفر کرتے ہین اور سند خالی
ہونے لنگرگاہ کی جہازہاے انگریزی کو افسران سیالی براہ چہ دینگے

دفعۂ ششم

درباب ممانعت لیجانے برنج اور نمک اور مچھلی کے اور محصول اوپر پیداوی کے

شرط ہشتم عہدنامہ سے مترشح ہے کہ جب کبھی قلت نمک برنج و مچھلی کا اندیشہ ہوگا
تو گورنمنٹ سیالی کو اختیار ہے کہ بذریعۂ اشتہار کے ممانعت اونکے باہر لیجانے کی کرین
پارکس صاحب بغرض تصحیح اس شرط کے چاہتے ہین کہ ایک اقرارنامہ اس مضمون کا
تحریر ہو کہ جب کبھی ممانعت باہر لیجانے برنج اور نمک اور مچھلی کی کرنی ہو نواب افسران سیالی
ایک مہینے پیشتر اطلاع اسکی کونسل انگریزی کو کرین اور اگر کسی رعایاے انگریزی نے اجازت
لیجانے کسیقدر برنج کی حاصل کی ہو اور اونسے وہ خرید کرایا ہو تو گو ممانعت ہوجاے مگر اسقدر
برنج باہر لیجانے کا وہ مجاز رہے اور پارکس صاحب یہ بھی چاہتے ہین کہ محصول براہ پیدی کا
نصف محصول برنج سے ہو یعنی دو تکال فی کویان ہو

کمشنران شاہی ان سب مراتب پر غور کرکے اور یہ تصور کرکے کہ برنج خاص غذا ملک کی
ہے وعدہ کرتے ہین جب جنگ یا سرکشی واقع ہوگی تو ممانعت لیجانے برنج کی وقوع مین
آئے گی اور جب تک لڑائی یا فساد قائم رہے گا اوسوقت تک ممانعت جاری رہے گی اور
درصورتیکہ محض یا کمی برنج بباعث کمی پیداوار یا زیادتی بارش متصور ہوگا تو صاحب کونسل کو ایک مہینے
پیشتر اجراے ممانعت سے اطلاع دیجائیگی اور سوداگران انگریزی جنھون نے اجازت شاہی
بروقت اجراے اشتہار واسطے باہر لیجانے کسیقدر برنج کے جو اونسے خرید کیا ہو حاصل کی ہو
تو وہ بغیر لحاظ ممانعت کے اوسقدر برنج باہر لیجائیگا مگر وہ سوداگر جنھون نے اجازت شاہی
حاصل نہین کی ہوگی اونکو اجازت نہوگی کہ بعد اجراے ممانعت اپنا چانول خریدا ہوا باہر لیجائین

یہ ممانعت جب باعث اوسکا رفع ہوجائیگا موقوف ہوجائیگی

جنس پیدی کو دو تکال محصول فی کویان پر باہر لیجانے کی اجازت ہے یعنی نصف
محصول زائد برنج پر

دفعہ ہفتم

درباب اجازت لانے ورق طلا بطور بدکی طلائی

حسب فحوائے شرط ہشتم عہدنامہ بدکی طلائی بلاخرچہ درامد برامد ہوگی پس درباب اس دفعہ کے کمشنران شاہی حسب استدعاے پارکس صاحب منظور کرتے ہین کہ ہر قسم کے سکہ طلائی ونقرہ مقام بارا وراٹکوٹ مین بلاخرچہ لائے جاوینگے مگر اجناس طلائی ونقرہ اور الماس ومگیر جواہرات پر محصول درامد مین فیصدی لیا جائیگا۔

دفعہ ہشتم

درباب تقرری چوکی پرمٹ

کمشنران شاہی حسب استدعاے پارکس صاحب اور حسب منشا شرط ہشتم عہدنامہ حال منظور کرتے ہین کہ ایک مکان پرمٹ زیر حکم افسر کلان گورنمنٹ واسطے تلاشی تمام اسباب بو جہازسے اوتارے یا جہاز پر جاے اور واسطے تحصیل کرنے محصول درامد وبرامد اشیاے فوراً مقرر کیا جاے اور وہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ کاربار مکان پرمٹ موجب قواعد منسلکہ عہدنامہ حال سرانجام ہونگے۔

دفعہ نہم

درباب محصول اون اجناس کے جواب میں محصول سے ہین

پارکس صاحب باتفاق کمشنران شاہی کے منظور کرتے ہین کہ جب کبھی گورنمنٹ سابق واسطے رفاہ ملک کے کسی قسم کا محصول اون اجناس پر لگانا مناسب متصور کرین جواب بری محاصل سے ہین تو اسکو اختیار حاصل ہوگا بشرطیکہ محصول مذکور مناسب اور واجبی ہو۔

دفعہ دہم

درباب حدبندی چار میل گرد شہر

شرط چہارم عہدنامہ مین مشروط ہے کہ رعایاے انگریزی جو مقام مانگ کوک مین بارادہ بود وباش کرنے کے آئین وہ زمین بکرایہ لے سکتے ہین اور مکان خرید اور تعمیر کر سکتے ہین مگر زمین اندرون حد سینگ یعنی چار میل انگریزی کے دیوار شہر سے خرید نہین کر سکتے جب تک کہ

وہ دس سال تک اس ملک مین نرہے ہون اور یا اونکو اجازت خاص گورنمنٹ سیام سے اس امر کے واسطے حاصل نہوئی ہو

مقامات جہان تک یہ حد بجانب شمال وجنوب ومشرق ومغرب شہر کے ہے اور وہ مقام جہان یہ دریاے زیر مقام بانگ کوک سے عبور کرتی ہے سب افسران سیامی اور انگریزی نے پیمایش کی اور اونکی پیمایش کو کمشنران شاہی اور پارکس صاحب نے جب منظور کیا تو پیلپا یہ مقامات مفصلۂ ذیل پر قائم ہوے تھے

بجانب شمال ایک لین شمال مقام واٹ کماہرا تا رام تک

بجانب مشرق چھ سین اور سات فاتم بجانب جنوب ومغرب مقام واٹ بانگ پکیوبی تک

بجانب جنوب قریب اومیں سین جنوب موضع بانگ پکیونک

بجانب مغرب قریب دو سین بجانب جنوب ومغرب موضع بانگ فرومہ تک

پیلپا یہ جو اسطے نشاندہی خط حدبندی کے مقام دریا زیر مقام بانگ کوک کے جو تیار ہوئے ہین وہ بکنارہ جب دریا کے تین سین کے فاصلہ پر موضع بانگ بانام کے اور بکنارہ راست دریا قریب ایک سین نیچے موضع بانگ لامپولویم کے بنے ہین۔

دفعہ یازدہم

درباب حدبندی سفر چوبیس گھنٹہ

شرط چہارم عہدنامہ مین یہ مشروط ہے کہ سواے اس قید کے جو چار میل کی حد کی ہے انگریز ساکن سیام جسوقت چاہین مکان یا زمین یا باغ خرید کر سکتے ہین اور بکرایہ لے سکتے ہین اوس مقام پر جو چوبیس گھنٹہ کی مسافت کے اندر شہر بانگ کوک سے واقع ہو اور یہ مسافت عام کشتی کی روانی سے شمار کیجائیگی۔

اس بارہ مین کمشنران شاہی اور پارکس صاحب نے باہم مشورہ کیا اور تجویز کی کہ حدود اس مسافت چوبیس گھنٹہ کے حسب ذیل ہونی چاہیین یعنی:۔

اول بجانب شمال ندی بنگ چا جہان دریاے چوفیا سے ملتی ہے وہان سے قدیم دیوار شہر بوپاری تک اور ایک سیدھا خط بوپاری سے مقام فرودگاہ تہرا اوف فرانگم متصل شہر

سارابری واقع لب دریاے پاساک۔

دوم بجانب مشرق مقام تہرا فرانگنم سے اوس مقام تک جہان ندی کلانگ کٹ دریاے بانگ پاکونگ سے نہین ہے اور دریاے بانگ پاکونگ جہان اوس سے ندی کلانگ کٹ ملتی ہے اوسکے وہان تک اور کنارہ وہان دریاے بانگ پاکونگ سے جزیرہ سری مہاراجہ خشکی مین اوس فاصلے تک جہان تک چوبیس گھنٹہ کے سفر مین ملک کوک سے پہونچے۔

بجانب جنوب جزیرہ سری مہاراجہ اور جزائر سیچیج واقع جانب مشرق سمندر اور مغرب کے دیوار شہر میشیا بری

بجانب مغرب کنارہ مغربی سمندر سے تا بدہان دریاے منکلونگ اسقدر فاصلہ خشکی تک جہان تک مقام بانگ کوک سے چوبیس گھنٹہ کے سفر مین پہونچ سکے اور دریاے منکلونگ کے دہان سے دیوار شہر کاک پرے تک اور ایک خط سیدھا شہر کاک پرے سے شہر سوبہار نا پرے تک اور ایک سیدھا خط شہر سوبہار نا پری سے اوس مقام تک جہان ندی بانگ پٹا دریاے چوفیا سے ملتی ہے۔

دفعہ دوازدہم

درباب استعمال اس عہدنامہ کے عہدنامہ سابق

کمشنران شاہی کہ منجانب گورنمنٹ سیامی وعدہ کرتے ہین کہ جب کبھی درخواست مختار کلی ملکہ معظمہ انگلستان ظاہر ہوگی تو اس عہدنامے کے شرائط اوسمین شامل ہونگے جو فیابین مختاران کل سیامی اور سر جان بورنگ صاحب کے بتاریخ ۱۸ ماہ اپریل ۱۸۵۵ع قرار پایا تھا بگواہی اسکے کمشنران شاہی اور ہنری سمتھ پارکس صاحب کے اس عہدنامے کی دو نقلون پر بمقام بانگ کوک تاریخ ۱۳ ماہ مئی ۱۸۵۶ع مطابق ۹ ماہ لونہ بیساکھ کوادیہ بدی منشپ اور ۱۲۱۹ سیامی مطابق ۱۹ سنہ جلوس ملکہ معظمہ انگلستان و ۶ سنہ جلوس راجہ حال سیام مہر اور دستخط کیے۔

مہر دستخط شاہزادہ کرم ہلونیگ دونگ دہراج سندہ

مہر دستخط راجہ سوم دیت حیان فیا یارام مہانجے نیت

مہر دستخط راجہ جان فیا سری سری ونگیسی سموہا فراکلا ہوم۔

مہر دستخط راجہ جان فیا فراکلانک

مہر دستخط راجہ جان فیا یورموات

مہر دستخط ہری ایس پارکس

منظور ہوا

دستخط جان بورنگ

وزن تشہ محصول جو باغات اور متفرق درختان اور زمین پر لیا جائیگا

دفعہ اول

زمین نشیب و فراز پر جو درختہائے باردار از قسم مذکور ذیل لگے ہون اونپر جمعبندی معیاد دراز کی قرار دیجائیگی اور یہ جمع درخت پر لگتی ہے زمین پر نہین اور زرگان اہلکاران مامورہ تحصیل رسک داخل خزانہ شاہی کرتے ہین اور پتہ پر یہ درج ہوتی ہے۔

اول درخت چھالیا یعنی سپیاری

قسم اول (مالیک) جسکا تنہ درخت تین فاتم سے چار فاتم تک ہو فی درخت ۱۳۸ کوڑی

قسم دوم (مالتو) جسکے درخت کی بلندی پانچ فاتم سے چھ فاتم تک ہو فی درخت ۱۲۸ کوڑی

قسم سوم (مالکری) جسکے تنہ درخت کی بلندی سات فاتم سے آٹھ فاتم تک ہو فی درخت ۱۱۸ کوڑی

قسم چہارم (مالک پکاری) جو درخت نئے ہون اور ثمر اونکا شروع ہو گیا ہو فی درخت ۱۲۸ کوڑی

قسم پنجم (مالکلیک) جسکے تنہ درخت کی بلندی ایک سوک سے زیادہ ہو اور طبقہ ہی قسم چہارم کیسی فی درخت ۵۰ کوڑی

دوم درخت ناریل

تمام قد کی ایک سوک سے لیکر جسقدر بلندی ہو۔ فی تین درخت ۱ سالنگ

سوم سری وین تھوانگیر

تمام قد کی پانچ سوک سے لیکر جسقدر بلندی ہو۔ فی درخت جسپر چڑھی ۲۰۰ کوڑی

چہارم درخت انبہ

تنہ درخت چار کام سطبر ہو اور زمین سے تین سوک یا اس سے زیادہ بلند ہو فی درخت ۱ فیونگ

پنجم درخت ماپونگ

بشرح درخت انبہ

ششم درخت دیورین

تنہ درخت چار کام سطبر ہو اور زمین سے تین سوک یا زیادہ بلند ہو فی درخت ۱ تکال

ہفتم درخت ننگوستین

تنہ درخت دو کام سطبر ہو اور زمین سے ڈیڑھ سوک بلند ہو فی درخت ۱ فیونگ

ہشتم درخت لانگست

بشرح درخت ننگوستین

واضح ہو کہ عرصہ دراز کے واسطے جمع اکثر ایک مرتبہ بادشاہ کی سلطنت مین تشخیص ہوتی ہے اور درخت اور زمین جن پر شرح بالا ایک مرتبہ جمع تجویز ہوگئی وہ ہر سال ادا کرتے ہین اور یہ جمع پٹہ پر بھی لکھی جاتی ہے (اور آئین سابق یہ بھی درمیان مین ہوتی تھی جب کبھی بباعث خشکی یا غرقی کے درخت ضایع ہوجاتے تھے) جب تک دوسری جمع تجویز نہ ہو اور اس عرصہ مین کچھ لحاظ اس بات پر نہین ہوتا کہ کوئی درخت جدید قائم ہوا یا کوئی درخت کہنہ ضایع ہوا جب دوسری جمعبندی کا وقت آتا ہے تو شمار درختون کا از سر نو ہوتا ہے جو درخت اسوقت شمار جمعبندی سابق سے کم ہوتا ہے اوسکو کم جمعبندی مین کرتے ہین اور جو نیا تیار ہوتا ہے اوسکو شامل جمعبندی جدید کرتے ہین بشرطیکہ درخت جدید اوس مقدار کے ہوجائین جنکے واسطے محصول مقرر ہے اور اگر اوس سے ابھی کم ہون تو اونپر محصول تجویز نہین ہوتا

دفعہ دوم

زمین نشیب و فراز جو درختہاے بارہ آئٹھ قسم مذکورہ ذیل کے لگے ہون اون پر محصول سالانہ جو درختون پر تجویز ہوا ہے بشرح ذیل لیا جائیگا۔

اول درخت سنگترہ

پانچ قسم کے (یعنی سوم کیوان وسوم بیک انگ وسوم آلی پرت وسوم کاوسنگو)

جنکے تنہ چھہ انگوسطہری مین ہون متصل زمین کے یا اس مقدار سے زیادہ ہون فی دس درخت ۱ فیونگ

تمام باقی قسم کے درخت سنگترہ مقدار مذکورہ بالا کے ہون فی پندرہ درخت ۱ فیونگ

دوم درخت جیک فروت

تنہ درخت چھہ کام سطہر ہوا و زمین سے دو سوک یا زیادہ بلند ہو فی پندرہ درخت ۱ فیونگ

سوم درخت براد فروت

لشچ درخت جیک فروت

چہارم درخت میک فای

تنہ درخت چار کام سطہر ہوا و زمین سے دو سوک یا زیادہ بلند ہو فی بارہ درخت ۱ فیونگ

پنجم درخت امرود

تنہ درخت دو کام سطہر ہوا و زمین سے ایک کب یا زیادہ بلند ہو فی بارہ درخت ۱ فیونگ

ششم درخت ساٹون

تنہ درخت چھہ کام سطہر ہوا و زمین سے دو سوک یا زیادہ بلند ہو فی پانچ درخت ۱ فیونگ

ہفتم درخت دم ثیان

تنہ درخت چار کام سطہر ہوا و زمین سے دو سوک یا زیادہ بلند ہو فی پانچ درخت ۱ فیونگ

ہشتم درخت سیب

فی ایک ہزار درخت ۱ سالانگ اور ۱ فیونگ

دفعہ سوم

چھہ قسم کے درخت بار دار مذکورہ ذیل جب زمین نشیب و فراز پر لگے ہون اور ایسی جگہ نہون جہان جمعبندی عرصہ دراز تک کی تجویز ہوئی ہے جیسا دفعہ اول مین مذکور ہے تو ان پر محصول سالانہ حسب تفصیل ذیل لگایا جاتا ہے۔

درخت انبہ۔ فی درخت ۱ فیونگ

درخت تمر ہندی۔ فی دو درخت ۱ فیونگ

درخت سیب کستارو۔ فی بیس درخت ۱ فیونگ

درخت کیلہ — فی پچاس درخت ۱ فیونگ

درخت سری وین یعنی انگور جو لکڑی پر چڑھے ہون — فی بارہ درخت ۱۰ فیونگ

درخت پیپر وین یعنی انگور — فی بارہ درخت ۲ فیونگ

دفعہ چہارم

زمین نشیب و فراز جہان فصلی چیز بوئی جاتی ہے اوسپر فی ری بشرح ایک سالنگ اور ایک فیونگ فی فصل لیا جاتا ہے —

اور جس زمین کا پٹہ مارج ہوجاتا ہے اوسپر محصول یعنی نایروو انگ محصول بشرح تین سالنگ اور ایک فیونگ لیا جاتا ہے —

جو زمین عرصہ دراز کی جمعبندی مین ہو اور اوسپر درختہاے باردار ابنہ قسم مذکورہ دفعہ اول لگے ہون اوسپر محصول دو سالنگ کا فی قطعہ زمین نایروو انگ کو دیا جائیگا —

دفعہ پنجم

زمین نشیب و فراز جسپر فصل کی چیز لگی ہو اوسکا محصول ایک سالنگ اور ایک فیونگ فی فصل دیا جائیگا —

اور اگر یہ زمین افتادہ ہے تو اوسپر محصول نہین لگے گا —

جو روپیہ بابت بندوبست عرصہ دراز کا آئیگا اوسکے پرکھنے کے واسطے ۶۰ کوڑی فی لکان لیا جائیگا مگر جو روپیہ بابت لگان سالانہ آئیگا اوسپر یہ کوڑی پرکھنے کی نہ لی جائیگی —

جس زمین کا محصول کسی قسم کا ادا ہوا ہے اور اوسپر اور کوئی محصول نہین لگے گا —

مہر دستخط شاہزادہ کرومہلونگ ونگسا وہراج سندہ

مہر دستخط راجہ سومدت چان فیا پارلعم مہابجے غیت

مہر دستخط راجہ چان فیا سری سوری ونگسی ساہا فراکالاہوم

مہر دستخط راجہ چان فیا فراکلانگ —

مہر دستخط راجہ چان فا یوم مورات

مہر دستخط ہری اس پارکس

منظور ہوا

دستخط جان بورنگ

قواعد پرمٹ

دفعہ اول

ایک چوکی پرمٹ مقام بانگ کوک مین ملیا رہوگی متصل لنگر گاہ کے اور ملازم وہان کے نو بجے صبح سے تین بجے سہ پہر تک رہا کرینگے کاروبار پرمٹ ان گھنٹونکے بیچ مین ہوا کریگا جن لوگون کے اہتمام سے اسباب جہاز اوتارا اور چڑھایا جائیگا اون لوگون کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک رہنا ہوگا۔

دفعہ دوم

المکاران ماتحت پرمٹ کے ہر جہاز پر مامور کیے جائینگے اونکی تعداد محدود نہین ہوگی بلکہ اختیار ہوگا چاہین جہاز پر رہین اور چاہین کشتی ملحقہ جہاز پر قیام کرین اور جو المکاران پرمٹ مقام جہاز پر تعینات رہین گے اونکو اختیار ہے چاہین جہاز پر رہین اور چاہین کشتیون کے ہمراہ جنپر اسباب اوترتا ہے رہین۔

دفعہ سوم

لادنا اور خالی کرنا جہاز کا اسباب سے چاہیے کہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہوا کرے۔

دفعہ چہارم

تمام اسباب جو جہاز پر لادا جائیگا یا جہاز سے اوتارا جائیگا اوسکی تلاشی اور اوسکا روٹ المکاران پرمٹ اور اطلاعیابی معمولی روزروشن مین بارہ گھنٹہ کے اندر کرینگے اور طریق اطلاع دہی اور تلاشی فیما بین صاحب کونسل انگریزی اور معتمد پرمٹ کے تجویز ہوگا۔

دفعہ پنجم

محصول ستہاران انگریزی سکہ تکال مین ادا کرینگے اور نیز سکہ دیگر مین مثل مدکی وغیرہ اور قیمت

اس سکہ غیر کی صاحب کونسل و افسران سیامی جو مجاز اسکے ہونگے تجویز کرینگے اور سیامی گورنمنٹ کو اختیار حاصل رہے گا جسکو چاہین محصول لینے کے واسطے مامور کرین۔

دفعہ ششم

تحصیل محصول بابت ہر کنسے روپیہ محصول کے فی کاٹی یعنی ۱۲۰ تکال کنے دو سانگ لیگا اور واسطے ملیاری رسید وغیرہ کے چھ سانگ لیا کرے گا۔

دفعہ ہفتم

صاحب دستہم روپیہ اور صاحب کونسل انگریزی کو پیمانہ اور وزن ہر قسم کے دیے جائینگے تاکہ جب کچہ تکرار وزن یا پیمانہ اشیامین سوداگرون سے واقع ہو اوس سے رفع کریں۔

(مہر) دستخط شاہزادہ کردم ہلوانگ وونگ اوہراج سندہ

(مہر) دستخط راجہ سومدت پلان فیاپارام ماہابجے نیت

(مہر) دستخط راجہ چان فیاسری سری وونگسی سماہا فراکلاہوم

(مہر) دستخط راجہ چان فیا فراکلانگ

(مہر) دستخط راجہ چان فیا یوم مہرات

(مہر) دستخط ہنری الیس پارس

منظور ہوا

دستخط جان بوونگ

نمبر ۱۱۶

عہدنامہ لگور ۱۸۳۱ عیسوی

عہدنامہ فیابین رابرٹ ابٹ سن صاحب رزیڈنٹ سنگاپور پیلو پنانگ اور ملاکا جو ملک قیدہ مین آئے اور چوفیا لگور سے تامرات جو تحت حکومت سومدت فراقوت تھی چوبیوہو ساحاکم اعلی ملک کلان سری ایوتیہیا یعنی سیام کا ہے۔ درباب شرط سوم عہدنامہ جو فیابین سومدت فراقوت تھی چوبیوہو ساحاکم اعلی ملک کلان سری ایوتیہیا اور گورنمنٹ انگریزی کے قرار پایا تھا اب یہ وعدہ

فیمابین طرفین معاہدہ یعنی چوفیا لگور سے تامرات اور رابرٹ ایبٹ سن صاحب رزیڈنٹ سنگاپور پینانگ اور ملاکا کے درباب حدبندی علاقۂ اضلاع ریسلی اور ملک قیدہ کے مقتاضے کہ حدبندی مذکور حسب تفصیل ذیل قرار پاوے یعنی مقام سماتول سے سمت کنارہ جنوبی سونگی کوالا موا ایک آستہ دریاے پرالی کی طرف چلکر ایک مقام تک جو بقابلہ مقام دسل لونگ سجانب شرق دریاے سونگی دیوا ہوا ہے کہ ہوا اور روضات نیچے دریاے پرالی سے ہوکر وہاں دریاے سونگی سنتانگ پھر سونگی سفتہ کے اوپر چڑھکر سیدھی راہ مشرق کی طرف چلکا اور کوہ بکٹ مورا تام ہوکر کوہ مذکور کے اوپر پہاڑ پر جو بنام بکٹ تلور مشہور ہے ہوکر ایک مقام تک جو بجانب کنارہ شمالی دریاے کریان پانچ لونگ اوپر اور مشرق کی طرف بکٹ تنگال کے واقع ہو مقرر کیجاوے اور یہ اقرار پاتا ہے کہ نشست یا چھڑکے پہلا یہ ایک مقام حدبندی سماتول اور دوسرا حدبندی دریاے پرالی اور تیسرا حدبندی دریاے کریان پر قائم ہوں۔

دوم نقول اس نامہ کی لکھی گئی اور ان پر مہر نمبر ۱ انگریزی کمپنی کی اور دستخط رابرٹ ایبٹ سن صاحب رزیڈنٹ سنگاپور پینانگ اور ملاکا کے اور چھاپ یا مہر چوفیا لگور سے تامرات کے ہوئیں ایک ایک نقل ہر دو فریق معاہدہ کے پاس رہے گی اور یہ عہدنامہ متین زبان ملین تیز سیامی و ملایا و انگریزی میں روز چہارشنبہ تاریخ ۲ ماہ نومبر ۱۸۲۶ع مطابق ۲۲ تنزل ماہتاب کے گیارہویں مہینے کی ۱۱۹۳ سال کوک میں لکھے گئے

دستخط آرابٹ سن
رزیڈنٹ سنگاپور جزیرہ پرنس اف ویلس و ملاکا

دستخط جیمس لو
اسسٹنٹ رزیڈنٹ و مترجم

ایسٹ انڈیا کمپنی
مہر

چھاپ
حاکم لگور

ختم شد جلد اول

تتمۂ جلد اول

اسناد ذیل بابت جاگیر لارڈ کلایو ... ین بنگالہ ذکر شروع کتاب کے صفحہ ... درج ہے اور نیز استاد جنگی روبسبب جاگیر مذکور بنام کمپنی منتقل ہوئی —

اول سند بابت نصب کرنیل کلایو

شاہنشاہ

بروز شنبہ تاریخ ۲۰ ماہ ربیع الثانی سنہ جلوس خجستہ مانوس وارد الہ پیام رسالہ رئیس الروسا امیر الامرا مصدر شان و مرتبت واقف طریق سخاوت و دولت آگاہ مرتبت مذہب و سلطنت حامل نیز پروری و عظمت رونق مسند شان و شوکت حامی سلطنت و رعایا منبع حکومت و نرا ید سلطنت ہادی فتح و ممالک جہان قاسم حیات مصلحت واقف اسرار حکومت و آگاہ و فنون رازدانی نیز تابندہ راستی و ایمانداری روشنی مشعل دیانت و امانت واقف مصلحت شاہنشاہی آگاہ اسرار دوستی و یکتا دلے حاکم سیف و قلم منتظم امور زمین رئیس خوانین بلند و مکان رکن رکین نوشیان معتمد الیہ شجاعان مذہب فخر مہابوان سیف جنگ منتظم امور سلطنت ابد پیوند ناصح دانائی باہر و دولت قاہرہ مورد استحاد و عزت ... رزینت و ہوشیاری رکن سلطنت سلیمان قاسم شوکت و شان سخنی السلطنت امیر الامرا شجاع السلطنت ہزبر الملک محمد احمد خان بہادر ہزبر جنگ سپہ سالار افواج فخر نصرت ہزبر ہند مہابت جنگ کے —

اور بیچ عہدہ و قائع نگاری کمینہ خاندان حضور شاہنشاہی سکھ لال کے —

یہ لکھی گئی حکم والا سے شرف نفاذ پایا کہ کرنیل کلایو ایک ولایتی یورپ کو منصب شش ہزاری اور پنج ہزار سوار مع خطاب زبدۃ الملک ناصر الدولہ بہادر ثابت جنگ کے عنایت ہو

بتاریخ ۱۰ ماہ ربیع الثانی سنہ جلوس اصل یادداشت سے نقل ہوا —

نمونۂ دستخط

بنام رئیس الروسا ... امیر الامرا مصدر شان و شوکت حکم ہوا کہ وقائع ... مین درج ہو —

بموجب قائمہ کے

ختم ہوا

منصب شش ہزاری

پنج ہزار سوار

بتاریخ مذکورہ بالا ماہ و سنہ جلوس مینت مانوس تحریر ہوا

سنہ ۱۱۷۱

غلام عالمگیر شاہ جنگ آزما جمشید سنان

ثابت جنگ زبدۃ الملک سپہ سالار فوج

مہابت جنگ ہزبر ہیبند محمد احسان خان بہادر

ہزبر جنگ سخنی السلطنت امیر الامرا ہزبر الملک

سنہ ۱۱۶۷

غلام عالمگیر شاہ جنگ آزما

سکھ لعل

سنہ

سنہ

دوم

پروانہ نواب شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر صابت جنگ بنام مسٹر پیٹ صاحب
اور کونسل کلکتہ ۔

کونسل ملک التجاران انگریزی کمپنی کو واضح ہو کہ چونکہ امیر الامرا زبدۃ الملک نصیر الدولہ
کرنیل کلیوڈ ثابت جنگ بہادر کو منصب شش ہزاری پنج ہزار سوار حضور شاہنشاہی سے
عطا ہوا ہے اور اوسنے ہمارے ساتھ فرط اتحاد و نہایت مضبوطی سے کوشش بیچ حفاظت
ممالک شاہنشاہی کے بالعوض اوسکے پرگنہ کلکتہ وغیرہ متعلق چکلہ ہوگلی وغیرہ سرکار
ست گاؤں وغیرہ متعلق خالصہ شریفہ و جاگیر تعدادی دو لاکھ بائیس ہزار روپیہ عالیشاہی
سکہ روپیہ کسر سے زیادہ جو کمپنی انگریزی کو موجب سند دیوانی کے بطور زمینداری شروع
ماہ پوس ۱۱۶۲ بنگالہ سے ملا ہے و فصل ربیع ۱۱۶۵ بنگالہ جاگیر امیر الامرا مذکور کی قرار پائی
تمکو لازم ہے کہ شخص مذکور کو جاگیردار اوس جگہ کا سمجھو اور جس طرح تم مالگزاری گورنمنٹ قسط بقسط
خزانہ عامرہ میں اور جاگیر میں سابق داخل کرکے رسید مہری وارد عہ امینان و خزانچی کی
رسید لیتے تھے اوسیطرح جاگیردار مذکور کو مالگزاری باقساط ادا کرکے رسید اوسکی لیتے رہو
اور اس تحریر کے موافق تاکید جانکر تعمیل کرو فقط

المرقوم یکم ذیقعدہ سنہ ۶ جلوس مطابق ۱۳ ناہ جولائی سنہ ۱۷۵۹ء

(نشانی نواب)

وتصدیق

جاری ہوا
(یہ دستخط اہل رایان کے ہیں)

کتاب دیوانی میں درج ہوا
بتاریخ یکم محرم سنہ ۶ جلوس
(یہ دستخط سرکار دیوانی کے ہیں)

کتاب حضور میں درج ہوا
بتاریخ یکم محرم سنہ ۶ جلوس
(یہ دستخط نواب کے منشی کے ہیں)

سوم

سند نواب بابت انتقال استمراری جاگیر لارڈ کلایو بنام کمپنی

کونسل اور سرداران انگریزی کمپنی و متصدیان حال و استقبال وجودہریان و قانونگویان و مقدمان و رعیت و مزارعین و دیگر باشندگان پرگنہ جات کلکتہ وغیرہ واقع احاطہ گلکتہ وغیرہ ضلع بنگالہ معلوم کہ مبلغ دو لاکھ بائیس ہزار نو سو اٹھاون روپیہ کسرے زیادہ بموجب سند دیوانی و سند عطیہ شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ ناظم صوبہ کی پرگنہ مذکورہ واقع چکلہ ہوگلی وغیرہ سرکار گلکتہ وغیرہ زمینداری انگریزی کمپنی سے جاگیر بلاشرط بنام زبدۃ الملک نصیر الدولہ لارڈ کلایو بہادر کی مقرر ہوئی لہذا مطابق اوسکے اب پرگنہ جات مذکور بطور جاگیر بلاشرط بنام زبدۃ الملک مسطور بتاریخ سولہ ماہ مئی سنہ ۱۷۶۵ع مطابق ۱۴ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۷۹ھ سے تاریخ ۱۶ ماہ مئی سنہ ۱۷۷۵ع مطابق ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۹ھ تک یعنی میعاد دس سال تک منظور ہوئی منجملہ اس میعاد کے ایک سال اب تک گذر گیا ہے اور نو سال باقی ہین اس عرصہ تک پرگنہ جات مذکور بطور جاگیر بلاشرط بنام زبدۃ الملک مسطور قائم اور برقرار رہینگے بعد انقضا اس میعاد کے وہ منتقل بطور جاگیر بلاشرط اور معافی دوامی بنام کمپنی ہوجائینگے اور اگر خدانخواستہ زبدۃ الملک مذکور اس میعاد کے قضا کرے گا تو فوراً بعد وفات اوسکے پرگنہ جات مذکور منتقل بنام کمپنی مذکور ہونگے لازم کہ تم زبدۃ الملک مذکور کو تا میعاد معینہ اور اوسکے کمپنی کو جاگیردار بلاشرط تصور کرکے مالگزاری پرگنہ جات مذکور حسب قاعدہ دیا کرو فقط

المرقوم ۲۳ ماہ جون سنہ ۱۷۶۵ع مطابق ۳ ماہ محرم سنہ ۱۱۷۹ ہجری

دستخط اسی اسٹیفنس

پروویژنل سکرتری

چہارم

فرمان شاہ عالم بادشاہ بمنظوری انتقال دوامی جاگیر لارڈ کلایو بنام کمپنی

چونکہ ایک سند مہری نواب نجم الدولہ بہادر بمضمون ذیل حضور میں گذری کہ بمبلغ دو لاکھ بائیس ہزار

نوسو اٹھاون روپیہ کے زیادہ موجب سند دیوانی و سند عطیہ شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد خان بہادر پرگنہ جات کلکتہ وغیرہ سرکار گائیں وغیرہ ضلع بنگالہ بہشت زمین بعد ازیں انگریزی کمپنی ہے جاگیر بلا شرط بنام زبدۃ الملک نصیر الدولہ لارڈ کلائیو بہادر کے مقرر ہوئے لہذا مطابق ۱۲ ماہ مئی پرگنہ جات مذکور بطور جاگیر بلا شرط بنام زبدۃ الملک مسطور بتاریخ ۱۶ ماہ مئی سنہ ۱۷۶۵ عیسوی مطابق ۱۴ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۷۹ ھ سے میعاد دس سال تک بنام زبدۃ الملک مذکور منظور ہوئی اور بمقتضا اس میعاد کے بنام کمپنی بطور جاگیر بلا شرط منتقل ہونگی اور اگر زبدۃ الملک مذکور اندر اس میعاد کے وفات کی تو بعد وفات اوسکے فوراً بنام کمپنی منتقل ہونگے فقط اور چونکہ سند مذکور کی منظوری اس وقت فوش میں حضور سے ہوگئی اسواسطے فرمان واجب الاذعان شرف نفاذ پاتا ہے کہ بنظر وفاداری انگریزی کمپنی اور زبدۃ الملک مذکور جاگیر مسطور حسب منشائے سند مزبور منتقل اور مستحکم ہوئی ہے لہذا لازم کہ متصدیان حال بہمہ تبدیل و تغیر دہریان و تازنگیوان وقت رعیت و مزارعین و دیگر باشندگان پرگنہ جات کلکتہ وغیرہ واقع سرکار [illegible]ون وغیرہ زبدۃ الملک مذکور کو اندر میعاد مقررہ کے اور بعد ازاں کمپنی مسطور کو بطور جاگیر دار بلا شرط تصور کرکے مالگذاری پرگنہ جات حسب قاعدہ ادا کرتے رہیں فقط

المرقوم ۲۴ ماہ صفر سنہ مبلوس مطابق ۱۲ ماہ اگست سنہ ۱۷۶۵ عیسوی

مضمون ضمن

مطابق اوس پرچہ کے جسپر دستخط خاص حضور کے ہوئے ہین فرمان شاہی شرف نفاذ پاتا ہے کہ چونکہ مبلغ دو لاکھ بائیس ہزار نوسو اٹھاون روپیہ کسرے زیادہ پرگنہ جات کلکتہ وغیرہ سرکار ستگانو وغیرہ زمینداری انگریزی کمپنی سے بطور جاگیر بلا شرط بنام زبدۃ الملک نصیر الدولہ لارڈ کلایو بہادر بموجب سند دیوانی و سند عطیۂ ناظم صلع مقرر ہوے ہین بنظر استحاق زبدۃ الملک مسطور حضور جو شفقت ہو کر منظوری پرگنجات مذکور کے واسطے میعاد دس سال کی فرماتے ہین یہ میعاد ۱۶ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۲ مطابق ۱۴ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۸ ہجری سے شروع ہوگی اور بنظر استحاق انگریزی کمپنی حضور نے پرگنجات مذکور بعد انقضاے میعاد مزبور بطور جاگیر بلا شرط دوامی اونکو عطا فرمائے اور اگر زبدۃ الملک مسطور اندر میعاد معینہ کے قضا کریگا تو پرگنجات فوراً منتقل بنام انگریزی کمپنی کے بعد وفات اوسکے ہو جائینگے — تحریر

مقام فوٹ ولیم تاریخ ۳۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۵ء

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط الگزندر کیمبیل ایس سی

تمام شد تتمہ جلد اول